اِنّی اُلقِیَ اِلیَّ کِتابٌ کَرِیمٌ

سلسلۂ دار المصنفین (۳۴)

رقعاتِ عالمگیر

اعلیٰ حضرت سلطان الہند محمد اورنگزیب عالمگیر کے خطوط و رقعات کا مجموعہ

مرتبہ و مصححہ

سید نجیب اشرف ندوی ایم اے رفیق دار المصنفین

باہتمام

مولوی مسعود علی صاحب ندوی

دار المصنفین کے مطبع معارف اعظم گڑھ میں چھپی

اِنّی اُلقِیَ اِلیّ کتابٌ کریمٌ ۵

سلسلۂ دارُالمصنفین (۳۴)

رقعاتِ عالمگیر

یعنی

اعلیحضرت سُلطان الہند محمّد اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے خطوط و مکاتیب و رقعات، جو علم و ادب، آئین و سیاست اور تاریخ و حقائق کا مجموعہ ہین اور جو اُس عہد کے مختلف خطوط و مراسلات و منشآت کے متعدد دفترون سے سالہا سال مین فراہم اور تاریخی ترتیب پر یکجا کی گئی ہین،

جلد اوّل

جسمین شہزادگی سے برادرانِ جنگ تک اعزہ کے نام خطوط متعدد ضمیمون کے ساتھ یکجا ہین،

مرتبہ و مصححہ

سید نجیب اشرف ندوی ایم اے رفیق دارالمصنفین

دارالمصنفین کے مطبع معارف اعظم گڑھ مین چھپی

فہرستِ رقعاتِ عالمگیر حصۂ اوّل

نذر

رقعاتِ فاتحِ دکن

بنامِ شہریارِ دکن

رقعات عالمگیر کا یہ سلسلہ بصد ادب اعلیٰ حضرت رفیع المنزلت، سکندرِ دوران، فلاطونِ زمان، خاقان بن خاقان سلطان العلوم سلطانِ دکن ہز اگزالٹیڈ ہائنس نواب میر عثمان علی خان بہادر فتح جنگ، نظام الدولہ، نظام الملک، مظفر الممالک، آصفجاہ سابع خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کے نامِ نامی سے اعلیٰ حضرت کی اجازتِ خاص سے منسوب کیا جاتا ہے،

چونکہ سلطان اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ سرزمینِ دکن کی فاتح

دکن کے ناظمِ اوّل ہین اور اس وقت بھی وہ اعلیٰ حضرت سلطانِ دکن کی مملکت مین آسودۂ خواب ہین، اور اِن خطوط و مکاتیب کا بڑا حصہ اُن سرزمینِ دکن ہی سے وابستہ ہی، اور دولتِ آصفیہ نظامیہ کو اس سلطان مغفور سے گوناگون تعلقات ہین، اِسلیئے فاتحِ دکن رحمہ اللہ کے اِس مجموعۂ مکاتیب و مراسلات کیلیئے سلطانِ دکن خلّد اللہ ملکہ کی ذاتِ والاصفات سے بہتر کوئی منسوب الیہ نہین ہوسکتا، اور ہم سپاس گذار ہین کہ اعلیٰ حضرت خلّد اللہ ملکہ نے اپنے انتساب سے اس سلسلہ کو مشرّف فرمانا منظور فرمایا ہے، دعا ہے،

تا جہان باشد و این گنبدِ گردان باشد
دہر فرمانبرِ عثمان علی خان باشد (شبلی)

خدّام
ارکان دار المصنفین
اعظم گڈہ،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکاتیب کی ترتیب

مقدمہ مین ہمنے جو کچھ لکھا ہے وہ فن انشاء مکاتیب اورنگزیب، اس کی تاریخ کے ماخذون اور پھر ان کی روشنی مین اس کے حالات پر مشتمل تھا، ان صفحات مین یہ بتانا چاہتے ہین کہ ہم نے اپنے سلسلۂ مکاتیب کو کس طرح مرتب کرنے کا ارادہ کیا ہے،

ہم مقدمہ مین لکھ آئے ہین کہ ہم اورنگ زیب کی زندگی کو دو حصون مین منقسم سمجھتے ہین، (۱) عہد شاہزادگی، اور (۲) عہد حکومت، اور اسی اصول کی بنا پر ہمنے اورنگ زیب کے جتنے بھی خطوط ملے ہین ان کو دو حصون پر تقسیم کیا ہے، لیکن چونکہ ہر حصہ کے متعلق خطوط کا ذخیرہ کافی ہے اور وہ ایک جلد مین نہین آسکتے تھے، اس لیئے ہم نے ان کو اس طرح مندرجۂ ذیل حصون مین تقسیم کیا ہے، کہ پہلے دو حصون کے خطوط شہزادگی کے حالات پر مشتمل ہین اور باقی تین حصون کے زمانۂ حکومت کے حالات پر، عہد شہزادگی والے دو حصون کو اس طرح تقسیم کیا گیا ہے کہ حصۂ اول مین وہ خطوط ہین جو اوسنے اپنے باپ شاہجہان، اپنی بہن جہان آرا، اور اپنے تینون بھائیون دارا شکوہ، محمد شجاع، اور مراد بخش اور اپنے بیٹون محمد سلطان اور محمد معظم کو لکھے ہین اس کے ساتھ ہی ہم نے ضمیمون کی شکل مین ان مکتوب الیہم کے جو خطوط ہم کو مل سکے وہ دیدیئے ہین، کیونکہ جب تک ہم کو اُن کے حالات، اور ان کے خیالات سے واقفیت نہ ہو تمام واقعات ہمارے سامنے نہین آسکتے،

اس سلسلہ مین ہم کو اس بات کا بہت افسوس ہے کہ شاہجہان کے وہ خطوط

جو اس نے اورنگ زیب کو لکھے ہین، موجود نہین ہین البتہ اورنگ زیب نے بعض خطوط مین
اُن کے کچھ حصے نقل کئے ہین اور ہم نے ان کو واوین کے بیچ مین دیدیا ہے، اس کے ساتھ ہی
چونکہ مکتوب الیہم کے خطوط کی کوئی بڑی تعداد نہ تھی، اسلیے ہم نے ان کے وہ تمام خطوط جو کسی شخص
کے نام بھی ہون انھین ضمیمون مین شامل کر دیئے ہین تاکہ ناظرین کو اُن کے تعلقات، اثرات،
اور اعمال کے متعلق صحیح واقفیت ہوجاے، اسی طرح دوسرے حصہ مین بھی ہم ضمیمہ کے طور پر
ان تمام خطوط کو جو اس جلد کے مکتوب الیہم نے لکھے ہین شائع کر دینگے،

اس کے ساتھ ہی ہم نے یہ کوشش بھی کی ہو کہ جہان تک ہو سکے ہم خطوط کو تاریخ وار لکھین
اور چونکہ اورنگ زیب کے اکثر خطوط مین اگرچہ سن نہین ہین لیکن تاریخین دی ہوئی ہین اُنکی روشنی
مین اور خود اسکے اندر مذکور شدہ واقعات کے اعتبار سے ہم اس مین ایک حد تک کامیاب بھی
ہوگئے ہین، استاد محترم سر جدو ناتھ سرکار نے اپنے آداب مین بھی خطوط کی انگریزی تاریخین
لکھ لی ہین، اور یہ تاریخین بڑی حد تک ہمارے لیے شمع ہدایت ثابت ہوئی ہین، اس کے علاوہ
ہم نے سلسلہ کو قائم رکھنے کے لیے ہر خط پر دو نمبر لگاے ہین، اوپر والا نمبر وہ ہے جو تاریخ کے کسی
خاص حصہ سے متعلق ہی اور نچلا عدد خطوط کی مسلسل تعداد کو ظاہر کرتا ہے، اس کے ساتھ یہ بھی جان
لینا چاہیے کہ جو خطوط جن عنوانات کے ماتحت دیئے گئے ہین، ان مین صرف عنوانات ہی کے
متعلق بیانات نہین ہین، بلکہ ان مین دوسری باتون کا بھی ذکر ہے، مثلاً اگرچہ سرخی سفر دہلی
ہے، لیکن ان خطوط مین صوبہ ملتان کے انتظام وغیرہ کے متعلق بھی حالات ہین، کیونکہ اورنگزیب
صرف شہزادہ اورنگ زیب ہی کی حیثیت سے سفر نہین کر رہا ہی، بلکہ وہ صوبہ ملتان کا گورنر بھی
ہے اور اس لیے وہان کے حالات کا لکھنا اس کے لیے ناگزیر ہے،

موجودہ جلد عہد شاہزادگی کے خطوط کا حصۂ اوّل ہے، اور اس طرح مرتب

کیا گیا ہے[1]،

۱۔ شاہ جہان بادشاہ :۔

(الف) عہد نظامت ملتان :۔

(۱) سفر دھلی و مراجعت،

(۲) انتظام محاصرۂ قندھار نوبت دوم،

(۳) روزنامچۂ سفر بمحاصرۂ قندھار نوبت دوم (از ملتان تا قندھار)

(۴) محاصرۂ قندھار نوبت دوم،

(ب) عہد نظامت دکن :۔

(۱) مراجعت از قندھار و سفر تا برہان پور،

(۲) قیام نہ ماہہ برہان پور،

(۳) قیام دولت آباد،

(۴) فتوحات ریاستہاے ہمسایہ (الف) دیوگڈہ (ب) جوار (ج)، کرناٹک،

(۵) جنگ با گلکنڈہ،

(۶) بیجاپور،

(۷) مکاتیب تہنیت و تبریک۔

(ج) علالت شاہجہان و جنگ برادران،

(د) بعد از عزلت شاہجہان (تلافی مافات)

[1] یہان پر ہم ایک مرتبہ پھر اس بات کو واضح کر دینا چاہتے ہین کہ عہد شاہزادگی سے ہماری مراد اس وقت تک کی ہے جبکہ برادرانہ خانہ جنگی ختم ہو جاتی ہی، اور اورنگزیب کسی دوسرے دعویدار کے بغیر حکومت کرنا شروع کرتا ہے،

(۷) ملازمانِ خود (الف) خواجہ شہباز، (ب) مرشد پرست خان،

(۸) متفرقات، (الف) سید جعفر صاحب (ب) شیواجی بھوسلہ، (ج) ساہو جی بھوسلہ،

یہ تمام خطوط ایک ہی کتاب مین نہین بلکہ مختلف تاریخی کتابون اور انشار کے مجموعون مین پھیلے ہوئے ہین، بعض خطوط ایسے ہین، جنکو دو آدمیون نے الگ الگ لکھا ہے، اور اگرچہ مضمون ایک ہی، لیکن الفاظ بدلے ہوئے ہین، وہان ہم نے دونون عبارتین الف و ب کرکے دیدی ہین، اب ہم ذیل مین موجودہ حصہ کے ماخذون کی فہرست درج کرتے ہین:۔

۱۔ بنام شاہجہان۔

خط نمبر ۱ تا نمبر ۱۱۶، آداب عالمگیری،

خط نمبر ۱۱۷، ظفرنامۂ عالمگیری، نمبر ۱۱۸ کتاب انشار نمبر ایف ۵۶ مملوکہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال،

(۱۱۹) الف۔ فیاض القوانین و عمل صالح (ایک عبارت) (ب) ظفرنامۂ عالمگیری (۱۲۰) فیاض القوانین و عمل صالح، (۱۲۱) ظفرنامۂ عالمگیری (۱۲۲) فیاض القوانین و عمل صالح (۱۲۳) نسخہ متحفہ برطانیہ ۱۸۰۰ و ایشیاٹک سوسائٹی بنگال نمبر ایف ۵۶۔

۱۲۴، ۱۳۱، آداب عالمگیری، اس کے علاوہ خطوط نمبر ۱۲۶ و نمبر ۱۲۷، اور نمبر ۱۲۸، دستور العمل آگہی اور کچھ اختلافات کیساتھ منتخب اللباب (خافی خان) مین بھی ہین،

۲۔ دارا شکوہ:۔

نمبر ۱۳۲ نسخہ نمبر ۱۸۰۰ مملوکہ متحفہ برطانیہ و نسخہ نمبر ۳۷/۳۲۵ مملوکہ کتب خانہ ندوۃ العلمار لکھنؤ،

(۳) جہان آرا:۔

۱۳۳ سے ۱۶۰ تک آداب عالمگیری اور (۱۶۱) رقعات حمید الدین خان مملوکہ خانصاحب ظفر حسن خان صاحب،

(۴) محمد شجاع :-

۱۶۲-۱۶۴، آدابِ عالمگیری، ۱۶۵ عالمگیر نامہ (۱۶۶) نسخہ ۲۲۵/۳۰، مملوکہ کتبخانہ ندوۃ العلما لکھنؤ،

(۵) مراد بخش :-

۱۶۷-۱۷۰، الف، آدابِ عالمگیری ب ۱۷۰ ظفر نامۂ عالمگیری،

(۶) محمد سلطان :-

۱۷۱-۱۸۴، آدابِ عالمگیری،

(۷) محمد معظم :-

۱۸۵، آدابِ عالمگیری،

(۸) ضمیمۂ اوّل، (مکاتیبِ شاہجہان بنام)

(الف) داراشکوہ (۱۸۶) ظفر نامۂ عالمگیری،

(ب) محمد شجاع (۱۸۷) تاریخِ شاہ شجاع،

(ج) اورنگ زیب (۱۸۸) عمل صالح، (۱۸۹) نسخہ انشار نمبر ایف ۵۶ مملوکہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال (الف ۱۹۰) فیاض القوانین و عمل صالح (ب) ظفر نامۂ عالمگیری (الف ۱۹۲) فیاض القوانین و عمل صالح (ب) ظفر نامۂ عالمگیری (۱۹۳) نسخہ انشار نمبر ایف ۵۶ مملوکہ اے، ایس، بی، و نسخہ نمبر ۱۸۸۹ متحفہ برطانیہ (د) مراد بخش (۱۹۴) عمل صالح (۱۹۵) شاہ شجاعی، (ہ) مہابت خان (۱۹۶)، منتخب اللباب خافی خان،

۹۔ ضمیمۂ دوم، (مکاتیب جہان آرا بیگم بنام)

(الف) شہزادہ اورنگ زیب (الف ۱۹۷) فیاض القوانین و عمل صالح، (ب) ظفر نامۂ عالمگیری،

(ب) راجہ بدھ پرکاش زمیندار سرمور (۱۹۸-۲۰۳) جے، اے، ایس، بی، سلسلہ جدید جلد ۲

نمبر ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء،

۱۰۔ ضمیمۂ سوم، (مکاتیب شہزادہ داراشکوہ بنام)

(الف) شاہ دلربا (۲۰۴ - ۲۰۹) } فیاض القوانین
(ب) شیخ محب اللہ الہ آبادی (۲۱۰-۲۱۱) } فیاض القوانین

(ج) شہزادہ اورنگ زیب (۲۱۲) نسخہ نمبر ۱۸۰۰ متحفۂ برطانیہ و نسخہ دارالعلوم ندوۃ العلماء ۳۷/۳۲۵

(د) شہزادہ مرادبخش (۲۱۳) } فتوحات عالمگیری
(ہ) شہزادہ سلیمان شکوہ (۲۱۴) } فتوحات عالمگیری

۱۱۔ ضمیمۂ چہارم، (مکاتیب محمد شجاع بنام)

(الف) شاہجہان (۲۱۵) - ۲۱۹) } (فیاض القوانین، البتہ شاہجہان کے نام والے
(ب) ملا محمود جونپوری، (۲۲۰) } بعض خطوط نسخہ انشار نمبر ۱، ۳ مملوکہ مسٹر ولیم اروِن مین بھی ہین)

۱۲۔ ضمیمۂ پنجم (مکاتیب محمد مرادبخش بنام)

(الف) شاہجہان (۲۲۱ - ۲۲۲) فیاض القوانین (۲۲۳) تاریخ شاہ شجاع (۲۲۴ - ۲۲۵) فیاض القوانین،

(ب) جہان آرا (۲۲۶) فیاض القوانین،

(ج) داراشکوہ (۲۲۷) فتوحات عالمگیری،

(د) محمد شجاع (۲۲۸-۲۳۶) } فیاض القوانین،
(ہ) اورنگ زیب (۲۳۷-۲۵۴) } فیاض القوانین،
(و) امراے ملازمین شاہجہان:- } فیاض القوانین،

(۱) جعفر خان (۵۶-۲۵۵)
(۲) شایشتہ خان (۵۸-۲۵۷)
(۳) راجہ جسونت سنگھ (۶۰-۲۵۹)
(۴) مخلص خان (۲۶۱) — فیاض القوانین،
(۵) افتخار خان (۲۶۲)
(۶) نصیری خان (۲۶۳)
(۷) یکے از امرا، (۲۶۴)

(ز) ملازمانِ خود،

(۱) خواجہ شہباز (۶۶-۲۶۵)
(۲) مرشد پرست خان، (۶۹-۲۶۷)

(ح) متفرقات:-

(۱) سید جعفر صاحب (۲۷۰) — فیاض القوانین
(۲) شیواجی بھوسلہ (۲۷۱)
(ط) ساہو جی بھوسلہ (۷۴-۲۷۲) — فرامین مملوکہ ڈی، بی، پرسنس، (پرچہ نویس)

اس وقت تک جو کچھ بتایا گیا وہ ماخذ اور ترتیب کا حال تھا، خطوط کی صحت کے متعلق یہ کیا گیا کہ جس خط کے جتنے نسخے بھی مل سکین انکا آپس مین مقابلہ کر کے اختلافی تشریحات درج کیجائین، چنانچہ ہم کو آداب کے کئی نسخے ملے اور ہم نے ان کے خطوط کا مقابلہ کیا اور جس نسخہ مین جو اختلاف تھا اسے دکھایا، ان نسخون کے اشارات یہ ہین، جو نسخہ اصل قرار دیا گیا ہے وہ دار المصنفین کی ملکیت ہے،

نام نسخہ مملوکہ	اشارہ	
۱- ایشیاٹک سوسائٹی بنگال	ب	
۲- سر جدو ناتھ سرکار	س	یہ نسخہ خدا بخش خان مرحوم کے کتبخانہ والے نسخہ کی بہت صحیح نقل ہے،
۳- ابو عمر صلاح یافعی	ع	
۴- مدرسہ محمدیہ آگرہ	م	
۵- میرا ذاتی نسخہ	ن	

یافعی صاحب کے نسخہ کے متعلق مکاتیب عالمگیر کے سلسلہ مین مفصل طور سے لکھا جا چکا ہے، یہان پر ہم مدرسۂ محمدیہ آگرہ کے نسخہ کے بارے مین یہ بتا دینا چاہتے ہین کہ یہ نسخہ بھی جناب یافعی صاحب کے نسخہ کی طرح نامکمل ہی، یہ اول و آخر دونون طرف سے ناقص ہے، اور فیاض القوانین کے ایک ناقص نسخہ کے ساتھ مجلد ہے، اوراق بھی صحیح طور سے نہین لگے ہوئے ہین، اسلیے خطوط کی ترتیب اس طرح ہو گئی ہی،

خطوط نمبر وسط ۳۶-۵۵، پھر ۲، اور ۳، یک بیک بیچ مین ختم ہو جاتا ہے، پھر ۶-۷۷، پھر ۳ کا باقی حصہ ۴، اور ۵، پھر ۷، کا باقی حصہ ۸، اور ۹، کا کچھ حصہ پھر نصف آخر ۸۹-۹۰ پھر اوّل ۹۰ پھر ۹۲، ۹۹ - پھر ۱۰۱ صفحات اس طرح غلط لگے ہین:-

۱-۲۵، ۲۸، ۲۹-۲۶-۲۷، ۳۰-۳۱-۳۹، ۳۳، ۳۸، ۳۲، ۴۰، ۴۷، خط ۹، کے ابتدائی حصہ کے بعد ایک ورق غائب ہی،

اسی طرح ہم کو عمل صالح کے دو نسخے ملے، اور فیاض القوانین کے بھی دو، ایک اردن صاحب کا اور دوسرا جناب شمس العلماء صفی الملک نواب علی حسن خانصاحب ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ کا اور جہان

کہین بھی اختلاف ہوا ہی وہان عمل صالح سے مراد اس کا دوسرا نسخہ ہی اور نواب صاحب کے نسخہ کو نواب سے ظاہر کیا گیا ہی، اور فیاض القوانین کے جو بعض خطوط اروِن صاحب کے نسخہ نمبر۱، ۳ مین ہین، اِن کو اِن کے نام سے لکھا گیا ہے،

ظفرنامۂ عالمگیری کے بھی تین نسخے ہین، ان مین ایک ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کی نقل ہے، دوسرا دارالمصنفین کی ملکیت ہے، اور تیسرا ہمارا ذاتی ہے، سوسائٹی والے نسخہ کو اصل قرار دیا گیا ہے، دوسرے نسخہ کو صاف دوسرا نسخہ لکھا گیا ہے اور ذاتی نسخہ کو ن سے ظاہر کیا گیا ہے،

باقی ماخذون کا چونکہ صرف ایک ایک ہی نسخہ ملا، اسلیے ان کا مقابلہ تو نہین کیا جاسکا البتہ صحت کا حتی المقدور خیال رکھا گیا ہے،

کتاب کو ہر نوع مکمل کرنے کے لیے ابتدائہً یہ خیال تھا کہ ہر حصّہ کیساتھ اس نسخہ مین جتنے آدمیون اور مقامون کے نام ہین، ان کے مفصل حالات تذکرون اور جغرافیہ کی کتابون سے آخر مین دیئے جائین[1] لیکن چونکہ کتاب کی ضخامت زیادہ ہوگئی، اس لیے طے یہ کیا گیا ہے کہ عہدِ شہزادگی کے تمام خطوط طبع ہو جانے کے بعد ایک ضمیمی جلد مین یہ چیزین مع مکمل فہرست کے شائع کی جائین تاکہ یہ جلد ایک ماخذ کی حیثیت سے کام مین لائی جا سکے،

اورنگ زیب اور مغلیہ خاندان کے دوسرے ارکان کی شان تحریر دکھانے کے لیے ان کی تحریرون کے متعدد عکس بھی دیے گئے ہین،

آخر مین اپنے سب سے بڑے محسن و کرمفرما استاد محترم سر جدو ناتھ سرکار سی، آئی، سابق وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی کا نہایت خلوص کے ساتھ تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون کہ ان کی ہدایت

[1] دیکھو روئداد ترتیب رقعات عالمگیری مطبوعہ معارف دسمبر ۱۹۲۶ء،

رہنمائی اور بے لوث محبت کے بغیر یہ کام انجام نہین پا سکتا تھا، اس وقت سر ممدوح عالمگیریات کے سب سے زیادہ مستند مورخ ہین، اور اس عہد کے لیے ان کا کتبخانہ شاید دنیا کا بہترین کتبخانہ ہے، کہ اس بادشاہ کے متعلق ان کو دنیا کے جس کتب خانہ مین بھی جو نئی کتاب نظر آئی انھون نے فورًا اسکی نقل منگوائی، بہت سی کتابون کو انھون نے خود نقل کیا ہے اور یہ اُن کے علمی ذوق کی بہترین دلیل ہے، جب مین نے مدد کی درخواست کی تو انھون نے ایک سچے مصنف کی طرح فورًا مجھے اپنے پاس بلا کر اپنا پورا کتب خانہ میرے حوالہ کر دیا، مین تقریبًا ایک سال اُن کے پاس رہا، اس اثنا مین انھون نے نہ صرف میری علمی رہنمائی کی بلکہ ایک مشرقی میزبان کے تمام فرائض بھی انجام دیئے، اور دار المصنفین آنے پر بھی وہ میرے علمی و ذاتی معاملات مین اتنی ہی دلچسپی لیتے رہے ہین جتنا خاندان کا ایک بزرگ لے سکتا ہے، مین شاید تمام عمر ان کے احسان کے بار سے سبکدوش نہ ہو سکون گا،

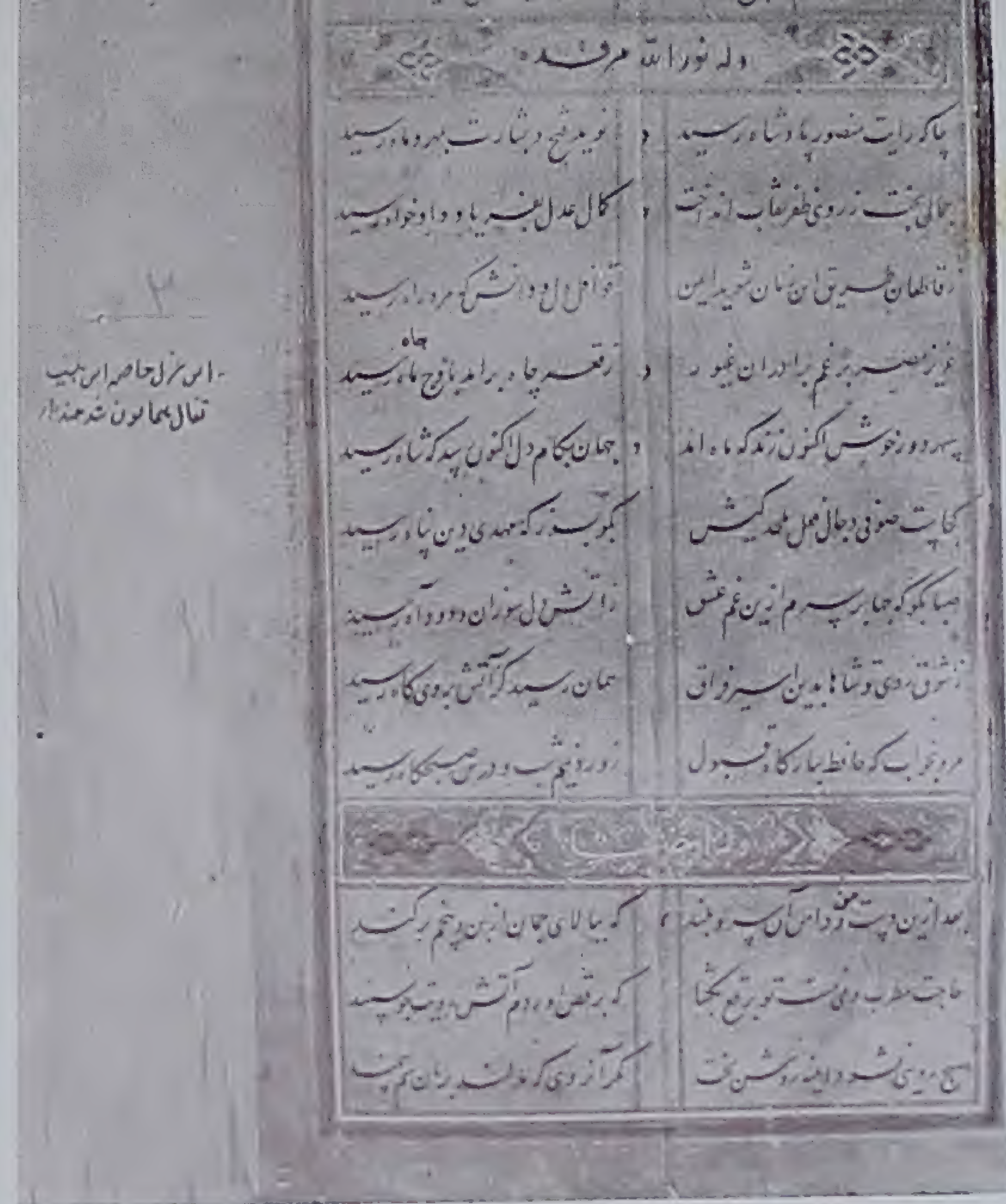
شمس العلماء نواب علی حسن خانصاحب، مولوی ابو عمر صلاح یافعی صاحب، مولوی مقبول احمد صاحب جناب سید تمکین کاظمی صاحب، اور مدرسہ محمدیہ آگرہ کے مدرس اعلیٰ میرے شکریہ کے مستحق ہین کہ انھون نے اپنے نسخے بھیج کر مجھے مقابلہ کے سلسلہ مین مدد فرمائی،

اسی سلسلہ مین مین جناب خواجہ حسن نظامی صاحب اور اپنے محترم دیرینہ دوست پروفیسر محفوظ الحق صاحب ایم اے کا رہین منت ہون کہ اُنھون نے اس حصہ کے لیے اپنے بلاک عنایت فرمائے اور مؤخر الذکر بزرگ نے دوسرے بلاک بنوانے اور تمام کے چھپوانے کی تکلیف گوارا فرمائی، خداوند تعالیٰ ان بزرگون کو اُن کی علم دوستی کا صلۂ خیر عطا فرمائے، آمین،

شبلی منزل، اعظم گڈھ،

نجیب اشرف ندوی

۲۴ر دسمبر ۱۹۲۹ء



"دیوانِ حافظ" (موجودہ بانکی پور لائبریری) کا ایک صفحہ جس پر ہمایوں کے ہاتھ کی تحریر ہے۔
ہمایوں جب کامراں سے لڑ رہا تھا تو اس نے اس دیوان سے فال نکالی اور یہ شعر نکلا ؎

عزیز مصر برغم برادران غیور   ز قعر چاہ برآمد باوج ماہ رسید



"دیوانِ بابر" کا آخری صفحہ جس پر بابر اور شاہجہاں کے ہاتھ کی تحریریں ہیں۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

بنام شاہجہان بادشاہ

به

عہدِ نظامتِ ملتان

(۱)

سفرِ دہلی و مراجعت

۱

بموقفِ عرض می رساند که چوں آرزوے ادراکِ سعادتِ آستاں بوسیٔ والا و تمنّاے دریافت استلامِ عتبۂ معلّٰی که قبلۂ توجّہِ بادشاہانِ ربعِ مسکون است، عنانِ صبر و شکیبائی از پنجۂ اقتدار بدر برده، ایں فدوی را ذرہ وار جویانِ پرتوِ آفتابِ عالمتاب ساخته بود، لاجرم باشوقِ پس[1] زیاده از صدقِ ارادت و خلوصِ عبودیت ظاہر و باطن را مستعدِ استفاضۂ فیوضاتِ صوری و معنوئی پیر و مرشدِ حقیقی گردانیده و خاطر از محافظت و بند و بستِ ایں حدود وا پرداخته، شبِ چہاردہم ذیحجه بقصدِ طوافِ آستانِ ملائک پاسبان[2] احرامِ کعبۂ حضور بسته از شہر بیروں آمد، امیدوار است که[3] حسب الحکم جہاں مطاع منجمّانِ رکابِ سعادت ساعتِ ملازمت سراسر عبادت اختیار نمایند تا ایں مریدِ عقیدت کیش که پیروئ رضاے پیر و مرشد

۱ ت: پس زیاده، ۲ ب: آسمان، ۳ ب "که" نہیں ہے،

بعرضِ سعادت اندوزانِ حضورِ پرنور سراسر سرور می رساند، فرمانِ عالیشان عنایت عنوان که از کمالِ ذرہ پروری و مرید نوازی مرقومِ قلمِ خجستہ رقم شدہ بود، روزِ سہ شنبہ بست و ہشتم[1] ربیع الاوّل در منزلِ سدھار دیو[2] شرفِ ورود ارزانی داشتہ سعادت افزا گشت، شکرِ ایں مواہب و عنایات کہ زیادہ از حوصلۂ استعدادِ مریداں بظہور می رسد، بکدام زبان ادا تواند نمود، ؎

زباں ادا نتواند جہاتِ شکرش را
اگر بہر نفسے صد چوں من کند تقریر

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! ایں مرید صافی طویت بست و سوم شہرِ مذکور از دار السلطنت لاہور عبور نمودہ بجوائی ایہرہ رسید، و بجہت سرانجامِ بعض ضروریات یک روز آنجا مقام کردہ روزِ دیگر کوچ نمودہ شکار کناں از پنج گرامی گذشتہ در منزلِ سیوم بکشتی نشست، انشاء اللہ تعالیٰ بتوجہ[3] باطن قدسی مواطنِ قبلۂ جہانیاں بدو منزلِ دیگر بسرحدِ جاگیرِ خود رسیدہ یازدہم ربیع الثانی داخلِ دار الامان ملتان خواہد شد، و بعد وصول حسب الحکم الاقدس بلاتوقف[4] حسین ابدالی را مصحوبِ معتمدان روانہ درگاہِ سلاطین پناہ خواہد ساخت،

آفتابِ سلطنت و جہانبانی از مطلعِ اقبال و کشورستانی تابندہ بماناد،

---

[1] میرے خیال میں اس تاریخ کو بست و ہفتم ہونا چاہیئے کہ مکتوب نمبر۱ میں ۱۲ ربیع الاوّل روزِ دوشنبہ بتایا گیا ہے،

[2] تع ۔ "در منزل سدھار دیو" نہیں ہے،

[3] تب "بتوجہ" نہیں ہے، [4] ب "بلاتوقف" نہیں ہے،

۲

انتظامِ محاصرۂ قندھا نوبت دوم

۱/۶

مرید فدوی روے نیاز بآستانِ آں قبلۂ مراد کہ ظاہر و باطنش نظرگاہِ خداوندی است آوردہ، وآدابِ ارادت وعقیدت کہ متضمنِ سعاداتِ دو جہانی است ادا نمودہ، بمعروض می دارد دراابتداء، کہ ایں مرید از دار السلطنت لاہور رخصت ملتان می شد، در بابِ اسمٰعیل ہوت معروض داشتہ بود، کہ او از قدیم تعلق بصوبۂ ملتان دارد وچند گاہ است[۱] کہ خود را بصاحبِ صوبۂ پنجاب باز بستہ وحکم اشرف عز صدور یافتہ بود کہ الحال ہم بدستور متعلق صوبۂ ملتان باشد ودراں ہنگام کہ ایں مرید بنواحیٔ ملتان رسید، مردم را بطلبِ زمینداراں تعین می کرد، نزد او نیز کس فرستادہ بود، واو نوشتۂ دادابھائی را دست آویز ساختہ رجوع ننمودہ، ایں صورتِ ماجرا را بسعد اللہ خاں، نوشتہ بود[۲] کہ بعرضِ اقدس رسانیدہ جواب بفرستد، وچوں جواب نرسید و وقتِ تنبیہہ او گذشت، بنا براں دراں ایام تادیبِ او موقوف ماندہ، ایں معنی موجبِ جسارت و دلیریٔ او گشت، و دستِ تصرف بولایتِ مبارک بلوچ دراز کردہ سہ قلعۂ متعلقۂ او را متصرف شد، وچوں مبارک پیش ایں مرید اظہار تظلم نمود، باسد افغاں کہ دراں اوان برائے تحقیق راہِ بابری می رفت گفتہ بود کہ رفع ایں مناقشہ کند داو ہمیں کہ آنجا رسید قلاع را از و انتزاع نمودہ بمبارک سپرد، ومقرر ساخت کہ دیگر پیرامونِ ایں حرکات نگردد، تا آنکہ مبارک بلوچ باز بدیدنِ ایں مرید آمد واسمٰعیل کہ دماغش از بخارِ پندار پریشاں شدہ

---

۱ بت دتس ،،کہ، نہیں ہے،   ۲ ع نوشتہ داد

بسزاے کردارِ خود نہ رسیدہ بود، مجدداً بتحریکِ بعض مردمِ عہد و پیمان را شکستہ، قلاعِ مذبورہ از تصرف
کسانِ مبارک مذکور برآوردہ و این[1] وقت کہ طغیانِ او از حد گذشتہ و دودِ غرورِ پُر شور چشمِ او را از دیدنِ راہِ
صواب پوشیدہ بود، مبارک[2] دوبارہ از دستِ تظلّم او دادخواہ شد، این مرید شیخ میر ملازمِ خود را با
جمعے بہ تنبیہ و تادیبِ او فرستادہ تا او را از خوابِ غفلت بیدار ساختہ قلعہا را بگیرد، چون مومی الیہ با
ہمراہانِ خویش بآن سرزمین در آمدہ، او تابِ مقابلہ در خود نہ دیدہ قلاعِ مسطورہ را واگذاشت و
برہنمونیِ توفیق بملاقاتِ او قرار دادہ ارادۂ آمدنِ عیان[3] نمود، و شیخ میر او را بعفوِ جرائم و تقصیرات
امیدوار ساختہ غرّۂ شہر رجب المرجب باخود نزد این فدوی آورد، از آنجا کہ زمیندار عمدہ است و
ولایتش بغایت معمور[4] بملک نوحانی پیوستہ و جمعیتے[5] خوب ہمراہ دارد، و از تقصیراتِ گذشتہ نادم و پشیمان
گشتہ، اگر فرمانِ عنایت عنوان درباب استمالت و شرف ورود یابد در مہمِ نوحانی مراسمِ جانفشانی بجا آورد
در یساقِ ظفر مساقِ قندھار نیز در رسانیدنِ آذوقہ نہایت سعی تقدیم خواہد رسانید[6]،

٢/٧

بعرضِ مقدس می رساند کہ فرمانِ عنایت عنوان کہ در جوابِ عرضہ داشتِ این مرید با عطیہ
خلعتِ خاصہ مصحوبِ امام قلی قراول شرفِ صدور یافتہ بود، روز چہارشنبہ[7] دوم شعبان المعظم پرتوِ وصول
انداختہ، سعادتِ بے انداز بخشید، آدابِ ارادت و تسلیماتِ عقیدت بجا آوردہ بادای شکرِ این الطاف
و عنایات رطب اللسان گشت[8]، تفصیلِ منازلِ راہ نوحانی کہ حسب الالتماس این مرید حوالۂ مومی الیہ شدہ بود، رسانید
پیر و دستگیر سلامت! راہِ مذکور نوعے[9] کہ از تقریرِ ملک حسین ابدالی و زمینداران آن مرز و بوم
معلوم شد و امام قلی نیز در اکثر جزہا تصدیقِ آنہا نمود بہیچ وجہ قابلِ عبورِ لشکرِ منصور نیست، چنانچہ کیفیت

---

[1] ع، درین، [2] ع مبارک مذکور، [3] ع ملتان [4] ع معمور و دلکشا،
[5] ع جمعے [6] س رسید، [7] ع بستم [8] ع است، [9] ع "نوعے" محذوف،

آں برہماں طور کہ از حضورِ معلّی رسیدہ بود مرقوم گشتہ از نظرِ اقدس خواہد گذشتہ[1]، ورا ہِ چچہ را اگرچہ ملک حسین مذکور از راہِ نوحانی نشان می دہد لیکن خاطرِ ایں مرید ازاں طریق جمع نیست و لشکرِ ظفر اثر را باآں راہِ مجہول بردن مناسب نمی داند، لہذا مقرر ساخت کہ بہماں راہ کہ بہادر خاں از میانِ ولایت ہوت گذشتہ واز کرونیر دغزنین عبور کردہ بہ لشکرِ نصرت رہبر ملحق شدہ بود، عازمِ مقصد گردد، و بالفعل درپئے سرانجامِ[2] راہ است، دیگر ہرچہ رائے مقدس اقتضاء فرماید عین حکمت ومحض مصلحت خواہد بود آفتابِ خلافت وجہانبانی از مطلعِ اقبال وممالک ستانی لامع وتاباں بماناد[3]

۳/۸

بعرضِ مقدس میرساند، فرمان عالیشان کہ درجوابِ عرض داشتِ ایں مرید شرفِ صدور یافتہ بود، درساعتِ مسعود وزمانِ محمود پرتوِ درود انداختہ، سعادت افزاگشت، حکمِ جہاں مطاع عالم مطیع بنفاذ پیوستہ کہ آں مرید بموجبے کہ معروض داشتہ لشکر خوبی برسرِ عالم نوحانی بفرستد،،

قبلۂ جہانیاں سلامت! ایں مرید حقیقتِ راہِ نوحانی[4] ودیگر راہ ہا کہ از ملتان بقندھار میرود مصحوب امام قلی قراول عرضداشت[5] نمودہ، بعرضِ اقدس خواہد رسید، اگر بالجزم عبورِ لشکرِ ظفر اثر بایں راہ واقع میشود، حکم مجدد زینت صدور یابد تا بلاتوقف فوجِ مستعد لائقِ تنبیہ او نامزد کند کہ کام وناکام او را بملتان بیاورند یا آوارۂ صحرائے ادبار سازند،

نہضتِ رایاتِ جاہ وجلال از کشمیرِ بے نظیر بصوبِ دارالسلطنت لاہور مبارک خجستہ باد! اللہ تعالیٰ سایۂ بلند پایۂ بندگانِ اعلیٰ حضرت برمفارقِ ساکنانِ ربع مسکوں گستردہ داراد،

فرستادنِ توپہا بکابل کہ محض الہامِ غیبی است بخاطرِ ملکوت ناظر رسیدہ مبارک است یقین کہ سرانجامِ[6] ایں مہم عمدہ از قرار واقع صورت خواہد گرفت،

---

[1] ن. گذشت، [2] س، سرانجام آن راہ، [3] س. باد [4] ع "نوحانی" ہمین ہے [5] س عرضداشت [6] س وپ بسرانجام،

حکم واجب الاتباع شرف ورود یافته بود که حسب الالتماس این مرید مغل خان بصوبه داری شده سرفراز گشت و عوض جاگیر آنجا که امسال پنج ماهه پیش[۱] حاصل ندارد، نقد موافق ده ماهه باین مرید عنایت شد، شکر این مواهب و این عطیات که مانند افضال الٰہی نامتناہی است، بکدام زبان ادا تواند نمود.

قبلهٔ عالمیان سلامت! آنچه از تعدیٔ ملک حسین بعرض اقدس رسیده محض افترا است، درین یک سال که صوبهٔ مسطور تعلق باین[۲] مرید داشت مومی الیه غیر از متمردان و دزدان متعرض حال احدے از رعایا نگشته[۳]؛ و درین مدت ہرگز چیزے ازین مقوله براین مرید ظاہر نه شده والا مطابق آنچه از پیر و مرشد حقیقی ارشاد یافته او را تادیب نموده، نمی گذاشت که مرتکب جور و تعدی گردد، غالباً اہل غرض حقیقت را بتفاوت معروض داشته اند،

۴
―
۹

بعرض مقدس می رساند که فرمان عالیشان بخط منشی[۴] مزین بدستخط اشرف اقدس که درجواب عرضه داشت این[۵] مرید شرف صدور یافته بود، درساعت فیض اشاعت پرتو ورود انداخت، آداب تسلیمات بجا آورده بوصول آن عطیهٔ شگرف کامیاب گردید، و ورود فرمان عالیشان که حسب الالتماس این مرید شد[۶]، شکر این مواهب که بمقتضاے عنایت و بنده نوازی از مکمن عاطفت و ذره پروری ظہور می یابد بکدام زبان ادا تواند نمود، فرمان سعادت عنوان را بجہت افتخار و مباہات مصحوب معتمدے بمومی الیه فرستاده، حسب الحکم اقدس درباب استمالت عالم نوحانی نشانے باد نوشت که یکے از روشناسان خود را برفاقت فرستادهٔ این مرید نزد عالم مذکور روانه کند، تا او را بمقدمات امید و بیم بسلوک طریق سعادت دلالت نموده عازم ملتان سازد، و از انجا که قبل ازین عالم نوحانی بتوسل

[۱] س- پیش [۲] ع، باین مرید تعلق داشت [۳] ع- نشده [۴] ع و مزین،
[۵] ع "این مرید" محذوف- [۶] ع بنام اسمٰعیل ہوت حسب الالتماس [۷] ع- شده،

اسمٰعیل بایں مرید عرضداشت کرده بود، نشانے مشتمل بر مراتبِ استمالت بنامِ او نیز فرستاد که امیدوار[1] گشته بقدمِ اطاعت و انقیاد بصوب ملتان روانه شود،

قبلهٔ جهان و جهانیاں سلامت! حقیقتِ راه نوحانی بتفصیلیکه در فرمان عالیشان مندرج گردیده تا ایں وقت معلوم ایں مرید نبود، والا درآں ایام که غلاتِ ربیع را برنداشته بودند و برائے رفعِ مناقشهٔ مبارک بلوچ فوجے بسرزمینِ اسمٰعیل هوت تعیین میکرد، جمعے بر سرِ عالم هم می فرستاد، تا چنانچه اسمٰعیل پیشِ ایں مرید آمد او را نیز کام و ناکام می آوردند یا آوارهٔ صحرائے ادبار می ساختند، لشکر ظفر رهبر بجمعیتِ تمام ازآں راه متوجه تسخیرِ قندهار می شد، الحال چوں هنگامِ سواری نیست و مع هذا عالم مذکور که دریں مدت آبے بجام خورده یکایک بآمدن راضی نخواهد شد، اگر حکم اقدس زینت صدور یابد که بالجزم لشکر نصرت اثر از میانِ محال زمینداری او روانه صوب قندهار خواهد گشت ایں مرید بعد از دو سه ماه که وقت سواری برسد فوجے بر سرِ او تعین کند که خواه نخواه او را بملتان بیاورند یا از سرزمینِ خودش بدر کنند، و چوں خاطر از جانبا دبا واقعی[2] مطمئن گردد، افواجِ قاهره آں راه عزیمت نمایند دلا الامر ارفع الاعلیٰ[3]

۵/۱۰

بعرضِ مقدس میرساند، فرمانِ عالیشاں که در جوابِ عرضداشت[4] ایں مرید که مصحوب امام قلی قراول ارسال داشته[5] شرفِ صدور یافته بود، در ساعتِ فیض اشاعت کرامتِ وصول بخشید[6]، تسلیماتِ بندگی و آدابِ ارادت بجا آورده بایں عطیهٔ عظمیٰ سرفراز گشت،

حکمِ جهاں مطاع بنفاذ پیوسته که چوں آں مرید برائے رفتنِ خود بقندهار راهے که بهادر خاں سر کرده بود اختیار نموده مبارک است،

---

[1] ع یا اورا اواره، [2] س ابو اقعی، ع نهین هے [3] س ت والامر ارفع واعلیٰ ع یه عربی عبارت نهین هے،
[4] ع عرضداشت نهین هے [5] ت و ع ارسال داشته محذوف [6] ع بخشیده

پیر و دستگیر سلامت! انشاء اللہ تعالیٰ وقتیکہ لشکر نصرت آئین بصوبِ مقصود نهضت نماید، این مرید نیز براہے کہ قرار دادہ اند با فواجِ قاہرہ ملحق خواہد شد،

طلبیدنِ شاہزادۂ نامدار و بندہا ہے کہ رخصتِ جاگیر یافتہ بودند، و جمعِ آں عساکر گردوں مآثر بغایت مبارک است، امید کہ بتائیداتِ ایزدی و اقبالِ بے زوالِ حضرت[51] ظلِّ الٰہی در یں تہہ آنچہ مرکوزِ خاطرِ مقدس است باحسن وجہے بر منصۂ ظہور جلوہ گر دیدہ عروسِ فتح و ظفر بصورتے شایستہ در آئینۂ حصول، روے[52] نماید،

حکمِ اقدس پیرایۂ ورود یافتہ کہ "چیر ہاے چهیتِ تتہ کہ ایں مرید فرستادہ بود مستحسن افتاد، از ہماں جنس دیگر نیز مرسول دارد"

از ظہورِ ایں عنایت کہ محض ذرہ پروری و بندہ نوازی است کلاہِ شادی بر سرِ آسماں انداخت،

بدیں مژدہ گر جان فشانم رواست

چند تھان چیرہ[53] دریں ولا از تتہ رسیدہ است، اماں چوں کار بستہ[54] ماندہ بود سعادتِ خود دانستہ[55] متعاقب ارسال خواہد داشت،

حکمِ اشرف[56] صادر شدہ کہ "آں مرید حقیقتِ حاصل بندر سے کہ در تتہ احداث کردہ معروض دارد"

قبلۂ جہانیاں[57] سلامت! حاصلِ بنادر منحصر در دو چیز است، عشورِ مالِ تجار و نول و کرایۂ جہازات ہر گاہ عشور تصدقِ فرقِ مبارک معاف شدہ باشد و یک منزل جہازِ ایں مرید کہ در بندر صورت بود، امسال از آنجا آوردہ اند، و ہنوز سفری نشدہ، و جہاز باد آورد کہ از سرکارِ خالصۂ[58] شریفہ گرفتہ تکمیل نسبت و راہِ آمد و رفتِ[59] جہازاتِ بنادرِ دیگر و تردّدِ[60] سوداگراں اطراف بایں بندر و انگشتہ حاصل[61] حقیقت چگونہ

---

[51] ع حضرت محذوف [52] ب ون ذ آئینہ ضمیر حصول [53] غ حیرہ [54] س وع ببمنہ [55] ب داشتہ [56] ع حکم اقدس [57] ع دو جہان [58] س خلصہ سرکار ع سرکار خاصہ بہ خواصہ طریقہ [59] ع آمد و رفت محذوف [60] ن وس نزد [61] ع حقیقت حاصل،

ظاہر شود، آنچه لازمهٔ آبادانیٔ بنادر نوآباد است از ساختن قلعه و تعمیر فرضه و غیر آن، از قرار واقع بعمل آمده

انشاء الله تعالیٰ عنقریب رونق خواهد گرفت و بمرور ایام بحاصل خواهد[1] آمد، مطلب اصلی این مرید[2] از احداث

بندر آن است که شاید بعض تحف و نوادر قابل پیشکش بدست افتد، الا حاصل آن معلوم چه خواهد بود؟

آفتاب خلافت و جهانبانی از مطلع سلطنت و کشورستانی لامع و تابنده بماناد،

۶/۱۱

مرید عقیدت کیش زمین خدمت بلب ادب بوسیده و مراسم ارادت و عقیدت بجا آورده بمسامع مبارک

جاه و جلال می رساند که فرمان اطاعت[3] عنوان مزین بدستخط مبارک که در نظر اخلاص و اعتقاد این مرید

بهتر از هزاران جواهر و لآلی است روز دوشنبه هژدهم[4] محرم مکرم بعد از دو ماه و یازده روز مصحوب

طهورث چیله شرف ورود ارزانی داشته باعث امتیاز و سربلندی گشت، و خاطر این مرید را که درین

مدت از دیر رسیدن فرامین عنایت آئین گران بود جمعیت و خرسندی بخشید[5]، و چون دران منشور

لامع النور بتقریبے این مرید را بعنوان رضاجوئی یاد فرموده بودند، این معنی را وسیلهٔ سعادات دینی و

دنیوی دانسته، وظائف حمد و سپاس جل شانه، و آداب تسلیمات پیر و مرشد حقیقی مدظله بتقدیم رسانید،

زینت نگارش یافته بود که "درین مرتبه سرانجام لشکر ظفر اثر و توپخانه و غیر آن از قرار واقع شده

لله الحمد که درین دولت ابد مدت که از هیچ چیز کمی نیست و آنچه سلاطین آفاق را در سالهاے

دراز بسعی بسیار میسر نه گردد، باندک التفات اعلیٰ حضرت در یک روز دست بهم می دهد، چرا چنین نشود،

امید که با حسن وجهے مکنون خاطر مقدس بظهور رسیده موجب سرخروئی و مجرائی مریدان گردد، قندهار

و مضافات آن چه خواهد بود، اگر حکم اقدس صادر شود، این مرید بگرفتن قلعهٔ قندهار و قلاع متعلقهٔ آن

مقید نگشته باتفاق وزیر صائب[6] تدبیر فکر تسخیر هرات و آن نواحی می تواند نمود،

تاریخ عزیمت بادشاهزادهٔ بلند اقبال در فرمان عالیشان مندرج بود، انشاء الله تعالیٰ بخیر و عافیت

۱ ع: خواهد رسید ۲ ع: "این مرید" نہیں ہے ۳ ع: عنایت عنوان ۴ ع: ہجدہم ۵ ع: "و" نہیں ہے ۶ ب: صاحب تدبیر

برکاب سعادت رسیده از پابوسِ اشرف کہ سرمایۂ دولتِ جاودانی[1] است، کامیاب گردند،

حکم جہاں مطاع بنفاذ پیوستہ کہ "چوں ملک حسین ابدالی مکرر بعرض مقدس رسانیدہ کہ تشریف بردنِ اعلحضرت بملتان و رفتنِ آں مرید با فوجے کہ ہمراہ او مقرر شدہ از راہِ راست ضرور است در یں صورت بہتر ایں است کہ آں مرید از ہمیں راہ بر ود و ما بدولت و اقبال بملتان تشریف ارزانی فرمائیم، و ہمین پورِ خلافت را با علیمردان خان امیر الامرا بکابل بفرستیم"

قبلۂ جہانیاں سلامت! در باب فرستادنِ دادا بھائی و امیر الامرا، بکابل آنچہ رائے ممالک آرا کہ مطرحِ انوارِ غیبی است اقتضا فرمودہ عین صواب است و محض حکمت، از آنجا کہ ملک حسین و زمینداران دکی و چتیالی کہ داخل بندہا ے درگاہ تعنیاتِ[2] ملتان اند، پیش ایں مرید نیز بجد می گفتند کہ راہِ راست بمقصد نزدیک و بر فاہت اقرب است، بخاطر می گذشت کہ ہماں راہ متوجہ مطلب شود، چنانچہ[3] قبل ازیں مکرر کسانِ خود فرستادہ حقیقتِ آں را تحقیق نمودہ بود، الحال کہ از روے کرامات ایں معنی بر آئینۂ ضمیر انور پرتو افگندہ انشاء اللّٰہ تعالیٰ از راہِ راست بمقصد خواہد شتافت، و سر انجام آں نوعے کہ باید نمودہ بدستورے کہ مابین لاہور و ملتان ڈاک چوکی[4] نشاندہ از ملتان تا قندھار قرار خواہد داد و پست و بلندِ[5] راہموار کردہ در منازلِ کم آب چاہ ہا فرو بردہ چند جا قلعچہ خواہد ساخت،

توجہ موکبِ اقبال بصوبِ ملتان مبارک است و بچندیں جہت لائق و مناسب، خوشحال سکنۂ ایں دیار کہ از اشعۂ اعلامِ نصرت فرجام نور و ضیا خواہند یافت، عمارات اینجا با وجود قلت مصالح و معماران بیوقوف موافق طرحے کہ از نظرِ انور گذاشتہ اکثر باتمام رسیدہ، و ہر چہ ماندہ[6] است عنقریب مرتب خواہد شد، حقیقت آب و ہواے اینجا و بادہاے مخالف کہ در فصل زمستان کمال

---

[1] ع ۔ دو جانی، [2] ع درگاہ و تعینات ملتان، [3] س ۔ چنانکہ، [4] ع "ڈاکچو کی نشاندہ از ملتان نہیں ہے، [5] س و ع، بلند راہ را [6] س و ع و در [6] ع ۔ باقی ماندہ است،

برودت و موسم بهار نهایت حرارت دارد، بر ایستادهاے پایهٔ سریر خلافت مصیر هویدا خواهد شد،
هرگاه حکم ارفع اعلیٰ[1] صدور یابد خانه زاد از سمت قلعهٔ بهکر فرستاده عازم خدمت ماموره[2] گردد، کیفیت
اخبار ایران و اوضاع والی انجا نوعے که از تقریر جماعت که از راه لوحانی وتته آمده بودند ظاهر شده و
داخل طومار جداگانه گردیده، بسامع جاه و جلال خواهد رسید،

۱۲

زمین خدمت بلب ادب بوسیده وآداب ارادت وعقیدت بجا آورده، ذره مثال بمسامع
جاه وجلال میرساند، فرمان عالیشان سعادت عنوان که مصحوب فریدون چیله صادر شده بود، روز
چهارشنبه نوزدهم شهر صفر ختم بالخیر والظفر شرف درود بخشیده، سرمایهٔ مباهات شد[3] و فرق افتخار این
مرید را عرش سا گردانید، از عنایت چهار انگشتری که هر کدام به نگین سعادت آراستگی داشت امتیاز
و سربلندی حاصل نموده تسلیمات مریدی بتقدیم رسانید،

در منشور لامع النور مندرج بود که "تمام لشکر ظفر قرین می خواهیم سه حصه کنیم، جمعے را بر سر قلعهٔ
بست بفرستیم، و طائفه را بر سر قلعهٔ زمینداور و حشرے انبوه بتسخیر قلعهٔ قندهار تعین فرمائیم که بعون عنایت
الهی این هر سه قلعه را محاصره نموده مفتوح سازند، از این کارها هر کدام آن مرید خواهد و آن مرید اختیار
نماید بنویسد، ظن غالب این است که قلعهٔ بست و زمینداور پیش از قلعهٔ قندهار که استحکام تمام دارد،
مفتوح گردد، و اگر غنیم مرد و بجنگ صف بیاید درین صورت هر دو فوج که قلعهٔ بست و زمینداور را
قبل دارند، یکے شده آن مخاذیل را نیست و نابود خواهند ساخت"،

پیر و مرشد حقیقی سلامت! از ظهور این عنایت بے نهایت که مرید فدوی خود را مختار فرموده
اند، تارک امتیاز باوج عزت برافراخت. بر ضمیر خورشید نظیر هویدا است که مرید را همه وقت فرمان
برداری و رضا جوئی اعلیحضرت که متضمن سعادت دین و دنیا است وجه قصد بوده و هست، اما از

[1] ع: اعلی اشرف، [2] خ و س: معموره، [3] ع: گشت،

ازانجاکه از روے مرید نوازی باختیارے که ازیں سه خدمت مامور شده جرأت نموده، معروض می دارد که چوں از عبارتِ فرمانِ معلّٰی ظاهر است که تسخیرِ قلعهٔ قندهار نسبت بقلاعِ دیگر خالی از اشکالے نیست و در واقع چنین است، و هرگاه بتائیداتِ غیبی فتحِ قندهار روست دهد، آں دو قلعه بسهولت مفتوح می تواند شد، بنابراں امیدوار ست که اگر بخاطرِ مبارک برسد، بتسخیرِ قلعهٔ قندهار مامور شود که شرائطِ جانفشانی بجا آورده پیرایهٔ سرخروئی حاصل کند، والّا حکم شود تا برسرِ قلعهٔ زمینداور که سرِ راه در آمدِ غنیم لئیم است رفته، درصورتیکه کوته اندیشانِ بدکیش ارادهٔ امدادِ متحصّنان کنند بتوفیقِ نصرت بخشِ حقیقی تنبیه و تادیبِ آنها بواقعی نموده، نگذارد که قدمِ جرأت پیش توانند گذاشت، و فوجیکه قلعهٔ قندهار را محاصره خواهد نمود بفراغِ بال بداں شغلِ شگرف تواند پرداخت،

از مضمونِ فرمان لازم الاذعان لائح گشت که "نوروز در حسن ابدال خواهد گشت"[1]

قبلهٔ کونین سلامت! اگرچه عزیمتِ ایں سفرِ فرخنده اثر در جنبِ همتِ جهاں کشائی والا نهمت که همواره مصروفِ اعاظمِ امور بوده و خواهد بود، چنداں دشوار نیست، لیکن بر مریداں بسیار شاق مینماید که اعلیٰ حضرت خود بنفسِ نفیس نهضت فرمایند، سعادتِ مریداں در آں است که راحت و آسایشِ ذاتِ مقدس که انتظام بخشِ جهان و جهانیاں است، مغتنم دانسته کمرِ خدمت گاری بر میانِ جاں بندند، و بدیں وسیله دین و دنیاے خود را آباد و معمور سازند، یقین که آنچه بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو انداخته عین صواب خواهد بود،

حکمِ اشرف عز نفاذ یافته که "ده لک پنجاه هزار روپیه بآں[2] مرید عنایت شده، پنج لک و پنجاه هزار[3] از وجه طلب نقدی تا آخر اردی بهشت، و پنج لک بصیغهٔ مساعدت، اگر زود می خواهد بدستِ مردم دیگر بفرستیم والّا مصحوب لهراسپ خاں فرستاده خواهد شد"

[1] ع. خواهد شد، [2] ع، هزار بایں مرید، [3] ع. پنج لک و پنجاه هزار روپیه،

تسلیماتِ عنایتِ مُساعدت که محض تفضل است، بتقدیم رسانند، در بابِ طلبِ نقدی فصل ربیع قبل ازیں بخان سعادت نشان نوشته بعرضِ اقدس رسیده باشد،

۸
۱۳

کمترین مریدانِ اخلاص سرشت، آدابِ ارادت و عقیدت که سرمایهٔ دولت و سعادت است از خلوصِ طویت بجا آورده ذره وار بموقفِ عرضِ مقدس میرساند که همای اوجِ سعادت یعنی منشورِ لامع النور باد و سمر ٔنی مروارید و دو پهنچی عقیق البهر و مروارید که مصحوب خسرو چیله بود، روز چهارشنبه چهارم شهر ربیع الاول سایه ورود انداخته، باعثِ افتخار و امتیازِ این فدوی گردید، تسلیماتِ مریدی و آدابِ بندگی بتقدیم رسانیده از عنایتِ بیغایتِ سمر نهاد و پهنچیهای خاص که مکرر تبرک شده شرف بر شرف اندوخت، ظلِ ظلیلِ ذره پروری و مرید نوازئ قبله و کعبهٔ دارین بر مفارقِ مریدان عموماً و بر تارکِ اعتبارِ این فدوی خصوصاً مستدام باد،

در فرمان عالی شان مندرج بود که "طلب نقدئ آن مرید تا غایت خورداد همراه مبارک خان کاکر خان ارسال داشته"

قبلهٔ کونینِ سلامت! از رخصتِ مبارک خان پیش از جمیع بندها که با این مرید تعین شده اند برای فتح و فیروزی تفاول گرفت، امید که این سفر خیر اثر براولیای دولتِ قاهره مبارک و فرخنده شده فتوحاتِ تازه نصیب روزگار بندهای درگاهِ خلائق پناه گردد، بمنه و کمال کرمه،

حکمِ اقدسِ اعلیٰ پرتو ورود انداخته که یکمرتبه هر دو فوج را بر سرِ قندهار رفتن ضرور است اگر غنیم مرد و پیش از قبل نمودنِ قندهار بیاید هر دو مرید ما را یکجا شده بر سرِ غنیم رفتن و آن بد اعتقادان را بعنایتِ الهی نیست و نابود ساختن لازم است، بعد ازان بمحاصرهٔ قلعها پرداخته مفتوح سازند، و گر لشکرِ ظفر قرین پیشتر برسد که بدانند که قلعهٔ قندهار بزودی مسخر می شود، تمامئ آن لشکر آن قلعه را قبل کرده

۱ ع رسانید ۲ ع طلبئ نقدی ۳ ع و تسلیمات عقیدت ۴ ب تعنایت تهنین ه ۵ ع مبارک ۶ س و ب ضرور است ۷ ع مرید را

بدست آورده

پیر و مرشد این مرید سلامت! انچه بخاطرِ مقدس سیده محض الهام و عین صوابست، اگرچه[1] غنیم بدکیش قبل از رسیدنِ لشکر ظفر اثر بقندهار بیاید هر چند این معنی بعید می نماید، امید قوی است که بتائید ایزدی تنبیه بواجبی یافته مستاصل گردد، و مرکوزِ خاطرِ مبارک بوجه احسن بمنصهٔ ظهور جلوه گر شود،

قبلهٔ جهانیان سلامت! حقیقت[2] نزاعے که درین ولا میان دولت تیره[3] اختر و آثار نابکاران واقع گشته[4] نوعے که از واقعهٔ سرکار بهکر معلوم شده بود از کاغذِ جداگانه بعرضِ مقدس خواهد رسید، زمینداران دکی و چتیالی و قوشنج که داخل بندهاے درگاه اند می نمایند که "اگر جمعے پیش از توجهِ افواجِ منصوره بر سرِ او تعین شوند، چون از طرفِ غنیمِ لئیم مایوس شده، شاید برهنمونیٔ سعادت، حلقهٔ غلامیٔ درگاهِ سلاطین پناه را آرایشِ گوشِ خود سازد، و بر تقدیرے که این توفیق نیابد دستگیر یا مستاصل خواهد گشت"[5] بنابران معروض می دارد که اگر حکم شود در تاریخے که این مرید حسب الحکم الاقدس[6] روانه خواهد شد،[7] جمعی را باتفاقِ زمینداران مذکور تعین کند، که بعنایتِ الٰهی رفته قوشنج را متصرف شوند و اذوقهٔ آن حوالی که از سرکار بهکر براه سیوی و گنجابه[8] خواهد رسید پیش از وصول لشکر نصرت قرین در آنجا جمع نمایند،

آفتاب عالمتابِ سلطنت و خلافت بر مفارقِ مریدان و بندها تابنده بماناد،

۹
۱۴

کمترینِ مریدان فدوی بعد اداے آدابِ عقیدت و بندگی که سرمایهٔ حیات و زندگی است ذره مثال بمسامعِ جاه و جلال می رساند، فرمان عالیشان سعادت عنوان با سرپیچ زمرد، و مروارید که مصحوب یساولِ سرکار اعلیٰ شرفِ صدور یافته بود، روز یکشنبه هشتم ربیع الاول پرتو ورود بخشیده، تارکِ مباهات و افتخارِ این مرید را باوجِ فلک الافلاک رسانید، تسلیم[9] و آداب ارادت بجا آورده

[1] س اگرچنانچه، [2] ع "حقیقت" نهیں هے، [3] ع بداختر، [4] ع واقعی شده [5] ع خواهد شد، [6] ع "الاقدس" نهیں هے، [7] ع گنجاوه [9] ع تسلیمات،

از عنایتِ بے غایتِ بادشاہانہ سرفراز و سربلند گشت، سایۂ بلند پایۂ قبلہ و کعبۂ کونین بر مفارقِ مریداں فدوی اخلاص سرشت[1] گسترده پاینده باناد،

در منشورِ لامع النور مندرج بود کہ "بساعتِ مسعود توجہ رایاتِ عالیات[2] وزیرِ شایستۂ ہمہ صفات آراستہ خود را با سائر بندہا رخصت خواہیم فرمود، بخاطرِ مقدسِ ما می رسد، کہ اگر ایں مرید از ملتان بولایتِ ہوت شده از دریاے سندھ بگذرد و بکہات رسیده از راہ بنگش بالا بقندھار برود و در نواحیٔ غزنی تمام لشکرِ ظفر قرین یکجا گشتہ روانہ شوند، بہتر است، حقیقتِ راہِ راست از ملتان بقندھار معلوم نیست، مبادا آں مرید[3] دریں راہ تعب بکشد و غلہ و کاہ بہم نہ رسد، کیفیتِ ایں راہ را فہمیده بزودی عرضداشت نماید و بنویسد کہ در چند روز از ملتان، بکہات می تواں رسید"

قبلۂ ایں مرید سلامت! رخصت بندہا بساعتِ مذکوره مبارک است، امید کہ بتائیدِ ایزد جل شانہ فتح و فیروزی روزیٔ اولیاے دولت جاوید طراز گردد. و اعداے دین و دولت مستاصل مقہور شوند،

پیر دستگیر سلامت! حقیقتِ ایں راه تا ولایتِ ہوت معلوم است[4]، و از آنجا تا بنگش بواقعی ظاہر نہ شده و کیفیتِ راہ راست را ملک حسین ابدالی و زمینداران دیگر کہ در سلکِ بندہاے درگاہ سلاطین پناه انتظام دارند مکرر ظاہر نموده اند و بعرضِ اقدس رسیده و بالفعل سرانجام ایں طریق از آب و آذوقہ تا سنگ لنختاں کہ سرحد است بقدر مقدور شده می شود و از چوتیالی تا قندھار زمینداران مذبور تعہدِ آب و علف و اذوقہ می نمایند، چنانچہ ملک حسین شاید ایں معنی را بعرض اشرف[5] رسانیده باشد، و بعنایت الہی اگر بہار خوب شود، انشاء اللہ تعالیٰ لشکر نصرت[6] رہبر از رہ گذرِ آب و علف عسرت[7] نخواہد کشید، بر تقدیرے کہ بخاطرِ ملکوت ناظر قرار یافتہ باشد کہ ایں مرید را البتہ از غزنین

۱ع اخلاص پرست ۲ع توجہ رایات عالیات ثمین ہی ۳ع لشکر ۴ع نیست ۵ع بعرض مقدس ۶ع لشکر ظفر اثر ۷ع و عبرت،

بلشکرِ ظفر اثر ملحق باید شد، حکم ارفع اعلیٰ صادر شود تا براہے کہ سابقاً از بهیره شده بکهسات رفته بود روانه گردد، از آنجا حسب الحکم الاقدس براه نکش بالا بغزنین رسیده بلشکرِ فیروزی اثر پیوندد، لیکن مسافتِ ایں راه از ملتان تا کهسات یکصد و شانزده[1] کروه است، تا وقتیکه ایں مرید فدوی از راه بکهسات رسد از راهِ راست لقوشنج که از ملتان تا آنجا یکصد و بست و چهار کروه است میتواند رسید، دیگر ایں مرید اخلاص و آئین فرمانبردار و محکوم است بهر جه مامور گردد سعادت خود دانسته انشاء الله بعمل خواهد آورد

آفتابِ جهان تابِ سلطنت و خلافت از افقِ حشمت و اقبال طالع و لامع باد،

۱۰
۱۵

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده و آدابِ عقیدت و مراسمِ ارادت بجا آورده ذره مثال بمسامعِ عاکفانِ محفلِ جاه و جلال میرساند، فرمانِ عالیشان که از مکمنِ[2] لطف و عنایتِ بے پایاں شرف ورود یافته بود، در ساعتِ فیض اشاعت سایهٔ وصول انداخته موجبِ امتیاز و سربلندی شده از ظهورِ عنایتِ عطریات وجوده[3] که دماغِ جاں[4] از شمیمِ آں عنبر آگیں و زبانِ قلم در وصفِ آں مشک افشاں است، کامیابِ مراد گردید، و ادائے تسلیمات نموده سرفراز گشت، نمی داند کدام عبارت پیدا کند و چه مضمون بدست آرد تا شمهٔ از خوبی هائے ایں نادره وقت بیاں نماید، شکرِ مراحم و عطایا که مانند آلائے الٰهی نامتناهی است از وسعت آبادِ اندیشه بیرون و از حیطهٔ حیز و چوں افزوں است، الله تعالیٰ ظلِّ عاطفت و ذره پروریٔ پیر و مرشدِ حقیقی را بر مفارقِ مریدان مبسوط داشته بندهائے فدوی را توفیقِ استرضائے خاطرِ ملکوت ناظر که جامِ جهاں نمائے حقائقِ اشیا است کرامت کناد،

و حکمِ اشرف زینتِ[5] صدور یافته که "آں مرید با محمد شجاع بهادر سلوکِ پسندیده نموده از خود

---

[1] س، ب یک صد نهیں ہے [2] ع "مکمن" نهیں ہے [3] س۔ عطریات وجوه، و ع "عطریات وجوده"، [4] س ب دماغِ جان را، [5] ع زینت محذوف

راضی دارد، و دقیقه از دقائق اخلاق[1] نامرعی نگذارد."

قبلۂ جہان و جہانیاں سلامت! بر عالمیاں ظاہر است کہ کار بندگان اعلیٰ حضرت خدا ساز است،
و بمحض تائید الٰہی بے سعی مخلوقے از پیش میرود، ہر کس ہر چہ می کند برائے خود می کند، اما بحمد اللہ تعالیٰ
کہ ایں مرید بیمنِ ارشاد پیر و مرشدِ حقیقی نفع خویش را از ضرر باز دانستہ پیش رفتِ کارِ صاحب قبلہ
و میر و ولیٔ[2] نعمت خود را اہم مطالب می داند، و جز ایں مقصودے ندارد، امیدوار[3] است کہ ایشاں را
نوعے از طرز سلوک راضی و خرسند سازد کہ بعد مراجعت از فتح قندہار صورت حسن اتفاق در پیشگاہ باطن
فیضِ مواطنِ اقدس ظاہر و ہویدا گشتہ موجب مزید مجرائی ایں مرید شود،

حکم ارفع اعلیٰ بنفاذ پیوستہ کہ نہضت موکب معلّٰی بصوب با صواب کابل ضرور است،"

پیر دستگیر سلامت! اگر چہ مریدانِ جاں نثار ہرگز راضی نیستند کہ آں حضرت بہ نفسِ نفیس
متوجہ شوند، لیکن از آنجا کہ ضمیرِ خورشید نظیر مطرحِ اشراقاتِ قدسی و مہبطِ انوارِ غیبی است و اعلیٰ
حضرت ظلِّ الٰہی بمددِ عقل خداداد و خرد دوربیں ہمہ چیز را بہتر از ہمہ کس دیدہ و دانستہ اند، دریں باب
ہر چہ رائے ممالک آرائے اقتضا فرماید[6] محض مصلحت و عین حکمت است،

بر زبانِ قلم کرامت رقم گذشتہ کہ "یک شق این است کہ برادرِ کلانِ آں مرید با وزیر دانائے
صاحبِ تدبیر قلعۂ قندہار را قبل نمودہ بدست آورند، و آں مرید با رستم خاں و دیگر بندہائے جاں سپار
کہ ہمگی بست ہزار سوار خواہد بود، بر زمین داور کہ راہِ در آمدِ غنیم مقہور است رفتہ آن قلعہ را مفتوح سازد
و راجہ جے سنگھ باره[5] و ستر سال وغیرہ کہ مجموع پانزدہ ہزار سوار بودہ باشد بقلعہ بست بفرستیم کہ آں را
مسخر کنند، و شقِ دیگر آنکہ آں ہر دو برادر ہر دو قلعہ را قبل نمودہ مفتوح سازند و وزیر با تدبیر باتفاق
جمعے از مردانِ کار بمحاصرۂ قلعۂ قندہار بپردازد و ازیں دو شق ہر کدام کہ آں مرید بہتر داند عرض داشت نماید،

۱؎ س و ب اتفاق ۲؎ ع مربی و ولی، ۳؎ ع "امیدوار است" محذوف ۴؎ ع موجب ۵؎ ب و چتر سال ،

در پیشگاهِ ضمیرِ آفتاب تاثیرِ پیر و مرشدِ حقیقی پوشیده نیست که مرید جز فرمان برادری و اطاعت
و امتثالِ حکم اقدس چیزے نمی داند و چنانچه بخاطر[1] مقدس رسیده محض صواب است، و قبلهٔ جهانیان اعقل[2]
اعلم دوران بجمیع امور دانا اند و انچه بخاطرِ مبارک میرسد الیق و انسب است، اما بحکم المامور معذور موافق
دریافتِ ناقصِ خود معروض می دارد، که اگر پیشِ نهادِ همت والانهمت آن است، که قلعهٔ زمین داور
دلبست پیش از قندهار گرفته شود، درین صورت هر آئینه شقِ اوّل اولیٰ خواهد بود، این مرید انشاء الله
تعالیٰ حسب الحکم الاقدس در زمین داور بوده بواقعی از غنیم مردود مقهور خبردار خواهد شد، بلکه باقبالِ
جهان کشاے تا هرات هیچ جا عنان باز نکشیده دمار از روزگارِ معاندانِ نابکار خواهد برآورد،

[1] نس و ب خاطر [2] نع اعقل زمان،

(۳)

روزنامچۂ سفرِ محاصرۂ قندھار نوبتِ دوم

از ملتان تا قندھار

۱/۱۶

مرید فدوی بعد ادائے آدابِ ارادت و عقیدت کہ متضمن ہزاراں شرف و سعادت است، ذرہ آسا بموقفِ عرضِ مقدسِ اعلیٰ میرساند، دو فرمانِ والاشان کہ روزِ پنجشنبہ چہارم و جمعہ پنجم اسفندیار[۱] مذ، مصحوب جلو[۲] داراں و محمد شریف یساول عزِ صدور یافتہ بود، شبِ دوشنبہ و صباحِ این روز[۳] ہشتم ماہ مذکور در حینے کہ این مرید تکیہ بر تائیداتِ ایزدی نمودہ بساعتِ مقرر از ملتان برآمدہ بود متواتر سایۂ وصول انداختہ، تارکِ افتخارِ این اخلاص سرشت را باوجِ کیواں رسانید؛

حکمِ جہاں مطاع پیرایۂ ورود یافتہ کہ "چوں ہمراہِ آں مرید دریں ولا جمعیت[۴] زیادہ از دہ ہزار سوار نخواہد بود، ازیں جہت می فرمائیم کہ اگر از ملتان براہے کہ بدیہ شنج میرسد برود، بہتر است، چہ براہِ بہیرہ چہل کروہ ازیں لشکر دور می افتد، دیگر رضائے آں مرید، غرۂ اردی بہشت لشکرِ ظفر قرین براہِ کابل از غزنین گذشتہ بہ پانزدہ روز انشاء اللہ تعالیٰ بقندھار میرسد، اگر آں مرید رفتنِ خود براہِ راست قرار می دہد، پس آنچناں روان[۵] شود کہ پانزدھم اردی بہشت بقوشنج و از انجا بدہ روز بقندھار برسد۔"

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! کیفیت راہے کہ از ملتان بدیہ شنج می پیوندد چنانچہ قبل ازیں معروض

---

[۱] ب۔ اسفندیارمذ، [۲] ع۔ جلوداران، [۳] ع آن روز [۴] ت باجمعیت از دہ ہزار [۵] ت روانہ شود مب میرود،

واشتہ خوب معلوم نیست، مع ہذا اینچناں از تقریر جمعے کہ بقدر اطلاع دارند ظاہر شدہ این ست کہ یک منزل قریب بست[1] کردہ آب مطلقاً ندارد، و در چند منزل یحتمل کہ غلہ بلشکر ظفر اثر کمتر برسد، چوں در منشور لامع النور کہ سابقاً مصحوب محمد بیگ یساول پرتو ورود انداختہ، بقلم گوہر بار رختہ رقم زینت نگارش یافتہ بود کہ آں مرید ازیں سہ راہ یکے را اختیار نماید؛ بنابراں اطاعت حکم واجب الاتباع را لازم دانستہ می خواست[2] براہ بہیرہ کہ از خصوصیات آں آگہی داشت، روانہ شود، دریں وقت فرمان اعلیٰ شان رسید، نظر بکمیت وکیفیت جمعیت ہمراہاں نمودہ انشاء اللہ تعالیٰ بہماں راہِ راست عازم خواہد گشت وحسب الحکم الاقدس پانزدہم اردی بہشت بقوشنج رسیدہ، گروہے را با زمینداراں پیشتر از خود خواہد فرستاد کہ اذوقہ را فراہم آورند،

آفتابِ خلافت از مطلعِ کشور کشائی تاباں بماناد،

۲
۱۷

مرید اخلاص کیش عقیدت سرشت آستانِ ارادت وبندگی بلبِ ادب بوسیدہ، ذرہ مثال بمسامعِ جاہ وجلال می رساند کہ فرمان رفیع الشان عنایت عنوان باکلگی[3] الماس کہ مصحوب محمد میرک گرزبردار بود شب پنجشنبہ بست دششم ربیع الاول کرامت ورود بخشیدہ تارکِ افتخار وامتیاز این فدوی را از اوجِ کیوان گذرانید، تسلیمات عقیدت از خلوص طویت بجا آوردہ، بعنایت بے غایتِ پادشاہی سرفراز گشت، وآں پیرایۂ سربلندی صوری ومعنوی را آرایشِ فرقِ عزت ساخت[4] در منشور لامع النور مندرج بود کہ بشاہ نواز خان وقلیچ خاں کہ در بہیرہ است فرمانہا صادر شدہ کہ بسرعت ہرچہ تمامتر خود را بآن مرید رسانند، ما لمبارکی روز شنبہ[5] بست ویکم ربیع الاول بچہار کروہی بدریاے چناب رسیدیم؛

---

[1] ب۔ ہشت کردہ، [2] ع می خواستیم ہو [3] س۔ کلگی [4] ع فرمان صادر شدہ، [5] ب۔ روز دوشنبہ،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! اگرچہ ہمت جہاں کشائے ممالک پیرائے اعلیٰ حضرت ہمہ وقت مصروف اعاظم بودہ و خواہد بود، لیکن عزیمتِ ایں سفرِ خجستہ اثر کہ بدلالتِ الہامِ غیبی بخاطرِ مبارک رسیدہ، و بمحضِ تائیدِ الٰہی مصمم گردیدہ، ازاں قبیل است کہ طرازِ مآثرِ ہمم سلاطینِ اعلیٰ مقدار می تواند شد، حق تعالیٰ[1] عالم و عالمیاں را سالہائے بسیار از آثارِ عزم کشور کشا و ہمتِ جہاں آرا بہرہ مند و کامیاب داراد، ایں مرید اگر بدیں توقف مامور نمی بود تا حال بحچہ می رسید، اکنوں نیز بہ توفیقِ الٰہی بعد وصول امراء از دریائے سندھ گذشتہ، انشاء اللہ تعالیٰ آں چناں طے مسافت خواہد نمود کہ پانزدہم ماہ اردی بہشت بقندھار برسد،

قبلہ و کعبۂ دوجہانی سلامت! روزِ پنجشنبہ مسطور[2] محمد صفی با خلعتِ خاصہ و دو حقۂ عطر و یک فیل با تلایہ و دو اسپ کہ بایں مرید عنایت شدہ بود رسید، ایں فدوی اخلاص اندیش تسلیمات مریدی بتقدیم رسانیدہ، بعطایائے[3] بے پایاں شرف بر شرف اندوخت، اسپِ عربی خیلے آرمیدہ و خوش جلوست، دریں مدت چنیں اسپے بایں مرید کمتر عنایت شدہ[4] بود، فیل را خود چہ تعریف تواں کرد، بسیار خوش نعل و خوش ترکیب است، بصفاتے کہ باید آراستگی دارد، قادر علی الاطلاق عز اسمہ ظلِ ظلیل الطاف و اعطافِ بیکرانِ پیر و مرشد را برین را بر سائرِ مریداں عموماً و بریں فدوی خصوصاً مستدام داشتہ، ابوابِ نصرت و فیروزی بر روئے[5] روزگارِ اولیائے دولت نصرت شعار مفتوح گرداناد،

۳
۱۸

مرید اخلاص کیش زمینِ خدمت، بلبِ ادب بوسیدہ ذرہ صفت بعرضِ اقدس می رساند، منشورِ کرامت ظہور کہ بست و دوم اسفندیار مرقوم قلم عنایت رقم شدہ بود، یکشنبہ ششم ربیع الثانی مصحوبِ دیساول سرکارِ معلّٰی شرف ورود بخشیدہ، موجبِ افتخار و مباہات گشت، ایں مرید باجہانِ جہاں بہجت و شادمانی استقبالِ آں مایۂ سعادت و کامرانی نمودہ تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانید،

[1] ع۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ، [2] ع۔ مذکور [3] ع۔ بآں عطایائے، [4] ع۔ عنایت [5] ع۔ بر روے،

مندرج بود کہ "چوں بست وسیوم اردی بہشت ساعتے بغایت مسعود است وعساکرِ گردوں ماثر کہ براہِ غزنین تعین شدہ اند دراں ساعت بقندھار خواہند رسید، باید کہ آں مرید نیز بتاریخ مسطور خود را بآنجا برساند۔"

قبلۂ کونین سلامت! از آنجا[1] کہ قبل ازیں حسب الحکم الاقدس ساعتِ وصولِ افواج نصرت آثار بقندھار پانزدہم اردی بہشت قرار یافتہ بود، فدوی رضاجوے نظر بآں کردہ می خواست، روز پنجشنبہ دویم فروردین از کنارِ دریاے ملتان کوچ نمودہ از آب بگذرد، الحال کہ راے عالم آراے خورشید ضیاے بالہام غیبی چنیں اقتضا فرمودہ روزے چند درھمیں منزل توقف کردہ انشاء اللہ تعالیٰ با بندہاے درگاہ سلاطین پناہ کہ بہمراہی ایں مرید نامزد شدہ اند، آنچناں قطع مسافت خواہد نمود کہ بساعتِ مقرر حال بقندھار برسد، امید کہ فتاح علی الاطلاق بفضل وکرمِ خویش وقوتِ طالع اقبال مطالع اعلحضرت باحسن وجہے ایں فتحِ سترگ نصیبِ اولیاے دولت ابد اتصال گرداند[2]،

$\frac{4}{19}$

بعد ادلے آدابِ ارادت وعقیدت کہ سرمایۂ ہزاراں[3] سعادت است، ذرہ مثال بمسامع جاہ وجلال می رساند، فرمانِ رفیع الشان کہ مصحوبِ جلوداراں صادر شدہ بود[4] آخر روز شنبہ دوازدہم ربیع الثانی شرف ورود ارزانی داشتہ باعثِ امتیاز وسربلندی گردید، ایں اخلاص سرشت باستقبالِ آں موہبتِ کبریٰ شتافتہ تسلیمات مریدی بجا آورد،

پیرایۂ نگارش یافتہ کہ "دو عرض داشتِ آں مرید روز جمعہ کہ وزنِ مبارکِ قمری ما بود رسید، واز تقریر جلوداراں معلوم شد کہ آں مرید تا ہشت[5] روز در منزلِ اول بودہ، ایں مقدار توقف در منزلِ اول بیش، اہلِ نجوم مناسب نیست، بایستے یک کردہ[6] بیشتر کوچ نمودہ در آنجا چند روز مقام می کرد،"

---

[1] س: آنجاکہ، [2] س: گرداناد، [3] ع: ہزاراں" نہیں ہے، [4] س: ثابت شد، [5] ع: تا ہشت روز، [6] ع: یک کوچ بفاصلہ یک کروہ

پیر دستگیر سلامت! این مرید مزاج داں کہ ارشاد یافتۂ مرشدِ کامل اکمل خود است و مرضیٔ طبعِ مقدس را نیکو می داند حسب الحکم[1] الاقدس شبِ شانزدہم ربیع الاول بساعتِ مختار از ملتان برآمد یک کروہیٔ شہر نزول نمود و پس از دو مقام روز پنجشنبہ نوزدہم یک کردہ از آنجا پیشتر آمد و دریں مکان دہ روز توقف گزیں سلخ ماہ مذکور نزدیک بکنارِ دریا منزل کرد، و بتوفیقِ ایزدی ہفتدہم ربیع الثانی ازینجا کوچ نمودہ از آب گذشتہ چناں رواں خواہد شد کہ بست و سیوم اردی بہشت مقارنِ وصولِ عساکر گردوں مآثر بقندھار برسد کیفیتِ حال از واقعۂ ملتان بمسامعِ اقبال[1] مجامع رسیدہ باشد غالباً جلو دارانِ نادانستہ عرض کردہ اند،

مرقوم قلم گوہر بار جواہر نثار شدہ کہ "برادرِ کلان آں مرید را ہر چند فرمان نوشتہ بودیم کہ چوں بسبب بیماری کہ در راہ کشیدہ خود را بوقت نتوانست رساند، برگشتہ بہ بنگالہ برود غیرت[2] فرزندی ما آں فرزند را نگذاشت کہ برگردد و بایلغار روانۂ ملازمتِ ما شدہ شاید کہ در ساعتِ نزولِ موکبِ معلّٰی بکابل خود را بملازمت برساند و فردائے آں رخصت شدہ در غزنین بلشکر ظفر قریں ملحق گردد"،

قبلہ و کعبۂ ایں مرید سلامت! آنچہ از غیرت و قوتِ نفس[3] بادشاہ زادۂ جہانیاں بخاطرِ ملکوت[4] ناظر پرتو انداختہ بیان واقع است[5]، آرے مریداں جانسپار را در راہِ عقیدت و بندگی چنیں ثابت قدم باید بود، للہ الحمد کہ توجہ باطن قدس مواطنِ اعلیٰ حضرت صحتِ کامل نصیبِ[6] ایشاں شدہ بایلغار عازمِ دریافت پاے بوس اقدس کہ معراجِ ہمتِ سعادتمنداں است گردیدہ اند، امید کہ عنقریب فیضِ ملازمت باسعادت حاصل نمودہ بلشکر نصرت اثر ملحق شوند، تا باتفاق در پیش رفتِ خدمتِ مرشد و ولی نعمتِ خود، لوازمِ سعی و کوشش بظہور آید،

قادرِ علی الاطلاق اولیاے دولت ابد قریں را مؤید و مظفر داشتہ بلاد ربع مسکون[7] را از انوارِ

---

[1] ع بمسامع مجامع، [2] ع. غیرتِ فرزندی نگذاشت، [3] ع. وقوت بادشاہزادہ، [4] ب بخاطر ناظر ملکوت [5] ب واقع شد [6] ب نصیب آں [7] ب بلاد ربع مسکون از،

آفتابِ عالمتابِ خلافت و جهانبانی روشن و منور گرداناد،

۵
۲۰

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ آدابِ ارادت و عقیدت بجا آوردہ ذرّہ صفت بعرضِ مقدس میرساند، منشور لامع النور که مصحوبِ جلوداران سرکارِ معلّٰی شرف صدور یافته بود، اخر روز پنجشنبه هفدهم ربیع الثانی پرتوِ ورود انداخته سرمایهٔ فخر و مباهات گردید مراسم تسلیمات بتقدیم رسانید بوصول آن گرامی عطیه سربلندی یافت

قبلهٔ کونین سلامت! بتوفیقِ الٰهی این عقیدت کیش روز شنبه نوزدهم ماه مذکور باهر دو خانه زادِ اعلحضرت از کنارِ دریاے ملتان کوچ کردہ بسلامت از آب گذشت، و دیگر خانه زادان پرستاران را رخصت شهر نموده، و از ملازمانِ خود میر مراد ماته ندرانی را با سه صد سوار براے محافظتِ صوبه گذاشته، دیگر از سوار با فوجدارِ بهکر و سیوستان بحال داشته، باقی جمعیت که تفصیلِ آن از روزنامچهٔ وقایعِ لشکرِ ظفر اثر بعرضِ اقدس اطهر خواهد رسید باخود همراه گرفت، انشاء الله تعالی بچهار منزلِ دیگر از دریاے سند عبور نموده بعد از دو مقام بکوچ متواتر روانه پیش خواهد شد،

پیر دستگیر سلامت! چون بعضے از منازلِ این راه کتل ها و تنگیها دارد و آب و علف این قدر نیست که تمامی لشکرِ نصرت رهبر را یک دفعه کفایت تواند کرد، بنابران بخاطرِ فاترِ این مرید رسید که افواجِ منصوره تا سرحدِ قندهار پیش و پس قطع مسافت نموده، از آنجا بموجبے که ارشاد رفته تتوزکِ تمام عازمِ مقصد شوند، نصرت بخشِ حقیقی عز اسمهٔ اولیاے دولتِ جاوید طراز را قرینِ فتوحاتِ تازه داشته ابوابِ نصرت و ظفر بروے روزگار بندهاے فیروزی آثار مفتوح گرداناد،

۶
۲۱

آدابِ ارادت و عقیدت از خلوصِ نیت و صفائی طویت بجا آوردہ ذرّہ مثال بمسامعِ جاه و جلال می رساند که این مرید باعانت و عنایتِ ربانی از منزلِ لشکر بچهار کوچ متواتر بکنارِ دریاے سندھ

له ع ماه مذکور، له ع انشاء الله المستعان، له ع تنها، له ع متوجه بمقصد شوند، له س و ع بروے، له ع عساکر، له س و ع فاتر،

رسید و برائے گذشتِ سپاہ ظفر دستگاہ یک روز در انجا مقام کرده[1] بست و پنجم ربیع الثانی از آب عبور نموده انشاء الله تعالیٰ ازیں منزل کوچ بکوچ عازم مطلب گشته حاجی رونچه و مبارک[2] بلوچ و ناهران را با جمعیتے که تعهدِ سرانجامِ آں نموده اند همراه خواهد گرفت،

پیر دستگیر سلامت! ولایتِ متعلقهٔ بلوچاں خیلے معمور و آباداں بنظر در آمد، زراعتِ میلانی[3] و چاهی بسیار و خوب می شود، اکثر جا مرغزارها[4] دلکشاے باصفا دارد، اسد[5] ملازمِ ایں مرید که او را پیش از عساکرِ منصوره بجهتِ تسلیه و دلاسائے زمینداراں و فراهم آوردنِ آذوقهٔ آں نواحی از کنارِ دریائے ملتان رخصت نموده بود، دریں تاریخ قریبِ چچه رسید، از آنجا منزل بمنزل روانهٔ قوشنج خواهد شد،

قبله و کعبهٔ ایں مرید سلامت! حقیقتِ نرخِ اجناس نوعے که دریں منزل خرید و فروخت شده از روزنامچهٔ وقائعِ لشکرِ نصرت اثر بعرضِ مقدس رسیده باشد،

ناصرِ حقیقی جلّ شانهٗ اولیائے دولتِ بیزوال را مظفر و منصور ساخته مکنونِ خاطر[6] بوجه احسن منصهٔ ظهور جلوه گر گرداناد[7]

۲۲

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده و مراسمِ عقیدت و ارادت که متضمنِ هزاران شرف و سعادت است[8]، بجا آورده ذره آسا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ می رساند که ایں مرید فدوی[9] بتوفیقِ الٰهی هفتم جمادی الاوّل به چچه رسید، چنانچه تا اینجا کوچ بکوچ آمده پس ازیں منزل بمنزل طے مسافت نموده انشاء الله تعالیٰ بساعتِ مقرره بمقصد خواهد پیوست، کیفیتِ ایں منازل از وفورِ آب و فراوانی علف و آذوقه از روزنامچهٔ وقائعِ مفصل بعرضِ مقدس رسیده باشد، اسد فرستادهٔ ایں مرید بتاریخِ مذکور از چنیالی گذشته روانه پیش گشت و زمینداراںِ آں نواحی و تنخاهی درگاهِ سلاطین پناه را وسیلهٔ نجاتِ خویش دانسته و بقدمِ طاعت

---

[1] ع مقام نموده [2] ع. حاجی و مبارک بلوچ [3] ع سیلانی [4] ب مرغزارے، [5] ع اسد غلام ایں مرید،
[6] ع. خاطر اقدس، [7] ع. گرداند، [8] ع. هزاران سعادت است، [9] ع. ایں فدوی،

قبلۂ دو جہانی سلامت! ایں عقیدت سرشت درآں ایام کہ دولت بقلعہ داریٔ قندھار فرازی[1] است یکے از ملازمان خود را از ملتان فرستادہ بود کہ خربزۂ کاریز بیاورد، و از رہگذر خطرات[2] چند گاہ[3] در مشہد بسر بردہ دریں ولا سیوم شہر[4] حال بہ بست روز از قندھار در منزل سنگ[5] درہ رسید، اخبارے کہ تقریر نمودہ از کاغذ جداگانہ ہویدا خواہد شد[6]، از جملہ خربزہ آنچہ قابل ارسال بود از راہ بہیرہ بدرگاہ جہاں پناہ فرستادہ[7]، امید کہ خوب برسد، زیادہ جرأت از حد ادب دور دیدہ بدعاے دوام دولت و اقبال ختم نمود آفتاب خلافت و جہانبانی بر مفارق ساکنان ربع مسکون تابندہ بماناد،

۸/۲۳

مرید اخلاص سرشت آداب ارادت و عقیدت از خلوص نیت و صفائی طویت بجا آوردہ، ذرہ صفت بعرض مقدس می رساند، فرمان سعادت عنوان کہ شب ہژدہم[8] شہر ربیع الثانی از باغ فرح افزا کہ اسمی است بامسمّی شرف صدور یافتہ بود در صبح روز مبارک دوشنبہ سیوم اردی بہشت در حینے کہ ایں مرید عزیمت منزل چیتالی داشت بوصول آں عطیۂ عظمیٰ فرق افتخار و سر بلند گردید، تسلیمات مریدی بتقدیم رسانید، قبل ازیں بعد عبور از دریاے ملتان مصحوب جلوداران سرکار معلّی در جواب فرمان والاشان و پس از گذشتن از آب سندھ از منزل لاکھ بدست پیادہ ہاے افغان ہیچنین[9] از چہ باخبار ایران عرائض ارسال داشتہ، یقین کہ تا حال بمسامع جاہ و جلال رسیدہ باشد،

قبلۂ کونین[10] و کعبۂ ایں مرید سلامت! چوں از منزل لاکھ تا چیتالی بکوچ متواتر طے مسافت شدہ بود، و از رہگذر سنگلاخ[11] و نشیب[12] و فراز راہ باربردار، لشکر ظفر اثر زبون گشتہ، بنا برآں بجہت نفس راست کردن دواب[13] و بر داشتن اذوقہ روز[14] سہ شنبہ چہار دہم شہر جمادی الاوّل مطابق چہارم اردی

1- ع۔ درآں ایام کہ بتعلقداریٔ قندھار سرفرازی است، 2- ع۔ خراب، س۔ خطرات 3- س۔ دریں شہر 4- ب۔ ہنگدر 5- ع۔ می خواہد گردید، 6- ع۔ فرستادہ، 7- ع۔ ہیجدہم، 8- ع۔ ہیچنان 9- ع۔ قبلہ و کعبۂ این مرید 10- ع۔ رہگذر سنگلاخ نشیب و فراز بادبردار لشکر، 11- ع۔ "و" نہیں ہے،

بہشت در چتیالی مقام نمود، روزِ تحریرِ عرضداشت کہ پانزدہم شہرِ مسطور است بدو کروہی دوکی منزل کرد، انشاء اللہ تعالیٰ ازیں منزل در نہ روز بقوشنج رسیدہ و در آنجا نیز برائے گرفتنِ آذوقہ یک مقام کردہ، در عرضِ ہشت روزِ دیگر بست و سیوم اردی بہشت موافق سیوم جمادی الثانیہ بقندھار خواہد رسید، و چنانچہ حکمِ جہان مطاع بنفاذ پیوستہ باتفاق خان سعادت نشان قلعہ را محاصرہ خواہد نمود، اگر دولت خواہان صلاح دانند کہ ایں مرید چند کروہ از قندھار پیشتر رفتہ بطرفِ زمینداور و بست فرود آید، حسب الحکم الارفع رستم خاں بہادر فیروز جنگ را با فوج کہ ہمراہِ اوست ہراولِ خود قرار دادہ جرانغار و برانغار را بموجبِ حکم سابق از مردمے کہ با ایں مرید اند مقرر خواہد کرد،

پیر و مرشدِ مرید نواز سلامت! در فرمان عنایت عنوان از روئے بندہ نوازی خبرِ غنیم لئیم سمتِ اندراج یافتہ بود، نوعے کہ بخاطرِ مقدس پرتو انداختہ ظنِ غالب[1] است، کہ آنہا دریں مرتبہ ارادۂ جنگِ صف نکنند[2] ایں فدوی جاں نثار[3] امیدِ بفضل و کرمِ قادرِ مطلق عز اسمہٗ واثق است کہ آں فرقۂ باغیہ بہر طریقے کہ پیش آیند باہمیں مقدار[4] مردم کہ ہمراہیئے ایں مرید تعین خواہند شد، دمار از روزگار بدکیشاں برآوردہ و باقبالِ جہاں کشائی بادشاہی تنبیہ بر اصل نمودہ مستاصل سازد،

پیر دستگیر سلامت! آخر روز مذکور عرض داشتِ اسد[5] ملازم ایں مرید رسید، نوشتہ بود، کہ "برادر شیر خاں برہنمونئ دولت توفیقِ خدمت گذاری و دولت خواہی درگاہِ جہاں پناہ یافتہ می خواہد کہ او را ببیند، و بعد وصولِ عساکر گردوں مآثر بآں حوالی ہمراہ او بملازمتِ ایں مرید نماید"

قبلہ ایں فدوی سلامت! چتیالی قصبہ ایست معمور تخمیناً مشتمل بر سہ صد خانہ از افغان[6] تریں، زراعت از گندم و جو خوب و بسیار دارد، و آبِ چشمہ قریب بدو و آسیائے آب از پائے قصبہ مذکور،

---

[1] ع۔ غالب آن است، [2] ع بکشند، [3] ع۔ جان سپار [4] ع۔ آیندہ ہمیں مقدار مردم ہمراہی کہ بایں مرید تعین خواہد شد" [5] ع۔ غلام، [6] ع۔ سی صد خانہ افغان تریں، [7] ہکذا

می گذرد، دریں روز که مقام واقع شد نرخ جو ۸ سیر بود، و غلهٔ دیگر وافر و علف نیز بلشکر ظفر اثر رسید،[۱] در چه پنجاه سوار ملازم خود و دویست سوار از حاجی بلوچ بطریق تهانه گذاشته در ددکی و قوشنج نیز انشاء الله تعالیٰ تهانه خواهد گذاشت،

آفتاب عالمتاب خلافت و جهانبانی از افق اقلیم کشائی و کشورستانی طالع و لامع باناد،

$\frac{۹}{۲۴}$

مرید اخلاص سرشت مراسم ارادت و آداب عقیدت بجا آورده، ذره مثال بمسامع جاه و جلال می رساند که این مرید روز پنجشنبه شانزدهم جمادی الاول از دوکرهی ددکی که قصبه[۲] ایست معمورتر از چیتیالی تخمیناً مشتمل بر پانصد خانه دار ترین[۳] و در بیرون آں قلیچه گلین[۴] و باغچه مختصرے واقع است، کوچ نموده و عالم برگی منصب دار بادشاهی را باسی نفر برق انداز از ملازمان خود و صد سوار از جملهٔ جمعیت ناهران زمیندار سیت پور به تهانه داری آنجا مقرر نموده راهی شد و بستم[۵] آں ماه بمنزل طق سیر رسید و آں کوهیست رفعت اساس در زمین مسطح اطرافش از جانب جنوب و شمال بفاصلهٔ یک کروه دو کوهست که به پنجبند رک منتهی میشود، و اطراف شرقی و غربی میدان، دوره اش از پایان چهار کروه، و بربالاے قلهٔ آں که سنگ[۶] سخت است، در سوالف ایام قلعے بوده، طول آں یک کروه و عرض جاے چهل جریب و بعضے جاسی جریب و کمتر از آں و براے بر آمد و فرود آمد بجز یک راه تنگ[۷] و دشوار که پیاده بتلاش بسیار تردد[۸] دراں تواند کرد ندارد، از آثار[۹] قلعه و عمارات سابقه بالفعل دیوار سنگیں بسمت جنوب و چند خانهٔ کهنه ویران و یک مسجد شکسته و چند آبگیر برهم خورده که در موسم برسات

---

۱ ع. بلشکر رسیده، ۲ ع. قصبهٔ ددکی جائے است، ۳ ع. ترین محذوف، دس خانه دار افغان ترین،

۴ ع. قلیچه گلی، ۵ ع. هشتم، ۶ ب. بر بالاے آں قلعه انکه سخت سنگ است دس، بالاے قلعه انکه سنگ سخت است، د ع

بربالائے قلعه آں سنگ سخت است، ۷ ع. بسنگ دشوار ۸ ع. تردد تواند کرد، دس تردد توان کرد ۹ ع. از آثار محذوف

آب باراں در آنہا جمع می شود، موجود است، و در کمر کوه چشمہ ایست کم آب کہ بہ رور ایّام اِنباشتہ شده، بالجملہ مکانے مرتفع وسیع و متین است،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! چوں از سنگ نحشتان تا سرحدِ ملتان داخلِ زمینداری حاجی بلوچ است و بے وجود او در انجا ضبطِ راه از قرار واقع صورت[1] نداشت، و راهِ باری نیز کہ در میان سرزمین مبارک بلوچ می گذرد جاری نبود، معہذا توفیقِ سرانجام جمعیتے کہ خود دریں یساق خیر مساق[2] تعہد کرده بودند و در برابر آں مبلغے از پیشکش مقرر آنہا موقوف شده نیافتند، بنابرآں[3] آنہا را از ہمیں منزل بجہت جاری داشتن راہہا و رسانیدنِ رسد بلشکرِ ظفر اثر رخصت نموده از جملۂ آں مبلغ کہ بشرطِ جمعیت موقوف گشتہ بود، تمسکِ دو لک[4] پنجاه ہزار عباسی از حاجی و نوشتۂ ہفتاد و پنج ہزار عباسی از مبارک گرفت کہ بمیعادِ مقرر رو براه کرده واصل سازند و از منزلِ مذکور بست و یکم کوچ کرده بست و سیوم ہفت کرو ہی تو شنج نزول نمود،

مرشد مرید نواز سلامت! دولت برادرِ شیر خاں ترین اگرچہ قبل ازیں بعد وصولِ اسد ملازم ایں مرید باں نواحی، مکتوبے در جوابِ نوشتۂ او فرستاده اظہارِ ارادت و اطاعت[5] نموده بود، لیکن چوں در ہماں[6] اثنا از جانبِ والئِ ایران دو رقم مشتمل بر استمالت و دلاسا باو رسید مغلوب واہمہ گشتہ می خواست کہ ازاں اراده برگردد، آخر الامر باقبالِ بے زوالِ بادشاہی و حسنِ سعیِ اسد فرستادهٔ ایں فدوی کہ اکثر زمینداراں و الوساتِ ایں ضلع را کہ دریں مدت رجوعے نداشتند در سلکِ دولتخواہاں در آورده در سرانجامِ رسانیدنِ رسدِ لشکرِ فیروزی اثر اہتمامِ شایستہ کرده و مطمئن خاطر شده آں نوشتہا را کہ فی الحقیقت سرنوشتِ ادبارِ او بود اعتبار نموده[7] ظاہر ساخت، چنانچہ آں ہر دو رقم با ایں عرضداشت،

---

[1] ع - خوب نداشت و راهِ باری، [2] س - بعہد [3] ع بنابرآں . . . . . گشتہ بود نہیں ہے [4] ب لکھ، [5] ب - اشاعت، [6] س - چوں در ہمہ اثنا و ب در چوں ہمہ اثنا، [7] س - نموده،

از نظرِ اقدس خواہد گذشت، و از روے کمال اخلاص و اعتقاد بقدمِ اطاعت و انقیاد آمدہ در تاریخ مسطور ملازمت ایں مرید کرد و برائے اظہارِ رسوخ عقیدت و دولتخواہی خویش بہرام نام غلام والیٔ ایران را کہ آثارِ نکوہیدہ[1] اطوار دریں ایّام نزدِ او فرستادہ و چیزے نوشتہ طلبیدہ بود کہ در قلعۂ رفیق او باشد، گرفتہ پیشِ ایں مرید آورد، و ایں فدوی او را روانہ ملتان نمود،

بعرضِ مقدس رسیدہ باشد کہ دولت مذکور از جملہ خوانین و مردم معتبر والیٔ ایران بودہ و نقارہ یافتہ نوبت می زدہ و از سرحد پنجمنزرک تا سنگ لخشان کہ ولایتے است معمور و آباد[2] و طولش ہفتاد کردہ بادشاہی و عرضش تخمیناً بست کردہ باشد، تنخواہ او کردہ، باوجودیکہ آثار ناہنجار نزاع[3] با او بہم رسانیدہ بود، رعایتش می نمود، الحال کہ برہنمونیِ بخت و دلالت[4] سعادت، توفیق بندگی درگاہ سلاطین پناہ یافتہ دولتمند و جہانی گشت، ایں مرید ایں معنی را شگونِ افتتاحِ ایران و رجوعِ دولت والیٔ آں با اولیاے درگاہ والا جاہ گرفتہ او را بالطاف و نوازشات بادشاہانہ کہ شامل حال بندہا است، ہستمال و مستظہر گردانیدہ محالیکہ بدو متعلق بود بہمان دستور بحال داشتہ ہمراہ گرفت، امیدوار است کہ درخورِ عقیدت و اخلاص خود نوعے سرافراز و سربلند شود کہ باعث رجوع دیگراں گردد،

سیّد باقر بخاری را کہ تعیناتِ صوبہ ملتان بود با تابینیان او و پنجاہ سوار تیرانداز و برق انداز نوکرانِ خود بطریق تھانہ در قوشنج گذاشتہ و روز مبارک دوشنبہ بست و ہفتم از کوتل پنجمنزرک عبور نمودہ امروز کہ سہ شنبہ بست و ہشتم است برائے گذشتن نہر[5] مقام کرد، انشاء اللہ تعالیٰ چنانچہ پیش از ایں مکرر معروض داشتہ در ساعت مقرر بقندھار خواہد رسید، برآمد این[6] کوتل سی ہفت جریب و فرود آمد کہ خلاے شدہ است چہل جریب[7] و راہش درنہایت تنگی است، از دوکی تا بدہ[8] و منزل پاے کوتل ہموار و سر بود؛

---

[1] س نکوہیدہ، [2] ع ۔ آباداں، [3] س نزاع تمام، [4] ب دلالت باسعادت، [5] ب ۔ نہر، [6] ع ۔ از کتل، [7] ب، و فرود آمد و راہش درنہایت تنگی است (د) س و فرود آمدکہ خلاے شدہ است چہل جریب و راہش بدہ منزل پاے کتل

چنانچہ دو سہ شب از قوشنج آں طرف یخ می بست و دریں طرفِ کوتل[1] ہوا حرارتے پیدا کردہ،

قبلۂ ایں فدوی سلامت! قصبۂ قوشنج در معموری از دوکی زیادہ است؛ و قلعہ اش از گِل تعمیر یافتہ و بنا نہادۂ شیر خاں است، از قلعۂ دوکی وسیع تر و مستحکم تر است، نہرِ آبے بعرض یک و نیم گز درمیان قصبہ جاری است، حمامے مختصر است[2]، و مسجد جامعی دارد کہ بیرون قلعہ بر کنارِ تالابِ کوچکے کہ از آب بر نہر پر می شود عمارت کردہ اند و جائے حاکم نشین قلعہ شیر خان[3] و دولت مذبور است کہ بالفعل متعلقان دولت در آنجا می باشند، و در بیرونِ قلعہ متصل مسجد باغے است گل سرخ فراواں، و درختِ میوہ دار از شفتالو و زرد آلو بقدر دارد،

فتّاح علی الاطلاق عزّ شانہٗ ابوابِ فتح و فیروزی بر روے اولیاے دولتِ ابد پیوند مفتوح ساختہ آفتابِ عالمتابِ خلافت و جہانبانی از مطلعِ اقبال و کشورستانی طالع دارد،

---

[1] ع - کوتل نہیں ہے [2] ع - حمامے مختصر و مسجد جامعے دارد [3] س ق - قلعہ شیر خان است، ب - قلعۂ شیر خاں دولتِ مذکور است، (ہکذا)

(۴)

محاصرهٔ قندهار نوبت دوم

۱/۲۵

کمترین مریدانِ جان سپار[1]، زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده، ذرّه مثال بمسامعِ جاه و جلال می رساند که دو منشور لامع النور سعادت ظهور مشتمل بر اضافهٔ منصبِ این مرید و خبر بهجت اثرِ ملازمت نمودنِ بادشاه زادهٔ جهانیان که مصحوب خان سعادت نشان بود و دیگرے متضمن عنایتِ بے غایتِ پنج لکه روپیه مساعده که دریں ولا بصیغهٔ انعام مرحمت شده و حاملِ آں یساولان بودند، روز یکشنبه بست سیوم اردی بهشت مطابق سیوم شهر جمادی الثانی، در هنگامے[2] که این فدوی بحوالیٔ قلعهٔ قندهار رسیده بود، و وزیر وافی خبرت خجسته تدبیر با افواجِ منصوره ازاں طرف رسیدند، پرتوِ ورود انداخته تارکِ افتخار و مباهات مرید فدوی را از اوجِ کیوان و فرقِ فرقداں گذرانید، تسلیماتِ مریدی و آدابِ بندگی بتقدیم رسانیده وباں عطیاتِ[3] نمایاں و مراحمِ بے پایاں سرفرازی حاصل نموده، سعادت اندوخت، ع

گر بر تنِ من زبان شود هر موے ⁂ یک شکرِ[4] تو از هزار نتوانم کرد

قبله[5] و کعبهٔ این مرید سلامت! اگرچه مواهب و عنایاتِ اعلیٰ حضرت نسبت بسائر مریدان یاده برآں[6] است که از عهدهٔ ادائے شکرِ آں نه تواند بیروں آمد، لیکن این عقیدت کیش که نامش در صحیفهٔ خاطرِ مقدس بعنوانِ رضاجوئی ثبت است و این معنی را اجلِ نعمِ الٰهی می داند، از ظهورِ این تفقدات و تلطفاتِ بیکراں که[7] بے سابقهٔ خدمت و جانفشانی محض تفضل و ذره پروری دربارهٔ او مبذول

---

[1] ب - "این مرید" نہیں ہے [2] ع درمکانے ، [3] ع - باعطیات، [4] ب یک شکر شه هزار نتوانم کرد، [5] ت - قبلهٔ دیں، [6] ع - زیاده تراست. که از عهدهٔ ادائے شکرآں تواند برآید، [7] ب و ت "که" محذوف،

می شود خود را در محفلِ انصاف منفعل و شرمنده می یابد، حق تعالیٰ سایۂ بلند پایۂ الطاف و اعطافِ مرشدِ حقیقی را بر مفارقِ بندہاے جان نثار مبسوط داشته ایں مرید را توفیقِ خدمتِ شایسته رفیق گرداند[1] که بوسیلۂ آں ازیں خجلت برآمده در نظرِ کیمیا اثرِ پیرِ دستگیرِ خود[2] سرخرو و سربلند گردد،

شرفِ اندراج یافته بود که، بادشاهزادۂ جهانیاں قریب هزار کرده راه از بنگاله آمده بسعادتِ[4] ملازمت مشرف شد[3]، غره شهر مبارک جمادی الثانیه آں فرزند را رخصتِ قندهار خواهیم فرمود[5]"

ازمریدانِ خالص نیت صافی طویت که انقیادِ حکم و پیرویِ رضاے کعبه و قبلۂ خویش سرمایۂ سعادت می دانند چنیں سزد، الحق[6] ایں راه دور و دراز را بسیار خوب قطع نموده خود را بوقتِ کار رسانیدند، یقیں که بتاریخِ مذکور مرخص شده متوجه مقصد گشته باشند،

ایں مرید باساعتِ مقرر دربرابرِ قلعۂ قندهار فرود آمده باتفاقِ خان سعادت نشان، بندہاے درگاهِ سلاطیں پناه را سرگرمِ محاصره ساخت، فتاح علی الاطلاق گلبنِ مقصود نسائمِ فتح و فیروزی شگفته داشته اولیاے دولتِ ابد اتصال را عنقریب هم آغوشِ شاهدِ نصرت و ظفر گرداناد[7]،

مرقومِ قلم گوهر بار شده که" درهر باب انچه بایست بخان دستور الوزرا، فرموده ایم خاطرنشانِ آں مرید خواهد نمود، بموجبِ آں عامل گردد"

قبله و کعبۂ دو جهانی سلامت! ازانجاکه ایں فدوی همواره از درگاهِ ایزدِ بے نیاز[8] توفیقِ استرضاے خاطرِ مقدس می خواهد، و آں را سببِ معموریِ دین و دنیاے خود میداند، امیدوار است که[9] موافقِ انچه ارشاد یافته انشاء الله تعالیٰ از قوت بفعل آورد،

[1] س و ع، رفیق کند، [2] ع خود نهیں هے [3] ع- شرف شده - [4] س- سعادات، [5] ب بالحق، [6] ع- گرداند، [7] ع، بے نیاز نهیں هے، [8] ع- امیدوار است که انشاء الله تعالیٰ موافقِ ارشاد از قوت بفعل آورد،

برخاطرِ ملکوت ناظر که مطرحِ[1] اشراقاتِ قدس و مهبطِ وارداتِ غیبی[2] است هویدا خواهد بود که پیش رفتِ جمعے بر سرِ قلعهٔ بست و زمینداور و صلاحِ دولت و مصلحتِ وقت است، و ایں مقصد هر چند زود تر بعرصهٔ ظهور آید انسب و بهتر می نماید، چه غلاتِ آں نواحی که نسبت بقندهار گرم سیر[3] است عنقریب برداشته می شود و تحمل[4] که غنیمِ لئیم دستِ تصرف باں دراز کند و معهذا لشکر بایں عظمت و کثرت که باقبالِ جهاں کشائے دریں مرتبه فراهم آمده، حیف است که پیش نرود و بعنایت و اعانتِ ربانی دست بردے که ازاں تواں کشت[5] نماید، مناسب نمی بیند که ایں فدوی جمعے را که حکم شود برائے محاصرهٔ قلعه باز گذارد، که هیچ یکے از بندها از راه کار طلبی[6] بماندں راضی نمی شود و خود با دیگر بندها روانه آں طرف گردد و بکرمِ الٰهی بزودی آں سرزمین را بضبط در آورده از آنجا عزیمتِ فرات نماید و تا سرحدِ خراساں عناں باز نکشیده آں مرز و بوم را آنچناں پامالِ عساکرِ گردوں مآثر سازد که آں خورد سالِ کوته اندیش از خوابِ غفلت و غرور متنبه و بیدار گشته نتیجهٔ جرأت و دلیریٔ خود را برائے العین مشاهده کند، اغلب آں است که دریں صورت قلعه نشیناں نیز بے استقلال شده، چنانچه باید بلوازمِ قلعه داری نتوانند پرداخت، دیگر اعلیٰ حضرت تجربه کار و اعقلِ روزگار و مرشدِ کامل مکمل اند، هرچه بخاطرِ مقدس پرتو انداز د عینِ صواب[7] است،

در بابِ دولت برادرِ شیرخاں تریں حکمِ گیتی مطاع بنفاذ پیوسته که اگر توفیقِ نیکخواهی یافته پیشِ آں مرید بیاید او را رعایتے که باید بکند،

قبلهٔ جهانیاں سلامت! حقیقتِ آمدنِ او قبل ازیں بست و ششم[8] جمادی الاول بعد عبور از کتلِ پنجمندرک بدرگاهِ معلی معروض داشته بعرضِ اقدس خواهد رسید، ایں مرید محالِ متعلقهٔ او را

۱ ع- مطلع، ۲ ب- آثار غیبی، ۳ ع- سیراب، ۴ ع- بحمال، ۵ ش و ب گفت ۶ ش کارطلب ۷ ب- ثواب، ۸ ب بست و ششم،

بحال گذاشته و بعنایاتِ[۱] بادشاہانہ ممتاز ساختہ ہمراہ گرفت، و جیغہ و کمر و خنجر[۲] مرصع و شمشیر با ساز طلا باو داده، درین ولا مبلغ ده ہزار روپیہ باستصوابِ خانِ سعادت نشان از خزانۂ عامرہ باو انعام کرد، از روے اخلاص اراده نموده که متعلقانِ خود را از توشنج بملتان بفرستد، یقین که در خورِ بندگی و خدمتگاری خویش مشمولِ مراحمِ بیکرانِ بادشاہی خواہد شد،

۲
۲۶

کمترین مریدانِ اخلاص سرشت آدابِ ارادت و عقیدت از خلوصِ نیت و صفائی طویت بجا آورده ذره مثال بمسامعِ جاه و جلال میرساند، فرمان عالیشان که در جوابِ عرض داشتِ این مرید که از حوالیِ چپتیالی[۳] ارسال داشته بود شرفِ نفاذ یافته، دوم خرداد مصحوبِ قاصدانِ این فدوی پرتو درود انداختہ سرمایۂ مباہات شد[۴] و مضمون عنایت مشحونِ آں عطیۂ والا پیرایۂ گوشِ سعادت نیوشِ این عقیدت کیش گشت، قبل ازیں بعد رسیدن بقندھار و شروع در محاصرۂ قلعه ششم[۵] جمادی الثانیہ عرض داشتے مشتمل بر التماسِ صدورِ حکمِ مقدس بر رفتنِ این مرید جانبِ زمین داور و بست و فرات و ہرات در جوابِ دو منشور لامع النور بدستِ یساولان بدرگاهِ معلی فرستاده تا امروز که نوزدهم ماهِ مذکور مطابق نہم خرداد است انتظارِ فرمانِ گیتی مطاع می کشد و ہرچند عزیمتِ آں طرف بچندیں وجہ بہتر می نمود اما از آنجا که دستور دانی خبرت صائب تدبیر حکم اقدس رسانید که تا خاطر از محاصرۂ قلعه جمع نمی شود این مرید عازمِ آں نواحی نگردد و گر خواہد چند گروه از قندھار بیشتر رفته فرود آید، و این رفتن خود چندان فائده نداشت، بنا براں ناگزیر باستصوابِ وزیرِ بے نظیر بمحاصره پرداخت،

قبلہ و کعبۂ دو جہانی سلامت! اگرچہ حقیقتِ تقسیم مورچلہا[۶] و سعی و تردد امرا با دیگر خصوصیات از روزنامچۂ وقائعِ لشکر ظفر اثر مفصل بعرض اعلی میرسیده باشد لیکن این مرید نیز مجملے معروض می دارد

[۱] ع: بعنایت، [۲] ع: کمرخنجر، [۳] ع: چپیالی [۴] ع: شده [۵] س و ع: ہشتم، [۶] ع: مورچالها، س: مورچها،

که در آغازِ کار خان سعادت نشان مورچال جانب دروازهٔ خضری را که سابقاً درانجا قیام داشت[1] اختیار نموده[2] بود و راجه جی سنگه و قاسم خان میر آتش نیز قریب بایشان فرود آمده می خواستند که سیبه را[3] پیش برند، و رستم خان بهادر فیروز جنگ طرفِ دروازهٔ ماشوری مورچال قرار داده، مهابت خان با بندهاے[4] تعینات کابل و راجروپ[5] جانب دروازهٔ شیخ ولی[6] وکوه چهل زینه را بعهدهٔ خویش گرفته بودند،

ثانی الحال که این فدوی اطرافِ قلعه را بنظرِ احتیاط ملاحظه نموده، دانست که تاآب خندق بر نیاید پیش رفت سیبها[7] ازین جانب نفعے نمی بخشد، ونقب زدن ممکن نیست، بادولتخواهانِ درگاهِ سلاطین پناه[8] درمیان آورد و بعد از رد و بدل بسیار باتفاق خان سعادت نشان قرار یافت که قاسم خان که بندهٔ کار طلب است و[9] مصالح خدمت با او خوب و بسعی[10] فراوان به برآوردن آب خندق بپردازد وچون ظاهر بود که درین صورت هجوم بر سر مورچال آب زود[11] و بیشتر خواهد شد (کذا) تا زمانیکه آب برآید معطل بودنِ مورچال خان سعادت نشان وجهے ندارد، آن دستور و افی خبره در دامن کوه قبول[12] جاے که سپه سالار والی ایران سپه برده بود و خندق کم است و آبے ندارد و دیوار قلعهٔ آن طرف یکے بیش نیست مورچال نماید و رستم خان بهادر فیروز جنگ که خواهش بودن این ضلع بسیار داشت، میان سیبه ایشان و مورچال قاسم خان سرگرم کار باشد[13] و مهابت خان و راجروپ بطریق نخست جانب چهل زینه تردد نمایند و چون خالی گذاشتنِ طرف[14] دروازهٔ خضری نیز مناسب نبود راجه جے سنگه را بجانب سابق مقرر داشته مورچال خان سعادت نشان بعهدهٔ نجابت خان[15] با فواج

---

[1] ع. که سابق درانجا قیام است، [2] ب. بود نهین هے [3] شیبه پیش برند [4] ع با بندهاے درگاه تعینات کابل، [5] ع راجپوت [6] ب شیخ ولی محمد [7] ب سیبها را و ع شیبه [8] ع. سلاطین پناه را [9] س سعی نهین هے [10] ع آب "زود" نهین هے [11] ع قول" [12] ع سرگرم باشد [13] ع طرف" نهین هے [14] ب نجات خان ع

التمش[1] و مورچال قاسم خان بعهدهٔ نصیرخان[2] با جمعے از سوار و پیاده واگذاشت، خان سعادت نشان
در پیش بردن سیبه و ساختن دمدمه برائے توپ اندازی اهتمام تمام دارند[3] و وهابت خان و راجه دیپ
در گرفتن بر جهائے کوه چهل زینه که بیرون قلعه است تعب و مشقت بسیار کشیده دو توپ کلان از
توپهائے سورتی بمورچال خود برده تا حال توپ بسیار انداخته بیشتر برج پائین[4] را منهدم ساخته می گویند
که در چهار پنج روز آں را متصرف خواهند شد، سوائے برج مذکور بر همش[5] کوه دو برج دیگر هست که استخلاص
آنها نیز سعیٔ فراواں می خواهد، و ایں مرید از مکانے که بصلاح[6] خان سعادت نشان در آنجا دائره
کرده بود باستصواب ایشاں کوچ نموده عقب کوه لکه که خالی بود آمده برابر نظرگاه منزل کرد و
شاه نواز خاں و قلیچ خاں و راؤ ستر سال و راجه پهار سنگه[7] را اطراف کوه فرود آورد[8] تا محاصره از
قرار واقع شود، و راه آمد و شد قلعه نشیناں که بیشتر ازیں کوه است مسدود گردد، و جمعے از ملازمان خود
را از تیرانداز و برق انداز با ملک حسین برابر پشته که در کوه لکهه[9] واقع است و راهش نسبت براه هائے
دیگر که بقلعه میرود بقدرے وسیعتر مردم را گماں بوده که ازیں جانب یورش میتواں کرد، تعین ساخت
که تا جائیکه توانند سپه را پیش برده، بکمال جد و جهد بعمل آورند[10] و آنها[11] تا امروز سپه را نزدیک بپائے
کوه رسانیده کوشش بلیغ می نمایند، انشاء الله تعالیٰ در پیش رفت کار تا جائیکه ازیں طرف سپه پیش[12]
تواں برد، بکوچهٔ سلامت، و از آنجا بهر طریق که مقدور باشد[13] حتی الامکان بتقصیر از خود راضی نخواهد
گشت[14]، امید که حق تعالیٰ جمیع بندهائے خدمت گذار را توفیق جاں سپاری و جانفشانی رفیق
ساخته در پیشگاه اقدس سرخرو و سربلند گرداند و مکنون خاطر اقدس بوجه احسن[15] بمنصهٔ ظهور جلوه کند،

[1] س با فوج التمش، [2] ب نصرتخاں، [3] ع دارد، [4] س ماین [5] ع تر محذوف [6] ع مکانے کہ افواج، [7] ب راؤ ستر سال نام راجہ جے سنگه دیپهار سنگه شد فی [8] ع فرموده آورد، [9] ع لکه [10] ع آرند، [11] ع "و آنها" محذوف [12] ب سپه که پیش تواں برد بکوچه سلامت، [13] ع شد [14] ع شد [15] ع بر منصهٔ جلوه گر گشاد،

پیر و دستگیر سلامت! تا این وقت خبر[۱] مشخصے که اعتماد را شاید[۲] از غنیم لئیم نرسید، درین ولا از تقریر جماعتے که قراولان لشکر منصور دستگیر کرده آورده بودند وغیره[۳] چنین ظاهر شد که شاید تا یک ماه دیگر کمکے[۴] متحصنان قلعه برسد[۵]، متعاقب هرگاه خبرے منقح معلوم شود عرضداشت خواهد نمود،

بتاریخ مسطور خان سعادت نشان با توپ فتح لشکر بحوالی قندهار رسیده درین یک دو روز داخل لشکر ظفر اثر خواهد شد، این مرید مبارک خان وکارگر خان[۶] را باستقبال توپ[۷] فرستاده که باخود گرفته بیایند آفتاب عالمتاب خلافت وجهانبانی از افق گیتی کشای وکشورستانی[۸] لامع وتابان بماناد،

$\frac{۳}{۲۷}$

کمترین مریدان فدوی زمین خدمت بلب ادب بوسیده ومراسم عقیدت وارادت بجا آورده[۹] ذره صفت بعرض مقدس میرساند که یک پاس از روز چهارشنبه بست وهفتم شهر مبارک جمادی الثانیه برآمده، از تائیدات اقبال بیزوال بادشاهی درون قلعه غریب[۱۰] سانحه روداد، تفصیلش[۱۱] آنکه ظاهراً آثار نابکار[۱۲] محمد هاشم وزیر وشیخ علی[۱۳] مستوفی خود را با آقا علی ضابط حاصل چهل لک[۱۴] ومحمود بیگ، ارباب[۱۵] قندهار ومیر بازار وپسر علی بیگ جبه دارباشی[۱۶] وجمعے دیگر فرستاده بود که انبارخانهٔ باروت را که در قلعهٔ دامن[۱۷] کوه است، وا کرده باروت[۱۸] را بتوپ اندازان[۱۹] وتفنگچیان[۲۰] قسمت کنند وآن جماعت بآنجا[۲۱] هنوز دست بکار نبرده بودند که قضارا آتش تنباکو از دست شخصے که نزدیک بجوالهاے گوگرد که درگوشهٔ باروت خانه بود تنباکو[۲۲] می کشید درگوگرد افتاد[۲۳] وتا آگاه شدن مردم آتش بلند شد، درین اثنا گروهے از متحصنان بقصد فرونشاندن آتش هجوم آورده هرچند سعی نمودند فائده نکرد، و

---

۱ س وت ب: چه شخصے. ۲ ع: شاید محذوف. ۳ ع: وغیره محذوف. ۴ ع: کوکے. ۵ ع: نرسد. ۶ ع: کارگرخان. ۷ ع: توپ محذوف. ۸ ع: کشورکشائی وگیتی ستانی. ۹ ت: بلب آداب ارادت وعقیدت بوسیده ومراسم ادب بجا آورده. ۱۰ ع: عجیب. ۱۱ ع: تفصیلش آنکه ظاهراً آثار بکار. ۱۲ ع: آثار بکار. ۱۳ ع: شیخ هاشم. ۱۴ ع: چهل و یک. ۱۵ ع: ارباب بنین. ۱۶ ع: جبه دادباشی. ۱۷ ع: در دامن قلعه کوه واقع است. ۱۸ ع: برآورد دباروت نموده پاره ازان. ۱۹ س وت ب: توپ اندازان. ۲۰ س وت ب: تفنگچیان. ۲۱ ع: درآنجا. ۲۲ ع: تنباکو. ۲۳ ع: افتاده ناگاه شدن.

باروت[1] درگرفته صدائے هولناک برخاست واکثر خانهائے شهر بلرزه درآمده[2] باروت خانه باعمارتے که متصلِ آں بود بخاک تیره برابر گشت واز آنجا تا دروازهٔ ماشوری که[4] خیلے مسافت است خانهائے راسته بازار بعضے افتاد و بعضے ترکیده[5] پارچهائے[6] سرب و سنگهائے بنیادِ انبار خانه که بر هوا رفته بود باسپ[7] و آدم رسیده بسیارے را مجروح ساخت وقریب یکصد و پنجاه کس از سپاهی و سقا وغیره در آتش سوخته بباد فنا بر رفت[8] واز روشناسانِ قلعه که بآنجا[8] آمده بودند، جز محمد هاشم وزیر کسے نجات نیافت، پسر علی بیگ[9] مشرف برهلاک است، ودیگراں نیم سوخته بهزار خواری بر بسترِ بیماری افتاده جاں می کنند، آرے از قوتِ طالعِ اقبالِ مطالعِ اعلیٰ حضرت وقوعِ امثالِ ایں غرائب بعید نیست،

پیر و مرشدِ و جهانی سلامت: هر روز[10] از توپهائے کلاں ده[11] گوله که مقرر شده می انداختند[12] و بیشتر بر برجهائے قلعه رسیده کار می کنند وتوپهائے قلعه را از کار می اندازند ومقهورانِ قلعه انچه روز منهدم می شود، شب دست بدست می سازند وتوپ اندازی می کنند، اگر ازیں طرف توپ بسیار انداخته می شد شاید تا حال دو سه برجِ قلعه نوعے انهدام می یافت، که مردوداں را فرصتِ ساختن و توپ انداختن نمی شد، ایں اخلاص سرشت بقدرِ مقدور[13] در پیش رفتِ کار بهمه جهت جد و جهد مصروف می دارد و صلاحِ دولت را موافقِ دریافتِ قاصرِ خود باد و لتخواهاں درمیاں می آرد، حقیقتِ مورچالِ کوه چهل زینه و دیگر مورچالها از عرائضِ خاں سعادت نشان که درجوابِ فرامین مطاعه بدرگاهِ معلیٰ ارسال می دارد مفصل بعرضِ مقدس خواهد رسید،

قبله و کعبهٔ ایں مرید سلامت! قبل ازیں انچه از تقریرِ کسانِ دولتخاں تریں معلوم شده بود،

---

[1] ع باروت را [2] ع آمد [3] ع بحالت برابر [4] ع "که" محذوف [5] ع بعضے افتاده، بعضے پرکنده [6] س پارچهائے [7] ع بیاد فنا رفت [8] ع که آنجا [9] ع پسر علی مشرف [10] ع هر روز محذوف [11] س ده گوله [12] س و ب می انداختند و مقهور بیشتر [12] ع می اندازند، [13] ع واین اخلاص سرشت بقدر مقدور در جد و جهد بقدر پیش دوست کار بهمه جهت مصروف می دارد،

بلع عرضداشت سابق معروض داشته، دریں ولا ظاهر ساختند که اوزبک موضع باتخیر[1] را که از مضافاتِ مارُچاق است، تاخته مواشی بسیار که دریں سه چهار سال دراں مکان جمع آمده بود برده غریوے در سرحدِ خراسان انداخته. چوں ایں خبر شهرت تمام دارد یقین که از تقریرِ مردمِ دیگر نیز بعرضِ اقدس رسیده باشد[2]،

۴۸/۲

مرید اخلاص سرشت آداب ارادت و عقیدت از خلوصِ نیت و صفائی طویت بجا آورده، ذرّه مثال بسامعِ جاه و جلال میرساند منشورِ لامع النور سعادت ظهور که مصحوبِ ساقی بیگ یساول بود، آخر[3] روز پنجشنبه ششم شهر رجب المرجب شرفِ ورود بخشید[4]، تارکِ افتخارِ ایں فدوی جاں سپار را از اوجِ فلک دوّار گذرانید، و روز یکشنبه نهم ماه مذکور در حینیکه ایں مرید بدیدنِ مورچالهاے طرفِ دروازهٔ ماشوری و جاهاے که بجهتِ[5] یورش و ساختنِ دمدمهاے جدید بخاطر آورده سوار شده بود، فرمانِ عالی شانِ عنایت عنوان[6] که بدستِ خوش بیگ گرز بردار صادر گشته و مشتمل[7] بود بر گوناگوں تلطفات و تفقداتِ بادشاهانه که زبانِ بیان در اداے شکرِ یکے از هزاراں قاصر است، پرتوِ وصول انداخته سعادت بر سعادت افزود،

رقم پذیرِ خامهٔ الهام تصویر شده بود. که "دریں یک ماه که آں مرید قلعهٔ قندهار را قبل نموده یک عرضداشت فرستاده. بعد ازیں باید که عرائضِ او هفته به هفته می رسیده باشد و حقیقت را مفصل بنویسد[8]"

قبلهٔ دوجهانی سلامت! از تاریخے که ایں مرید بقندهار رسیده[9] بمحاصره پرداخته تا هنگامِ صدورِ فرامین مطاعه سه عرضداشت ارسال داشته، حقایق بتفصیل نگاشته، انشاء الله تعالی پس ازیں موجبے که حکم شده سوانحِ هر هفته را مشروحاً بے فاصله معروض خواهد داشت،

[1] ع. اوزبک بر موضع المسرکه [2] ع رسیده شد [3] ع - آخر محذوف [4] ع بخشیده [5] ع جهت [6] ع که، محذوف [7] ع صادر شده بود بگوناگوں [8] ع بنویس [9] ع ایں مرید بمحاصره پرداخته،

حکمِ اقدس بنفاد پیوسته که "از عرضداشتِ وفادار خان بعرضِ مقدس رسید که آن مرید افغانے را پیش
آثار نابکار[1] فرستاده بود، هیچ معلوم نشد که این مرید چه گفته فرستاده بود و او در جواب چه گذارش[2] نموده"
پیر و مرشدِ[3] حقیقی سلامت! این مرید تا امروز از جانبِ خود سرِ گفتگو با قلعه دار وا نکرده و کس نه
فرستاده، خان سعادت نشان روزے که بقندهار رسیده با این مرید ملاقات نمود حسب الحکم
الارفع چیزے باو نوشته مصحوبِ یکے[4] ارسال داشته بود و تا حال از جواب آن اثرے ظاهر نشد[5] کیفیت
آنچه وفادار خان عرضه[6] داشت کرده برین نهج است، میان ابدالی که در سلکِ بندهاے درگاه خلائق
پناه منتظم است در ملتان ظاهر ساخته بود که او را با خداداد[7] ابدالی که در مهماتِ ملکی قندهار مدار علیه آثار
است وجاے وفادار خان را باو داده اندر بطے هست و گمانِ دولتخواهی این درگاه باو دارد،
اگر امر شود کسے نزدِ او فرستاده استکشافِ[8] حالِ قلعه دار نماید، و او بگفته این مرید کس خود را از ملتان بقندهار فرستاده بود،
در همان ایام مراجعت نموده پیغامِ زبانی آورده که هرگاه عساکرِ منصوره باین حدود برسد آنچه باید بمیان
خواهد آمد، بعد رسیدن بقندهار باز موسی الیه باشارهٔ این فدوی شیر انام[9] افغان را اندرون[10] قلعه
پیشِ خداداد فرستاده استفسار ارادهٔ قلعه نشینان نموده، و او جواب داده که هرگاه امرے که سبب
عجز و زبونی متحصنان[11] باشد بظهور آید بمقتضاے دولتخواهی سعی بتقدیم خواهد رسید، درین ولا افغانے را
از قلعه پیش حسن ابدالی پسرِ کامرانی[12] که برادرِ مادریِ او و پسرِ[13] عمِ وفادار خان است و این مرید را آمده
دیده، فرستاده، مثلِ همان سخنان پیغام کرده و مرید فدوی چون این گفتگوها را قابلِ آن نمی دانست
که بمسامعِ[14] جاه و جلال برساند عرضداشت ننموده، حقیقتِ سوختنِ باروت خانه قلعه را که از تقریر همین

---

[1] س و ب "نابکار" محذوف [2] ع نگارش [3] ع پیر مرشد، [4] ع "د" محذوف [5] ع اثرے نشد [6] ب "عرضه داشته کرده . . . . . . وفادار خان" محذوف [7] ع خداداد [8] ب انکشاف [9] ع شیر امام افغان را [10] ع درون قلعه پیش خداداد
[11] س متخصان [12] ع کامران [13] ع پسر [14] س بسامع جلال،

فرستادۀ خداداد مفصلاً معلوم شده پیش از این معروضداشته انشاء اللہ تعالیٰ وقتیکه کار بر اہلِ قلعه دشوار شود آثار را[1] المقدمات بہم[2] و[3] امید براہِ سعادت دلالت نموده بعد از آنکه بامدادِ توفیق این مرید را ببیند بدستوریکه درباب او وہمراہانش ارشاد شده بعمل خواہد آورد،

شرفِ اندراج یافته که مورچالِ آں مرید بسیار خوب پیش رفته امید که از ہماں جانب فتحِ قلعۂ کوه نصیب دولتخواہاں گردد، الحال آں مرید وتمامی بندہا سعی تمام نموده مورچالہا پیش برند"

قبلہ و کعبۂ این مرید سلامت! از آنجا که مرضیٔ خاطرِ اقدس آن است که قلعۂ قندهار زود بتصرف اولیاے دولت درآید و فی الواقعه مناسب ہمین است، بنابراں صریح معروض دارد که اگرچه بیشتر مورچالہا نزدیک خندق رسیده و در مورچالِ عقبِ کوه نیز که اگر جمعے از بندہا که مصالح این طرف بودند و[4] می آمدند کار زود ترپیش می رفت، بقدر وسع جد و جہد مصروف می گیرد[5]، واما بدریافت قاصر این مرید برآوردنِ آب خندق ونقب زدن[6] وسائر تدبیرہاے قلعه گری باین قلعه و قلعه نشینان خیلے فرصت می خواہد، طریقِ گرفتن قلعه نوعے که بخاطر ناقص رسیده و مکرر[7] آں را با دولتخواہان مذکور نموده این است که دست از برآوردنِ آبِ خندق ونقب زدن وغیره باز نداشته از چهار جا که دیوار پست بنظر در آمده یورش باید کرد، اوّل برابر آستانۂ مجنون قتال بالاے برجِ نو که در دامن کوه است و راہش تا پاے دیوار قلعه که خندق ندارد، اسپ تازد و دیوارِ آں کم عرض و پست بنظر درمی آید[8] دوم دامنِ کوه چهل زینه، جانب راست مورچالِ مہابت خان محاذی مکان مسطور که دیوار آں جا ہم پست و کم عرض است و یکے پیش نه و متصل شہرِ قدیم سیوم برابر دروازۂ علی قاپی[9] که راہش تا دروازه وسیع است و بقلعۂ ارگ قیتول[10] که بر ہمه جا مشرف است برمی آید و دیوار آں طرف نیز بسیار کم عرض است[11]

۱؎ ت ع آثار از این مقدمات ۲؎ و ۳؎ ع "و" محذوف ۴؎ ع بیگردد آنها ۵؎ ت ع "زدن" محذوف ۶؎ ت ع مکرر آن ۷؎ ت ب دیر لیست کوس دربست ۸؎ ت ب دیوار آن کم عرض و پست یکے بنظر درنمی آید، س دیوار از آن کم عرض و پست یکے بنظر درمی آید، ۹؎ ت ع علیخان ۱۰؎ ت ع "قیتول" محذوف ۱۱؎ ع "است" محذوف،

چهارم نشیبے که در کوه لکه[1] واقع شده و مورچال ملازمان این مرید و شاه نواز خان و راجه پهار سنگه دران ضلع است و راهے چند دارد که پیاده[2] ازان بکوه بالامی توان[3] رفت و دیوار قلعه بغایت کم عرض و سرکوب قلعهٔ شهروارک افتاده، و چون ظاهر است که تا در دیوار ها رخنه نشود و راهے بهم نرسد یورش از حساب دور است و سودے ندارد و توپ کلان آن قدر نیست[4] که بیک بار در دیوار هاے هر چهار طرف رخنه توان کرد، بصواب دید خان سعادت نشان و جمیع عمدها چنان قرار یافته که اول طرف آستانهٔ مجنون[5] قتال که مورچال عضد الخلافت سعد الله خان و رستم خان بهادر فیروز جنگ و قاسم خان است و سیبها خوب پیش رفته و کیفیتش در صدر گذارد[6] ه آمده و بشهر متصل است و درمیان حائلے دیگر[7] ندارد، و مدمهاے ساخته تمامی هشت توپ کلان را بالا برده و دیوار مقابل آن[8] را انداخته راهے وا سازند، و این ید باد ستور الوزرا، و دیگر بندها باعتقاد[9] تائید الٰهی و یمن اقبال بیزوال بادشاهی ازان راه مردم را بقلعهٔ شهر در آورده[10] و از دیگر اطراف روزن[11] انداخته بصداے کوس و کرنا ارکان ثبات و جمعیت متحصنان را متزلزل ساخته نگذارند که بیکسو هجوم توانند آورد، اگرچه تاکید بخان سعادت نشان در باب ساختن مدمها تاکید بلیغ رفته سرانجام یابد و درینجانب رخنه در دیوار بهم رسد، درین صورت شاید تا آخر ماه شق اول از قوت بفعل آمده کارے از پیش رود، و الاّ مجموع توپهاے کلان را بطرف[12] مورچال عقب کوه آورده دیوار آن ضلع را که بسیار کم عرض نشان میدهد و انشاء الله تعالیٰ بیشک رخنه خواهد شد انداخته از همه راهها که بالاے کوه میرود هجوم کرده یورش نمایند، دیگر هرچه بخاطر ملکوت ناظر که آئینهٔ چهره[13] نماے الهامات غیبی است پرتو اندازد بزودی عز نفاذ یابد و به بندها قدغن رود که تا فرصت باقی است، جد تمام مصروف داشته مطابق فرموده عمل درند،

[1] ع کوه لکه [2] ع و بجاے که [3] ع می‌تواند یافت، [4] ب نیست محذوف [5] ب آشیانهٔ مجنون قتال [6] ب گذشته [7] ع دیگر محذوف و نیست
[8] ع آن محذوف [9] ع باعتقاد و تائید الٰهی [10] ب برآورده [11] ب سوزن و ب یورش [12] ع را طرف محذوف [13] ع آئینهٔ جهان نماے

شرفِ قبولِ التماسِ پانصدی ذات اضافه بر منصبِ دولتخان[1] ترین که مرقومِ قلمِ گوهرفشان شده بود، موجبِ سرفرازیِ این مرید و سببِ امتیاز و افتخارِ او گشت،

آنچه از آثارِ اقبالِ بی‌همالِ اعلحضرت بتازگی روی داده کشته شدنِ میر عالم مخاطب بمیر کلانِ ثانی است که بیگ باشی[2] و صاحبِ اهتمامِ برجِ نو و برجِ خاکستر بود و در سلکِ مردمِ خوبِ والیِ ایران انتظام داشت و یک یوزباشی که نامش معلوم نشد و صورتِ قضیه آنکه روزے یکے از توپهاے کلان که بر جاے مسطور انداخته می شود واشد[3]، قضا را آن بدکیشِ فتنه سرشت و یوزباشیِ مذکور که در برجِ نو نشسته نردی باختند رسیده هر دو را بخاکِ هلاک انداخته آن چنان بباد فنا برداد که مقهورانِ قلعه اعضاے آنها را که به هوا رفته پراگنده شده بود بتفحصِ بسیار[4] بدست آورده در گو مذلت داد بار فرو بردند، و از نابود گشتنِ آن مفسد عزیوسے از نهادِ مخذولانِ قلعه برخاست می گویند که او پسرِ میر کلان خفاچه است که در عهدِ شاه عباس اعتبارے و حالتے داشت و در قلعهٔ بغداد مصدرِ ترددات شده بود، و عموی او خاندار[5] از مردمِ معتبرِ شاه طهماسپ بوده،

پیر دستگیر سلامت! درین ولا مخبر[6] یکه آثار پیشِ والیِ ایران فرستاده بود، با رقمِ او و مکاتیب[7] خلیفه سلطان و دیگر ارکانِ دولتِ ناپایدارش متضمنِ خبرِ تعیین[8] نمودنِ کومک رسیده، شب سه شنبه یازدهم روزِ تحریرِ عرضداشت می خواست که از طرفِ مورچالِ طاهر خان بقلعه در آید[9]، چون مردمِ مورچال او را بیگانه دانسته قصدِ گرفتن کردند، فرصتِ در آمدنِ قلعه نیافته و سراسیمه شده خریطهٔ نوشتجات را انداخته بدر رفت و بدست نیامد، روزِ آن[10] خریطه را پیدا کرده نزدِ این مرید آوردند، رقم که بنامِ آثار بود با عرضداشتِ این فدوی و باقی مکاتب با عرضداشتِ وزیرِ بی‌نظیر از نظرِ انوار اظهر خواهد گذشت،

[1] ت ع دولتخان برین [2] س بیشک باشی، ت ع سکباشی، ت ب بلنگ باشی، [3] ع در رسید [4] ع "را" محذوف [5] ت ع خلدار، [6] س مکاتبت، [7] ت ع یقین نمودن [8] ت ع در آمد، [9] ع روانه، [10] ت ع خبر یکه آثار، ت س و ت ب چیز یکه آثار،

درہمیں تاریخ شجاعت خاں کہ چند کردہ پیش رفتہ و از انجام مردم را بقراولی می فرستد، قوبباشی را کہ کرم بیگ برادر[1] قلعہ دار زمیندار و با دو بست کس بقصد اتلاف مزروعات پائین زمیندار و رفتہ بہ آمدہ، باسہ چہار کس[2] بجہت خبرگیری فرستادہ بود و او از رفیقان جدا ماندہ بدست قراولان شجاعت خاں افتادہ بود و قریب بانچہ از نوشتہای مسطورہ مفہوم شدہ تقریری نمود، پیش ایں مرید فرستاد، او را ہمراہ یساولاں کہ حامل ایں عرضداشت اند روانۂ درگاہ معلّٰی ساخت،

و نیز بتاریخ مذکور دو نفر کہ قبل ازیں ایں مرید برای تجسّس اخبار بفرات فرستادہ بود و آنہا تا موضع سبزار[3] رفتہ مراجعت نمودند، رسیدہ، ظاہر ساختند کہ دو ہزار[4] کس از غنیم مردود جریدہ[5] بہ بست رسیدہ اند، بشجاعت خاں تاکید نمود کہ مردم، گہے لشکر ظفر اثر را نگذارند کہ از قراولاں پیش می رفتہ باشند حق عزّ و شانہ اعدای دولت موید را منکوب و مقہور و مریدان جاں نثار را مظفر و منصور گرداناد[6]

$$\frac{5}{29}$$

مرید فدوی وظائف ارادت و عقیدت بجا آوردہ ذرہ مثال بمسامع جاہ و جلال می رساند کہ ہمای[7] اوج سعادت و شرف یعنی منشور ساطع النور[8] عنایت گنجور کہ مصحوب محمد شریف و رستم یساولاں بود آخر روز یکشنبہ شانزدہم رجب المرجب سایۂ اقبال[9] برتارک افتخار ایں جانسپار انداختہ جہان جہاں[10] سرفرازی و سربلندی بخشید، و باز ای چنیں عاطفت آداب مریدی و تسلیمات بندگی بتقدیم رسانیدہ حکم ارفع اعلیٰ بنفاذ پیوستہ کہ "مقدمات بسیار در فرمان عالی شان کہ بنام خان سعادت نشان صادر گشتہ نوشتہ شدہ آں را خواندہ جواب بخان مذکور می گوید کہ بدرگاہ معلّٰی عرضداشت نماید، کہ در ہر چہ آں مرید بہبود خود داند و راضی باشد آں چناں خواہم فرمود"،

---

[1] ت کرم بیگ قلعہ دار زمیندار و ع کرم بیگ برادر زمیندار [2] ع باسہ کس چہار [3] ع شیراز [4] ب دو ہزار کس [5] ب گردیدہ، ع و جریدہ [6] ع داند [7] ع "ہما" محذوف [8] ع لامع النور [9] ع "سایۂ اقبال" محذوف [10] ع جہان جہان سایۂ اقبال سرفرازی،

شکرِ ایں عنایات و تلطفات بے پایاں کہ از مکمنِ لطف و احسان نسبت بایں کمترین مریدان ظہور می یابد بکدام زبان بیان تواند نمود،

قبلہ و کعبۂ ایں مرید سلامت! بہبود و صلاحِ حالِ مریدانِ بابلغ وجہے بر مرشدِ صافی ضمیرِ کامل مکمل ہویدا است، حسب الحکم الاقدس در جوابِ آں مقدمات بمقتضاے وقت آنچہ بخاطرِ فاتر رسیدہ بود زیرِ بے نظیرِ مذکور نمودہ از عرضداشتِ ایشاں بعرضِ مقدس خواہد رسید، دیگر ہرچہ بخاطرِ ملکوت ناظر اعلیٰ حضرت پرتو انداز د بہبودِ ایں مرید ہماں خواہد بود،

قبل ازیں بتاریخ یازدہم شہر سطور عریضہ در جوابِ فرامین مطاعہ بدستِ ساقی بیگ وغیرہ یساولان بدرگاہِ سلاطین پناہ ارسال داشتہ از نظرِ انور خواہد گذشت، بعد از آں تا روزِ تحریرِ ایں عرضداشت کہ سہ شنبہ ہژدہم است چیزے کہ روی دادہ، دستگیر شدنِ کسانِ والیِ ایران است با رقم او و نوشتجاتِ ارکانِ دولتِ بے ثباتش کہ با تاتار سر اسرار بار فرستادہ بودند، از آں جا کہ دریں نوشتہ ہا مطلبے زاید بر مکاتبِ سابقہ نبود ایں فدوی بعضد الخلافت سعد اللہ خاں گفتہ کہ کیفیتِ گرفتار شدنِ فرستادہ ہاے مذکور و تقریرِ آنہا نوشتہ با آں رقم و خطوط بدرگاہِ آسماں جاہ روانہ سازد،

پیر دستگیر سلامت! چوں بصوابدیدِ دستور الوزرا قرار یافتہ کہ اوّل جانبِ دروازۂ ماشوری کہ مورچالِ آں رکنِ رکینِ دولت است دمدمہا ساختہ توپہاے کلاں بالا برند، چنانچہ حقیقتِ آں پیش ازیں مفصل معروض داشتہ، بنا براں ایں مرید یکس سر براہ کار خود را تعین نمودہ بود کہ دمدمہاے دستِ چپِ آں سپہ باہتمام او تیار شود، و او جدِّ فراواں بکار بردہ انشاء اللہ تعالیٰ تا بستم شہرِ حال آں دمدمہا را با تمام می رساند و دمدمہاے جانبِ راست مابین مورچالِ خاں سعادت نشان و قاسم خاں کہ بعہدۂ محمد صالح مشرفِ توپ خانہ است نیز تا بست و پنجم تمام خواہد شد، قدرِ عین

۱؎ ب: خاطر [illegible] ... محمد قاسم خاں
[illegible]

بلیغ رفته که بعد اتمامِ دمدمها، توپها را بالا[۱] بر آورده در انداختنِ دیوارِ مقر سعیٔ موفور بظهور آورند،

قبلهٔ حاجات و کعبهٔ مرادات سلامت! در مورچال دستور وانی خبرت صاحب تدبیر کار بسیار شده. سپه را انجا کریز[۲] خندق رسانیده اند، و از آں جا بجانبے که خندق ندارد میل کرده ارادهٔ نقب زدن ازد وکوششے که باید بعمل می آورند[۳]، مردم بسیارے از نوکرانِ خاں کارواں بکار آمده اند، وزخمی شده قاسم خاں هم در پیش بردنِ سپه حفرِ نهر بدر[۴] آبِ خندق فراخورِ مصالح تقصیر نکرده ملازمان این یدکنگرہائیکه قبل ازین برپا کرده بودند وحقیقتِ آں بعرضِ اشرف رسیده استوار ساخته، سوائے آں دریں چند روز با وجود هجومِ مردودانِ قلعه از اوّل تا شب آخر[۵] بلا فاصله از دریچهاے که در دیوارِ قلعه[۶] وا کرده اند بسه طرف آمده بیادِ تبندوق[۷] آتشِ جنگ می افروزند، وعمله وفعله را از کارها داشته فرصت نمی دهند، وجمعے از طرفین کشته وخسته می گردند، کنگرِ دیگر که همگی جاے سه هزار کس باشد ساخته[۸] در استحکام آں می کوشند، وهنگامهٔ زد وخورد گرم است، وچوں از کنگرها تا دیوارِ قلعه پناهے جز سنگهاے کلان نیست وسپه پیش نمی توان برد، اگر سرعت نموده بے تدبیری کند ملاحظهٔ آں دارد که مبادا جماعتے تا رسیدن بپاے دیوار عرصهٔ تلف شوند دمورد عتاب وخطاب گردد[۹]، ازیں جهته بصواب دیدِ خانِ دستور الوزرا، قرار یافته که راجه راجروپ وراجه مدن سنگه[۱۰] که پیادهاے تفنگچی از کوه فرود آورده اند وبودنِ آنها درین ضلع[۱۱] مناسب تر است، همیں و یسار مورچال نمایند تا جنگِ قلعه نشیناں که از سه طرف است منقسم شود وعمله وفعله را بقدر فرصتِ کار دست دهد انشاء الله تعالی پس از آمدنِ آنها بدیں طرف حتی الامکان مورچال را قریب بدیوارِ قلعه برده استحکام خواهد داد وبر تقدیرے که جانبِ سپه[۱۲] خاں سعادت نشان که بالفعل تمام توپهاے کلاں باں جا آورده می شود کار دلخواه صورت نگیرد، جمیع توپها را بدیں جانب آورده دیوار

---

[۱] ع بالا محذوف [۲] ع بجائے خندق [۳] ع می آرند [۴] تب قصد نهر بدر رود آب خندق تس حفر نهر بدر رود آب خندق وع حفر نهر بدر رود آب خندق، [۵] ع. تن. اوّل شب تا آخر. بلا فائده [۶] ع. قلعه محذوف [۷] ع پیادهاے بندوق انداز [۸] ع ساختند [۹] ع گردند، [۱۰] ع بدن سنگه، [۱۱] ع شیبه،

این طرف را مسمار کرده یورش نموده خواهد شد،

فتّاح علی الاطلاق سائر مریدان و بندہا را توفیقِ جانفشانی و خدمت گذاری بیش از بیش عطا فرماید

مکنونِ ضمیرِ خورشید نظیرِ اعلیٰ حضرت را بوجہ احسن بمنصۂ ظہور جلوہ دہد، آمین؛

۶/۳۰

مرید اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده وظائفِ عقیدت از خلوص طویت

بجا آورده ذرّه صفت بعرضِ اقدس می رساند، و بیرلیغِ عالم مطیع که مصحوبِ یساولان بود اوّلین روز

جمعه بست و یکم رجب المرجب و دویمین شبِ مبارک، روز دوشنبه بست و چہارم شہرِ مسطور سایه ورود انداخته

سعادت بر سعادت و شرف بر شرف افزود و فرقِ مباہاتِ این مرید را بفلک الافلاک سود،

رقم پذیر خامۂ الہام تصویر شده که "از دو جانب یورش باید نمود"

پیر دستگیر سلامت! چون توپہاے کلاں این مقدار نیست که دیوار اطرافِ قلعه را بیک دفعه

منہدم تواں ساخت و تاراہے بہم نه رسد، یورش مناسب نیست، بنابراں بصواب دید دستور

وافی خبرت قرار یافته که نخست جانبِ مورچالِ ایشاں در جاے مقرر این اراده از قوت بفعل آید،

و بر تقدیرے که آں اطراف رخنه نمی شود یا بعد از اں براے گرفتنِ قلعۂ کوه ضرور باشد تمامی توپہا

را بمورچالِ ملازمانِ این مرید آورده دیوارِ قلعه را منہدم ساخته یورش نمایند، چنانچه بموجب ہمیں

قرار داد در آں جانب دمدمہا برپا می شود، ہرگاه از اں کار فراغ دست دہد، توپہا را بالا برآورده

و در ساعتے که دستور الوزرا اختیار کنند سر داده دیوار را ببنیاد ازند، و این مرید باتفاق آں رکن السلطنة

و جمعے از بندہا در آنجا حاضر بوده مردم را بدو انند و از سه طرف دیگر بصداے نقاره و کرناہنگامۂ جمعیت

و ثبات مردود اں را برہم زده سراسیمه و پراگنده سازند،

ع رجلوه دست دہد آمین یارب العالمین ع طویت مخذ دف ع مقدس ع در آنجا ش ع کنند ع تن و ت دوانند

اگر بخاطر مقدس می رسد که باوجود عدم رخنه و انهدام دیوار جانب کوه نیز همان روز یورش شود، درین
صورت حکم صریح شرف نفاذ یابد تا هرگاه خان سعادت نشان دیوار طرف مورچال خود را منهدم ساخته
قصد یورش نماید، این جان سپار نیز که زندگی را بانجام این کار می خواهد باتفاق شاه نواز خان و راجه بهار
سنگه و جمعے که درین طرف اند تکیه براقبال بیزوال بادشاهی نموده بمجل درآمد مقید نشده[1] تا جاے که مقدور باشد
مردم[2] بدواند،

حکم گیتی مطاع بنفاذ پیوسته که "راجه جے سنگه را با جمعیتے خوب جاے که شجاعت خان است فرستادن
مناسب نیست، نمی باید"

قبله و کعبهٔ این فدوی[3] سلامت باسابقاً قرار یافته بود که شجاعت خان و قباد خان با پنجهزار سوار تا کوشک
نخود[4] و هیمند رفته خبردار باشند، چون درهمان ایام خبر رسیدن جمعے از غنیم لئیم نزدیک آب هلمند[5] آمد ازانجا که با
همراهان آنها اعتماد[6] ثبات قدم نبود پیش رفتن[7] انجماعت مصلحت ندیده باستصواب عضد الخلافت[8] سعد الله خان
مقرر گشت که در پنج کروهی لشکر ظفر اثر بوده قراولان را تا کوشک نخود[9] و هیمند بفرستند، براے مزید احتیاط
خواجه عنایت الله و شاه محمد قطغن[10] با جمعے تعین شدند که بطرف دریاے که نوبت اول مقهوران ازان جا
درآمده تاخت نواحی قلعهٔ قندهار نموده بودند کمال حفاظت و آگهی بکار برند، چون گروهے از مردم لشکر نصرت
اثر بگفتهٔ شجاعت خان باز نیامده از قراولان گذشته پیشتر رفته، دواب[11] بجرا سر داده بودند یار حسین[12] و ابدال بیگ
گرزبردار را فرستاده که آنها را کام و ناکام گردانیده عقب قراولان آورند، راجه جے سنگه بالفعل با مردم فوج
هراول طرف دروازهٔ خضری که خالی بود فرود آمده شبه[13] خوب، اگرچه نفعے بران بجز محاصره[14] مترتب نیست؛

---

۱ ع بمحل مقید نشدن، س عمل در آمد نشد ۲ ع مردم را ۳ ع مرید، ۴ س کوشک خود و هیرمند ۵ ب و س هیرمند ۶ س و ب،
باعتماد ۷ ع پیش رفتن محذوف و بجاے آن بوقت انجماعت ۸ ع عضد الدوله، ۹ ع کتل ۱۰ ع قطعن،
۱۱ ع بجرا نیز داده بودند ۱۲ ع یار حسین بیگ و ابدال بیگ، ۱۳ ع شیبهٔ خوب ۱۴ ع محافظت،

پیش می برد، و دیگر بندہا جابجا در مورچالہا قسمت شدہ اند، اگر بخاطرِ اقدس برسد کہ سوائے فوجِ ہراول جمعیت[1] فوجِ دیگر از مورچالہا کہ دریں ایام خواہشِ کمکی[2] زیادہ می نماید برآوردہ ہمراہِ او نمودہ جائے کہ شجاعت خان است فرستادہ آید، و جانبِ دروازۂ خواجہ خضر[3] خالی باشد، صریح حکم شود تا موافقِ آں کاربند گردد،

قبلۂ[4] حاجات و کعبۂ مرادات سلامت: اگرچہ تفصیلِ بعض سوانح کہ رومی دہد از عرائضِ خان سعادت نشان و روزنامچۂ وقایع البتہ بمسامعِ جاہ و جلال می رسیدہ باشد، لیکن چوں مکرر قدغن رفتہ کہ ایں فدوی حقائق را مفصل[5] برنگارد، ناگزیر سطرے معروض می دارد کہ اوّل صبحِ شنبہ بست و دوم شہرِ حال جماعۂ انبوہ مسلح[6] از قلعہ برآمدہ بر مورچالِ وزیر با تدبیر ریختند و مردمِ ایشاں آگاہ شدہ بمدافعہ پرداختند و طرفین دست بہ تیر و کمان و شمشیر بردہ کوششِ فراواں نمودند، چونکہ سہ چہار گھڑی آتشِ قتال و جدال اشتعال داشت واز بالائے قلعہ و کمرِ کوہ بارانِ بندوق می بارید کثیر از مردمِ خوب خاں سعادت نشان با مصطفٰے نام افغان جماعت دار کہ دوازدہ ہزار روپیہ سالیانہ داشت بود کشتہ و خستہ شدند و از مخذولاں نیز جمعے بزخمِ تیغ و تبر مقتول و مجروح گشتند،

دیگر چوں راجہ راجروپ را گرفتنِ برجہائے چل زینہ کہ تعہدِ آں نمودہ بود دست بہم نداد نزدِ ایں مرید و دستورِ تمام دانش آمدہ ظاہر ساخت کہ اگر طرف قیتول و علی قاپی[7] مورچال نماید مساعئ جمیلہ بظہور رسانیدہ تدارکِ گذشتہ خواہد کرد، از آنجا کہ مطمحِ نظر برآمدِ کار راست و مع ہذا پیادہہائے کوہ رو و بندوقچی ہمراہِ او بسیار بودند[8] باتفاقِ وزیرِ بے نظیر تجویز شد کہ راجہ دیبی سنگھ و شادمان کہکر[9] با دوست پیادہ بندیلۂ بادشاہی بطرفِ چل زینہ بجائے او بروند و او و مظفر حسین کہ اظہارِ کار طلبی می نمود با بعض بندہائے

---

[1] ع۔ جمعے دیگر، [2] ع، کوکی، [3] دروازۂ خضری [4] نسخۂ ع نے اس خط کو ایک دوسرا مستقل خط قرار دیا ہے، [5] ع مفصل معروض دارد، برنگارد، [6] ع "مسلح" محذوف، [7] طرف تول و علی فانی، [8] ع دارد، [9] ع "کہکر" محذوف،

ریزه منصب تعیناتِ کابل دریں ضلع بیاید و راجه مشار الیه روزے چند بجمع ساختنِ مصالح کنگر گذرانیده
هفته پیش ازیں نزدِ دستور الوزرا رفته نمود که "راہے بنظرِ مردم من در آمده که از آنجا بدزودی ارکِ قیتول را مسخر
می تواں ساخت، ایشاں خاطرِ خود را جمع کرده ایں شخص را بایں فدوی مذکور نمودند، هر چند نظر بهوشیاری
و خبرداری قلعه نشینان بغایت بعید نمود معقول نمی شد، اما چوں راجه راجروپ جدِ تمام داشت و مبالغه میکرد،
از ملاحظهٔ آنکه مبادا چوں فرصت فوت شود و ارادهٔ خود را بعرضِ اشرف رساند تهاون دریں باب سببِ
عتابِ بادشاهی گردد، برائے الزامِ حجت و دفعِ گفتگوے او مقرر شد که در کمین بوده هر گاه قابو بیابد از روے
فهمیدگی و پختگی پیش نهادِ خویش بعمل آورد، و مما یمکن در اخفاے ایں راز کوشش می رفت و بجهتِ سرانجام ایں مطلب
مصالح و کومک آنچه او خواست خان سعادت نشان روبراه کرد، تا آنکه شب یکشنبه که ساعتِ مختارِ او
بود دستور صائب راے بحسبِ خواهش و التماسِ او باقی خاں و راجه مدن سنگھ و چتر بھوج وغیره
را که دریں سمت مورچال داشتند و قریب هزار سوار از مردمِ انتخابی خود مقرر کرد که شریکِ خدمت بوده
کومک نمایند و خود برائے همه کس جا و مکان مقرر ساخت، و بهمیں قرار داد در اوّلِ شبِ یکشنبه مذکور،
راجه راجروپ جماعتے را براهِ مقرره فرستاده خود در کمرِ کوه سنگها را پناه ساخته و در حجرها جا گرفته خان سعادت
نشان را خبر کرد و باقی خاں کار طلب، راجه مدن سنگھ و چتر بھوج چوهان وغیره جمعیتها را همراهِ مردمِ وزیر
بے نظیر بموجب قرار داد بجانبِ علی قاپی فرستاده نزدِ راجه راجروپ آمدند، ایں مرید نیز سه صد سوار چیده
از ملازمانِ خود بهمراهی او تعین کرده بود، دریں اثنا میاں راجه راجروپ و مظفر حسین گفتگو می شود،
چوں شب بود و مردم کومکی بسیار جمع شده بودند آواز ها بلند گشت و تا طلوعِ ماه که یک پهر شب مانده
بود، اثرے از فرستاده هاے راجه مذکور پیدا نشد، وقتے که چهار گھڑی از شب باقی ماند و خبر رسید که مردم

---

۱ ن: بزودی قیتول، ۲ ع: التزام ۳ ن: مماکن ۴ ع: مماکن ۵ ع: نمود ۶ ع: بدن سنگھ ۷ ب: جرها،
۸ ع: کار واجب و ۹ ب: سرزده،

یک طرف متحصنان را بیدار یافته برگشتند، راجه راجروپ بندهاے بادشاهی را از کیفیت حال، آگاه ساخته، گفت که مراجعت نمایند، و خود تا آمدنِ مردمش که پیش رفته بودند، همان جا توقف کرد و جمعے دیگر نیز از وے کارطلبی با او ماندند، قضارا درین ضمن کسِ راجه مذبور نافهمیده باو خبر رسانید[1] که جمعے از مردم او بالاے کوه رفته بقلعه درآمده اند، واو از خام کاری و سراسیمگی برآں سخنِ بے بنیاد اعتماد کرده کرناکشیده نقاره نواخت و بجانِ رفیع مکان[2] مژدهٔ فتح فرستاد و مردم که مراجعت نموده بودند از آوازهٔ کرنا و نقاره بازآمده حاضر شدند و معلوم گشت که آن خبر اصلے نداشته، مقارنِ این حال آفتاب پرده دری آغاز کرده طالع گردید، و غنیم خبردار شده صحبت رنگِ دیگر گرفت، متحصنان هجوم آورده گروہے را که بالاے کوه برآمده بودند بباد تفنگ گرفته برخے را کشته و خسته ساختند، بالجمله از آں جا که وقت مقتضی آں نبود که بازخواستِ این غفلت و خطاے عظیم از راجه راجروپ کرده آید، توبیخ و سرزنشِ زبانی نموده، چوں ازیں سمت اورا یاس حاصل شد نوعے که پیش ازیں مقرر گشته بود، این مرید اورا جانبِ مورچالِ خود آورد که شاید درینجا مصدرِ خدمتِ شائسته گشته عرقِ انفعال از چهرهٔ حمیتِ خویش پاک سازد، و بآں وسیله از عتاب بادشاهی ایمن گردد، آفتابِ خلافت و جهان بانی از مطلعِ اقلیم کشائی[3] و اقلیم ستانی تابان بماناد،

۱۳۱

مرید اخلاص سرشت آدابِ عقیدت و مراسمِ ارادت که سرمایهٔ هزاراں سعادت است بجا آورده ذره آسا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ می رساند که بوردِ کرامت آمودِ والامنشورِ لامع النور که آخر روز مبارک دوشنبه یازدهم ماه[4] تیر در جواب عرضداشتِ این فدوی زینتِ تحریر یافته بود اوّل روز شنبه شانزدهم شهر مسطور مطابق بست و نهم رجب المرجب احراز سعادت نموده آرائشِ تارکِ افتخار و امتیازِ خود ساخت،

---

۱ - س و ب: رسانید. ۲ - س و ب: مکانی. ۳ - س: مطلع اقلیم کشائی و کشورستانی. ت: مطلع اقلیم کشائی تابان بماناد

۴ - ت: ازیازدهم ماه تیر . . . . . تا روز شنبه "محذوف"،

حکمِ جہاں مطاع عالم مطیع نفاذ پیوستہ کہ از دو جانب کہ ممکن است یورش باید نمود، از یک جانب یورش کردن اصلا مناسب نیست، دو توپِ سورتی ہماں طرف کہ ہست بودہ باشد و شش توپِ کلانِ دیگر در[1] مورچالِ خان سعادت نشان آوردہ ہیں کہ راہ بہم رسد یورش نمودہ بعنایتِ الٰہی قلعۂ پایان و بالا کوہ را مفتوح سازند۔

قبلۂ این مرید سلامت! آنچہ بخاطرِ ملکوت ناظر کہ مطرحِ اشراقاتِ غیبی و الہاماتِ لاریبی است رسیدہ عین صواب است، و امتثالِ آن لازم، این مرید موافقِ دریافتِ قاصرِ خویش نظر بآنکہ توپہاے درست کہ حقیقتِ آن از عرضداشتِ رکن السلطنت سعد اللہ خان بعرضِ مقدس خواہد رسید، آن مقدار نیست کہ یکدفعہ از دو طرف دیوارِ قلعہ را تواں انداخت، و تا دیوار رخنہ پذیر نہ شود و راہِ درآمدن مردم وا نگردد، دویدن مناسب نیست معروضداشتہ بود کہ بالفعل از یک[2] سمت یورش کردہ شود، الحال کہ حکمِ صریح صادر گشتہ کہ البتہ از ہر طرف باید دوید، ہرچند معلوم است کہ از ضربِ دو توپِ سورتی بلکہ یک توپِ درست کہ درینجانب است چہ قدر رخنہ خواہد شد، اما براے پاسِ حکمِ گیتی مطاع مقید بہیچ چیز نشدہ روزے کہ بصلاح[3] وزیر بے نظیر قرار یابد و جانبِ مورچالِ ایشاں در دیوارِ قلعہ رخنہ بہم رسد، انشاء اللہ تعالیٰ بوجہے کہ ارشاد یافتہ کہ دو گھڑی از شب ماندہ ملازمانِ خود را با جمعے از بندہاے بادشاہی کہ دریں طرف اند تعین خواہد ساخت، کہ یورش نمودہ بتائیدِ الٰہی و اقبالِ بے ہمالِ خلافت پناہی در گرفتنِ قلعۂ کوہ دقیقہ از دقائقِ سعی و تلاش نامرعی نگذارند امید کہ فتاح علی الاطلاق بمحضِ کرمِ خویش مکنونِ خاطرِ مقدس را از پردۂ غیب بمنصۂ شہود جلوہ نما گردانیدہ مریداں و بندہا را درپیش گاہِ اقدس آبروے کرامت فرماید،

شرفِ اندراج یافتہ کہ گرفتنِ دو قلعۂ دیگر در پیش است، ہرچند سعی در زود گرفتنِ قلعۂ قندھار کردہ شود بہتر است۔

[1] ع "در" محذوف [2] ب معروض داشتہ بود کہ یک از سمت یورش، [3] ع صلاح،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! این فدوی[1]، فراخورِ اختیار و اقتدارِ خویش در تاکید تقصیر نکرده و نمی کند، مدتیست که کار بر آوردنِ آبِ خندق و معامله نقب از رهگذرِ قلتِ مصالح موقوف شده پیش نمی رود، این مرید چوں از فحواے کار دریافته بود که تسخیر بدیں تدبیر متعذر می نماید قبل ازیں بچندگاه معروض داشته که طریقِ گرفتن منحصر در یورش است الحال نیز تا فرصت باقی است اگر دیوارہاے آں طرف زود منهدم گردد خوب است، تفصیلِ حقیقتِ کارے که شده و می شود و در نظر دارند، از عرضداشتے که دستور الوزراء و واقعه که دریں لا مرسول گشته بعد از آں که بنظرِ دور بیں و قیقه سنجِ اعلیٰ حضرت در آید پرتوِ ظهور خواهد انداخت. سرادقِ عظمت باو تا دِ خلود[2] مربوط باد،

۸/۳۲

مریدِ عقیدت سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده[3] مراسمِ ارادت از صفائی طویت بجا آورده ذره مثال بمسامعِ جاه و جلال می رساند که والا منشور لامع النور که آخر روزِ مبارک دوشنبه غرهٔ شعبان المعظم مرقومِ قلمِ جواهر رقم شده بود، آخر روزِ شنبه ششم شهرِ مذکور مصحوبِ یسا دلانِ سرکارِ معلّی شرفِ ورود بخشیده، موجبِ افتخارِ مباهاتِ ایں مرید گردید، تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانیده آں گرامی عطیه را آرائشِ تارکِ امتیازِ خود ساخت،

زینت[4] اندراج یافته که "در هر باب آنچه بخاطرِ مقدس میرسد نوشته می شود، قضیهٔ زمین بر سرِ زمین گفته اند، هرچه بخاطرِ آں[5] مرید و وزیرِ شائسته بهمه صفات آراسته برسد بعمل آورند، دو ماه شده که[6] لشکرِ ظفر قرینِ قلعه را قبل دارد، بجهتِ خراب نمودنِ دیوارِ قلعه بالاے کوه سه توپ که در مورچالِ آں[7] مرید است همانجا نگاه دارد"

قبلهٔ عالمیاں سلامت! ایں فدوی که خدمتِ پیر و مرشدِ خود را سرمایهٔ سعاداتِ دین و

---

[1] ت پیر و مرشد ایں فدوی سلامت، [2] ت خلود ملی ت "د" محذوف [3] ت "و" [4] "زینت" محذوف [5] ت این رید [6] ت "که" محذوف [7] ت قلعه محذوف [8] ت ایں

دنیا می داند وزندگی خویش را محض برائے آں میخواہد، دریں مدت[1] کہ باتفاقِ دولتخواہان بمحاصرہ پرداختہ حتی المقدور در ہیچ باب تقصیر از خود راضی نبودہ ونیست، و آنچہ[2] بدریافتِ قاصر خود می یابد بجاں سعادت نشان میگوید، حق عزشانہ جمیع بندہا را توفیقِ خدمت گذاری وجانسپاری کرامت فرمودہ مکنونِ خاطرِ اقدس را بوجہ احسن جلوۂ ظہور بخشد،

ازآں جا کہ قبل ازیں باستصوابِ دستور الوزرا مقرر شدہ بود، کہ نخست جانبِ دروازۂ ماشوری کہ مورچالِ ایشان است دمدمہا ساختہ وتوپہا بالا بردہ آں طرف انداختہ یورش نمودہ شود، ایں فدوی ہماں قرارداد در سرانجام واتمام دمدمہا قدغن بلیغ نمودہ حقیقت را معروضداشتہ بود، درینولا کہ دمدمہا تیار شدہ وزیر صائب تدبیر توپِ فتح لشکر را باسہ توپِ کلان دیگر بانجا بردہ دو روز متواتر توپ بسیار سر دادہ، آخر ظاہر نمودند کہ ازیں توپہا درآں طرف کارے نمی کشاید و رخنہ پدید نمی آید، ایں مرید جانسپار را غیرتِ تربیتِ آنحضرت دامنگیر گشتہ برآں داشت کہ توکل برفضلِ کردگارِ تعالیٰ شانہ نمودہ یک بار از جانبِ کوہ یورش کند، چہ باوجودِ کمالِ توجہ خاطرِ اقدس بتسخیر قلعۂ قندھار و اجتماعِ چنین لشکرِ عظیم دست از قلعہ باز داشتن از آئینِ حمیت و مردمی دور است، بنابراں بجہتِ امضائے ایں عزم بصلاحِ خان سعادت نشان سوائے یک توپ درست سابق و دو توپ دیگر از جملہ توپہائے سورتی کہ در مورچالِ طرفِ دروازۂ ماشوری بود، بایں طرف آوردہ و دو توپِ دیگر کہ فتح لشکر و یک توپ سورتی باشد بطرف علی قابی بردہ مستعدِ یورش است اما لیکن چوں معاملۂ یورش را اعلیٰ حضرت کہ پیر و مرشد کامل مکمل بو فور دانش و مزید تجربہ آموزگار عقلائے روزگار اند بہتر می دانند، و حکم گیتی مطاع بدیں موجب نافذ گشتہ کہ ہرگاہ رخنہ در دیوار بہم رسد یورش نمودہ شود و توپہائے کہ حقیقتِ آں از عرضداشتِ عضد الخلافت، سعد اللہ خاں بعرضِ اقدس رسیدہ

---

[1] تع درہمین، [2] تع . و . محذوف [3] تس توپ کلان [4] تع علیخان [5] تس تیرو محذوف [6] صادر گشتہ [7] تع بہم رسد،

باشد معلوم کہ چہ قدر رخنہ توانند کرد. و جمیع دولتخواہان ظاہر ساختند کہ تا حکمِ صریح دریں باب صادر نشود یورش مناسب نیست چنانچہ صورتِ ماجرا مفصلاً از عرضداشتِ[1] دستور الوزراء المسامع جاہ وجلال بہ رسید[2]، لہذا ناگزیر کیفیتِ حال را معروض داشتہ منتظرِ حکمِ محکم مجدد است، ہرچہ در آئینۂ ضمیرِ خورشید نظیر کہ مطرحِ الہامِ غیبی است پرتو اندازد بے توقف حکم شود تا مطابقِ آں بعمل آید،

مقدماتے کہ در فرمانِ خان سعادت نشان مندرج بود جوابِ آں از عرضداشتِ ایشاں بعرضِ ارفع اعلیٰ خواہد رسید،

آفتابِ عالمتابِ خلافت و سلطنت بر مفارقِ جہانیاں تاباں و نور افشاں بادا

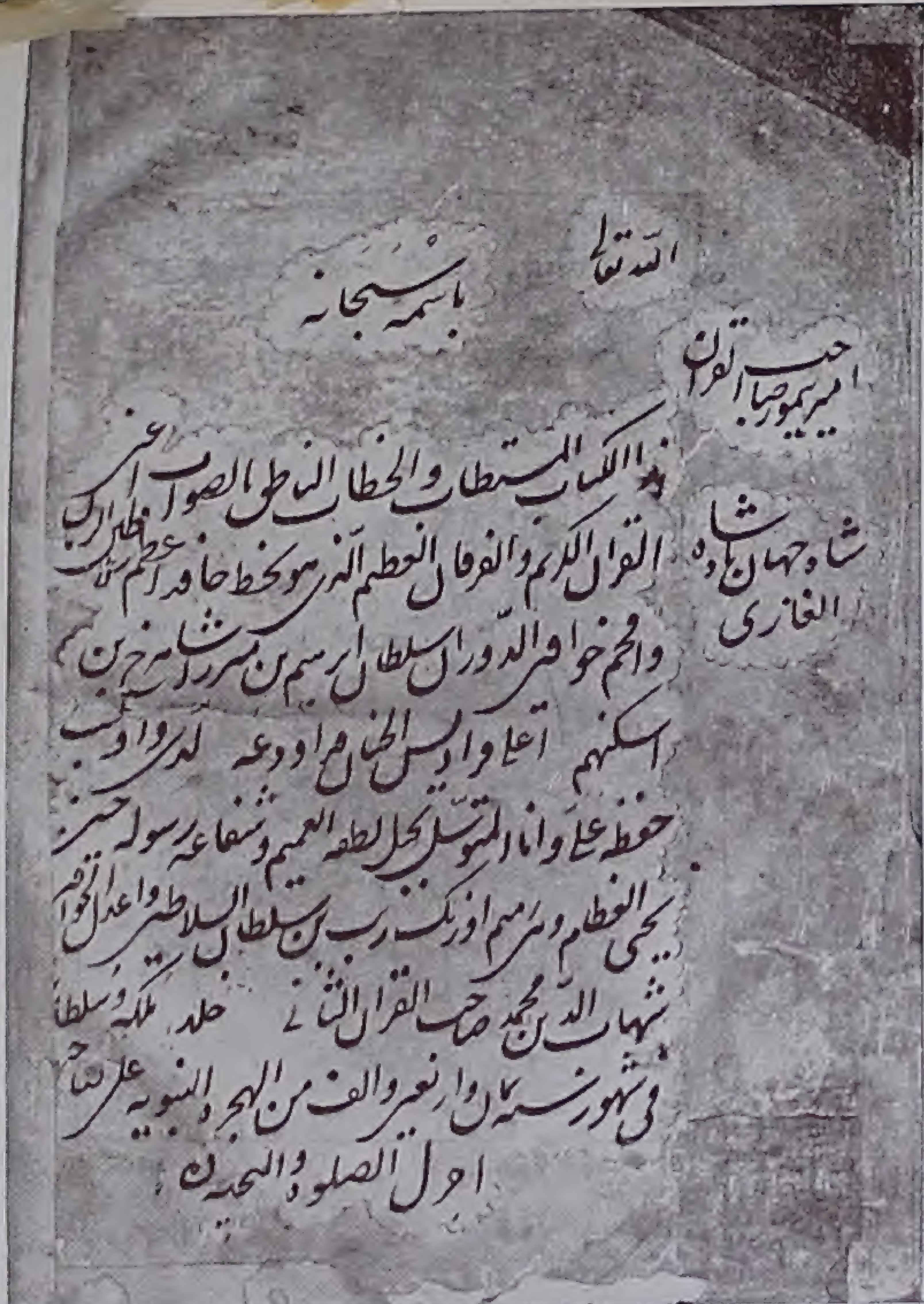
---

[1] ع عرضداشت " محذوف [2] ع رسانید،



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ
وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ
النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا
حَسَدَ
سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ آيَاتٌ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ
النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ
الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ مِنَ الْجِنَّةِ
وَالنَّاسِ
كتبه محی الدین اورنگ زیب عالمگیر
سنہ ۱۰۷۰

اورنگزیب کے لکھے ہوئے قرآن مجید کا ایک صفحہ



اللہ تعالیٰ
باسمہ سبحانہ
امیر تیمور صاحب قران
شاہ جہان بادشاہ الغازی
هذا الكتاب المستطاب والخطاب الناطق بالصواب اعنى
القرآن الكريم والفرقان العظيم الذی هو بخط حافد اعظم
والحم خواقین الدوران سلطان ابراهيم بن ميرزا شاهرخ بن
اسکنهم اعلا وادیس الجنان وادعه لدی وادعب
حفظه على وانا المتوسل بحبل لطفه العميم وشفاعة رسوله
یحیی العظام وهی رمیم اورنگ زیب بن سلطان السلاطين واعدل الخواقين
شهاب الدين محمد صاحب قران الثانی خلد ملكه وسلطانه
فی شهور سنة ... والف من الهجرة النبوية على صاحبها
افضل الصلوة والتحية

قرآن مجید (موجودہ نیویارک) کے ایک صفحہ پر اورنگزیب کی تحریر

به عهد نظامت دکن

(۱)

مراجعت از قندهار و سفر تا برهانپور

۱/۳۳

مرید اخلاص سرشت بعد ادای آداب عقیدت که عنوان صحیفهٔ سعادت است ذرّه صفت بعرض مقدس میرساند منشور لامع النور که روز جمعه پنجم شعبان المکرم[۱] شرف نگارش یافته مصحوب ابوطالب و احمد یساولان[۲] صادر شده بود، دهم شهر مسطور سایهٔ ورود انداخته، باعث امتیاز و افتخار این فدوی جانسپار گشت، حقیقت وصول فرمان والاشان سابق و تهیهٔ مراجعت و تعذّر[۳] توقف پس از آن تفصیل[۴] از عرضداشت دستور تمام دانش بمسامع جاه و جلال خواهد رسید، اگرچه این مرید را بمقتضای غیرت و حمیت که لازمهٔ مریدی و تربیت پیر و مرشد حقیقی است اصلا بخاطر نبود که باین طریق ازین طرف برگردد، و اراده داشت که تا رمقی از حیات مستعار باقی است، صرف جهد نموده بوسیلهٔ جانفشانی در پیشگاه اقدس آبروی پیدا کند، لیکن چون حکم والا چنین بود ناگزیر از اندیشهٔ خویش باز آمده برای امتثال یرلیغ عالم مطیع بصواب دید وزیر باتدبیر بتاریخی که مقرر گشته و سابق معروضداشته عزم مقصد نمود، امید که از اقبال بیزوال بادشاهی بمجرد رسیدن عساکر نصرت مآثر بآن حدود اعدای مردود خاک ادبار بر فرق[۵] روزگار خود بیخته راه فرار پیش گیرند، پیر دستگیر سلامت: قبل ازین عرضداشت نموده که بموجب حکم مقدس مبارک خان و کارخان و وفادار خان را با جمعی از ملازمان خود از راهی که آمده بود بملتان رخصت نمود، تا تاتی الحال نام بردها

---

[۱] ع المعظم، [۲] تس یسادل، [۳] تع بقدر [۴] تس مفصل [۵] تع و خاک ادبار برق روزگار

ظاہر ساختند کہ دریں وقت از فسادِ اقوامِ افغاناں آں سمتِ راہِ مذبور خلل پذیر شدہ باشد، فرستادنِ
ایں جماعت مصلحت نیست او مع ہذا العنایتِ قادرِ علی الاطلاق خاطر ایں فدوی از صوبۂ ملتان و ضبط و
ربطِ مہماتِ آنجا جمع بود بنا براں فسخِ ایں عزیمت نمودہ بہ تھانہ دارِ قوشنج و دو کی نوشتہ کہ خود را بملتان
رسانند، انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ایں مرید نیز بغزنین برسد، بعد ازاں نوعیکہ حکم شود بعمل خواہد آمد،
ظلّ ظلیلِ خلافت ابداً تظلیل بماناد،

۲
―
۳۴

مرید فدوی زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ وظائفِ عقیدت و ارادت بجا آوردہ، ذرہ صفت
بعرضِ مقدس معلّیٰ میرساند، فرمانِ والاشان سعادت ترجمان کہ یکے روزِ ہشتم شعبان المکرم و دیگرے
وہم شہرِ مسطور زینت نگارش یافتہ مصحوب یساولان صادر شدہ بود، اولیں بروز شنبہ و دومیں
فرداے آں یکشنبہ چہاردہم ہمیں ماہ متواتر پرتو درود بخشیدہ شرف برشرف افزود، و فرقِ استخارِ ایں
مرید را بفلکِ دوار سود، آدابِ مریدی و تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانیدہ امتیاز و سربلندی حاصل نمود
حقیقتِ روانہ شدنِ عساکرِ گردوں مآثر از قندھار قبل ازیں معروضِ درگاہ خلائق پناہ گشتہ
تا حال بمسامعِ جاہ و جلال رسیدہ باشد،

مرشد مرید نواز سلامت! چوں ایں اخلاص کیش در معاملۂ بلخ تمامیٔ لشکر توران زمیں را
از خان و سلطان و دیگر طبقاتِ مردم کہ دریں مرتبہ فراہم آمدہ بود مکرر آزمودہ بیقین میدانست
کہ وجودِ ایں دہ دوازدہ ہزار از بکانِ بیجاں چہ خواہد بود، و براے استیصالِ آنہا نصف لشکرے
کہ در رکابِ سعادت اعلیٰ حضرت است کافی است بنا براں نمی خواست کہ دست از قلعہ باز
داشتہ با افواجِ قاہرہ بحصولِ مطلب برگردد، اما از آنجا کہ حکمِ صریح بقدغنِ تمام نفاذ یافت کہ عساکرِ

لہ س، د، ب، "کہ" محذوف، لہ ع جمیع، لہ س، د، ب، "و" محذوف، لہ ع معلّی محذوف، لہ ع کہ محذوف، لہ ع و س طبقاتِ دیگر مردم
لہ ع، ایں دوازدہ ہزار المیان، لہ ع المیان،

منصوره ترکِ محاصرهٔ قلعه کرده بے توقف معاودت نمایند، و بعد شهرتِ این خبر و برگشتنِ قرادلان وفتورِ محاصره، امتثالِ فرمانِ ثانی که در بابِ یکماهه توقف صادر گشته متعذر بود، ناگزیر بصوابدیدِ دولتخواهان[1] اتفاقِ مراجعت افتاد،

پیر دستگیر سلامت! این فدوی، بعد مطالعهٔ منشورِ لامع النور که پیش ازین در بابِ سرعتِ قطعِ منازل بنامِ وزیرِ بے نظیر بنفاذ پیوسته بود می خواست که پانزده هزار سوار خوش اسپه همراه گرفته بی تانی با خانِ سعادت نشان بایلغار عازمِ تنبیه اعدای ادبار شعار گردد، لیکن چون بسلامت گذشتنِ توپ خانه بایں عظمت، و اُردوے بایں کثرت ازیں راهِ پرآشوب مطلوب بود، وآں بدوُل[2] بے حضورِ این مرید تعذرِ تمام داشت، بنا برآں بصلاحِ وزیرِ صافی ضمیر وافی تدبیر قرار یافت که تا قلات آن اغروق[3] و توپ خانه را از خود جدا نکرده، از آنجا این اخلاص سرشت وآں عضد الخلافت بارِ جمعیت مذکوره بایلغر متوجه پیش گردند، یکے از عمدهاے باباقی لشکرِ ظفر قرین بر سرِ اُردو بوده باحتیاط طے مراحل نماید، این مرید نشانے بشمشیر خان فرستاده که محلِ اجتماعِ مردودانِ الماان را بواقعی[5] دریافته بلا اهمال بنویسد، و جمعے از واقفانِ این سرزمین را نیز بجاسوسی تعین نموده که خبرِ منقح بیاورند، انشاالله تعالیٰ پس از وصول بحوالیِ قراباغ یا پیش ازاں خبرے مشخص از غنیمِ لئیم برسد و اثرے ازاں مقهوراں پدید آید، قصدِ استیصالِ آنها کرده بتائیدِ الٰهی واعتضادِ اقبالِ بزوالِ شاهی دمار از روزگارِ آن گروهِ نکبت آثار خواهد برآورد[6] و بر تقدیریکه از استماعِ طنطنهٔ عزیمتِ عساکرِ فیروزمند هراسان شده هزیمت[7] را غنیمت شمرده روے ادبار براه[8] فرار آورده باشند، باستعجال روانهٔ استانبوسِ اقدس خواهد گشت،

نیرِ عالم افروزِ خلافت و جهانبانی از مطلعِ اقبال و کشورستانی تا انقراضِ دوران،

[1] ع دولتخواهان [2] س بدین [3] ع قلاب [4] س قلات اغرق، [5] ع آلمان را بواقعی "محذوف" [6] ع آثار خواهد برآورد، دبر تقدیریکه از "محذوف"، [7] س وهزیمت را، [8] ع راهِ فرار،

تابانُ نور افشان بماناد،

۳/۳۵

کمترین مریدان، زمین خدمت بلبِ ادب بوسیده ذره مثال بمسامعِ جاه و جلال می رساند،
منشورِ کرامت ظهور که مصحوب امیر بیگ یساول صادر گشته بود بستم شعبان المکرم شرفِ ورود بخشیده
تارکِ افتخارِ این فدوی را از اوجِ فلکِ دوّار گذرانید،

مرقومِ قلمِ جواهر رقم شده که "بسیار عجب نمود که[1] باچنین سرانجام قلعه بدست نیامد"

پیر دستگیر سلامت! حقیقت سرانجام قلعه گیری از عرضداشتِ اخیرِ دستورالوزرا که از قندهار بدرگاه[2]
جهان پناه ارسال داشته بعرضِ اقدس رسیده باشد، خصوصیاتِ دیگر نیز بعد ادراکِ سعادتِ بساط
بوسِ اشرف از تقریرِ ایشان مشروحاً در پیش گاهِ خلافت پرتوِ ظهور خواهد انداخت، برحقِ سبحانه تعالی[3]
ظاهر است که این مرید همه وقت بمقتضاے اخلاص و رستِ خداداد، پیش رفتِ کارِ پیر و مرشدِ خود
را منظور داشته، حتی المقدور[4] در هیچ باب کوتاهی ننموده، انشاء الله تعالیٰ عنقریب کیفیتِ حال بر خاطرِ ملکوت
ناظر که معیارِ حق و باطل است از قرار واقع هویدا خواهد گشت،

حکمِ گیتی مطاع بنفاذ پیوسته که "ما از سرِ قندهار گذشتنی نیستیم، بهر طریق که دانیم سرانجامِ گرفتنِ آن
خواهیم فرمود، و آن مرید راهیں که بملازمت برسد رخصتِ دکن می فرمائیم اگر شاه نواز خان را آن
مرید می خواهد که با خود بدکن ببرد و او نیز راضی باشد از و پرسیده عرضداشت[5] نماید"

قبله و کعبهٔ دو جهان سلامت! از آں جا که علوِ همتِ جهان کشا[6] و استقامتِ عزمِ[7] والاے
اعلیٰ حضرت متوجه اعاظمِ امور بوده دهست یقین که فکرِ تسخیرِ قلعه بلکه تمام مملکتِ ایران باسهل وجهی

---

[1] ت و ب نمود و ع "که" محذوف [2] ب از تقریر بدرگاه [3] ت برحق سبحانه و تعالی [4] ت و ب، حسب المقدور، [5] ت عرضداشت، [6] ع جهان کشائی، [7] ب، عازم،

خواهد شد، این مرید میخواهد که تا تقریب یساق قندهار در میان است درین ضلع بوده هرگاه سرانجام بواقعی[۱] شود بتوفیق موفق حقیقی عزاسمه کام وناکام قلعه را مسخر ساخته بوسیلهٔ آں استرضاے خاطر مقدس بیش ازبیش حاصل نماید، الحال هرچه ضمیر خورشید نظیر اقدس اقتضا فرموده عین صواب و محض حکمت است، این عقیدت منش را از اطاعت حکم والا چاره نیست، وعنایاتے که نسبت به این مرید می شود همه را تفضل[۲] محض می داند[۳]،

حکم جهاں مطاع را بشاه نواز خاں رسانید در جواب نمود که چوں بنده عنقریب بشرف آستاں بوس فایز می گردد، درانچه مرضی اعلی حضرت باشد سعادت خود[۴] خواهد دانست،

قبلهٔ جهانیاں سلامت: بودنِ این قسم بندهٔ عمده درآں سرحد جهت بعضے مصالح ملکی ضرور است، واین تجویز بغایت مناسب است،

نیر جهاں تاب خلافت از افق کشورستانی تاباں باناد،

۴/۳۶

بعد اداے آداب عقیدت که متضمن هزاراں سعادت است، ذرّه صفت بعرض اقدس میرساند ودیره تبلیغ والا که پس از وصول عرائض این اخلاص سرشت مصحوب چیلها زینت صدور یافته بود در روز[۵] پنجشنبه بست و پنجم وشب جمعه بست و ششم[۶] شعبان المکرم شرف ورود ارزانی داشته، موجب امتیاز و سربلندی این مرید گردید، وتسلیمات[۷] بندگی بجا آورده، تارک افتخار باوج گردوں سانید،

حکم گیتی مطاع بنفاذ پیوسته که "دولِ جاگیر آں[۸] مرید پیش خان سعادت نشان فرستاده شده، کیفیت را ازاں معلوم نماید وبفرزندان خود که در ملتان اند خبرے[۹] بنویسند که بلاهور بیایند، واز آنجا همراه آں مرید بدکن بردند"،

۱ ع: واقعی ۲ ع: بفضل ۳ ق: "خود" محذوف ب: خود می داند ۴ نسخهٔ م یہاں سے شروع ہوتا ہے ۵ م: روز پنجشنبه شب جمعه و ششم شهر شعبان المعظم ع: شب جمعه بست و ششم شهر شعبان المعظم ۶ ق و ب: تسلیمات و بندگی ۷ م: در ع این حرف نیست ۸ ع: فرستاده شد ۹ ق و ب: خبرے

قبلهٔ حاجات و کعبهٔ مرادات سلامت! بر ضمیر خورشید تاثیر[1] اعلیٰ حضرت که آئینهٔ چهره نمای حقایقِ اشیا
است هویدا خواهد بود[2] که این فدوی که پیش نهادِ همتش[3] در همه وقت استرضای خاطرِ مقدس است درین
مدت بهر خدمتے که از پیش گاه خلافت سرفراز[4] شده، سعادتِ خود[5] آن تصور نموده و اطاعتِ حکم را سرمایهٔ
دولتِ جاودانی[6] دانسته بے مداهنت و التماسے[7] بقدرِ مقدور در پیش رفت آن کوشیده[8] درین ولا از ملاحظهٔ
تفاوتِ حال و دولِ جاگیرِ دکن که حقیقتِ آن بر اعلیٰ حضرت نیکو روشن است انشاء الله تعالیٰ عنقریب
بعد از ملازمت[9] از تقریرِ دلپذیر وزیرِ بے نظیر بمسامعِ جاه و جلال خواهد رسید بغایت متعجب گشت که
آیا سببِ این همه کمی که قریب هفده لک روپیه است و باعثِ تغیر جاگیرِ سیر حاصلِ ملتان و بهکر شده،
چه خواهد بود، اگر[10] از روے ذره پروری و مرید نوازی بخاطرِ مبارک پرتو انداخته باشد که این فدوی
بخدمتِ صوبهٔ عمده سربلند گردد، درین صورت پرداختِ احوال نوعے[11] قرار یابد که از عهدهٔ این خدمت
و ضبطِ صوبجاتِ سرحد و سیع برهم خورده بواقعی برون آمده، میانِ اقران[12] و دنیاداران دکن انفعال
نکشد، و در حضورِ اقدس نیز مقصر نبوده از عتاب و خطاب ایمن باشد، و الا تنها صوبهٔ بنگالہ که سابقاً بصیغهٔ التمغا
مقرر بود[13] کافی است، از آنجا که عنانِ اختیارِ مریدان بدستِ حق پرستِ مرشدِ کامل مشفق است و عنایات
و تفضلاتِ اعلیٰ حضرت در همه وقت زیاده از[14] استعداد و حالتِ بندگان بظهور میرسد یقین که آنچه بخاطر
ملکوت ناظر گذشته محض صلاح و بهبودِ حال و مآلِ این مرید خواهد بود،

پیر و دستگیر سلامت! بخاطرِ مقدس خواهد بود که این عقیدت منش نوبتِ اول که بمهم قندهار در میان[15]
آمد بعد استفسارِ کنکاشِ تسخیرِ آن قلعه معروض داشته بود که اولی و انسب آن است که دادا بهائی با این خدمت
تعین شوند، و فدوی هراول ایشان بوده به مراسمِ جانفشانی قیام نماید چون مقدر[16] چنین بود که درین صفت[17]

---

[1] ع خورشید نظیر تاثیر [2] س خواهد شده [3] ع همت [4] س و ب خود [5] محذوف [6] ب جاودان داشته [7] ب بے مداهنهٔ التماس [8] س کوشانیده [9] م و ع "از" محذوف [10] ب اگرچه [11] ب بنوعے قرار باید [12] ع امرا [13] ع بود محذوف [14] ع "از" محذوف [15] س بیان [16] م مقرر [17] م سرافراز [18] ع صفت،

این معنی در پردهٔ تعویق باشد، دراں ولا موقوف گشت. الحال نیز که ایشاں تعہدِ انجامِ این مہم نموده اند و خلف الصدق ایشاں بمنصب و خدمتِ صوبهٔ کابل امتیاز یافته بسیار مبارک است، انشاء الله تعالیٰ افتتاحِ این عقدهٔ دشوار بکلیدِ سعیِ ایشاں، موافقِ خواهش و دولتخواهاں خواهد شد، امید که این جاں سپار که با وجودِ تحملِ تعبِ چنیں یساق اصلا اندیشهٔ صوبهٔ دکن وغیره بخاطرش راه ندارد، نیز بموجبے که دراں وقت التماس کرده، چندگاه دریں ضلع بسر برده، تا ہنگامِ کار رفاقت نموده، تدارکِ مافات بپردازد، شاید به توفیقِ الٰہی دریں مرتبه مصدرِ تردد سے گردیده، استرضائے باطنِ اقدس بوجه احسن حاصل نماید،

وچوں خواهشِ خاطرِ مقدس آنست که در برابرِ تعہدِ چنیں خدمتِ عمده عوضِ صوبهٔ گجرات جاگیرِ نقد جید دریں سمت بایشاں مرحمت فرمایند، خالصاتِ بادشاہی و محالِ جاگیرداراں که قابلِ تنخواهِ ایشاں تواند بود بسیار است، دیگر ہرچه رائے مملکت پیرائے اشرف اقتضا نماید عینِ حکمت است،

حقیقتِ طلبِ خانه زاداں از ملتاں بلاهور از مطاویِ عریضه که بخدمتِ نوابِ تقدس احتجاب قلمی نموده بعرضِ ارفعِ اعلیٰ خواهد رسید،

مرقومِ رقمِ کرامت قلم شده که اگر می دانستیم که قلعهٔ قندهار را می توانند گرفت لشکر را طلب نمی فرمودیم

مرشد مرید نواز سلامت! این فدوی صورتِ اراده خود را پیش ازیں معروض داشته بمسامعِ جاه وجلال رسیده باشد، از آنجا که اولاً حکمِ صریح بقدغن ہرچه تمامتر عزِ نفاذ یافته بود که عساکرِ منصوره بے تانی معاودت نمایند و این خبر شهرت یافته قزلباشاں برگشته بودند و مردم دست از محاصره باز داشته برخے از پاسے قلعه برخاسته، لهذا امتثالِ حکمِ فرمانِ ثانی را که در بابِ یک ماہه توقف صادر گشته بود متعذر یافته ضرورةً بصوابدیدِ دستور تمام دانش و سائرِ دولتخواهاں اتفاقِ مراجعت افتاد، بر تقدیرے که در منشورِ اول حکمِ بریغِ ثانی میرسید بتوفیقِ الٰہی آنچه بندہائے جانسپار درہمیں ماه شعبان بر سرِ قلعه کوه می آوردند بر عالمیان

ل ع "و" محذوف ۲ ع آرزوے ۳ م تعهد محذوف ۴ ب دهندش ۵ ع احتجاب محذوف ۶ م و ع مرقوم قلم کرامت رقم ۷ ع "طلب" محذوف،

ظاهر می شد،

شرفِ اندراج یافته که رستم خاں بهادر فیروز جنگ را با جمعے که حکم شده در غزنی گذاشته قلیج خاں را باتختے از مردم روانهٔ چاریکا[1] نماید[2]"

قبله وکعبهٔ ایں مرید سلامت! انشاء الله تعالیٰ بست ونهم شهر حال با تمامی[3] لشکر فیروزی مآل بغزنین رسیده حسب الحکم الاعلیٰ العمل خواهد آورد، پس از دومقام که برائے سرانجامِ اہلِ لشکر ضرورت است، باتفاقِ عضد الخلافت سعد الله خاں کوچ بکوچ بادراکِ شرفِ ملازمت وسعادت[4] آستان بوس بساعتِ مسعود مقرر خواهد شتافت،

۵/۳۷

مرید اخلاص سرشت[5] آستانِ عقیدت بلبِ ارادت بوسیده ذرّه مثال بمسامعِ جاه وجلال می رساند، فرمان خجسته[6] عنوان که روزِ جمعه یازدهم[7] امرداد درجوابِ عرض داشتِ ایں فدوی شرفِ تحریر یافته بود ببست وهشتم[8] شعبان المعظم سعادتِ ورود بخشیده افتخار افزائے ایں مرید گردید، تسلیماتِ بندگی بجا آورده آں عطیهٔ سترگ را آرایشِ فرقِ امتیازِ خود ساخت،

رقم پذیرِ خامهٔ الهام تصویر شده که "از هر کس کارے می آید وعقلا گفته اند که آزموده را[9] باید آزمود"

پیرودستگیر ومرشدِ صافی ضمیر سلامت! ازآنجا که حکیم علیٰ الاطلاق، ذاتِ مقدسِ اعلیٰ حضرت را صفاتِ کمال ارزانی فرموده بقوتِ عقل وفورِ تجربه بر جهانیاں برتری بخشیده، وجوهرِ قابلیت وحالتِ هر کس درو الا دیدِ آنحضرت پیدا است، یقین که آنچه درباب مریداں وبندها بزبانِ حقایق ترجمان میگذرد بیان واقع خواهد بود، ومتضمن هزاراں نصیحت وارشاد، براعلیٰ حضرت ظاهر است که هر کرا فی الجمله از خرد بهره است بنفع وضررِ خویش پے می برد، ایں جانسپار که تربیت یافتهٔ آنحضرت است در تقدیم خدمتِ

[1] ن ع چاریکار [2] ن م چاریکار [3] م و ن ع عساکر [3] ن م شرف ملازمت آستانبوس [4] ن پرست [5] ن ع حجت عنوان [6] ن ع یازدهم [7] ن ع وبست وهفتم [8] ن ع بیاید [9] ن ع دکن شاد

که آں را باعثِ نیک نامی و منافعِ دو جهانیٔ خود می داند، چوں بتقصیر راضی خواهد شد، بخاطرِ ملکوت ناظر خواهد
بود که ایں مرید وقتیکه بقلعه ها رسید، چوں صحبتِ آں مرتبه[1] را بیاد داشت، آنچه موافقِ دریافتِ قاصرِ خویش
معلوم نمود، بلا توقف معروض داشته، التماسِ رفتنِ پیش کرده بود، چوں دو تنخواهاں بمبالغهٔ تمام باز نمودند
که پیش رفت صلاح نیست، چه دریں صورت جمعیتِ مصالحِ قلعه گیری که وفور ندارد[2] منقسم می شود و محاصرهٔ
قلعه که اهم است، بواقعی از قوت بفعل نخواهد آمد و ثانی الحال که ایں معنی بعرضِ مقدس رسید، حکمِ صریح بر طبقِ
کنکاشِ دو تنخواهاں نفاذ یافته که ایں فدوی هما نجا بوده پیش[3] نرود، بنا براں از صواب دیدِ ایشاں
که رعایتِ آں حسب الحکم الاعلیٰ لازم می دانست بیروں نه رفته ناگزیر آں اراده را موقوف داشته باتفاقِ
دستور الوزرا بمحاصره پرداخته حتی الامکان در آں باب کوشیده امیدوار بود که کام و ناکام در ماهِ شعبان
قلعهٔ کوه را مسخر خواهد ساخت، اگر فرصت می یافت سعیِ خود را باتمام رسانیده از طعن و ملامت ایمن[4] می بود، هر گاه
بحسبِ تقدیر مقدماتِ مخلِ مطلب روئے می دهد، فرصتِ کار از دست رود، غیر از اعتراف بقصور چه چاره؟
بعد از آنکه دیگر مریداں با چنیں سر انجام شروع دریں مهم نموده کارے از پیش به برند[5] تقصیرِ ایں مرید بوضوح
خواهد پیوست، امید که بر آزمائشِ نا آزموده ها اثرے مرتب[6] گشته، عنقریب مکنونِ خاطرِ مقدس جلوهٔ ظهور دهد،
زینتِ اندراج یافته که "اگر آں مرید ولایتِ دکن را هم آباداں تواند کرد بسیار خوب[7] است"،

قبله و کعبهٔ دو جهانی سلامت! بر ضمیرِ منیرِ اعلیٰ حضرت مکشوف خواهد بود که ایں عقیدت منش هر چند
که در آباد انگاری و پرداختِ صوبجاتِ عمده با سایرِ مریداں برابری ندارد، اما از ابتدائے که بعنایتِ
جاگیر سرفراز شده، هیچ گاه[8] در پرداختِ امورِ ملکی و نسقِ مهمات مقصر[9] نبوده، چنانچه همیں صوبهٔ دکن را که در نهایت
ویرانی و برهم خوردگی بود، نوعے معمور ساخته که بر عالمیاں ظاهر است و شاید بعد تغیر حقیقتِ آں بمسامع علیه

---

[1] ع این مرتبه، م آن مرتبه یاد داشت [2] س "د" محذوف [3] ب هما نجا بوده باشد، م هما نجا پیش نرود [4] م همین [5] ع می برند
[6] م در ع مترتب [7] م "خوب" محذوف [8] س هیچ گاه، ب همه گاه [9] ع متعصر،

رسیده باشند، درین ولا نیز بکرمِ ایزد جلّ شانهٔ امیدوار است که اگر یک چندے از روے استقلال صوبهٔ
مذکور بحال بماند، و سرانجام مصالح در خور بشود، با آنکه بسبب دست اندازی و غفلتِ صوبه داران رعایا
متفرق گردیده تمامیِ آں ولایت از انتظام و رونق افتاده انشاء اللہ تعالیٰ در اندک فرصتے آثارِ سعی و کوشش
این مرید بظهور خواهد رسید،

آفتابِ سلطنت و خلافت از افقِ حشمت و جلالت تابان باناد،

٦/٣٨

مرید اخلاص سرشت آدابِ ارادت بتقدیم رسانیده ذرّه آسا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند که این
مرید عقیدت آئین که شرفِ حضورِ پر نورِ پیر و مرشدِ خود را سرمایهٔ سعادتِ دوجهانی می داند و هیچ دولت را بدان
نمی سنجد بعد دستوری یافتن از پیشگاهِ خلافت بوجهے که دستوری یافته بود طی مسافت نموده ششم منزل از
باغ صفا به پشاور رسیده سلخ بنوشهره منزل کرد، و روزِ مبارکِ عید در آنجا اتفاق افتاد، تسلیماتِ مبارک
باد بجا آورده زبانِ عقیدت بمراسمِ تهنیت گویا ساخت، حق عزّ شانهٔ این روزِ سعادت افروز را بر ذاتِ
مقدّس مبارک و خجسته گردانیده سایهٔ لطف و عنایاتِ پیر و مرشدِ حقیقی را بر مفارقِ مریدان مستدام داراد،
پیر دستگیر سلامت! این فدوی بموجبِ حکمِ ارفع میخواست که از پشاور به سه منزل بکنارِ
دریاے سنده رسیده بے توقف عبور نماید، لیکن چوں معلوم شد که از شدّتِ آب تا حال پل مرتب نگشته
و بادشاه زادهٔ جهانیاں هنوز این روے آب مقام دارند و اکثر بندهاے درگاهِ خلایق پناه که رخصت
یافته اند در آنجا جمع آمده کشتیها آں مقدار نیست که تمامیِ آں مردم با لشکرِ این فدوی بے تاخیر توانند
گذشت و کنارِ دریا بجهتِ کمیِ علف، مقام بسیار نمی تواں کرد، بنا بر آں قرار داده که چند روز در نوشهره
و انکوره توقف نماید اگر درین ضمن شدّتِ آب فرو نشیند و پل بسته شود فبها و الّا انشاء اللہ تعالیٰ بکشتی
گذشته کوچ بکوچ عازمِ مقصد خواهد شد،

۱؎ ع: رسیده شد ۲؎ ع: نماید س: ماند ۳؎ ب: بود ۴؎ ع: بظهور رسید ۵؎ ب: سر سر صوبه ۶؎ ع: بخور ۷؎ م: جور ۸؎ م: ارشاد ۹؎ ع: دارد

آفتابِ جہان تابِ خلافت تابنده[۱] بادا،

۳۹[۷]

مرید فدوی زمینِ خدمت بلبِ عقیدت[۲] بوسیده ذرّه مثال بمسامعِ جاه وجلال می رساند که والا[۳]
منشور لامع النورِ صبحِ روزِ شنبہ سیوم شوال شرفِ ورود بخشیده سعادتِ بیغایت ارزانی داشت و فرقِ
امتیاز ایں مرید باوجِ کیواں برانداخت،
یرلیغِ گیتی مطاع زینتِ نفاذ یافته که "بر کشتی گذشتن مناسب نیست، ہر گاه خبرِ بستنِ پل[۴] برسد
از نوشہره کوچ نموده رواں شود و از پل بگذرد"،
ہزار جانِ گرامی فدائے ذاتِ مقدس[۵] اعلیٰ حضرت باد که در جمیع امورِ صلاحِ حال و مآلِ
مریداں را منظور داشته بمقتضائے ذرّه پروری در آنچه بهبودِ آنہا است ارشاد می فرمایند، شکرِ ایں عواطف
بے پایاں بکدام زبان ادا توان نمود، انشاء الله تعالیٰ بعد از انکه پل مرتب شود، حسب الحکم الاقدس
ازیں جا کوچ کرده و از آب گذشته عازمِ مقصد خواہد گشت،
قبله و کعبۂ حقیقی سلامت! از خوبیٔ ہوا و طراوتِ سبزه و فراوانیٔ علفِ ایں سرِ منزل و دلکشا
چه معروض دارد، بسیار جائے بکیفیتے است، معلوم نیست که دریں چند روز ہوائے پشاور بایں خوبی باشد،
اگر حکم شود، ایں مرید یک کرده از انکوره پیش رفته در موضعِ برین[۶] که بقدر سبزه و علف دارد منزل گزیند و
رایاتِ عالیات بایں سرزمین نزولِ اجلال فرمایند، دیگر ہر چه بخاطرِ مقدس میرسد محض حکمت است،
مرقومِ قلمِ جواہر رقم شده که "فرمانِ عالیشان بنامِ شایسته خاں بصدور پیوسته که راؤ کرن را
در قلعۂ دولت آباد گذاشته خود بسرعتِ تمام بگجرات برود، و مردمِ آں مرید ہر چند زودتر بآنجا برسند بہتر است"،
پیر دستگیر سلامت! ایں مرید پیش از انکه از حضورِ پر نور مرخص شود محمد طاہر ملازمِ خود را با جمعے

۱ ب. پاینده، ۲ ع ادب، ۳ ع منشور والا، ۴ ع پل بستن نرسد، ۵ م ذات اعلیحضرت، ۶ ب زمین، س ہرین

تعین نموده بُود[1] که بزودی خود را بداں حدود برساند، چوں کشتیہا[2] بر گذرِ اٹک کم است و مع ہذا مردم بادشاہ زادۂ جہانیاں می گذشتند، او تا حال دریں طرفِ آب مانده نتوانست عبور نمود، و الا تا ایں زمان بسیار پیش میرفت، اکنوں قدغن بلیغ باو رفته که با[3] حمال و اثقال[4] مقید نشده جریده از آب بگذرد و بر جناحِ استعجال بشتابد، شاید تا اوا[5] خرِ ذی قعد بپر ہانپور برسد،

نیرِ عالم افروزِ خلافت تابنده بماناد،

۸
۱۴

مرید عقیدت کیش آداب ارادت[6] و بندگی بجا آورده ذره آسا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند ہمایوں اوجِ سعادت و شرف یعنی فرمان والا شان[7] که در جوابِ عرض داشتِ ایں فدوی از مکمنِ مرید نوازی زینتِ صدور یافته بود مسجدم جبهه سایۂ ورود انداخته افتخار افزاے ایں مرید گردید،

پیر دستگیر سلامت: از آنجا که بتازگی از نوشتۂ پسرِ راجه ٹوڈرمل بوضوح پیوست که در دو روز پل مرتب خواہد شد، و ناله که میان راه نشان میدادند نیز پایاب گشته بود، بنا براں ایں فدوی غرۂ ذیقعده از جاے که مقام داشت کوچ نموده می خواست که نزدیکِ پل فرود آید و فرداے آں از آب بگذرد، لیکن[8] چوں پس از کوچ خبر رسیده که حسب الحکم الارفع بگذرِ چاکوکی پل خواہند بست و تا آنکه مہیا شدنِ پل قریب بود کشتیہا و مصالح بآنجا می برند، انشاء الله تعالیٰ بلا توقف ازیں منزل بجاے که پل بسته می شود رسیده عبور خواہد نمود[9]،

قبلهٔ دو جہانی سلامت: از کیفیتِ دشواریٔ راهِ ایں منزل چه معروض دارد یک پاؤ کرده گل ولاے بمشابه بود که فیل بمشقت تمام می گذشت و اسپ و اشتر بیشتر در وحل مانده بصد جر[10] ثقیل نجات می یافت و از آنجا تا سرِ ناله نیز همه جا چار پایه[11] تا زانو فرو میرفت، اگر دو سه روز دیگر باراں امان دہد

[1] ع: تعین نموده کرد [2] ع: مدبر محذوف [3] ع: اجمال و اثقال [4] ع: با [5] م: اوا خر [6] م: آداب ارادت بجا آورده [7] م: عالیشان [8] س: و تب و لیکن [9] م: خواہد بست [10] م: تواند نمود [11] ع س: دم چاروا،

شاید[۱] ازیں راه باسانی عبور تواں نمود[۲]،

سراوقِ سلطنت باوتادِ خلود مربوط باد،

۹
۱۴

بعد ادای آداب مریدی وذره صفت بعرضِ اقدس[۳] میرساند[۴] که والانشور لامع النور یکپاس از[۵] روز مبارک دوشنبه گذشته در اثنای راه شرفِ ورود بخشیده سرمایۀ افتخار وسرفرازئی ایں مرید گردید، واز عنایت آهوی شکارِ خاصه ومیوه که محض تفضّل وذره پروری بود، امتیاز تمام حاصل نموده تسلیمات بندگی تقدیم رسانیده[۶]،

حکمِ اقدس بنفاذ پیوسته که پلِ دریای چناب تیار شده، آں مرید روزِ دوشنبه از دریا بگذرد،

پیرودستگیر سلامت! اراده[۷] ایں فدوی نیز آں بود که اگر پل مرتب باشد[۸] روزِ مسطور عبور کند، بهمیں قصد امروز بکنارِ آب رسیده انشاء الله تعالی بمجرد آنکه[۹] پل مهیا و آماده شود در حالت[۱۰] منتظره نماند از دریا گذشته روانه[۱۱] پیش خواهد گشت[۱۲] نقل خطبۀ[۱۳] میر خلیل بعمدة الملک شایسته خاں نوشته، بافرمانِ عالیشان رسید، وبر حقیقتِ بیماری عادل خاں اطلاع یافت،

پیرومرشد حقیقی سلامت! ایں فدوی در سرعتِ طی منازل کوتاهی ندارد، اگر ایں مقامها که آں روی اٹک و ایں طرف چناب واقع شده مانعِ قطع مسافت نمی گشت تا حال بنواحی دار الخلافت شاهجهان آبادمی رسید، اکنوں نیز انشاء الله تعالی بعد عبور ازیں[۱۴] دریا بقدرِ مقدور در سرعت تقصیر نموده بوقت خود را بداں حدود رسانیده بتوفیقِ الهی قابو را از دست نخواهد داد،

ظلالِ خلافت وجلال بر مفارقِ عالمیاں لایزال بماناد،

۱؎ م "شاید" محذوف ۲؎ س "تواند نمود" ۳؎ ع و م "مقدس" ۴؎ ع "میرساند والانشور" ۵؎ ع "از" محذوف ۶؎ ع "رسانید" ۷؎ ع "اراده این" محذوف ۸؎ ع "شد" ۹؎ ع "بمجرد یکه پل مهیا شد و حالت" م "مهیا و مرتب شده حالت" ب "در حالت" ۱۰؎ س "روانه گذشته" ۱۱؎ ع "خواهد شد" ۱۲؎ س و ع "خطر" ۱۳؎ ع "این کلمه" م "بوقت"

۱۰/۴۲

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده ذرّه مثال بمسامعِ جاه و جلال میرساند که منشورِ لامع النّور سعادت گنجور آخر روزِ سه شنبه مصحوب ابن کرامت ورود بخشیده، موجبِ امتیازِ ایں مرید گردید، آدابِ مریدی بجا آورده، آں والاعطیه را آرائشِ فرقِ مباهاتِ خود ساخت،

حکمِ گیتی مطاع لمعانِ ظهور یافته که "چند کشتی بکلاونتاں بدهد و گر بستنِ پل ممکن نباشد آں مرید بر کشتیهائے بسیار که آنجا است بگذرد و بعد ازاں عمدهٔ راجهائے عالی تبار و دیگر مردم که آں طرف مانده اند خواهند گذشت"،

پیرِ دستگیر سلامت! کلاونتاں روزِ مبارکِ دوشنبه از آب گذشته روانه شدند و نصفِ شب همان روز پل شکست و مردم هجوم عام نموده کشتی ها را پراگنده ساخته بردند، چوں ایں مرید[1] بعد یکپاس روز بعد بور رسید آنجا [2] که کشتیها متفرق گشته مصالح پل موجود نبود، ناگزیر قرار داد که بر کشتی بگذرد، عمدهٔ راجها و مهابت خان و جمعے دیگر از بندها دریں دو روز عبور کردند، ایں فدوی فردا از دریا گذشته انشاء الله تعالیٰ پس از یک مقام کوچ بکوچ عازمِ مطلب خواهد شد،

نقلِ واقعه[3] بیجاپور که حسب الحکم الارفع[4] سیّد علی فرستاده بود، رسید و بر مضمونِ آں اطلاع حاصل گشت، عجب که آں حق ناشناس[5] قدرِ عنایات و تلطفاتِ بے اندازهٔ اعلیٰ حضرت را که زیاده بر حوصلهٔ او بظهور[6] رسیده نداند و کفرانِ نعمت نماید، انشاء الله تعالیٰ عنقریب جزائے آں خواهد یافت، ایں مرید عقیدت سرشت بطریقے که ارشاد یابد با او و قطب الملک سلوک کند،

آفتابِ عالمتابِ خلافت بر مفارقِ مریدان و فدیان تا انقراضِ زمان تابنده و پاینده بادا[7]،

---

[1] م: این خبر [2] س و ب: «که» محذوف [3] س و ب: واقعه [4] م: الارفع الاعلیٰ [5] س و ب: ناحق شناس [6] ب: بظهور،

[7] س و خ میں یہ خط یہیں پر ختم ہو جاتا ہے،

١١/٤٣

مرید اخلاص سرشت امر اسم عقیدت و ارادت را که متضمن هزاران سعادت است بجا آورده،
ذرّه صفت بعرض مقدس میرساند که نیّرِ سپهر عزت و شرف یعنی منشور ساطع[1] النور روز سه شنبه نهم شهر حال هنگامے
که از ملونذی (کذا) گذشته بود در اثنای راه مصحوب فتح الله پرتو ورود انداخته افتخار افزای این مرید گردید، در باب
سلوک با دنیاداران دکن نوعیکه حکم شده انشاء الله تعالی بعمل آورده[2] ازجانب خود در حسن معاش کوتاهی نخواهد نمود
مرقوم قلم جواهر رقم گشته که "آن مرید را در رفتن توقف بسیار روی داده اکنون از هر راهے
که زودتر تواند رسید خود را برساند"

پیر دستگیر سلامت! از آنجا که این مرید همه جا برابر[10] لشکر ظفر اثر طے مسافت می نماید، سبب توقف بر
آئینۂ خاطر ملکوت ناظر روشن خواهد بود. راهے که گهاتی چانده میرود، اگرچه چند منزل نزدیک تر است،
و این فدوی اصلاً بتوقف راضی نبوده[3] می خواهد که بسرعت تمام خود را بدکن برساند[4]، امّا چون متعلقان
جمیع مردم از ملتان رسیده اند و بهل و ارابه[11] بسیار همراه است و با این همه احمال و اثقال زیاده از چهار پنج کروه
منزل نمی توان کرد و عقب گذاشتن مردم در چنین[5] راه نامسلوک مناسب نیست، قرار داده که از سنام[6] و
لودهانه شده نزدیک دار الخلافت شاهجهان آباد براه راست ملحق شود و از آنجا نوعے قطع منازل کند
که در عرض یک ماه به برهانپور تواند رسید، چه در راه راست بادشاهی اگر بعض مردم بزیادتی[7] اسباب
عقب باشند[8] اندیشه نیست،

آفتاب جهانتاب خلافت تا انقراض زمان بر مفارق عالمیان تابان بماناد[9]،

---

١ تم لامع ٢ تن خواهد آورد ٣ تب نموده ٤ تم رساند ٥ تم در این چنین، ٦ تم بسنام دلوهانه،
٧ تب، اسباب زیادتی ٨ تب بماناد، ١٠ تب براثر، ١١ تم و تب عرابه،
٩ یه خط تس د نسخ مین نهین هے،

۱۲
۴۴

بعد اداے آداب مریدی ذرہ آسا بعرض اقدس اعلیٰ میرساند کہ این مرید از پانی پت بسہ کوچ بست و سیوم ذی الحجہ بدار الخلافت شاہجہان آباد رسیدہ در باغ فاضل خان کہ بیرون حصار شہر است نزول نمودہ و تا آخر آں روز دراغ آباد فیض بنیاد بسر بردہ شب بمنزل آمد خوبیہاے این مکان نزہت نشان زیادہ بر آن است کہ بعبارت درآید، عمارتے کہ درین ولا حکم شدہ بود صورت اتمام گرفتہ طلاکاری سقف سہ ایوان مرتبۂ پایان اطراف حوضے کہ بتازگی ترتیب یافتہ و ماہی بسیار دران سر دادہ اند ماندہ ویک ایوان و دو حجرہ کہ بجاے بنگلہ حکم شدہ بود، مرتب گشتہ، بسیار بموقع است، نقاشی عمارت چہار آبشار باتمام رسیدہ و در مجر سنگین حوض میان باغ کارے ہست، خواص پور ہاے نور اسفید کاری می کنند، قاضی نظاما می گفت کہ تا بست روز جمیع عمارات ہمہ جہت مرتب خواہد شد،

فرداے آں روز چہار شنبہ حسب الحکم الارفع بدیدن ہمشیر ہاے محترمہ بدرون قلعہ رفتہ تخت باخانہ زادان اعلیٰ حضرت از تماشاے عمارات دولتخانۂ مبارک کہ در معمورۂ ربع مسکون بےمثلی طاق است فرحت اندوز گشتہ، تا دو پہر سیری نمود، و درین مدت ہر چند دراں مکانہاے عشرت بنا نظر بیشتر میکرد شوق تماشا افزون تر می شد، و دل از تفرج آں بر نمی توانست گرفت، ؎

زپاے تا بسرش ہر کجا کہ می نگرم　　کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

پایۂ ستونہاے جھروکۂ خاص و عام مقدس را برچیں کاری نمودہ مرتب ساختہ اند، و رنگ محل کہ اسم با مسمّٰی است تا پاے کار از سنگ مرمر تیار شدہ و سقفش کہ بطرز گنبد بود مسطح ساختہ موافق حکم

---

۱ ت: ماہر ۲ ع: حکم شدہ بود محذوف ۳ م: رسیدہ ۴ م: بہ بست ۵ ع: درون قلعہ ۶ م: خانہ زادان ۷ ع: دو عمارت ۸ ع: مکان عشرت بناؤ ۹ ع: بیشتر محذوف ۱۰ ع: تفرج ۱۱ س و ع: یہ خط ابتدائی مرتب ساختہ اند تک ان نسخون مین نہین ہے ۱۲ م: اندرونی رنگ محل . . . . مسطح ساختہ محذوف ۱۳ ع: شفقت

نقاشی کرده پرده هائے آئینه کاری ترتیب داده[۱] اند بغایت زیبا وخوش نما است، برجِ مثمنِ خسخانه[۲] نیز مطابقِ حکم باتمام[۳] رسیده پارهٔ کارِ حکاکی[۴] دراں مانده بسیار خوش طرح وبجا است، از راه هائے غسلخانهٔ سلطنت[۵] کاشانه را برچنیں کاری بس به تکلف[۶] کرده فرشِ حمامِ خاصه را حسب الحکم[۷] بر چیں کاری باشاهانه[۸] نموده اند، نهر مرغوله دار سنگ مرمر مشتمل بر دو حوض که مجدداً[۹] جانبِ دریا در باغ حیات بخش احداث یافته خیلے تازگی دارد وحوض آبشار شاه برج که از سنگ قندهار است ونهر مرغولهائے حوض میان برج را بر چنیں کاری کرده باتمام رسانیده اند، در باغِ حیات بخش که الحق تفرح[۱۰] آں نهالِ زندگانی را تازه می سازد گلِ زعفران بسیار خوب شگفته بود، باغِ آرامگاه فیض بارگاه[۱۱] خیلے بصفا است وعماراتِ محلِ نواب بیگم صاحب[۱۲] جیو بموجب حکمِ اقدس سمتِ اتمام یافته درخس خانه که بجائے دیوان خانه شده کار باقی هست[۱۳] عنقریب مرتب خواهد شد، زبانِ مقال در تعریف وتوصیفِ ایں[۱۴] عماراتِ راحت افزا وباغاتِ دلکشا لال است، حق تعالی بزودی ایں مکانهائے بے نظیر را بفرِ قدوم سعادت لزوم شرف ورونق تازه وطراوتے بے اندازه بخشد، ذاتِ مقدسِ اعلی حضرت را فراوان سال درکمالِ جمعیت باگوناگوں عیش وعشرت زینت افزائے عرصهٔ جهان داراد[۱۵]،

روز پنجشنبه همشیرهٔ کلاں را بمنزلِ خود برده جمعه بست وپنجم از ایشاں وداع شده کوچ نموده ودر اثنائے راه بمسجد وسرائے که باهتمام گماشتهائے[۱۶] خان سعادت نشان تیار می شود رسید، حجرهائے سرا را در غایتِ پاکیزگی تمام کرده اند، کارِ دروازها مانده وایوانِ اطرافِ گنبدِ مسجد درنهایت خوبی اساس

---

۱ ع نموده اند، ۲ س غسلی نه، ۳ م بحکم والا، ۴ ع پارهٔ حکاکی، ۵ ب و ع کاشانهٔ سلطنت،
۶ ع بس متکلف، ۷ ع "حسب الحکم" محذوف، ۸ س بادشاهانه،
۹ ع محدود، ۱۰ س تفرج، ۱۱ ع "فیض بارگاه" محذوف ۱۲ ع "جیو" محذوف،
۱۳ س و م کار هست، ۱۴ ع آں، ۱۵ ع دارد، ۱۶ ع "گماشتهائے" محذوف

یافته، خیلے وسعت دارد، تا دو ماه دیگر مرتب خواهد شد، بعد ازاں بباغِ نواب بیگم صاحب[1] جیو آمده زمانے سیرِ آں نزہتگاه نمود، چشمه هائے[2] ایوانِ ہر دو محلِ مقابل بر حسب الحکم الارفع افزوده اند و بسیار خوش نما شده، نہرِ چوک و[3] حمامِ پیشِ باغ را نیز خوب ساخته اند، از آنجا روانهٔ منزل گشته در فرید آباد فرود آمده روزِ دیگر به پلول و[4] از آں جا بهودل رسیده[5]، امروز که بست و نهم ماه است باکبرپور نزول نمود، انشاء الله تعالیٰ پنجشنبه سیوم محرمِ مکرم باکبرآباد خواهد رسید،

وچوں برائے داخل شدنِ برہان پور ساعتے نزدیک تر و بهتر از غرهٔ ربیع الاوّل نشان نمی دهند، قرار داده که بعد دو سه مقام ضروری از اکبرآباد کوچ کرده تا سرحدِ دکن در ره نوردی سرعت بکار برد[6]، و بعد ازآں تا رسیدنِ ساعت مختار از زبده گذشته روزے چند در نواحی برہان پور توقف نماید ظلِ ظلیلِ خلافت و جهانبانی ابد التظلیل[7] بماناد،

۱۳
۴۵

فدوی عقیدت سرشت بعد ادائے وظائفِ ارادت[8] و بندگی که سرمایهٔ سعادتِ ابدیست[9] ذره مثال بعرضِ مقدس میرساند که این مرید روزِ پنجشنبه سیوم محرم مکرم داخلِ اکبرآباد شده، از راه بقصدِ ملاقاتِ بادشاهزادهٔ جهانیان بباغِ جهان آرا رفت و در آں مکانِ نزہت نشان فیضِ صحبتِ ایشان دریافته آخرِ روز بمنزل که در باغ مهاتبخان قرار یافته بود[10] آمد و جمعه بطوافِ روضهٔ منوره رفته برکاتِ زیارتِ سراسر طاعت[11] اندوخت، عماراتِ این خطیرهٔ قدسی اساس بهمه دستور که در حضورِ پرنور باتمام رسیده، استوار است، مگر گنبدِ مرقدِ مطهر که از جانبِ شمالی در برشگال از دو جا تراوش می کند و همچنین چهار[12] پیش طاق و اکثر شاه نشینانِ مرتبهٔ[13] دوم و چهار گنبدِ[14] خورد و چهار صفهٔ[15] شمالی و ته خانهائے کرسیٔ هفت در

[1] ع. صاحبه آمده [2] ع. چشمهائے، [3] ع "و" محذوف [4] ع به دهول، [5] ع، بکار برده بعد ازیں،
[6] س. ابدی التظلیل و ع ابد بماناد [7] ع آداب بندگی [8] س سعادت مندی [9] س آمده [10] ع اطاعت
[11] ع "چهار" محذوف [12] س شاه نشینهائے [13] ب چهار گنبد و خورد چهار، [14] س صیغهٔ اب صفه،

درهم کشیده[1]، پشتِ بام خام پوش گنبدِ کلاں دریں فصل از دو سه جا چکیده بود مرمت شده در برشگالِ آینده

تا چه روی[2] دہد گنبد ہاے مسجد[3] و جماعت خانه نیز در موسمِ باراں می چکید[4] مرمت کرده اند، بنایان[5] می نمایند

که اگر فرشِ پشتِ بامِ مرتبهٔ دوم را وا کرده ریخته سازند و بالاے ریخته بارتفاعِ نیم گز ته کاری شود

شاید بہتر۔ طاق و شاه نشین و گنبد ہاے خرد باصلاح بیاید، و در تدبیرِ گنبدِ کلاں[6] بعجز معترف اند،

پیر دستگیر سلامت! ایں قسم عماراتِ عالی بنا را طرفه چشم زخمے رسیده اگر پرتوِ التفاتِ اقدس علاج

دفعِ آں افتد بجا خواہد بود،

باغِ ماہتاب را تمام آب گرفته بود، بنابراں از صفا افتاده، عنقریب طراوتِ تازه[7] خواہد یافت،

حوضِ مثمن و بنگله ہاے اطرافِ آں پاکیزه و مصفا است، از طغیانِ آبِ دریاے جون[8] آنچه شنیده شد

جاے تعجب است، بالفعل دریا بطرفِ عتیق[9] میل کرده متصلِ آں میگذرد،

روز شنبه بادشاہزادهٔ جہانیاں را بمنزلِ خود آورده فرداے آں باز دیدنِ ایشاں رفته وداع شد، و

روزِ مبارک دوشنبه ہفتم از آنجا کوچ کرده امروز که ہشتم ماه است نزدیک بدھولپور رسیده، انشاء الله

تعالیٰ بنوعیکه قبل ازیں معروض داشته تا سرحدِ دکن در ہیچ مکان عنانِ مسارعت باز نکشیده کوچ بکوچ

طے مراحل خواہد نمود،

نیرِ جہانتابِ خلافت بر مفارقِ عالمیاں تابنده[10] بماناد،

۱۴
۴۶

فدوی اخلاص سرشت آدابِ عقیدت[11] و ارادت بجا آورده ذره آسا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ

میرساند منشورِ لامع النور سعادت گنجور که بعد وصول بدار الخلافتِ شاہجہاں آباد زینتِ صدور یافته بود،

[1] ب درنیم [2] ع رود، [3] ع مسجد جماعت، [4] م "و" محذوف [5] ع سامان [6] ع کلان" محذوف [7] ع مانده [8] م چون [9] ع عمیق [10] م تابان باد [11] ع عقیدت ارادت،

صبحِ چہار شنبہ بست و سیوم محرمِ مکرم پرتوِ ورود بخشیدہ سرمایۂ افتخار و امتیازِ ایں مرید گردید، تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانیدہ آں دیباچۂ عز و شرف[1] را آرائش تارکِ مباہاتِ خود ساخت،

تشریف آوردنِ رایاتِ جاہ و جلال بدولت و اقبال بدار الخلافت خجستہ مبارک[2] باد و ایزد کام بخش[3] اعلیٰ حضرت را فراواں سالِ بعیش و عشرت بر فرقِ مریدان سایہ گستر داراد،

نگاشتۂ قلم جواہر رقم شدہ کہ چہار ماہ است کہ آں[4] مرید از خدمت با مرخص گشتہ دو ماہ است کہ صوبہ دارِ ہر چہار صوبۂ دکن از آنجا روانۂ احمد آباد شدہ[5] بگجرات رسیدہ، ہر چند آں مرید زود تر خود را بدولت آباد برساند بہتر است،"

قبلۂ حاجات و کعبۂ مرادات من[6] سلامت! برپیشگاہِ خاطرِ ملکوت ناظر ہویدا خواہد بود کہ ایں عقیدت کیش دریں مدت بہر خدمتے کہ سر فرازی یافتہ حتی الامکان بتقدیم آں پرداختہ در امتثالِ حکمِ لازم الاتباع اصلا تعلل و تاخیر ننمودہ، دریں مرتبہ کہ بمحض تفضل و عنایات[7] بصوبہ جاتِ دکن کہ قبل ازیں مدتے درآں مرزبوم بسر بردہ دستوری یافتہ و خدمتِ بادشاہی کہ آں را بمنزلِ[8] طاعتِ الٰہی می داند[9] درآں صوبجات بسیار روی میدہد، اگر چنانچہ بعض موانع راہ و بے سامانیٔ سپاہ کہ حقیقتِ آں بر ضمیرِ خورشید نظیر مسطور نیست واقع نمی شد ایں ہمہ توقف چہ امکان داشت، ایں مریدِ شاگردِ پیر و مرشدِ حقیقی خود باہستہ رفتن کمتر آشنا است، انشاء اللہ تعالیٰ اواسطِ شہرِ صفر ختم بالخیر و الظفر بنواحیٔ برہانپور رسید، اگر در آنجا کارے نباشد بے توقف عزیمتِ دولت آباد خواہد نمود،

---

[1] تعِ دمِ عزت و شرف، [2] تع و تم. بدار الخلافت مبارک و خجستہ باد، [3] تع. و کام بخش حقیقی،

[4] ب "کہ آں مرید..... دو ماہ است" محذوف، تع. چہار ماہ است کہ آں مرید مرخص گشتہ و چہار ماہ است کہ صوبہ دار ہر چہار صوبہ، [5] تع دم "من" محذوف [6] تع عنایت،

[7] تع. بمنزلِ محذوف. [8] تع می داند" محذوف

قبلهٔ دو جهانی سلامت! روزے که ایں مرید به دهول پور رسید، شنید که در شکارگاهِ نداراباری ست
در کهیر کهیت[1] که از دهول پور چار پنج کرده است، نیلهٔ ابلق کلانی است، چوں مسافت قریب بود، میخواست
خود بدیدنِ آں برود، لیکن بے تحصیلِ[2] حکم به شکارگاهِ خاصه در آمدن از ادب دور دانسته ملک حسین را
با قراولانِ خود فرستاد که دیده بیایند، آنها چناں باز نمودند که خطے در نهایت سفیدی بعرض پنج[3] و
شش انگشت جانبِ راست از بالاے پشت تا زیرِ شکم افتاده بغایت خوشنما است، دیگر از گوالیار گذشته
در اثناے راه کوته پاچه سفید دیده شد که هردی نراین زمیندارِ گدیه[4] براے دادا بهائی جیو مصحوبِ کسانِ
خود فرستاده که از نظرِ انور بگذرد، بغایت سفید و نادر است، بابو طالب یساول که میر عرب متصدی
معزولِ[5] بندرِ سورت و غلام رضا سوداگر را بدرگاهِ جهاں پناه می برد، تاکید نمود که آں را با کسانِ زمیندارِ مذکور
با احتیاطِ تمام تا دار الخلافت برساند. سید حسین نام ملازمِ مهابتخاں که سابقاً در دهولپور فوجدار بود، در نیولا
فوجدارئ گوالیار با دست، بند و بستِ آنجا[6] خوب کرده، مترددین در کمالِ امنیت آمد و رفت می نمایند،

پیر دستگیر سلامت! از آنجا که راهِ راست بادشاهی از پلانچه[7] تا سیری کتل و سنگ[8] لاخ بسیار داشت
و بهل و از آں[9] بصعوبت می گذشت، ایں مرید راهے دیگر که از پلانچه بطرفِ دستِ راست جدا می شود و کتلِ[10]
سهل و سنگلاخ کمی دارد، به بدیں طریق از دریاے نرور نباشے[11] گذشت، اختیار نموده بآسانی عبور کرد،
اگر یرلیغِ گیتی مطاع شرفِ نفاذ یابد که فوجدارِ نرور[12] در جاری ساختنِ ایں راه مساعی جمیله بظهور رساند،
چند گاه تهانه در اینجا مقرر کند، موجبِ آسائشِ خلق الله خواهد بود، چه در موسمِ برشگال که راهِ راست
از طغیانِ دریا مسدود می شود، مترددین محنتِ فراواں می کشند، و مسافتِ هر دو طریق برابر است،
ایں فدوی دریں راه دو مکان قابل احداث را بنظر آورده بعد از انکه حسب الحکم الارفع راه جاری

---

١ س. کهرکهیت، ع کهم کیت کهرکهیت ٢ ع و م تحصیل، ٣ س کریه، ٤ ع کوهی م کدهه ٥ ب معذور ٦ س و ع بلانچه
٧ س و ب. سیری کتل و س سری گنگ سنگ لاخ، ٨ ع کتاب سهیلی م کتل سهیلی، ٩ س. بآب کیتے،
١٠ م و ع "د" المحذوف ١١ م انجا امده ١٢ م عرآبه، ١٣ م "نزور" المحذوف،

شود، سراہا نیز بزودی عمارت خواہد یافت،،

پیر و مرشد من سلامت! از گوالیار این طرف در ہوا خیلے تفاوت ظاہر شد شیملہ بلحاظ احتیاج ہست[۱] و اول روز اگرچہ نیمہ آستین پوشیدہ می شود اما بعد یک پاس تا سہ چہار گھڑی از روز[۲] ماندہ[۳] قباہم گرمی میکند، فردا کہ روز مبارک دوشنبہ است از سرونج کوچ کردہ روانہ پیش خواہد گشت[۴]،

ظل ظلیل خلافت و جہانبانی ابدی التظلیل بماناد[۵]،،

۱۵/۴۷

زمین خدمت بلب ادب بوسیدہ ذرہ مثال بمسامع جاہ و جلال میرساند کہ این مرید روز جمعہ دوم صفر بالخیر ظفر[۶] در منزل دوراہہ با بہائی مراد بخش ملاقات نمود، و فردا اے آن[۷] ہمان منزل بود فرمان عالیشان بخط منشی افتخار اندوختہ بر قدسی احکام مطلع گردید،

یرلیغ جہان مطاع کرامت صدور یافتہ کہ ہرگاہ زمیندار چاندا کہ حسب الحکم الارفع ارادہ درگاہ خلایق پناہ دارد، پیش آن مرید بیاید اورا زیادہ از یک روز نگاہ نداشتہ بہ بارگاہ والا دستوری دہد،،

پیر دستگیر سلامت: بعد از انکہ زمیندار مذبور بیاید مطابق حکم اقدس بعمل آوردہ بے توقف اورا روانہ درگاہ سلاطین پناہ خواہد ساخت، درباب پیشکش او نیز بموجب ارشاد عامل خواہد گشت،

قبلہ و کعبہ حقیقی سلامت: چون درینولا از عرضداشت مرشد قلی خان در روزنامچہ و قائع معلوم شد کہ امان بیگ قلعہ دار قندہار صوبہ تلنگانہ تصدق فرق مبارک اعلیٰ حضرت شدہ، بنابراں این مرید محمد شاہ قدیمی را کہ ہشتصدی[۸] ذات و سوار منصب[۹] داشت و باستقبال این فدوی عقیدت سرشت آمدہ بود ابدان خدمت رخصت نمود کہ بسرعت ہرچہ تمام تر خود را برساند[۱۰] و صدی ذات

[۱] ع: ہست مخذوف تم ہست [۲] ع: از روز ماندہ مخذوف [۳] ع: روزانہ پیش خواہد شد [۴] ع: معدودیاد، [۵] ق: دبالمظفر [۶] ق: وب بودہ [۷] ب: چند، [۸] ق: دب ہشتصدی، [۹] منصب ہشت،

دسوار از انجمله یک صد سوار دو اسپه وسه اسپه بشرط خدمت[۱] گرده اضافه تجویز کرد که از اصل و اضافه بمنصب
یکهزاری ذات ویکهزار سوار[۲] یکصد سوار دو اسپه وسه اسپه سرفراز باشد و فتح ولد ذکریا را که سابقاً
بمنصب ششصدی ذات وشش صدی سوار سربلند بود و تاقی الحال بشرط خدمت، دوصدی ذات و
دوصد سوار اضافه باو مرحمت گشته از تغیر محمد شاه به تهانه داری[۳] توندا پور مقرر ساخته، چوں جمعیت ایشه
دار کار آمدنیست، اضافه او در وجه شرط این خدمت، بحال داشت[۴] وکس تعیین کرد[۵] که سزاولی تموده
برہان پور او را بتهانه مسطوره برساند،

پیر و مرشد این مرید سلامت، یادگار جولاق که با نذر محمد خان[۶] بمشهد رفته و از آنجا او را[۷] با صفهان
برده بودند، درین ایام به بصره رسیده، از راه بندر سورت مراجعت نموده، عازم آستان عرش بنیان
معلّی بود، در اثنای راه این فدوی را دید، از آن جا که فیوضات عامهٔ اعلی حضرت مانند نعمای
بی متناهی الٰهی همه کس را در خور استعداد و قابلیت شامل است، یقین که مومی الیه نیز بقدر حالت خویش
سرفرازی خواهد یافت،[۸] روز تحریر[۹] عرضداشت که یکشنبه یازدهم شهر مذبور است بکنار دریای نربده
رسید، بتوفیق الٰهی و یمن تربیت مرشد کامل خود در انجام خدمت مرجوعه کوتاهی نخواهد[۱۰] ورزید،
آفتاب خلافت و جهانبانی تا انقراض دوران[۱۱] تابان بماناد،

۱۶ / ۴۸

مرید اخلاص سرشت وظائف عقیدت وبندگی بجا آورده ذرّه آسا بموقف عرض والا
میرساند که عنوان صحیفهٔ سعادت[۱۲] و شرف یعنی منشور لامع النور مزین بخط قدسی نمط در کنار دریای

---

[۱] ب. مذبود، [۲] ع. "یکصد سوار دو اسپه وسه اسپه" محذوف [۳] ع و تهانه داری لوندا پور،
[۴] ع. بحال است، [۵] ع وکیل کرد، [۶] ب. نذر محمد خاں، [۷] س با صفهان [۸] س بروز تحریر
[۹] ع و م یازدهم شهر مذکور [۱۰] ع نخواهد کرد [۱۱] م "تابان" محذوف [۱۲] ب دولت و شرف [۱۳] م رفته بود از انجا.

نزد اپرتو ورود انداختہ افتخار افزاے ایں مرید گردید، از عنایت و دوامی ہاے کہ بوکیل[۱] ایں عقیدت کیش حوالہ شدہ، امتیاز حاصل نمودہ تسلیمات مریدی بتقدیم رسانید، حق تعالیٰ سایۂ عواطف پایۂ اعلیٰ حضرت را بر سر مریداں پایندہ داراد،

مرقوم قلم جواہر رقم[۲] گشتہ کہ "ایں مرید بعد وصول بہ برہانپور چندگاہ در آنجا توقف کردہ سرانجام پایاں گھاٹ بواقعی نمودہ بدولتاباد برود، ولایت ہر چہار صوبۂ دکن خصوصاً جاگیر ہاے خود آباداں سازد"

پیر دستگیر صافی ضمیر[۳] سلامت! چوں پرداخت جہات پایاں گھاٹ کہ بغایت از نسق افتادہ ضرور است، انشاء اللہ تعالیٰ بموجب حکم مقدس[۴] کہ از روے کرامات[۵] زینت صدور یافتہ، روزے چند دراں بلدہ اقامت گزیدہ و خاطر از بندوبست آنجا مطمئن ساختہ بدولتاباد خواہد رفت، و بتوفیق الٰہی و یمن تربیت و ارشاد مرشد کامل مکمل خود در معموریٔ و انتظام مہام[۶] صوبجات دکن کہ حقیقت ویرانی و بیرونقیٔ آں پوشیدہ نیست، بقدر مقدور اہتمام لازم دانستہ بتقصیر از خویش راضی نخواہد گشت،

رقم پذیر خامۂ الہام تصویر شدہ کہ "ہر گاہ فصل انبہ برسد انبہاے خوب می فرستادہ باشد و نہال انگور بسیار بفرستد"،

قبلۂ دو جہانی سلامت! ایں مرید پیش از صدور حکم اشرف براے محافظت انبہاے ارسالی جمعے را تعین نمودہ، ہمیں کہ موسم برسد سعادت خود دانستہ بدستور سابق انبہاے انتخابی خوب متواتر بدرگاہ جہاں پناہ ارسال خواہد داشت، پانصد نہال انگور برہانپور قبل ازیں ملتفت خان بدرگاہ

---

۱ ع کہ حوالۂ وکیل این عقیدت کیش شدہ،

۲ ع "مرقوم قلم . . . . . توقف کردہ" محذوف، ۳ ع "صافی ضمیر" محذوف،

۴ ع و م اقدس ۵ ع کرامت، ۶ ع "مہام" محذوف،

معلّی فرستاد، این فدوی نیز بوقتش نہال بسیار خواہد فرستاد،

قبلۂ حاجاتِ جہانیاں سلامت! دیانت خاں کہ از رہ گذرِ کم حاصلیٔ پرگنۂ پھول مری کہ دیوانیانِ عظام بجاگیر او تن نمودہ اند از برہان پور قصدِ آستاں بوسِ مقدس داشت[1]، نزدیک دریائے زبدہ این مرید را دید از آنجا کہ مدتے در دکن بودہ، بر بعضِ خصوصیاتِ این ولایت آگہی دارد، این اخلاص سرشت، او را نگاہ داشتہ عوضِ پرگنۂ مذکورہ کہ خیلے زبون و کم حاصل است، جاگیرِ دیگر باو خواہد داد و بیکار نخواہد گذاشت،

پیر و مرشدِ حقیقیٔ من[2] سلامت! چوں عماراتِ قلعۂ برہان پور دریں چند سال مرمت نشدہ شکست و ریخت بسیار داشت و بآنکہ ملتفت خاں قبل ازیں بدو سہ ماہ شروع در تعمیر آں نمودہ تا حال مرمت نشدہ، بنابراں ساعتِ داخل شدنِ شہر پانزدہم[3] ربیع الاوّل کہ بہتر از غرہ بود، قرار دادہ تا آں زماں بیرونِ شہر توقف خواہد نمود،

---

[1] ع، مقدس است، [2] ع، من محذوف، [3] ع، دہم یا نہم،

۲

قیامِ نہ ماہہ برہانپور،

۱/۸۹

بعد ادای آدابِ عقیدت[۱] و ارادت کہ عنوانِ صحیفۂ سعادت است، ذرّہ آسا بموقفِ عرضِ والا می رساند این مرید بموجبے کہ قبل ازیں معروضداشتہ بود، پانزدہم ربیع الاوّل داخلِ بلدۂ برہانپور شدہ مشغولِ پرداختِ مہماتِ اینجا است، ہرگاہ خاطر از بندوبستِ معاملۂ پایاں گھات جمع نماید، انشاء اللہ تعالیٰ روانہ دولتاباد خواہد شد، امید کہ بعنایتِ الٰہی و یمنِ توجہاتِ ظاہری و باطنیٔ پیر و مرشدِ حقیقی رفتہ رفتہ[۲] آثارِ سعیٔ ایں مرید بظہور رسد، روزِ مبارکِ دوشنبہ دوم ربیع الثانی بوصولِ فرمانِ عالیشان بخطِ منشی معزز گشتہ، بر قدسی احکام آگہی یافت، انشاء اللہ تعالیٰ در ہر باب مطابقِ مثال لازم الامتثال بعمل خواہد آمد،

قبلۂ حاجات و کعبۂ مرادات سلامت! پیش ازیں شنیدہ[۳] شد کہ بندوبستِ بگلانہ خوب شدہ، دریں ولا کہ ایں مرید بہ برہان پور رسید، خلاف آنچہ مسموع بود بظہور پیوست، واقعہ نویس معزولِ بندرِ سورت کہ روانۂ درگاہِ جہاں پناہ است، شاید بوسیلۂ ایستادہائے پایۂ سریرِ خلافت مصیر حقیقت را بمسامعِ جاہ و جلال برساند، چون جہتِ ضبطِ بگلانہ کہ بعد سید عبد الوہاب خوب بعمل نیامدہ، جمعے را از حضورِ خود جدا نمودہ باید فرستاد

۱؎ ع: آداب بندگی و ارادت ۲؎ ع: حقیقی رفتہ

۲؎ ع: حقیقی رفتہ آثار سعی م: سعی آثار رد

۳؎ ع م: شنیدہ می شد،

وسوای حاصلِ[11] آن[1] ولایت که از زبونیِ عمل نسبت بگذشته بسیار کم است، مبلغِ کلی خرچ بایستی نمود، تا بندوبستِ خاطرخواه شود، و پرداختِ صوبجاتِ دکن که از نسق[2] افتاده ضرور است، و برای سرانجام خدماتی که درین صوبجات ردی می[3] دهد جمعی[4] لایق درحضورِ این فدوی درکار، و کیفیتِ ویرانی و بیرونقیِ آن بادستی که دارد بر رای اعلی حضرت نیکو روشن، بنابران نظر بمقتضای وقت نموده اسد الله ولد میر فضل الله را که بنده و[5] خانه زادِ کارآمدنی است و ظاهر شد که پیش ازین در سلطان پور وندربار دو چوتره عمل بواقعی کرده بود، و بمنصبِ پانصدی[6] ذات، یک صد سوار دو اسپه و سه اسپه افرازی داشت بخدمتِ فوجداریِ بگلانه تعیین ساخت و پانصدی ذات و هشت صد سوار دو اسپه و سه اسپه بشرطِ این خدمت بر منصبِ او افزوده، از اصل و اضافه یکهزاری ذات و یکهزار[7] سوار نه صد سوار دو اسپه و سه اسپه تجویز کرد، و دو محال از محالِ قدیم او بحال داشته[8] تتمه طلبِ اصل و اضافه را در بگلانه تنخواه نمود و از ملازمانِ خود سوای جمعی که حسب الحکم الارفع در بعضِ قلاع اند کمال بود، و مردمِ دیگر را بحضور طلبید،

قبلهٔ کعبهٔ این مرید عقیدت آئین سلامت، عثمان افغان که بمنصبِ هزاری ذات و هشتصد سوار سربلند است قبل ازین فوجدارِ سرکارِ بیجاگده[9] بود، چون الحال سرکارِ مذکور از تغیرِ شایسته خان بجاگیرِ این مرید مقرر گشته و سلطان پور وندربار که بخالصهٔ شریفه متعلق است فوجداری می بایست، بنابران بیگ محمد خویشگی ملازمِ خود را با جمعی از سوار و پیاده بفوجداریِ بیجاگره[10] تعیین نموده و عثمان را فوجدارِ سلطان پور وندربار قرار داد و دویست سوار بشرطِ این خدمت بر منصبِ او افزود، که از اصل و اضافه هزاری ذات

۱ ع. آن وقت، ۲ ب. از نسق و فساد وفتاده ۳ م. ردی دهد ۴ م. جمعیتی ۵ س. سید و خانه زاد ۶ ع. پانصدی ذات . . . . . تعین ساخت محذوف ۷ ع و م. آزاری ذات نهصد سوار،

۸ ن. بحال بود ۹ س. بیجاگره

۱۰ ع. بیجاگده، ۱۱ م. "حاصل" محذوف

وہزار سوار باشد،

قبلۂ حاجات وکعبۂ مراداتِ جہانیاں سلامت! چوں مرشد قلی از پیش گاہِ خلافت بدایونی بالاگھات سرفراز است و از تصدقِ اعلیٰ حضرت در ہندوستان جاگیرہاے جید و النقد داشت، و بعد آمدن باینجا معلوم این عقیدت کیش شد کہ پرگنہ ساؤدہ کہ یک کرور وہشت لک و پنجاہ ہزار دام جمع دارد، وحاصلِ سالِ گذشتۂ آں ہفتاد وپنج ہزار روپیہ وکسرے، از انجملہ پنجاہ ہزار وکسری آفت و بست ہزار وچیزے وصول در دفاترِ اعلیٰ ثبت گشتہ، واز حضور پرنور بمحضِ عنایت پنجاہ وہفت لک دام جمع آں تخفیف یافتہ، پنجاہ لک دام مومیٰ الیہ تنخواہ شدہ بغایت زبون وکم حاصل است، باوجود چنیں جاگیر سرانجام خدمت مرجوعہ بواقعی دشوار لہٰذا سی لک دام از پرگنۂ مذکور کہ سابقًا بدیانت خاں مقرر بود موافق تنخواہِ درگاہی بمرشد قلی خاں بحال داشتہ تتمہ را بدستور بجاگیرداران قدیم آں پرگنہ کہ از تغیر آنہا بمرشد قلی خاں عنایت شدہ، تن نمود و مشارالیہ را عوض در محالی کہ پنج وشش ماہہ بدست او بیاید تنخواہ کرد،

آفتابِ عالمتابِ خلافت تا انقراضِ دوراں بر مفارقِ عالمیاں تاباں بماناد،

۲/۵۰

مریدِ اخلاص سرشت آدابِ عقیدت و ارادت کہ عنوانِ صحیفۂ سعادت است از خلوصِ طویت بجاآوردہ ذرہ آسا بموقفِ عرضِ والا می رساند کہ روزِ مبارکِ دوشنبہ بست ودوم جمادی الاول حجاب

---

۱ تع "سوار" محذوف ۲ تع جید و نقد، تس جید النقدر داشت، ۳ تب و تم یک کرور وہشت وپنجاہ ہزار دام،
۴ تع "جمع" محذوف، ۵ تم "وکسری" محذوف ۶ تب ہزار روپیہ وچیزے ۷ تع "است" محذوف ۸ تع "دام" محذوف
۹ تس مذبور ۱۰ تع باینجا مقرر بود ۱۱ تم مرشد قلی،
۱۲ تع عوض آن کہ،
۱۳ تم پنج شش ماہہ بدست آید تنخواہ کرد،

دنیاداران دکن با عرائض آنها آمده این مرید را دیدند و اشیای مرسوله[1] را گذرانیدند، عادل خان طره و
زه گیر مرصع و فیلی با تلایه ارسال داشته قبل ازین هرگز چیزی[2] باین بونی باین مرید نفرستاده، بهمه حال[3] بنا بر امتثال
حکم مقدس آنچه فرستاده بود نگاه داشت، و قطب الملک انگشتری نگین الماس که خالی از نقاشی نیست،
و پارهٔ مرصع آلات دیگر و شش[4] زنجیر فیل چهار برای این مرید و ذخیرهٔ خانه زادان اعلیحضرت ارسال داشته
بود، انشاء الله تعالی بوقتش از نظر انور اطهر خواهد گذشت،

این عقیدت اندیش نیز عنقریب جعفر را[5] به بیجاپور و عبد اللطیف را که سابقاً دیوان قندهار بوده در
الحال ملازم این مرید است حسب الحکم الارفع بگلکنده تعین نموده بعضی مرصع آلات و پارچهٔ گجرات مصحوب
آنها خواهد فرستاد، لیکن اگر اینها بازگشت خود را بصوبه دار دکن متعلق شناسند شاید برای مصلحت ملکی و تنفید
احکام مطاعهٔ بادشاهی بهتر باشد، دیگر آنچه بخاطر مبارک برسد عین حکمت و محض صواب است،

کعبهٔ مرادات جهانیان[6] سلامت! میر صالح ولد میر قوام الدین مازندرانی پسر خال شاه عباس که
درین ایام از راه بندر سورت آمده باورنگ آباد رفته بود و از آنجا قصد گلکنده داشت این مرید او را ببرهانپور
طلبید[7] روانهٔ درگاه خلایق پناه نمود، یقین که بعد ادراک شرف زمین بوس معلّی در خور شایستگی و قابلیت مشمول
نوازشات بادشاهانه خواهد شد،

مرشد حقیقی سلامت! عبد الرحیم گرزبردار که از پیشگاه خلافت جهت ابتیاع اسپان عربی بسورت
تعین شده بود درین هنگام با فرستادهٔ حاکم قطیف[8] به برهانپور رسیده روانهٔ حضور پرنور گشت، از جمله[9]
پانزده اسپ سوای اسپان پیشکش حاکم مذکور که همراه او بود، اسپ طرق هشت ساله عراقی است که بهای

---

[1] ع. مرسله [2] م "چیزی" محذوف [3] ب "بهمه حال . . . فرستاده بود" محذوف
[4] ع "شصت و شش"، [5] ع. "خود را به بیجاپوری رساند"، [6] ع. "جهانیان" محذوف، م "قبلهٔ مرادات جهانیان"،
[7] س. طلبیده [8] قطیف، [9] م از آنجمله [10] م پانزده است پیشکش حاکم،

آں متخص نشدہ است تحصیل کلاں بسیار خوبست، اگر عقب او موافق پیش می افتاد خیلے پسند طبع اقدس می شد، آئینہ خوبی دارد، شائستہ سواری خاصہ است، و اسپ نیلہ سرخنگ چار سالہ کہ ناخدائے جہاز گنجاور در بندر مخا بدو ہزار روپیہ خریدہ، عربی بسیار رجلد اصیل سر بلند میانہ است ترقی بسیار خواہد کرد، بالفعل ہم بآنکہ لاغر است و بکمال نہ رسیدہ، بہ پنج شش ہزار روپیہ می ارزد،

قبلۂ ایں مرید سلامت: چوں پیش ازیں معروضداشتہ کہ بموجب یرلیغ عالم مطیع یکے از ملازمان خود را بصوبہ برار خواہد فرستاد، بنابراں بست و پنجم شہر مسطور ضیاء الدین حسین را کہ میر بخشی ایں مرید بود و کار آمدنی است، با جمعیت چہار صد سوار تیر انداز و برق انداز و دو بست پیادہ تفنگچی رخصت ایلچپور نمودہ، بشاہ بیگ خاں نوشتہ کہ بمجرد رسیدن مومی الیہ روانہ ایں جانب شود،

سرادقات سلطنت و جلال باوتاد خلود و دوام مربوط بماناد،

۳۱/۵۱

مرید فدوی اخلاص سرشت وظائف عقیدت و ارادت بجا آوردہ ذرہ مثال بمسامع جاہ و جلال میرساند کہ منشور لامع النور بخط قدسی نمط کہ جانہائے گرامی فدائے ہر حرف آں باد چہار شنبہ دہم جمادی الاول و فرمان عالی شان بخط منشی دو روز بعد ازاں سعادت ورود ارزانی داشتہ شرف بر شرف افزود، تسلیمات مریدی بتقدیم رسانیدہ آں دو عطیۂ والا را آرائش تارک امتیاز خود ساخت،

حکم اقدس بنفاذ پیوستہ کہ "چوں آں مرید تا حال از مہمات پایاں گھاٹ فارغ شدہ باشد، و بندوبست آں کما ینبغی نمودہ، باید کہ بمجرد وصول ایں مثال سعادت تمثال روانہ دولت آباد شود، و دولائیت بالاگھاٹ و پایاں گھاٹ از خود دانستہ پرداخت آں بواجبی نماید۔"

۱؎ ع اسپ ۲؎ ع راہ آئینہ خوبی دارد و ب آئینہ خوبی دارد ۳؎ ع سرخنگ تم سرخنگ، ۴؎ تم "عربی" محذوف،
۵؎ تم۔۔ شود ۔۔ محذوف، ۶؎ ع بادشاہ س چہار دہم جمادی الاولی سنہ ۱۰۶۳ھ ب جمادی الثانیہ،

پیر دستگیر من[1] سلامت! شکر عنایات بادشاهانه مرشد خود را بکدام زبان ادا کند حق تعالی سایهٔ
بلند پایهٔ مرشد مرید نواز را بر مفارق بندها گسترده دارد،

بر پیشگاه خاطر ملکوت ناظر هویدا خواهد بود که ایں مرید بمقتضاے حسن عقیدت ہمہ وقت تقدیم
خدمات بادشاهی را عین سرانجام مقاصد دارین خود تصور نموده حتی الامکان در آں سعی مبذول[2] میدارد،
و بہ تن آسانی کمتر پرداخته بقدر مقدور اوقات را صرف بندوبست مهام ملکی می سازد،

از آنجا که برهم خوردگی ولایت دکن که دریں مدت ده سال[3] پرداخت نشده، از آں قبیل نیست
که نسق آں بزودی دست بہم دہد و سرانجام ولایت[4] نوعے که در بودن خود می تواں کرد غائبانه میسر
نه، و معهذا می دانست که مطمح نظر اعلی حضرت پرداخت ولایت است و بالفعل در دولت آباد آں
چناں کار ضروری نیست که نظم و نسق پایاں گهات ناکرده بسرعت تمام[5] آنجا باید رفت، بنابراں باوجود
سازگاری و خوبی ہواے دولت آباد، و الفتے که باں سرزمین داشت میخواست چند گاه در برہان پور
توقف نموده[6]، خاطر از خاندیس و براز و پایاں گهات جمع سازد، الحال که یرلیغ اشرف بدینگونه نفاذ
یافت مستعد عزیمت دولت آباد است، لیکن اگر حکم شود که اوائل شهریور ازینجا روانه آں طرف گردد،
شاید پرداخت پایاں گهات بهتر ازیں صورت بیابد، دیگر انچه بخاطر مقدس برسد محض حکمت است،

در جواب عرضداشت ایں مرید که در باب اضافه اسدالله[7] ولد میر فضل الله و تجویز خدمت
فوجداری بگلانه باو بدرگاه جہاں پناه ارسال داشته بود، حکم ارفع پیرایه ورود گرفته که اگر غرض
آں مرید اینست که موما الیه در زمرهٔ بندهاے بادشاهی منسلک بوده، فوجداری بگلانه بتقدیم رساند،
پس تجویز اضافه حسابی نیست، چه بگلانه در انعام آں مرید است، بجهت انتظام مهام آنجا سوا منصب

۱؎ م "من" محذوف ۲؎ س منظور ۳؎ ب ده ساله ۴؎ ب "ولایت" محذوف ۵؎ م "در تمام" محذوف ۶؎ م توقف گزیده،

۷؎ ب - اسعدالله،

درگاهی هرچه آں مرید را باید[1] داد از جانبِ خود بدهد"

قبلهٔ حاجات و کعبهٔ مراداتِ جهانیاں سلامت! آنچه بخاطرِ اقدس رسید صواب است، امّا ایں مرید در صدرِ همال عرضداشت کم حاصلی و زیادتیِ خرچ بگلانه نگاشته اظهارِ تفویضِ آں به یکے از بندهاے بادشاهی نموده و نظر بانکه[2] عمر افغان براے همیں خدمت از منصب سه صدی[3] یکصد سوار بهزاری هزار سوار دو اسپه و سه اسپه سرفراز شد[4]، اضافهٔ اسدالله[5] را که سید و خانه زادِ کارآمدنی است دو اصل منصبِ او پانصدی و یکصد سوار دو اسپه سه اسپه است تجویز کرده، و چوں اکثر جاگیرِ اصل و اضافهٔ او را همانجا داده التماس عوضِ محالِ انعام نموده، ایں معنی را متضمنِ کفایتِ سرکار گردد نمدار دانسته، معروض داشته بود. اگر پایهٔ قبول یابد فبها والّا تنخواهِ اضافه را از بگلانه که تفضلِ آنحضرت[6] است باو خواهد داد.

یرلیغِ گیتی مطاع[7] عزِ صدور یافته که "چوں از عرضداشتِ آں مرید واضح گشت که نه از عمر ترین بگلانه بواقعی می شد[8] و نه از جمعے که ایں مرید تعین ساخته بود، لهذا حکم می شود که او را بدرگاهِ خلافت دستوری دهد"

مرشدِ کاملِ من سلامت! بر ایستادهاے پایهٔ سریرِ خلافت[9] ظاهر خواهد بود که چه قدر جمعیت ایں مرید به بگلانه رفت، و تا چندے در آنجا بود که ضبطِ شایسته از آنها بفعل نیامد، اگر ایں فدوی یکچندے[10] جمعیتے درخورِ کار آنجا میداشت، حقیقتِ عمل بعرضِ مقدس میرسید، بجهتِ امتثالِ فرمانِ والا عمر ترین را رخصتِ بارگاهِ معلّیٰ مینماید،

آنچه در بابِ معاف فرمودنِ مبلغ پنجاه هزار روپیه تتمهٔ پیشکشِ مقرری[11] زمیندارِ چانده از

---

[1] ب- آں مرید آں را باو باید داد، [2] س ت با آنکه [3] س سیصدی، [4] س شده، م سرافراز شده [5] ب- اسعد الله، [6] س ت م اعلیٰ حضرت، [7] ب "مطاع" محذوف، [8] م- بواقعی شد [9] س ت ب سریرِ اعلیٰ [10] می گذاشت، [11] س "مقرری زمیندار . . . . بقایاے پیشکش

ابتداے فرودیں ماہ سال[1] بست وششم از جلوس ابد طراز، و تحصیلِ بقایاے پیشکش سالِ بست و پنجم کہ تا آخرِ اسفندار بر ذمۂ او بود[2] حکم شدہ، انشاء اللہ تعالیٰ بموجب آں عامل خواہد گشت،

دیگر حکمِ لازم الاتباع شرفِ نفاذ یافتہ کہ "آں مرید شاہ بیگ خاں را کہ جمعیتِ موافقِ ضابطہ ندارد[3] بہ والا درگاہ رخصت نمودہ، پرگناتِ تیولِ او را اگر می خواستہ باشد، در عوضِ نقدی خود بگیرد والا کسے دیگر کہ کار طلب و جمعیت دار باشد بجاے او بفرستد،"

قبلہ و کعبۂ ایں مرید سلامت! از آنجا کہ حقیقتِ بندہاے تعیناتِ دکن و حالتِ آنہا در پیشگاہِ خلافت روشن است و کسے کہ از شاہ بیگ خاں بیش[4] جمعیت باشد و سرانجامِ[5] آں صوبہ دلخواہ تواند کرد بخاطرِ ناقص نمی رسد،

و از روے عنایت حکم شدہ کہ "اگر آں مرید خواہد محالِ تیولِ او را عوضِ نقدیِ خود بگیرد"

بنا براں انشاء اللہ تعالیٰ در ہمیں چند روز یکے از ملازمانِ کار آمدنیِ خود را با جمعیتِ خوب بآنجا تعین کردہ[6] شاہ بیگ خاں را رخصتِ آستاں بوسِ معلّٰی خواہد نمود،

و چوں براے بند و بستِ صوبہ برار جمعیتے لائق در کار است از تفضلاتِ بے نہایاتِ بادشاہانہ امیدوار است کہ ہرگاہ حال[7] حاصلِ پرگناتِ جاگیر شاہ بیگ خاں بعرضِ اقدس برسد، نظر بر یافت دہ ماہہ نقد بلا آفتِ ایں مرید فدویِ خود فرمودہ، پرگنۂ ایلچپور و انکوٹ[8] بجمعے کہ بخاطرِ مبارک[9] پرتو اندازد تنخواہِ ایں مرید عنایت فرمایند، دیگر ہر چہ حکم شود سعادتِ خود خواہد دانست،

آفتابِ عالمتابِ خلافت از افقِ سلطنت و عظمت جاوداں تاباں بماناد،

---

[1] س و ب "سال" محذوف، [2] ب۔ بر ذمۂ او بودہ باشد، [3] س۔ ندادہ، [4] ب "پیش"

[5] س۔ و با و سرانجام،

[6] س۔ تعین ساختہ، [7] س "حال" محذوف [8] س انکوٹ را، [9] س و ب "مبارک" محذوف

۴/۵۲

بعد ادا ے آداب ارادت و بندگی ذرہ صفت بعرضِ مقدس میرساند کہ در نیولا منشور لامع النور

مصحوب فاضل لیساول شانزدہم جمادی الثانیہ عزّ ورود بخشید، این فدوی تسلیمات بدی بتقدیم رسانیدہ، بر احکام مطاعہ آں آگہی یافت، وانچہ از روے اندرز[۱] و نصیحت نگاشتۂ قلم جواہر رقم شدہ بود بجان و دل تلقی نمود،

پیر دستگیر سلامت! عیوب بندہ سراسر تقصیر زیادہ از آن است کہ تواں شمرد، چنانچہ سابقًا مکرر اظہارِ آں کردہ بہ برکتِ ارشاد مرشدِ حقیقی توفیقِ اصلاح آں رفیق[۲] باد، اما بحمد للہ تعالیٰ کہ باہمہ عیب[۳] ہیچگاہ مصدر امریکہ خلافِ مرضیٔ خدا و سایۂ خدا بودہ باشد نگشتہ، با احدے در مقامِ بدی و بداندیشی نبودہ و نیست،

مقدمہ کہ دریں ولا بمسامع جاہ و جلال رسیدہ محض خلاف است حقیقتِ آں از نشانی کہ پیش ازیں بوکیل دربارِ معلّٰی درجوابِ حسب الحکمے کہ او نوشتہ بود، مرسول گشتہ بعرضِ اقدس رسیدہ باشد، ایں مرید چنیں سلوک را با سایر الناس مذموم میداند تا بایں قسم جاہا چہ رسد،

بر خاطرِ ملکوت ناظر ہویدا است کہ دفع تقدیراتِ ایزد جہاں آفریں مقدورِ بشر نیست و ہرچہ سرنوشت است البتہ می رسد، انچہ بر آدمی وارد میشود، از مکروہ و مرغوب بگذرد[۴]،

ارشادِ قبلہ و کعبۂ حقیقی کہ بوفورِ دانش و کثرتِ تجربہ و قوتِ خردِ دوربین، بر عالمیان امتیاز دارند، اگرچہ متضمن بہبود و بندہا ست لیکن[۵] امیدوار از الطافِ عامِ مرشدِ کاملِ مکمل چناں بودہ و ہست کہ چوں حق جل شانہ کہ آفریدہا ے خود را نعمتہا ے بے تناہی جاودانی ارزانی میدارد[۶] با کمالِ قدرت

[۱] ب۔ انچہ از روئے آں روز نصیحت، [۲] ب۔ رفتن بعد، [۳] ت دم، باہمہ ہیچ گاہ،

[۴] ت م می گذرد، [۵] ت و ب امید محذوف ۔ ۔ ۔ [۶] ت۔ جاودانی ارزانی میداد،

بے صدور ذلتے و معصیتے مواخذہ نمی کند اعلیٰ حضرت نیز کہ سایۂ آفریدگار اند تخلق باخلاق الٰہی نمودہ، بدون جرم و خطا بمجرد قولے کہ صدقِ آں لائح نباشد، مریداں را بچنیں اعتراضات کہ زیادہ بر حوصلۂ آنہا است، معاتب و مخاطب نفرمایند،

قبلۂ جہانیاں سلامت: درباب روانہ شدن ایں فدوی بدولت آباد و ارسال مبلغ از خزانۂ آنجا بحضور پرنور، حکم ارفع بنفاذ پیوستہ، انشاء اللہ تعالیٰ ساعت نیک اختیار نمودہ عازم خواہد گشت، و چوں برائے فرستادن خزانہ بمرشد قلی دیوان بالاگھات نیز فرمان والاشرف صدور یافتہ، بعد از آنکہ موی الیہ سرانجام آں بکند، ایں مرید بموجبے کہ حکم شدہ مصحوب سزاوار خاں، روانہ درگاہ خلائق پناہ خواہد ساخت،

ظلّ ظلیل خلافت و جہانبانی برمفارق کافۂ انام جاوداں گسترده بماناد،

۵/۵۳

زمین خدمت بلب ادب بوسیدہ و مراسم ارادت و بندگی بجا آوردہ بعرض مقدس میرساند کہ حقیقت تصدق شدن عرب خاں از روزنامچہ وقائع بمسامع جاہ و جلال رسیدہ باشد، چوں قلعۂ فتح آباد سرحد است و بودن یکے از بندہاے معتمد در انجا لازم، بنابراں ایں فدوی میر خلیل را کہ خانہ زاد کار طلب خوش سلوک است و خدمت توپخانہ را خوب کردہ بود، بداں صوب دستوری داد کہ بسرعت خود را آنجا رسانیدہ، بلوازم خدمت مرجوعہ بپردازد، پانصدی ذات و دویست سوار برادر وے و شش صد سوار دو اسپہ سہ اسپہ بر اصل منصب او کہ ہزار و پانصدی ذات ہشتصد سوار بودہ، افزودہ منصب اورا از اصل و اضافہ دو ہزاری ذات یکہزار سوار ششصد سوار دو اسپہ و سہ اسپہ بشرط قلعہ داری فتح آباد تجویز نمود، و سواے پرگنہ دریاپور کہ بہ ہفتاد لک دام بجاگیر اوست و از حسن سلوک

لہ س تعلق وم ۲ م ۲ نمودہ، محذوف ۳ م شدہ محذوف ۱۴ م سرافراز خان ۵ س ۔ سوار برادر ای،

خویش در دو سال نسبت بسالے کہ تنخواہِ او شدہ زیادہ بردہ باںؔ زود آباد ساختہ حویلی فتح آباد را

کہ ہشتاد و ہشت لک دام جمع داشت سہ لک دام تخفیف دادہ، ہشتاد و پنج لک از انتقال عرب خاں

باو تنخواہ کرد، اگر در قلاعِ سرحد ایں قسم بندہا ے سربراہ باوقوف باشند موجب اطمینانِ خاطراست

از فیوضاتِ عامۂ اعلیٰ حضرت اگر بعنایتِ خطاب سرفرازی یابد بکمال ذرہ پروری و خانہ زاد نوازی است

از آنجا کہ ہوش دار پسر ملتفت خاں خانہ زادِ قابل تربیت و بندہ و قچی بسیار خوبی است او را

بداروغگی توپخانہ مقرر نمودہ چوں مدتے است اضافہ نیافتہ دو صدی ذات و یکصد سوار بشرطِ ایں

خدمت بر منصبِ او افزود کہ از اصل و اضافہ بمنصبِ نہ صدی ذات و چہار صد سوار سرفراز باشد،

آفتابِ عالمتابِ خلافت از مطلعِ عظمت تاباں بماناد،

٦/٥۴

مرید اخلاص سرشت وظایفِ عقیدت و ارادت بجا آوردہ ذرہ آسا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ

میرساند کہ فرمانِ والاشان مزین بخطِ قدسی نمط با خلعتِ سراپا سعادت پنجشنبہ چہاردہم شعبان المکرم

مصحوب علی رضا شرفِ ورود ارزانی داشتہ سرمایۂ مباہاتِ ایں فدوی گشت و در ازا ے[2]

آں دو گرامی عطیہ آدابِ بندگی و تسلیماتِ مریدی تبقدیم رسانید،

بر ضمیرِ خورشید نظیرِ مرشدِ جہانیاں ہویدا است و خواہد بود کہ ایں مرید ہمیشہ از درگاہِ حضرت بے نیاز

مسئلت مینماید کہ توفیقِ مرضیاتِ پیر و مرشدِ خود بیابد امید کہ ہموارہ موفق باشد،

درباب سلوک با دنیا داران دکن نوعیکہ حکم شدہ بعمل خواہد آمد، چوں شنیدہ میشود کہ دریں

ایام عادل خاں با قطب الملک در مقام پرخاش دستیر آمدہ[3] می خواہد کہ دستِ تصرف بولایتِ

---

[1] تب، پانزدہ، [2] تب و در ازرواں دو گرامی عطیہ،

[3] سس۔ درآمدہ ،

متعلقهٔ او که از زمینداران کرناتک انتزاع[1] نموده دراز کند، بر تقدیر[2] وقوع بطریقے که حکم شود در امدادِ او خواهد کوشید،[3]

از آنجا که حکمِ گیتی مطاع زینتِ صدور یافته که آں مرید از رعایتِ قطب الملک دست باز نداشته، او را از خود راضی[4] دارد،

اگر ایں مرید بر احکامِ مطاعه که در هر باب از پیشگاهِ خلافت باو صادر میگردد، آگهی یافته باز خواستِ جواب می نموده باشد، او را از خود راضی می تواند داشت،

یرلیغِ عالم مطاع عزِ نفاذ کرده که آں مرید در آبادانی صوبجاتِ دکن سعی نماید و مرشد قلی خاں را که بندهٔ فهمیده کارآمدنی است و از خدمتِ دیوانی استقلال داده هر چه از روے دولتخواهی معروض دارد بشنود، و در اجراے عملِ تتائی[5] و برطرف نمودنِ ضوابطِ گوناگوں که باعثِ خرابی آں ولایت است اهتمام بکار برد،

پیر دستگیر سلامت! در پرداختِ هر چهار صوبهٔ دکن و از ویاد آبادئ آں حتی الامکان بسعی مصروف شده و می شود، امید که بعمل تتائی ایں ولایت نسق شایسته بیابد، آنچه از کاردانی و فهمیدگیِ مرشد قلی که بر زبانِ کلکِ الهام بیان گذشته محض کرامات است، ایں مرید او را همچنین بنده دانسته التماسِ خدمتِ دیوانی بالاگهات براے او نموده[6] بود، اعانتِ[7] او در همه باب بعمل آمده و خواهد آمد،

کعبهٔ مرادات جهانیاں سلامت! هو می الیه از فیوضاتِ بید یرلیغ اعلیٰ حضرت امیدوارِ خطاب است، تا موجبِ ازدیادِ امتیازِ[8] او گردد، بلفقت خاں نیز اگر کلمِ عنایت شود باعثِ افتخارِ اوست،

در باب پرگنهٔ بیر حکمِ ارفع شرفِ نفاذ یافته که از ابتداے فصلِ خریف شملان[9] نیل و روبستِ

---

۱ ب افتاج نموده ۲ ب برتقدیر، ۳ ب خواهد شد، ۴ ب راضی شود، ۵ ب بنائی، ۶ س براے او بود، ۷ ب عنایت، ۸ س اعتبار. ۹ س سیلان سیل، ب نیلان نیل.

بخالصۂ شریفہ متعلق باشد و عوض انچہ پرگنۂ مذکور در تیولِ ایں مرید است نقد از قرار دہ ماہہ مرحمت خواہد شد،

قبلۂ حاجاتِ عالمیاں سلامت! از آنجا کہ قصبۂ شاہ گدہ و دھلی گانو از پرگنۂ بیر ہمیشہ بجاگیر ایں فدوی بود و مع ہذا در تمامی ولایتِ دکن شیلۂ[1] ہند، خوب قابلِ ارسالِ حضورِ پرنور غیراز شاہ[2] گدہ بہم نہ رسد، امیدوار است کہ آں ہر دو محل بحال حکم شود، و چوں مطلبِ اصلی آنست کہ مرشد قلی بہ موجبے کہ معروض داشتہ پرداختِ آں پرگنہ نمودہ عملِ کل پرگنہ را یکے قرار دہد، ایں مرید نیز آں محال را بعہدۂ اہتمام او واگذاشت[3]، حکمے کہ در بابِ تنخواہِ سزاوار خاں بصدور پیوستہ، ایں عقیدت سرشت او را بر آں آگاہ ساخت، چوں پرگنۂ انکوت وغیرہ قبل ازیں بشاہ بیگ خاں تنخواہ شدہ بود، مشار الیہ عوض پرگنہ نذربار و سلطان پور راضی گشت، لیکن از آنجا کہ آں ہر دو پرگنہ از جمع افتادہ، التماس دارد کہ یک کرور و شصت لک دام کہ بعہدۂ[4] الملک شایستہ خاں تن شدہ بود، باو مرحمت گردد و چہل لک دام باقی طلب را از جاے دیگر بیابد،

سرادقِ عظمت باد تا دِ دوام مربوط باد،

٧/٥٥

مرید عقیدت سرشت زمینِ خدمت بہ لبِ ادب بوسیدہ ذرہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ دو منشورِ لامع النور سعادت گنجور رحمتیں مزین بخطِ قدسی نمط و دو ئمین سراسر مرقوم بقلمِ جواہر رقم با خلعتِ سراپا مکرمت و عنایت متواتر پرتوِ ورود انداختہ تارکِ افتخار ایں فدوی را باوجِ فلکِ دوّار رسانیدہ تسلیماتِ مریدی و آدابِ بندگی بجا آوردہ، سربلند و سرفراز گشت، و بر احکامِ مطاعہ

---

[1] ت۔ و محذوف، [2] شائد ایں سیم است کہ نوعے از انواعِ انگور است، و ایں علاقہ براے انگور دکنی مشہور بود، [3] س۔ غیر از شاہ گدہ بہم نمی رسد، [4] ن۔ خواہد واگذاشت

[5] س۔ بعمدۃ الملک،

آگہی یافت انشاء اللہ تعالیٰ در ہر باب مطابقِ یرلیغ مقدس بعمل خواہد آمد، شکرِ عنایات کہ از کمینِ ذرہ پروری بظہور پیوستہ چگونہ ادا تواند نمود حق جلّ شانہ سایۂ بلند پایۂ اعلیٰ حضرت را بر مفارقِ مریداں ابدالدہر مبسوط داراد،

در بابِ جواہرِ شایستۂ پسندِ اقدس حسب الحکم الارفع بقطب الملک قدغن شد کہ بموجبِ نوشتۂ خان سعادت نشان عمل نمودہ تساہل نورزد، مرشد قلی خان را کہ بمقتضائے بندہ نوازی از پیشگاہِ کرم پایۂ اعتبارِ او بعنایتِ خطابِ خانی برتری گرفتہ ا[1] ازیں مضمون حکمِ لازم الاتباع اطلاع دادہ تاکید نمود کہ در بالائے گھاٹ عمل بٹائی جاری ساختہ نوعے چند بکار برد کہ موردِ تحسین و آفریں گردد، و ملتفت خاں کہ بمحض تفضل بعطیۂ علم مباہات اندوختہ نیز برائے اجرائے عمل بٹائی در محال پایاں گھاٹ کہ بسیار عمدہ و کد طلب است حکم رسانیدہ، آنچہ دریں باب بخاطرِ او رسیدہ از عرضداشتِ او مذکورِ قدسی انجمن خواہد گردید،[2] ملتمسِ ایں مرید را کہ در بارۂ مفتخر خاں نمودہ بود، درجۂ قبول بخشیدن سببِ از دیادِ سرفرازیِ ایں ارادت آئین گشت، ایزدِ متعال فراواں سال کشتِ آمالِ عالمیاں را از سحابِ مراحمِ قبلۂ جہانیاں سرسبز داراد،

حکم شدہ کہ "آں مرید بایستے او را نزدِ خود نگاہ داشتہ ترتیب می نمود" شاہ بیگ خاں را کہ در اورنگ آباد بیکار است بفتح آباد می فرستاد،

پیرِ دستگیرِ صافی ضمیر سلامت! از آنجا کہ بندہائے تعنیاتِ صوبجات چناں قرار گرفتہ اند کہ در صوبجات تا بخدمتے از خدماتِ فوجداری و قلعہ داری و مانندِ آں نامزد نشوند ترقی نمی کنند[3] مفتخر خاں کہ برادرِ خوردش بعنایتِ خطاب و خدمتِ بخشیگری و اضافہ منصب امتیاز یافتہ از روئے کار طلبی ظاہر ساخت[4] کہ اگر بخدمتِ فتح آباد تعین شود، آنچہ لازمۂ سعی و اہتمام است بجا خواہد آورد،

[1] س اورا از مضمون [2] ب خواہد گردد [3] منفخر خان [4] س ظاہر خواست،

بنابراں ایں مرید نظر بفہمیدگی و کاردانی مومیٰ الیہ نمودہ او را بہ انصوب دستوری داد، و چوں پیش از ایں
دریں صوبہ بندہاے عمدۂ ایں فدوی بودند دریں لاغیر از ایں و کنیاں کسے کہ پیش منصب و جمعیت باشد
باشد اگر یک بندہ مثل شاہ بیگ خاں پیش ایں مرید باشد گنجائش دارد،

کعبۂ حاجاتِ کائنات سلامت! محمد صفی کہ بخدمتِ بخشی گریِ دکن سربلند است، چوں
خانہ زادِ کارآمدنی است، و دریں وقت کہ بعض بندہا با التماسِ ایں مرید بہر گونہ نوازشِ بادشاہانہ
کامیاب شدہ اند، بہ تفضلاتِ بیدریغِ اعلیٰ حضرت امیدوار ترگشتہ اگر او نیز بعطیۂ خطاب سرفراز
شود، از بندہ پروری و خانہ زاد نوازی بعید نخواہد بود،

حکمِ اقدس بنفاذ پیوستہ کہ "حسب الالتماسِ آں مرید ہوشدار[1] بخدمتِ داروغگیِ توپخانہ
بمنصبِ ہشتصدی ذات و چہارصد سوار سربلند شد"

قبلۂ مراداتِ بندہاے سلامت! ایں فدوی تا او را شایستۂ منصبِ ہزاری ندید، ہفتصدی
تجویز نمودہ، خانہ زاد قابلِ تربیت است، دیگر ہر چہ بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو می انداز د صواب است،
سرادقاتِ خلافت و عظمت با اوتادِ خلود مربوط باد،

$\frac{۸}{۵۶}$

مریدِ اخلاص سرشت آدابِ عقیدت و ارادت از خلوصِ نیت و صفائی طویت بجا آوردہ،
ذرہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ دریں ایامِ خجستہ فرجام دو منشور لامع النور متواتر پرتو در
بخشید، شرف بر شرف افزود و تسلیماتِ مریدی بہ تقدیم رسانیدہ، بر والا مضامین آگہی یافت،

حکمِ جہاں مطاع لازم الاتباع زینتِ صدور گرفتہ کہ "چوں ہنگامِ بارش بسر آمدہ، آں
مرید بے تعلل روانۂ دولت آباد گردد"،

---

[1] ب۔ ہشدار[2] تم انداخت،

پیر دستگیر و مرشد صافی ضمیر سلامت! از انجا که امسال درین ولایت باران نسبت بسال[1] در آخرِ موسم بسیار شد و خیلے شدت نمود، بامتداد انجامید، چنانچه نقل و حرکت صعوبتے داشت، بنا بران ہشتم ذیقعد که قبل ازیں مقرر شده بود برآمدن از برهان پور میسر نگشت، انشاء الله تعالی هفتدهم ذی الحجه عزیمتِ دولت آباد نموده، بعد از وصول حسب الحکم الاقدس اکثر اوقات در انجا بسر خواهد برد،

عنایتِ خطاب مجد صفی موجبِ مزید سرفرازی این مرید اخلاص آئین گردید، ایزد بیهمال ظلال مکرمت و افضالِ اعلیٰ حضرت را بر مفارقِ مریدان فراوان سال مستدام داراد،

یرلیغِ معلیٰ بعزِ نفاذ پیوسته که «در ارسالِ مبلغے که از سرکارِ گردون مدارِ اعلیٰ و سرکارِ نواب بیگم صاحب در خزانهٔ عامرهٔ سورت فراهم آمده، فرمان عالیشان بحافظ ناصر[2] صادر شده، این مرید معتمدے از ملازمانِ خود را بسرحدِ پرگنهٔ سلطان پور بفرستد»

قبله و کعبهٔ حقیقی سلامت! چون یکے از نوکرانِ این فدوی با جمعیتِ خوب در بگلانه میباشد و درین ولا بنابر اوازخان بدان صوب رخصت شده، این معنی را بدرگاهِ جهان پناه عرض داشته[3] التماس دربارهٔ خود نمود، لهذا این مرید برائے محافظت و همراهیِ خزانه نشانے از روئے تاکید باو فرستاده، فوجدارِ بگلانه[4] را نیز قدغن نمود که نهایت حزم و احتیاط بکار برده، از حدودِ خویش بسلامت بگذرانند، از انجا که موسیٰ الیه خانه زادِ قدیم است اگر ملتمسِ او درجهٔ پذیرائی بیابد، زهے سرفرازی[5] او،

آفتابِ عالمتاب خلافت بر ساکنانِ عرصهٔ ربعِ مسکون تابان[6] بماناد،

---

[1] تم - د «محذوف [2] تم حافظ ناظر [3] تس و تب، عرضداشت [4] تم و از آنجا،

[5] تب برائے روزے، تم سرافرازی او،

[6] تم تابنده.

۳

قیامِ دولت آباد

۱/۵۷

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده وظائف[1] ارادت و بندگی بجا آورده. ذرّه مثال بمسامعِ جاه و جلال می رساند که این عقیدت آئین شانزدهم شهر ذی الحجه[10] چنانچه پیش ازین معروضداشته[2] از برہان پور برآمده و محمد طاہر را که مدتے دریں ملک بسر برده، بر خصوصیاتِ عملِ این ولایت واقف گشته و خاطر ازین مرید از حسنِ سلوک او با سکنه[3] و رعایا جمع بود، در آنجا گذاشته، عزیمتِ دولت آباد نمود، و از کوتل[4] خردا پور[5] که جانبِ راستِ توندپور[6] بفاصلهٔ دو نیم کروه واقع است و نسبت بکتلِ روہنگره[7] وغیره سهولتِ تمام داشت عبور کرده، چهاردهم محرم مکرم که منجمانِ اینجا اختیار نموده بودند، داخلِ دولت آباد شد، امید که بیمنِ نیتِ حق طویتِ اعلیٰ حضرت پرداختِ مهماتِ این ولایت نیز بدستورِ پایان گهات صورت گرفته جرائے عملِ بنائی که حسب الحکم الاقدس قرار یافته سببِ ازدیادِ آبادی گردد،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! چوں این فدوی را برائے خدمتِ دیوانی آدمِ فهمیدِ کاردانِ درکار است و مرشد قلی خان با وجودِ خدمتِ مرجوعهٔ خویش این خدمت را نیز سر براه میتواند نمود، اگر حکمِ مقدس شرفِ نفاذ یابد[11] امورِ دیوانی را بدو تفویض نماید، والا بازیکے از ملازمانِ خود را بداں خدمت نصب[8] کند، دیگر بهر طریق که ارشاد شود متضمنِ بهبودِ این مرید خواهد بود،

آفتابِ عالمتابِ خلافت و جهانبانی تا انقراضِ دوراں بر مفارقِ جهانیاں تابانی نام[9]

---

[1] س و ب: "و" محذوف [2] س و ب: عرضداشت [3] س: سکینه [4] س و ب: ازکوتل [5] س: فردا پور، م: هردیوار

[6] م: تواندپور بمفاصله [7] س: رو هنگره، م: رو به گره [8] س: نصیب [9] م: آباد [10] م: ذی حجه [11] س و ب: یافته، م: "امور" محذوف

۲
۵۸

مرید اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده، ذرّہ آسا بعرضِ اقدس میرساند کہ بورود دو منشور لامع النّور کہ متواتر شرفِ صدور یافتہ بود امتیاز حاصل نمودہ، تسلیماتِ مریدی و آدابِ بندگی بجا آورد، در فرمانِ اوّل حکمِ اشرف بنفاذ پیوستہ کہ "آں مرید صد نفر دیگ انداز از قلاعِ دکن انتخاب نمودہ بحضورِ پرنور بفرستد"

قبلہ و کعبۂ حقیقی سلامت! ایں فدوی بمجرّد اطلاع بر مضمونِ یرلیغِ گیتی مطاع متصدیاں را قدغن کردہ کہ توپ اندازاں را از قلاع طلبیدہ از نظرِ ایں مرید بگذرانند، تا جمعیتے[1] را کہ شایستگی داشتہ باشند بدرگاہِ جہاں پناہ روانہ[2] سازد، ہرگاہ کہ از قلاع بیایند پنجاہ نفر روانہ کردہ، بعد ازاں کہ عوضِ فرستادہا نگاہ داشتہ آید، تتمہ را نیز بدرگاہِ والا رخصت خواہد نمود،

اما ازانجا کہ حقیقتِ توپ اندازی و د توفِ آنہا پوشیدہ نیست و فرستادنِ آنہا بدرگاہِ معلی محض برائے پاسِ حکمِ اعلیٰ است و در بیجاپور و گلکندہ توپ اندازانِ خوب نشان می دہند، و دنیاداران آنجا باوجود لافِ عقیدت و بندگی و شمولِ عنایات و تفقداتِ بے اندازۂ بادشاہانہ کہ زیادہ از حوصلۂ آنہا شدہ و میشود دریں لیساق ظفر مساق کہ بخیریت نوبتِ چہارم بوقوع خواہد آمد ہیچ گونہ خدمت بتقدیم نرسانیدہ، اگر حکمِ اقدس دریں باب بآنہا صادر گردد سعادتِ خود دانستہ امتثال خواہند نمود ،

در منشورِ ثانی یرلیغِ واجب الاتباع کرامت ورود گرفتہ کہ "چوں در صوبۂ دکن داروغگیِ توپخانہ خدمت کلانیست و ہوشدار لیاقتِ آں ندارد، اگر صفی خاں قبول ایں خدمت نماید و آں را با خدمت بخشی گری فراہم تواند آورد، آں مرید باو بفرماید[3]، و الامیر احمد رضوی ہم بد نیست، خدماتِ بادشاہی را فہمیدہ بردمِ بادشاہی[4] میفرمودہ باشد"

---

[1] ب: جمعیتے [2] ب: لفظ "روانہ" و "سازد" کے درمیان یہ عبارت زائد ہے: "۔۔۔ یرلیغ اعلیٰ حضرت امیدوار خطاب است تا موجب ازدیاد اعتبار او گردد، بلتفت خان نیز اگر علم عنایت شد باعث افتخار اوست در باب پرگنہ" (در اصل یہ عبارت خلاصے کی ہے) [3] ب: نمایند [4] ب: بردم می فرمودہ باشد،

مرشدِ جهانیان سلامت! بر ضمیرِ صافی اعلیٰ حضرت هویدا است که این مرید از سن هیزده سالگی بخدمتِ صوبداری قیام می نماید، هرگز خدماتِ بادشاهی را بیجا[1] تجویز نکرده والا چگونه درجهٔ پذیرائی می یافت، تا حال سجلّیس از تجویز کردهاے فدوی مصدرِ امرے که نباید نشده[2]، چون فهمیده بود که داروغهٔ توپخانه را با وجود سربراهی و دیانت و وقوفے از تفنگ اندازی و لوازمِ این خدمت بایدا و را که بهره ازین کار دارد، و تفنگچی اول است، خانه زادِ درگاه دانسته تجویز نموده[3] بود، درین ولا هر چند از و چیزے که خلافِ دیانت و امانت بوده باشد بظهور نرسیده، چون مرضیِ اقدس نیست، حسب الحکم الارفع صفی خان را از نویدِ این عنایت و خانه زاد نوازی آگاه ساخته، لیکن از آنجا که جمع میانِ این خدمت و بخشی گری صوبتے دارد و حقیقتِ جاگیرهاے دکن پوشیده نیست و بدونِ مصالحِ این نوع، خدماتِ عمده متمشّی و دلگرمی[4] نمی شود، امیدوار است که بتقریبِ این خدمت باضافه سرفراز گشته از روے دلگرمی بمراسم هردو خدمت بپردازد. میر احمد رضوی نیز چنانچه بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو انداخته بد نیست،

در بابِ ارسالِ انبه زینتِ نگارش یافته بود،

قبلهٔ دارینِ مریدان سلامت! اگرچه این عقیدت آئین بموجبِ نوشتهٔ وکیلِ دربارِ معلّیٰ که از پیشگاهِ خلافت مکرر باد تاکید شده، قبل از آنکه انبه خسته به بندهٔ همه جا مردم برائے محافظت تعین نموده، قدغن کرده، اما چون امسال در دکن انبها خوب ببار نه نموده[5]، خصوصاً انبهٔ "بادشاه پسند" که اصلا بار نیاورده، چنانچه این معنی از وقائعِ صوبه بمسامعِ جاه و جلال رسیده باشد[6]، حتی المقدور در فرستادنِ آن کوتاهی نخواهد رفت، بمیر صابر و داراب خویشِ ملتفت خان که در برهان پور اند و بآنها نیز درین باب حکم شده، تاکیدات بلیغ[7] نموده که انبهٔ قابلِ ارسالِ حضور سرا سر نور که به برهان پور فرستاده خواهد شد[8] باحتیاطِ تمام مصحوبِ ڈاکچوکی بادشاهی

[1] ب بجا. [2] ب شده [3] ب تجویز نموده کردهائے که این فدوی درین ولا، [4] ب ملتمس نمی شود،
[5] ب خوب بار نیامده، [6] ب "باشد" محذوف [7] ب بلیغ [8] ب خواهد باشد،

متواتر می فرستاده باشند، امید که خوب برسد،

سرادقِ سلطنت و حشمت باد تا بخلود و دوام منوط و مربوط باد،

۳ / ۵۹

مریدِ اخلاص سرشت بعد ادائے مراسمِ عقیدت و لوازمِ ارادت، ذرّہ صفت بعرضِ مقدّس معلّی میرساند، منشور لامع النورِ آفرین مزین بخطِ قدسی نمط که درین ولا از پیشگاهِ والا شرفِ صدور یافته بود در عرض یک هفته پرتوِ ورود انداخته سعادت بر سعادت افزود، این فدوی تسلیماتِ بندگی بجا آورده آں صحائفِ شرف و کرامت را آرایشِ تارکِ مباهاتِ خود ساخت،

مرقومِ قلمِ جواهر رقم گهربار در نثار گشته که "هرچند نظر بآنکه دریں سه سال آں مرید پرداختِ صوبجاتِ دکن از قرارِ واقع نموده، بایستے تمام تیولِ او دراں صوبجات تنخواه باشد، تا در افزونیِ آبادانی می کوشید، امّا چوں از رهگذشت[1] قلتِ حاصلِ جاگیرِ دکن نقصانے بآں مرید می رسید[2] و دو سالِ دیگر نیز ده کرور دام[3] بقرار ده ماهه[4] نقد از خزانهٔ صوبهٔ مالوه تن شده، ده کرور دام تتمهٔ نقدی را از نصفِ ربیع نوبت[5] نیل یا پرگنهٔ نذربار در صوبجاتِ دکن از محالِ جاگیرداراں انتخاب نموده بگیرد"،

پیر دستگیر سلامت! اگرچه پرداختِ مهماتِ پرگنات بعهدهٔ دیوانیان است، و آنچه بقدرِ مقدور در تکثیرِ زراعت و توفیر[6] عمارت نهاوں نورزیده اند لیکن سعی و اهتمامے که دریں فرصتِ اندک در بابِ بیش آمدنِ ایں ولایت ازیں مرید بظهور رسیده، چوں عرضِ آں لاف و گزاف بود و ایں فدوی بدیں شیوه کمتر آشنا است، بنا برآں هرگز دریں وادی نیامده راضی نه شد که دیوانیانِ اینجا نیز ایں معنی را معروض دارند، هرگاه ایں مرید تقدیمِ خدماتِ پیر و مرشدِ دو جهانی را بمنزلهٔ طاعاتِ پروردگارِ حقیقی

---

۱ س رهگذر، ۲ س میرساند، ب می رسید، در سالِ دیگر، ۳ ب- "دام" محذوف
۴ ب دو ماهه ۵ ب قوی نیل، ن یونت نیل ۶ ن توقیر،

عزّ اسمه تصوری می نموده باشد حتی الامکان در نظم و نسقِ معاملاتِ این ملک چگونه بتقصیر از خویش راضی خواهد گشت، ولایتے که از مدّتے بجهاتِ کثیره ویران و خراب شده اگرچه معموری آں در عرضِ دو سه سال چنانچه باید صورت[2] نیابد از غفلت و کوتاهی نیست، و معهذا دریں سال از توجه باطن فیض مواطنِ اعلیٰ حضرت در اکثر محالِ بالاے گهات و پایان گهات قریب یک سواے از جمع عملِ دیانت خاں اضافه آمده، چنانچه بتفصیل از عرائضِ دیوانیاں بعرضِ والا خواهد رسید، انشاء الله تعالیٰ بمرور و تدریج آثارِ آبادانی ظاهر خواهد شد،

عنایتِ ده کرور دام نقدی از خزانهٔ عامرهٔ صوبهٔ مالوه که محض تفضل و مرید نوازی است باعثِ امتیاز و سربلندی گردید، بازاے این مکرمتِ بے پایاں تسلیماتِ مریدی بتقدیم رسانیده، توفیقِ اداے شکرِ آں را از درگاهِ ایزدِ بے نیاز مسئلت مینماید، سایهٔ بلند پایهٔ مراحم و تلطفاتِ بے اندازهٔ اعلیٰ حضرت بر مفارقِ مریداں مستدام بماناد،

بر ضمیرِ منیرِ خورشید نظیرِ پیرِ دستگیر هویدا است که این مرید با اخراجاتِ بے فائده کمتر پرداخته، آنچه از تفضلاتِ مرشدِ حقیقی میابد بصرفِ علوفهٔ سپاه مینماید، و دریں مدت انتظام جمعیتِ این مرید از وجه نقدی بوده، بر تقدیرے که فتورے دراں واقع شود، بقدرِ آں تفرقه بحالِ جمعیت راه خواهد یافت، چوں از پیشگاهِ خلافت بخدمتِ این صوبهٔ عمدهٔ سرحد سرفراز است و بند و بستِ آنرا موافقِ مرضی طبعِ مقدس بر ذمهٔ عقیدتِ خویش لازم می داند، درصورتے که جاگیرِ تیول داراں را انتخاب نموده در طلبِ نقدی بگیرد، اگر[1] عوض تنخواه نشود، آں جماعت را بواسطهٔ بیچاکری بدرگاهِ جهاں پناه رخصت میباید کرد، حال آنکه بودنِ جمعیتِ خوب دریں صوبه بنا بر مصلحتِ ملکی ضرور[3] مینماید، و گر عوض بانهانش[4] تن شود، هر چند پاے باقی[5] دریں ولایت نمانده که به تنخواهِ آں جماعت وفا کند، چوں محالِ زبون

---

۱ ب: "اگر" محذوف ۲ ب: صورت ۳ ب: ضرور محذوف ۴ ب: آنهانش ۵ تن - پاے باقی.

عوض پرگناتِ جید بآنها باید داد، البته این معنی سببِ برهم خوردگی و دل شکستگیِ بندها خواهد شد، یقین که انچه درین باب بخاطرِ ملکوت ناظر رسیده متضمنِ صلاحِ حال و مآلِ این مرید که کارهاے خود را بکرمِ الٰهی وعنایاتِ مرشدِ حقیقی سپرده خواهد بود، اطاعتِ الحکم الاقدس[1] برخے از محالِ خالصه شریفه تیول داران را بموجبِ افراد جداگانه انتخاب کرده ارسال داشته، امید وار است که ایستادهاے پایهٔ سریرِ خلافت مصیر نظر بدٖ ماهه نقد که این مرید می یافت ونقصانِ خرچ وآفت که در جاگیرداری میرسد نموده دو کرور دام را ازین پرگنات که حاصلِ آں سراسری شش ماهه نیست بعد تخفیفے که از روے تفضل حکم شود، از ابتداے فصلِ خریفِ یونت ئیل[2] این فدوی تنخواه کنند، محصولِ پرگنه ندربار انچه این مرید معروض داشته بود وصولی بے آفت است، و دیوانیانِ حضور اشرف یافت حساب نموده، بمسامعِ جاه وجلال رسانیده اند، کیفیت حاصلِ سنواتِ گذشتهٔ پرگنهٔ مذکور با حاصلِ سالِ هزار وشصت وسیوم که عمل تبائی است از اوراقِ علحده سمت وضوح خواهد گرفت، درین قسم امور خلاف معروض نمی تواں داشت،

ازانجا که آں پرگنه قبل ازین بمبلغِ شصت لک دام به بهائی مراد بخش مرحمت شده بود، اگر بهمال جمع نقدی باین فدوی نیز تن گردد، عین عنایت است، در صورتِ پذیرائی یافتنِ این ملتمس، چوں محصولِ بیعِ آں پرگنه را که درین ملک بیشتر رس است و تا حال اثرے ازاں نمانده، سزاوارخاں متصرف گشته باز گردانده حصهٔ[3] نصف ربیعی براو دشوار خواهد بود، امید وارست که تنخواهِ آں نیز از ابتداے فصلِ خریف قرار یابد، بعد ازانکه مقدمهٔ تنخواه ندربار مشخص شود در بابِ سزاوارخاں مطابق یرلیغِ اعلیٰ کاربند گردیده، اگر موافقِ طلبِ او جاگیر درانجا بهم رسد فبها، والا او را بدرگاهِ آسمان جاه ستوری خواهد داد،

ضابطهٔ داغ نوعیکه بمقتضاے عمومِ لطف وکرم مقرر شده، بسببِ مزید انتظامِ احوالِ بندها

---

[1] تب. حکم الاقدس، ق. اطاعة لحکم الاقدس [2] تب. قوی ئیل، ق. یونت ئیل [3] تب. گردانید،

گشتہ از ابتداے ورودِ فرمان عالی شان بعمل خواہد آمد،

سرادقِ عظمت باد تا بادِ خلود مربوط باد،

۴۴
۲۰

بعد اداے آدابِ عقیدت و ارادت ذرہ صفت بعرضِ مقدسِ اعلیٰ میرساند، فرمان والا شان مکرمت عنوان مزین بخطِ قدسی نمطِ خاص کہ در جوابِ عرضداشت ایں مرید فدوی شرفِ صدور یافتہ بود، سعادتِ وصول ارزانی داشتہ موجبِ امتیاز این عقیدت آئین گردید تسلیماتِ بندگی بجا آوردہ، آں صحیفۂ عزت و کرامت را آرایشِ تارکِ مباہاتِ خود ساخت، عنایات و تلطفاتِ بے اندازہ از مطاویٔ منشورِ لامع النور پرتوِ ظہور انداختہ، اداے شکرِ آں مقدورِ زبانِ قاصر بیان نیست، حق تعالیٰ سایۂ مرید نوازیٔ اعلیٰ حضرت را استدام وارزاد،

مرقومِ قلم جواہر رقم شدہ بود، کہ "انبۂ بادشاہ پسند پیش از چہار پنج مرتبہ نرسیدہ، سال آیندہ از درگاہ معلّٰی شخصے تعین کردہ خواہد شد کہ باہتمامِ خود انبہ ارسال می داشتہ باشد"

پیر و دستگیر سلامت! تعین فرمودن یکے از بندہاے حضورِ پرنور براے ایں کار بسیار خوب بخاطرِ مبارک رسیدہ، دریں موسم ہمگی سہ انبہ[1] از درختِ بادشاہ پسند نزد ایں مرید آوردہ بودند، تا معلوم شود کہ قابلِ ارسال شدہ یا نہ، باقی ہر چہ بود از ہمانجا بحضورِ فائض النورِ اقدس مرسل گردیدہ، وجہ کمیِ انبۂ[2] بادشاہ پسند نوعے کہ پیش[3] ازیں مکرر بعرضِ مقدس رسیدہ آن است کہ ازاں درخت یک شاخ ماندہ کہ بار می آید، دیگر شاخہاش از تند باد شکستہ، ایں فدوی چگونہ راضی تواند شد کہ انبۂ لائقِ صرفِ خاص دریں جا صرف شود،

حکمِ اشرفِ اعلیٰ بنفاذ پیوستہ کہ "ازاں مرید بسیار بدیع نمود کہ در عذرِ پیش نیامدن صوبجات و کن

[1] س: سہ انب، [2] ب: شد، [3] س: انب، [4] ب: نوعکہ پیش ایں مقرر بعرض،

عرض داشته که پرداختِ مهماتِ پرگنات بعهدهٔ دیوانیان است؛

قبلهٔ دو جهانی مریدان سلامت! اگرچه خدمتِ بندوبست و نظم و نسقِ این مملکت از پیشگاهِ خلافت بایں مرید مفوض است، لیکن چون جزو رسی[1] کارِ دیوانیان میباشد، و بذاتِ خویش مباشرِ آن نمی تواں شد، بنابراں حقیقتِ حال را معروض داشته بود، از انجاکه این اخلاص سرشت در تقدیمِ خدماتِ پیر و مرشدِ حقیقی زیاده از انچه برائے معاملاتِ خود سعی توان کرد، جهد و کوشش بکار می برد، در تکثیرِ زراعت و عمارتِ این ولایت نیز بقدرِ امکان تقصیر نه رفته، درین صورت برهر تقدیر خواه تنخواه طلب نقدی بدستورِ سابق مقرر باشد و خواه عوضِ آں جاگیر مرحمت شود، وظائفِ خدمت و مراسمِ مریدی بجا آورده، اصلا بتهادن از خود راضی نخواهد گشت، این فدوی انچه نظر بمصلحتِ مُلکی بایستے معروض داشت، قبل ازیں عرضداشت نموده یقین که هرچه بخاطرِ ملکوت ناظرِ اعلیٰ حضرت که مرأتِ حقایق نما است پرتوِ صواب می اندازد بے حکمت نخواهد بود،

دربابِ سزادادنِ خاں مطابقِ حکمِ لازم الاذعان بعمل آورده، و او را عنقریب رخصتِ درگاهِ سلاطین پناه خواهد نمود،

کعبهٔ حاجاتِ عالمیاں سلامت! کیفیتِ بقایاے پیشکشِ سنواتِ گذشته که بر ذمهٔ زمیندارِ دیوگده مانده، صورتِ وصولِ آں از افرادِ جداگانه بعرضِ مقدس خواهد رسید، چوں زمیندارِ مذکور بندهٔ دولت خواه برجادهٔ عبودیت مستقیم است، و هر سال مبلغِ یک لک روپیه از وجهِ پیشکش او را بسرکارِ گردون قرین واصل باید ساخت و بوقوع[2] حاصلِ محالِ زمینداریِ او نسبتِ سابق رو بکمی آورده از عهدهٔ ادائے بقایا بر نمی تواند آمد[3]، و از عنایاتِ بادشاهانه پیشکشِ زمیندارِ چانده در کل معاف گشته، او نیز امیدوار است که بقایاے سابق باد معاف شود، تا فی الجمله سبکبار گردیده وجهِ پیشکشِ مقرری هر سال بخزانهٔ عامره می رسانیده باشد،

آفتابِ عالمتابِ خلافت از مطلعِ شوکت و ابهت تاباں بماناد،

---

[1] ب ضروری، . . . [2] س و بسببِ وقوع، [3] ب از عهدهٔ بقایا بر نمی تواند آمد،

٥/٦١

مرید عقیدت سرشت آداب ارادت از خلوص طویت بجا آورده ذره مثال بمسامع عز و جلال میرساند که منشور لامع النور سعادت گنجور مزین بخط قدسی نمط غره ماه[1] ربیع الاول شرف ورود ارزانی داشته باعث امتیاز این فدوی گشت، از توجه بصوب مستقر[2] خلافت اکبرآباد و تفرج[3] مسجدے که حسب الحکم الاقدس اساس یافته و مراجعت بدار الخلافت شاهجهان آباد زینت نگارش یافته، بنائے که معمار همت[4] والا متوجه تاسیس آن باشد از تعریف و توصیف مستغنی است، حق تعالی آنحضرت را فراوان سال بانی مبانی خیرات داشته، انتظام کارگاه آفرینش را بوجود فائض الجود[5] مربوط کناد،

حکم جهان مطاع که درباب ارسال ده هزار بان نفاذ پیوسته، امتثال آنرا سعادت خود دانسته مطابق فرموده بعمل خواهد آورد،

آفتاب عالمتاب خلافت و جهانبانی از مطلع خلود و دوام تابان و نورافشان بماناد،

٦/٦٢

مرید عقیدت سرشت زمین خدمت بلب ادب بوسیده وظائف ارادت از صفائی طویت بجا آورده ذره آسا بموقف عرض والا می رساند، منشور لامع النور سعادت گنجور که در جواب عرضداشت این فدوی بقلم قدسی رقم زینت نگارش یافته بود، شرف ورود ارزانی داشته، سبب امتیاز و مباهات این مرید گردید، آداب تسلیمات[6] بندگی بتقدیم رسانیده آن مثال عدیم المثال را آرائش تارک عزت خود ساخت، درباب[7] ارسال بان حسب الحکم گیتی مطاع عمل نموده، متعاقب هزار بان خوب راست رو مصحوب یکے از منصب داران روانه حضور پرنور ساخته بعد ازان نیز بهمان دستور بهر دفعه یک یک هزار خواهد فرستاد،

حکم اقدس نفاذ پیوسته که چون از جانب بنگاله و اودیسه فیل نر و ماده کمتر بدرگاه جهان پناه

---

[1] م "ماه" محذوف، [2] ب مقر خلافت [3] س متفرج م تفرج [4] ب همت والا متوجه ...... فراوان سال محذوف،
[5] ب فائز الجود، [6] س آداب تسلیمات و بندگی، [7] ب باب محذوف،

می آید این مرید مقرر کند که قطب الملک از جملهٔ ہشت لک روپیه که هر سال بسرکار معلّی میرساند، عوض نصف زر فیل میداده باشد؛

پیر دستگیر و مرشد صافی ضمیر سلامت! اگرچه حقیقت دخل و خرج[1] خزانهٔ عامرهٔ اینجا قبل ازین بمسامع جاه و جلال رسیده لیکن برای اطاعت یرلیغ واجب الاتباع بموی الیه نوشت که چهار لک روپیه نقد و چهار لک روپیه را فیل نر ناده میفرستاده باشد،

عنایت اضافهٔ منصب و ایالت صوبهٔ گجرات به بهائی مرادبخش موجب مزید امیدواری سایر مریدان گردید، از عهدهٔ ادای شکر مراحم بیکران اعلیٰ حضرت چگونه توان برآمد حق عزشانه سایهٔ بلند پایهٔ پیر و مرشد حقیقی را فراوان سال پاینده دارد که بمحض تفضّل مریدان را بانواع نوازش و عنایات[2] و اقسام نصیحت و موعظت سربلند میفرمایند،

مرشد مرید نواز سلامت! درین ولا از نوشتهٔ وکیل دربار جهان مدار[3] چنین ظاهر گشت که در باب[4] پرگنهٔ ایلچپور بر زبان قدسی بیان گذشته که تا هرگاه آن مرید پرگنه مسطور را نخواهش تمام گرفته و در جمع آن تخفیف رفته دیگر گفتگو چیست"؛

قبله و کعبهٔ مریدان سلامت! از آنجا که پیش ازین مکرر در حضور پرنور حکم شده بود که اگر آن مرید بعض محال تیولدار را عوض طلب نقدی بگیرد تنخواه آن بجمع مناسب مقرر خواهد شد بنا بران این فدوی از پرگنات جاگیر شاه بیگ خان در باب پرگنه ایلچپور التماس نموده، حقیقت حال حاصل آن را بمهر ملتفت خان دیوان، به بارگاه خلافت فرستاده بود، که تخفیف نظر بآن قرار یابد[5] تا دریافت ده ماهه[6] نقد بلاآفت چندان نقصان نشود، اگر مرضی طبع مبارک چنان است که البته این مرید پرگنه مذکور را همین جمع بگیرد، باوجود آنکه قریب

۱ه س دخل و خروج، ۲ه س عنایت ۳ه ب جهانیان مدار،

۴ه ب دروادی ۵ه س باید ۶ه ب ده ماهه،

و ولکے روپیہ کمی خواہد رسید چوں جان و مالِ مریداں فدائے رضاے اعلیٰ حضرت است از فرمان برداری چہ چارہ،

قبلۂ آمال و کعبۂ امانیِ جہانیاں سلامت! از آنجا کہ قلعۂ احمد نگر نزدیک[1] سرحد واقع شدہ و شاہ بیگ خاں کہ سابق نیز[2] خدمتِ محافظتِ آں حسن داشت، خواہشِ قلعہ داریٔ آنجا نمودہ اگر حکمِ ارفع اعلیٰ شرفِ صدور یابد، موصی الیہ را بدیں خدمت تعین ساختہ مرزا خاں را کہ خانہ زادِ درگاہِ سلاطین پناہ است، چندگاہ در حضورِ خود نگاہ دارد،

آفتابِ عالمتابِ خلافت از افقِ عظمت و حشمت طالع و لامع بماناد،

۷ / ۶۳

بعد تقدیمِ وظائفِ عقیدت و بندگی ذرہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ بوردِ دو فرمانِ خجستہ عنوانِ مزین بخطِ اقدس کہ در جوابِ عرض داشتِ ایں فدوی شرفِ صدور یافتہ بود، فرقِ مباہات باوجِ امتیاز افراختہ تسلیماتِ مریدی بجا آورد،

حکمِ اقدس بنفاذ پیوستہ کہ از ابتداے فصلِ ربیع یوئت نیل[3] عوضِ پرگنۂ ایلچپور نقدیہ آں مرید تن می شدہ باشد، آباداں ساختنِ دکن کہ بعہدۂ ایں مرید است از گذاشتنِ ایلچپور معلوم شد،

قبلۂ حقیقی سلامت! اگرچہ ایں مرید ہرگز ادعاے کارے نکردہ در خورِ استقلال ہرچہ شدہ و می شود ہمہ از تربیت و ارشادِ مرشدِ مرید نواز است، اما پرگنہ کہ در ہشت سال از جمع افتادہ باشد دریک[4] فصل و دو فصل آبادیٔ آں چگونہ صورت می یابد،

یرلیغِ عالم مطیع کرامتِ صدور یافتہ کہ حسب[5] الالتماسِ آں مرید مرزا خاں از حراستِ قلعۂ احمد نگر عزل[6] شدہ وجہ تغیرِ اورا بایستے معروض داشت، شاہ بیگ خاں را بجاے او تعین نماید، در پرگنۂ

[1] ب: نزدیک [2] ب: نمودہ محذوف [3] س: نولت بیل [4] ب: بریک فصل آبادی آن [5] ب: حسب الحکم الالتماس محذوف [6] ب: عزل محذوف

ایلچپور که بودنِ مردِ هوشیار آبادان کار در آنجا ضرورت است، بجلال کاکر یا ملتفت خان تنخواه داده، اگر خواهد بقدرِ اضافه هم[1] یکے از[2] اینها تجویز کنند،

قبله و کعبهٔ دو جهانی این مرید سلامت! سببِ تغیرِ مرزا خاں همان است که بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو انداخته، چوں یقین بود که حقیقتِ حالِ او بر پیش گاهِ خلافت هویدا است، باظهارِ آں نه پرداخته و نظر بخانه زادی او نموده، بودنِ او را به پیشِ خود مناسب دیده عرض داشته بود، شاه بیگ خاں را بقلعهٔ احمد نگر تعین کرده، در بابِ تنخواهِ تیولِ او و مرزا خان بموجبِ حکمِ گیتی مطاع بعمل آورد، و چوں جلال کاکر سپاهی صرف است و نسبتے با آبادان کاری ندارد، بنا بر وجودِ آں قبل ازیں بدو سه ماه بخدمتِ فوجداریٔ پونار که در سرحدِ دیوگده است، مقرر شده، چنانچه از واقعهٔ ایں صوبه بموقفِ مقدس رسیده باشد، و ملتفت خاں پرداختِ عمل بتائی پایان گهات در میان داشت، و بایں تجویز راضی نبود، بنا براں تفویضِ پرگنهٔ ایلچپور به یکے از اینها موقوف گشت، اگر به راو کرن که پانصدی ذات و پانصد[3] سوار برآوردی، پیش ازیں از[4] منصبِ او کم شده و آبادان کاریٔ او از پرگنهٔ کاندا پور که بجاگیرش بوده و تغیر شده، ظاهر میگردد، پانصدی ذات پانصد سوار کمی منصب مرحمت شود، و سوارانِ برآوردی براے خدمتِ ایلچپور دو اسپه و سه اسپه قرار یابد و پرگنهٔ مذکور در وجه طلبِ اضافه دعوضِ پرگنه پوسند[5] که در برار دار د تن نموده آید، و هر چه از اں پرگنه بماند بدیگر[6] بندهاے آبادان کار تنخواه شود گنجایش دارد، باقی انچه راے عالم آراے مملکت پیرا اقتضا، فرماید محض ثواب خواهد بود،

حسب الحکم الاعلیٰ بمتصدیاں تاکید نمود که بالفعل هفتاد و شش[7] باندار که در تمامی قلاعِ دکن موجود است چهل نفرِ اول انتخاب کرده، بزودی روانهٔ درگاه والا سازند و بعد ازاں که باندارانِ خوب بهم رسند،

[1] ب یکے [2] ب - ازینها، [3] ب "ذات و پانصد" محذوف. [4] ب بمنصب [5] ب بوسند، [6] ب بدیگر آبادانکار

[7] ب "باندار که در تمامی قلاع .... باندارانِ خوب بهم رسند" محذوف.

وعوضِ ضے نگاہ داشتہ میشود، پنجاہ نفر دیگر نیز بفرستند،

رستم برادرِ ایرج خاں رامی خواست (کہ) دستوری دہد کہ خود را باستلام عتبۂ خلافت برساند، لیکن چوں او بے بردہ کہ طلب او بدرگاہِ جہاں پناہ برائے ہمراہیٔ برادر است از روئے کار طلبی خواہش آں دارد کہ ہر آئینہ مصدرِ خدمتے گردد، و دریں صوبہ نیز وجودِ امثالِ او بجہتِ خدماتے کہ روی دہد ضرورت است، اگر حکم شود ہمیں باشد، والا او را رخصت نماید،

پیرم مرشدِ حقیقی سلامت! پیش ورودِ ایں منشورِ لامع النور، بوصولِ خلعت خاصۂ زمستانی کہ مصحوب محمد نصیر صاحبِ اہتمامِ کارخانۂ برہان پور بایں مرید عنایت شدہ بود، امتیاز و سربلندی یافتہ تسلیمات بجا آوردہ، از رائے توقف رخصت نمودہ، بملتفت خاں قدغن کرد کہ در سر انجامِ مصالحِ ضروریٔ کارخانۂ سرکارِ معلّٰی جہدِ بلیغ نماید،

آفتابِ جہانتابِ خلافت بر مفارقِ عالمیاں تاباں بماناد،

۸/۶۴

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و وظائفِ ارادت بجا آوردہ بموقفِ عرضِ مقدس میرساند کہ منشورِ لامع النور مزین بخطِ قدسی نمط کہ در جوابِ عرضداشتِ ایں اخلاص آئین عز صدور یافتہ بود، بوصولِ کرامت موصولِ آں مباہی گشتہ تسلیمات بندگی بتقدیم رسانید،

حکمِ ارفع اعلیٰ زینتِ نفاذ یافتہ کہ چوں تفویض خدمتِ ایلچپور بتبلِ راو کرن راجپوتے مناسبت نداشت، لہذا آں خدمت باسد اللہ ولد رشید خاں مقرر گشت، کار ہا را یکسے باید فرمود کہ از عہدہ تواند آمد،

پیرو مرشدِ حقیقی سلامت! آنچہ بخاطرِ ملکوت ناظر می رسید محض صواب ست و ایں مرید با ایں ہمہ

---

۱ ب۔ بعوض، ۲ س بے بردہ، ۳ ب ضرورتی، ۴ ع "کہ" محذوف ۵ س نفاذ گرفتہ،
۶ ع لہذا اسد اللہ ولد رشید خان بایں خدمت مامور گشت، ۷ ب بیکے ۸ س و ب آنکہ

تصورِ فہم[1] آں را کجا تواند دریافت، لیکن چوں[2] خدمتِ ایلچپور دریں ایام غیر از[3] جاگیرداری و آباداں ساختن آں کارے نیست، و ایں فدوی در پیشگاہِ خلافت متہم است بہ بدسلوکی براجوتیہ[4] بنابراں حقیقت کمی منصب و آباداں کاری راؤ کرن نوعیکہ می دیدہ و شنیدہ معروض داشتہ بود، صوبہ واری برار بایں منصب و جمعیت از اسد اللہ نیز نمی آید، بموجب حکمِ اقدس او را بایلچپور والہام اللہ را بجانداد فرستادہ، جاگیر اینہا را بعنوانے کہ در ضمن فرمانِ عالیشان مثبت است[5] مقرر خواہد ساخت، کیفیتِ تنخواہ تیولِ شاہ بیگ خاں و مرزا خاں بطریقے کہ قرار یافتہ از افرادِ[6] جداگانہ بعرضِ[7] الاخواہد رسید،

نگاشتۂ قلمِ خجستہ رقم شدہ کہ پارچہائے کہ ایں مرید در برہان پور تیار نمودہ باشد بزودی بفرستد شکرِ ایں عاطفت و بندہ نوازی بکدام زبان ادا نماید تقصیرے کہ در تحصیلِ ایں شرف بوقوع آمد از رہگذر کمیابی کاریگران است، چہ بیشتر بافندہائے خوب در برہان پور در کارخانۂ بادشاہی و نواب بیگم صاحب جیو می باشند و جمعے کہ در کارخانۂ ایں فدوی بودند کارِ آنہا شائستگی پسندِ طبعِ اقدس نداشت، پارۂ اسباب کہ تا رسیدنِ نشیر[8] صورتِ اتمام یافتہ بود، سعادتِ دارینِ خود دانستہ ارسال نمود،

مرقومِ کلکِ دربار جواہر نثار گشتہ کہ از یں مرید عجب نمود کہ دیوانِ خود را بمحافظتِ برہان پور گذاشتہ تا حال کسے را دیواں نکردہ"

قبلۂ دو جہانی سلامت، موجبِ تاخیر دریں امر از مطاوی نشانے کہ بوکیلِ دربارِ جہاں مدار در جوابِ ہمیں مقدمہ کہ قبل از یں حسب الحکم والا[9] نوشتہ بود فرستادہ، مفصل بعرضِ مقدس رسیدہ باشد، دریں ولا بست و دوم رجب المرجب ضیاء الدین حسین را کہ سابقاً میر بخشی[10] ایں فدوی بود و ثانی الحال بایلچپور تعین نمودہ، بخدمتِ دیوانی منصوب ساخت،

نیرِ عالم افروزِ خلافت فراواں سال از افقِ عظمت و جلال تاباں بماناد،

[1] س "فہم" محذوف [2] ع "چون" محذوف [3] س و ع "باراجپوتیہ" [4] س و ب "از" محذوف [5] ب ثبت است [6] ب از عرض افزود [7] ب نصرا [8] ب جہاندار [9] س و ب "و" ورا [10] محذوف.

$\frac{9}{65}$

مرید عقیدت سرشت آداب بندگی و ارادت از صفائی طویت بجا آورده ذرّه صفت بموقف عرض مقدسِ معلّی میرساند که حقیقتِ صعوبت و دشواری ضابطهٔ داغ که بتازگی در پیشگاهِ خلافت قرار یافته وحسب الحکم الاقدس خال سعادت نشان افرادِ دستور العمل آں را نزدِ متصدیانِ دکن فرستاده بودند[1] مکرر داخلِ واقعه گشته، شاید بمسامعِ جاه و جلالِ والا رسیده باشد، لیکن چوں تا حال از بارگاهِ عظمت و جلال جواب ایں مقدمه بایں مرید صادر نشده و ضابطهٔ جدید که باوجود تاکیدات ایں فدوی که در بابِ اجرای آں نموده، غیر از متصدیانِ صوبه که براسے پاسِ حکم ابتدا سے ثلث خریف شملانِ ئیل[2] مطابقِ آں کار بند شده اند، از هیچ کس بعمل نیامده بسببِ مزید تفرقهٔ سپاه و افزونی مطالباتِ متعذر التحصیل[3] بود، و اعلیٰ حضرت از روے عنایت، ایالتِ ایں چهار صوبه را که ولایتِ کلان است و از جهتِ اتصالِ بسرحد و حاکمِ صاحب خزانه با جمعیت نسبتے به صوبهٔ بنگاله و گجرات ندارد، بایں مرید تفویض فرموده اند، بنابراں دریں ادای عرضداشت[4] نمودن لازم دید تا ثانی الحال محمول بر غفلت و نارسائی ایں فدوی نگردد،

پیر دستگیر سلامت! کیفیتِ لشکرے که بالفعل دریں صوبجات است و از عهدهٔ ضبطِ محالِ تیول خود بآسانی بر نمی تواند[5] آمد و کثرتِ جمعیت دنیا دارانِ دکن بر ضمیرِ منیر هویدا است و بحسبِ ضابطهٔ تازه اگرچه جمعیت[6] لشکر می افزاید، اما کیفیت که مطلوب است[7] اصلا نمی ماند، چه موافقِ ایں ضابطه علوفهٔ تابینان از بست[8] روپیه تا هفده و پانزده مقرر شده، و سوار از سابق[9] قریب نه هزار افزوده، جاگیرِ بیشتر منصب داران از سه ماه کمتر است، و پیدا است که ایں نوع مردم که بدیں قلیل نوکر باشند حالِ اسپانِ ایشاں چه خواهد بود، و از آنها چه کار خواهد کشود، باوجود آنکه پیش ازیں حصهٔ ذات را سه ماهی سواهی[10] و ثلث دهگنا خرچ پرگنات و سواری بحساب سی و دو روپیه در ماهه تنخواه می یافتند اکثرے ازینها[11] تا حال تمام بداغ نه رسانیده اند و تصحیحه نداده، و بدیں سبب مبلغهاے کلی مطالبهٔ تفاوتِ داغ و تصحیحه بنامِ هرکدام در دفاترِ ایں صوبه ثبت گشته، اکنوں که حصهٔ ذات

۱ ب نمودند ۲ ب میلان ئیل، س سیلان سیل ۳ ب مستند ۴ س عرضه داشت ۵ س بر تواند آمد ۶ ب کم است ۷ ب «است» محذوف
۸ ب از هشت روپیه ۹ ب کار بموافق شده ۱۰ ب هشتاد و یک س سوی ده یک ۱۱ س از ایشان،

یک ماهه و دو ماهه خواهند یافت، ظاهر است که بذاتِ آنها چه خواهد رسید، خاصه دریں هنگام که عملِ تباہی بمیان آمده، و اخراجاتِ پرگنات بتقریبِ محافظتِ غلات دو چنداں شده، و درباب تحصیلِ مطالباتِ فرمانِ عالیشان از روے قدغن بنفاذ پیوسته که "از حاصلِ جاگیر بعضے چهارم حصه و از جمعے پنجم و ششم حصه بازیافت می نموده باشند" معلوم است که بعد وضعِ مطالبه بدیں طریق چه خواهد ماند و از عهدهٔ سرانجامِ جمعیت چگونه میتواند برآمد، چوں همه وقت امنیت نمی باشد و تحمل که گاهے بجمعیتِ خوب احتیاج افتد، اگر اعلیٰ حضرت بنفسِ نفیس متوجه شده، بناظمانِ مهماتِ حضور پرنور حکم فرمایند تا بمآل[۱] کار نظر انداخته، دریں باب غور نمایند، از صلاحِ دولتِ ابد مدت دور نخواهد بود، دیگر هرچه راے مملکت پیراے خورشید ضیاے اقتضا فرماید عین صواب است،

قبلهٔ امانی و کعبهٔ آمال بندها سلامت! حسب الحکم الارفع الهام الله داد ولد رشید خاں را چاندور فرستاده اسدالله را باپیچپور دستوری داد، از آنجا که اسدالله خانه زادِ کار آمدنی قابلِ تربیت است و بخدمتِ کلانی سرفراز شده، اگر بمقتضاے ذره پروری بعنایتِ خطاب سرفرازی یابد موجبِ امتیاز و سربلندئ او خواهد بود،

آفتابِ عالمتابِ خلافت بر مفارقِ مریداں و بندها تاباں بماناد،

۱۰/۶۶

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده ذره آسا بموقفِ عرضِ والا میرساند که[۲] در حینے که آں مرید از پیشگاهِ خلافت بمنصوب دستوری یافت و دولِ جاگیرِ ایں فدوی بعرضِ مقدس رسید، یرلیغ بجالِ مطاع صادر شده بود که اگر بعد وصول بدکن براں مرید ظاهر گردد که پرگناتِ سیر حاصل تر

---

[۱] ب حصه جات، دو ماهه و یک ماهه [۲] س تا بانکار نظر انداخته ب تا بمآل نظر کار انداخته.

[۳] م "که" محذوف [۴] س و ب می رساند،

ازیں محال در تصرفِ تیولداران آنجاست و خواهد که بعضِ آں را بطریقِ معاوضه بگیرد مختار است" و این ید باوجود چنین حکم ناطق نظر باهتمام مهماتِ ملکی و رضامندی و خوشنودی بندهاے پیش منصب کار آمدنی معاوضه با تیولِ آنها لایق ندیده جاگیرِ همه را بحال داشته و خود بهما محال که از بارگاهِ جلال تن شده بود اکتفا نمود، چوں به یقین می دانست که اگر برخے محال از تغیرِ بعض بنده‌ها که شایستگیِ چناں جاگیر نداشته باشند به تیولِ این ید انتقال بیابد به هیچ وجه متضمنِ نقصانِ سرکارِ گردوں مدار نخواهد بود، بنا براں یک کرور و بست و هفت لک دام و کسرے محالِ در وسبت که بغایت زبون و کم حاصل بود، و عوضِ آں تقریبات بهم رسید، از ابتداے مختلف معاوضه نموده، افرادِ حقیقت را بدرگاهِ آسمان جاه ارسال داشته بود، تا دیوانیانِ عظام بمسامعِ جاه و جلال رسانیده باشند، تنخواهِ آں بفرستند، دریں ولا که سند رسید معلوم شد که معاوضهٔ بعض محال منظور نگردیده، چندے از همانِ گناتِ کم حاصل بحال ماند و در برخے از محالِ سابقِ این مرید بقدر تخفیفے قرار یافته،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! اگر سببِ منظور نشدن، مظنهٔ افزونی حاصل بوده باشد محصولِ کلِ جاگیرِ این فدوی دریں صوبه با محالِ عوضِ سراسری هشت ماهه بیش نیست، و این یک کرور و بست و هفت لک دام که معاوضه شده، نه ماهه و کسرے حاصل دارد، چنانچه کیفیتِ آں از اوراقِ جداگانه که پیشِ وکیلِ دربارِ معلی فرستاده، مذکورِ محفلِ معلی خواهد گشت، اگر در حاصل شبهه باشد حکم شود که از ابتداے خریف تویُل محالے که این فدوی معاوضه کرده و حاصلش نه ماهه و کسری است بخالصهٔ شریفه ضبط شود و عوضِ آں نقداً قرارِ هشت ماهه باین مرید مرحمت گردد تا براے این قسم جزئیات مکرر در عرض و التماس جرأت ننموده

۱ س انتظام، ۲ م نظر بمهمات ۳ س و ب بهمه حال ۴ م، سرکار، محذوف ۵ ب رسانیده شده بود ۶ ب بفرستند،

۷ ب تویل ۸ ب محالے، محذوف ۹ م معاوضه نموده،

۱۰ م بقرار ۱۱ س مکرر، در عرض عرض و التماس، ۱۲ س و ب همه

قبله و کعبهٔ دوجهانی[1] این مرید سلامت! چون قبل ازین حقیقتِ ضعفِ بصر و پیری و ناتوانیِ اوزبک خان[2] بعرضِ اقدس رسیده حکم شده بود که این مرید او را پیشِ خود طلب داشته ملاحظهٔ احوالِ او نماید، لهذا مومی الیه را طلبیده انچه از احوالِ او مشاهده نموده بواقعه[3] نویس گفت که بے کم و زیاده داخلِ واقعه سازد، و از آنجا که حکمے در بابِ او نافذ نگشت و خالی گذاشتنِ قلعهٔ سرحد مناسب نمی نمود تا رسیدنِ حکم ارفع باز او را به قلعهٔ او فرستاد، درین ایام که از نوشتهٔ واقعه نویسِ آنجا بوضوح پیوست که بعض امورِ منافیِ قلعه داری از و بوقوع می آید بصفی خان گفته شد که مکتوبے مشتمل بر نصیحت[4] و تاکید باو بنویسد تا بیشتر بمراسمِ حزم و احتیاط بپردازد، او در جواب اظهارِ استغفار از خدمت و جاگیر کرده چنانچه مفصلاً از واقعه بعرضِ اقدس خواهد رسید، و نیز جمعے کثیر از عاملانِ جاگیر از دستِ جور و تعدیٔ او داد خواه شدند، اگر حکم شود خواجه برخوردار را که بندهٔ اعتمادی و کارآمدنی است و بمنصبِ یکهزار و پانصدی ذات و سوار سرفرازی دارد پانصدی ذات و سوار بشرطِ قلعه داریٔ او سه اضافه نموده و محال و تیول اوزبک خان را بجاگیرِ او مقرر داشته بمحافظتِ آن قلعه تعین کند، دیگر هرچه بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو اندازد محض ثواب خواهد بود،

آفتابِ عالمتابِ خلافت تا قیامِ قیامت از مطلعِ سلطنت تابان بماناد،

۱۱
۹۷

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده ذرهٔ مثال بسامعِ جاه و جلال میرساند که چون درین ولا رعایائے پرگنهٔ ترنبک مکرر از تعدیٔ و بدسلوکی درویش بیگ قاقشال استغاثه نموده بودند و هرچند او را نصیحت کرده شد که دستِ تطاول از دامنِ رعیت کوتاه سازد مفید نیامد، بنابران خدمتِ قلعه داری و فوجداریٔ انجا را که بعهدهٔ اوست به شفقت الله خلفِ سزاوار خان که خانه زادِ کار طلب بسلوکیست[5] باضافهٔ یکصدی ذات و سوار بشرطِ خدمت تجویز کرده تا از اصل و اضافه بمنصبِ هفتصدی چارصد سوار سرافراز باشد، اگر منظور شود

۱ د م ک: "دوجهانی" محذوف ۲ ب: اورنگ خان ۳ ب: بواقع نویس ۴ س و ب: تصیعب ۵ ب: کار طلب سلوک است ۶ ب: حاصل

او را دستوری دهد والا بدیگرے مقرر نماید،

پیر و مرشدِ حقیقی[۱] سلامت! راجه سنگرام زمیندارِ جمو[۲] که خدمتِ فوجداری جامو و مانجرو داشت، تصدقِ فرقِ مبارک شده سارنگدهر نبیرهٔ او[۳] که خانه زادِ کارآمد نیست، چون فرزندِ پسرِ کلان است که پیش از سنگرام گذشته، پسرانِ راجه متوفی که اعمامِ او بند و راو کرن و دیگر راجپوتانِ اینجا اتفاق نموده اند که جانشین پدرِ کلانِ او باشد، اگر از پیش گاهِ خلافت تکیهٔ راجهٔ مسطور بسارنگدهر عنایت شود و منصب او و اعمامش بموجبے که از واقعه بعرضِ ارفعِ اعلیٰ خواهد رسید مقرر گردد، از عهدهٔ خدمتے که بسنگرام مفوض بود می توانند[۴] بر آمد و جمعیتِ آنها نیز متفرق نمی شود،

قبلهٔ حاجاتِ مریدان سلامت! اگرچه قبل ازیں متواتر از نوشتهٔ هرکارهای گلکنده و عرائضِ حاجب آنجا معلوم شده بود، که قطب الملک از محمد سعید سرخیلِ خود که بمیر جمله ملقب است متوهم گشته قصدِ گرفتنِ او دارد، و مومیٰ الیه[۵] نیز ایں معنی را دریافته به لطائف الحیل خود را از آسیبِ او محافظت میکند، چنانچه ایں مقدمه از نقلِ نوشتجاتِ هرکارها که داخلِ واقعه می کردند، مذکورِ محفلِ معلّیٰ شده باشد، لیکن چون دریں ولا از عرض داشتِ عبد اللطیف حاجبِ گلکنده که بعینه از نظرِ انور خواهد گذشت، بوضوح انجامید که میر جمله با قطب الملک یکرو شده اصلا راضی نیست که نزدِ او بیاید و قطب الملک پرده از روے کار بر داشته برائے دستگیر ساختن و بر انداختنِ او اهتمام و اتمام دارد، لهذا ایں مرید بحاجبِ مذبور نوشت که چون شنیده میشود که محمد سعید میر جمله همواره اظهارِ عقیدت و ارادت نسبت بدرگاهِ سلاطین پناه مینماید دریں وقت او را با نواعِ نوازشاتِ بادشاهی مستمال ساخته، به بندگی درگاهِ والاجاه رهنمون گرداند، اگر توفیقِ ایں سعادت بیابد زہے وقت و طالع[۶] او،

سایهٔ بلند پایهٔ خلافت بر مفارقِ ساکنانِ ربعِ مسکون مبسوط باناد،

---

[۱] ب حقیقت [۲] ب جمه [۳] ب «او» محذوف [۴] ب میتواند بر آمد، [۵] ب موی الیه

[۶] ت و ب گردد [۷] ت بخت و طالع،

وظائفِ عقیدت و ارادت بجا آورده ذرّه آسا بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند که کیفیتِ مداخل[1]
و مخارجِ صوبجاتِ دکن آن است که هر سال قریبِ شش لک و سی و سه هزار[2] روپیه بخرجِ اهتمامِ توپ خانه
و اہلِ وظائف و سائرِ اخراجاتِ لازمی هر چهار صوبه مقرر است، و بست و پنج لک و چهل و سه هزار روپیه در طلب
نقدیِ این مرید و روزیانهٔ خانه زادانِ درگاه والا وغیره تنخواه شده که همگی سی و یک لک (و) هفتاد و شش هزار
روپیه است، و محصولِ پرگنه[3] ابیر و دیگر محالِ خالصهٔ شریفه با هشت لک روپیه پیشکشِ قطب الملک و یک لک
روپیه پیشکش زمیندار دیوگده از یازده[4] لک و چهل هزار افزون نیست، دریں صورت هر سال بست لک و
سی و شش هزار روپیه دیگر باید که داخلِ اینجا با خرج برابر شود، و از آنجا که هشتاد لک و شصت هزار روپیه به تقریبات
در خزانهٔ عامرهٔ دکن فراهم آمده بود و مدتے با این اخراجات وفا می کرد، این مرید در ایام که داخلِ این صوبه
گردید باوجود ظهورِ حقیقت باظهارِ آں نپرداخته عرضداشت ننموده، اکنوں که مبلغے از موجوداتِ خزانهٔ والا در
چند گاه صرفِ اخراجاتِ مسطوره شده، و موازیِ بست لک روپیه ذخیرهٔ دولت آباد و دااسیر هشت[5] لک و
پنجاه هزار روپیه باقی مانده و اقلاً این مقدار خزانه برائے احتیاط ضرور است که دریں قسم صوبهٔ عمدهٔ سرحد[6]
همه وقت موجود باشد، واجب دید که صورتِ حال را ببارگاهِ جلال معروض دارد، اگر حکمِ اقدس زینتِ
نفاذ یابد از ابتدائے فصلِ خریف موافقِ حال حاصل بست لک و سی و شش هزار روپیه وصولی محال
تحویلداراں را بخالصهٔ شریفه ضبط کند تا[7] در آینده دخل با خرج مساوی گردد، لیکن چوں جمعِ دامیِ این
صوبه جات بعد وضعِ تخفیف دکم ایک ارب و چهل و چهار کرور و نود لک دام است و محصولِ آں با
دوازده لک روپیه و کمی که دیوانیانِ سابق بجهتِ[8] قائم داشتنِ جمع بصیغهٔ آفت نوشته اند ایک کرور

۱ب. متداخل دستاخارج، ۲ب، دس سی هزار، ۳ع محصول پرگنه...... خالصه شریفه باهشت" محذوف
۴ع پانزده لک و چهل و هشت هزار، ۵ب سوای هشت لک، ۶ع سرحدی ۷ب تا محذوف ۸ع جهت

روپیہ است کہ سراسری سہ ماہہ درست نمی شود، از آنجملہ دوازدہ کرور دام در جاگیر و سہ کرور دام در وجہ انعام این مرید و خانہ زادِ درگاہِ معلّٰی تن گردیدہ و بر تقدیرے کہ محالِ بست لک[1] و سی و شش ہزار روپیہ وصولی دیگر خالصہ کردہ شود، یقین کہ اکثر[6] بندہا تعینِ دکن بے جاگیر خواہند ماند ضرورۃً[2] اینہا را[3] رخصتِ بارگاہِ خلافت باید نمود، و نزدیک سے لک از جمعیتِ اینجا کہ کیفیتِ آں بر پیشگاہِ خاطرِ ملکوت ناظر ہویدا است کم خواہد شد، و دریں صوبہ کہ از جہاتِ کثیرہ با صوبۂ بنگالہ و گجرات نسبتے ندارد، باید کہ جمعیتِ خوب ہمیشہ موجود باشد،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! قبل ازیں نیز کہ این مرید بصوبہ داریٔ دکن امتیاز داشت ہمین مراتب را منظور فرمودہ، از جملہ جاگیر این فدوی چند پرگنہ را در صوبجاتِ دیگر عنایت نمودہ بودند، و طلبِ نقدی از صوبۂ مالوہ و بندر صورت مرحمت[4] شد و چند کس از بندہاے پیش منصب کہ جاگیر در صوبہاے دیگر داشتند، دریں صوبہ بسر بردند، بنابراں امیدوار است کہ دریں باب نوعے کہ رائے ممالک آراے خورشید ضیاے اقتضا فرماید باین مرید ارشاد شود، تا مطابقِ آں کام بند گردد،

آفتابِ جہانتابِ خلافت ابد الدہر تاباں بماناد،

۱۳
۶۹

مرید جاں سپار آدابِ عقیدت و ارادت بجا آوردہ ذرّہ صفت بعرضِ مقدسِ معلّٰی میرساند کہ دو منشور لامع النور اولین مزین بخطِ خاصِ مبارک و دوئمین سراسر نگاشتۂ خامۂ عنبر[5] شمامہ کہ در جوابِ عرائضِ این فدوی صادر شدہ بود، متواتر بورودِ کرامت آمود آں مباہی گشتہ تسلیماتِ مریدی و آدابِ بندگی بتقدیم رسانید، و برقدسی مضامینِ آں صحائف شرفِ آگہی یافت،

بموجب حکمِ ارفع در بابِ ضابطۂ داغ کہ بخاطرِ ناقص رسید متعاقب عرض داشت خواہد نمود و تحصیل مطالبات مطابقِ یرلیغِ گیتی مطاع بعمل خواہد آمد، و تمامیٔ محصولِ پرگنہ پوسہ از محالِ تیولِ راو کرن تا وصول

[1] ب: ہشت لک، [2] ع: بضرورت، [3] ب: آں را، [4] ع: مرحمت شد۔ ۔ ۔ ۔ دریں صوبہ" محذوف [5] م: عنبریں،
[6] ع: "اکثر" محذوف

مطالبہ کہ بر ذمۂ اوست از ابتدائے خریف یوئت ئیل بخالصہ شریفہ ضبط خواہد شد،

زینتِ نگارش یافتہ کہ فیل نادر بے عیب کہ عادل خاں بے طلب بدرگاہِ سلاطین پناہ فرستادہ بود از نظرِ انور گذشتہ سببِ مجرئی او گشت"، زہے سعادتِ او کہ توفیقِ ارسالِ چیزے کہ پسند طبع دشوار پسند آمدہ موجبِ مجرئی او شدہ یافتہ، از آنجا کہ پایۂ قدر و منزلتِ مومی الیہ از تفضلاتِ بے پایانِ اعلیٰ حضرت از ہمسران گذشتہ و ہموارہ عنایتِ بیدریغ بحالِ او مبذول است، اگر بعد سرفرازی یافتن بخطابِ شاہی کہ منتہائے آرزوہائے او بود بمقتضائے نیک اختری و سعادتمندی از جملہ فیلانِ نامی کہ از کرناتک بدست آوردہ، یک فیلِ خوب پیش کش نمودہ باشد، گنجایش دارد،

در جوابِ التماسِ ایں مرید کہ برائے کدخدائی خانہ زادِ درگاہِ معلّٰی نمودہ بود، حکمِ اقدس بنفاذ پیوستہ کہ اختیارِ فرزندانِ آں مرید با اوست، ہر طور مناسب داند بعمل آورد، اگر بخواستہ، باشد محمد سلطان را بخدمتِ با سعادت بفرستد کہ چند روزے او را نگاہ داشتہ باز رخصت خواہیم فرمود کہ پیشِ آں مرید برود"،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! از ایش کہ ایں فدوی بواسطۂ تعلقے کہ پدراں را با بعض فرزنداں میباشد از روئے عجز عرضِ احوالِ خود نمود، لازم نمی آید کہ اختیارِ خانہ زادِ حضرت با ایں مرید بودہ باشد، ہرگاہ عنان اختیارِ ایں مرید در جمیع امور بدستِ حق پرستِ اعلیٰ حضرت است، بفرزنداں چہ رسد، حق تعالیٰ سایۂ آسمان پایہ را بر مفارقِ مریدان و خانہ زاداں مبسوط داراد، سعادتِ دارین دانستہ حسب الحکم الاعلیٰ او را با ہزار سوار تیر انداز و برق انداز خوب بتاریخ شنبہ دوازدہم ذی الحجہ انشاء اللہ تعالیٰ رخصت خواہد نمود کہ براہ مندسور روانہ ملازمت والا گردد،

مرشدِ کامل سلامت! از آں ہنگام کہ ارادۂ نہضتِ رایاتِ نصرت آیات بصوبۂ اجمیر و قصدِ تنبیہ رانا بر تقدیرے کہ امتثالِ احکامِ مطاعہ نماید، از نوشتۂ وکیلِ دربارِ جہاں مدار معلوم خانہ زادِ حضرت شدہ از روئے

ا ب بوقت نیل ۲ ت م، دشدہ ۳ م عنایات ۴ ب این محذوف ۵ ت ب بعض محذوف ۶ م باین،

کار طلبی شب و روز بے آرام بوده بجد داشت که این مرید درباره طلب او بدرگاه سپهر اشتباه عرض داشت[1] نماید

واز آنجا که این فدوی بجهت نسبت او معروض داشته بود و درین[2] ایام حصول شرف حضور پرنور نیز بر زبان[3] عنایت

ترجمان گذشته که او را بملازمت سراسر سعادت طلب خواهیم فرمود، لهذا درین باب عرض داشت نکرده انتظار

می برد، که شاید درین وقت حکم طلب او صادر گردد،

زهی کرامات پیر دستگیر که بصفائی ضمیر منیر مراد خانه زاد خود را دریافته موافق آرزوے او حکم فرمودند،

درواوی دلاساے میر جمله قطب الملک باوجود آنکه عادل خان اهتمام تمام دارد که او را نوکر خود کند و

قطب الملک نیز در مقام استمالت اوست، حتی المقدور بیشتر از پیشتر سعی خواهد نمود، چون درین ولا از عرض داشت

عبداللطیف، حاجب گلکنده، که بعینه از نظر خجسته اثر خواهد گذشت، واضح شده بود که قطب الملک از استماع تعین

گشتن محمد مومن بصوب کرناتک متوهم شده می خواهد که بتزویر او را از گرفتن[4] بمقصد مانع آید، این مرید نشانی که

نقل آن بحضور اقدس فرستاده بحاجب مذکور نوشت، تا قطب الملک را بر مضمون آن آگاه ساخته از تسخیر

ارادهاے دور از کار که یارائے امثال او نیست، واقف گرداند،

مرقوم قلم قدسی رقم شده بود که عادل خان از آن مرید ملاحظه نموده راضی است، که پیشکش خوبی برائے

آن مرید بفرستد، مشروط بآنکه راه امداد زمیندار کرناتک مسدود شود،

قبله این مرید سلامت! از آنجا که قبل از ورود فرمان عالیشان، این معنی برین فدوی ظاهر شده

بود مقصود اصلی این مرید آن است که باین تقریب پیشکش شایسته از جواهر و فیلان خوب بجهت سرکار معلی

بگیرد، بنابران بجعفر حاجب بیجاپور نوشته بود کلاے عادل خان اظهار نموده[5] که چون طریق اعانت مرزبان

کرناتک که باوجود قبول اسلام تعهد پیشکشے گران نموده، بموجب حکم ارفع مفتوح گشته، درین صورت اگر

عدالت مرتبت پیشکشے لائق از جواهر نفیسه و فیلان نامی که سزاوار پسند طبع اقدس تواند بود، بوساطت

---

[1] ن م عرضه داشت، [2] ن دب در ایام [3] م بزبان [4] ن م رفتن [5] ن م نموده بود،

این فدوی بپارگاهِ خلافت ارسال دارد، و در بابِ بذلِ این مأمول بدرگاهِ جهان پناه عرضداشت کند، تا بوسیلهٔ آن بپایهٔ سریرِ اعلیٰ معروضداشته آید، محتمل که ملتمسِ او درجهٔ پذیرائی یابد، و درین ولا که مشارالیه بعد اطلاع برانچه بحاجبِ مذبور[1] و کلاے[2] او نوشته و گفته شده بود، عرضداشتے برالتماسِ بازداشتنِ محمد مومن از رفتن بکرناتک بحضور سراسر نور ارسال داشته شده، بوالا درگاه نموده، باین مرید نیز درین باب نوشته و تعهد بیشکشے کرده، این فدوی مجدداً بجهتِ سرانجامِ پیشکشِ بادشاهی از روے نهایت[3] مبالغه باو نگاشته برائے انصرامِ این مطلب تعیین نمود، تا فی الحال در تقدیمِ این امر بهر طریق ارشاد شود بعمل خواهد آورد، امید که باقبالِ لایزالِ اعلیٰ حضرت برین منصوبه که اضطراب افزاے دنیاداران دکن شده آنها را از خوابِ غرور بیدار ساخته، باندک توجه پیر دستگیر ثمراتِ نیکو مترتب گردد[4]، از جمله انچه درین مدت از ولایتِ کرناتک یافته اندو پوشیده داشته مبلغهاے کلی از نقد و جنس بسرکارِ گردون مدار عاید شود، اگر فرمانِ مکرمت عنوان که بمقتضاے ذره پروری با تبرکاتِ خاصه بخانِ مذکور شرف صدور می یابد تشخیصِ این مقدمه که بسیار نزدیک بکار است موقوف گردد، مناسب می نماید، دیگر هرچه بخاطرِ ملکوت ناظر برسد محض ثواب است،

آفتابِ جهان تابِ خلافت تا انقراضِ دوران تابان بماناد،

۱۴۷

خانه زادِ عقیدت[5] نهاد زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده، و آدابِ بندگی و خانه زادی بجا آورده ذره آسا بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند که این خانه زاد فدوی که صورتِ ارادهٔ او در مراۃِ ضمیرِ منیرِ اعلیٰ حضرت پرتو انداخته و بمقتضاے ذره پروری حکمِ طلبِ او بدرگاهِ جهان پناه صادر گشت، ازین مژدهٔ سعادت افزا دو نویدِ دولت پیرا تارکِ افتخار باوجِ فلکِ دوّار رسانیده و از بختِ خویش منت پذیر شده

[1] مرکوز [2] وکلاے [3] نهایت "محذوف" [4] گشته [5] اگرچہ حقیقۃً یہ خط شہزادہ محمد سلطان کی طرف سے ہے، لیکن چونکہ اُسے اورنگ زیب ہی نے لکھاکر اپنے خط کیساتھ روانہ کیا ہی اور دراصل اسکا لکھنے والا وہی ہؤا سلیے اسے اس جگہ درج کیا جاتا ہے،

شبِ شنبه دوازدهم ماه ذی الحجه بقصدِ استلامِ عتبهٔ خلافت که همین آرزوے ناموران شش جهت است،
این مرید اخلاص سرشتِ اعلیٰ حضرت رخصت شد، و روزِ مبارکِ دوشنبه چهاردهم کوچ کرده، حسب الحکم الارفع
براه مندسور روانهٔ بارگاهِ معلّیٰ گردید، از آنجا که اشتیاقِ دریافتِ شرفِ آستانبوسِ والا که منتهاے مقاصدِ
سعادتمندان است، برین خانه زاد که از دیرباز امیدوارِ حصولِ این دولتِ عظمیٰ و موهبتِ کبریٰ بوده مستولی،
انشاء الله تعالیٰ بسرعت طے مسافت نموده، بادراکِ عزِ زمین بوسِ مقدّس خواهد شتافت، امید که حق جل
شانه عنقریب دیدهٔ مرادِ این خانه زادِ مهجورِ محروم را از طوطیاے ترابِ اقدامِ مبارک نورِ تازه و ضیاے
بے اندازه کرامت فرماید، زیاده جرأت حدِ خود ندیده بدعا ختم نمود،
آفتابِ عالمتابِ خلافت و جهانبانی ازافقِ حشمت و کشورستانی جاودان تابان بماناد،

$\frac{۱۵}{۱۷}$

مریدِ اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده ذره آسا بموقفِ عرضِ والا میرساند که منشور
لامع النور مزیّن بخطِ قدسی نمطِ خاص که در جوابِ عرض داشتِ این عقیدت آئین کرامت ورود یافته بود
بوصولِ سعادت حصولِ آن افتخار و امتیاز اندوخته تسلیماتِ مریدی بجا آورد، از عنایتِ تخفیفے که در محالِ تیولِ
این فدوی شده و مختار ساختن در معاوضهٔ بعض محالِ کم حاصل با پرگناتِ بیش حاصلِ جاگیرداران دکن
مباهی گشت، حق تعالیٰ سایهٔ مریدنوازی و بنده پروریٔ اعلیٰ حضرت را مستدام داراد،
از مطاویٔ فرمانِ عالیشان هویدا بود که ظاهرا بخاطرِ مقدّس چنان قرار یافته که این مرید محالِ
در وبست را معاوضه نکرده، در هر پرگنه مواضعِ انتخابی گرفته و مواضعِ زبون بجاگیرداران داده،
پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! این اخلاص سرشت که در جمیع امور استرضاے خاطرِ ملکوت ناظر منظور
داشته اصلا پیرامونِ خلافِ آن نگشته و مدتے است بخدماتِ صوبجات پرداخته می داند که شرکت

---

۱ س: دیده ۲ س: درم عرضه داشت ۳ ب: داشت ۴ ب: خلافت،

دریک محال سببِ ویرانی است وتا محال دروبست بجاگیرِ کسے نباشد عملِ آں بواقعی از دنمی آید، چگونه تجویزِ این معنی خواهد نمود، در سرکارِ بیجاگده وغیره هرچه بواسطۂ قلتِ حاصل وزبونی گذشته محال دروبست بوده وسائر پرگنۂ جنیر مثلِ دیگر پرگنات محلے وموضعے علٰحده نیست، داخلِ جمعِ همان پرگنه است، خاندوران دروقتیکه پرگنۂ مذکور بجاگیرِ سزاوار خاں بود از رهگذر نفاقے که با او داشت، سائرِ جنیر را از چند پرگنه برآورده بجمع برآں قرار داده بود، وآں راچوکی نام کرده، انشاء الله تعالیٰ مطابقِ حکمِ اشرف ارفع بعد ازیں نیز در صورت رعایتِ محالِ دروبست را از دست نخواهد داد،

پذیرائی یافتنِ تجویزِ تفویضِ محافظتِ قلعۂ او به خواجه برخوردار واضافۂ شرطی او باعثِ مزید اعتبارِ ایں مرید گردید، حسب الحکم الاقدس مومی الیه را بخدمتِ قلعۂ مسطور تعین ساخته ذولِ جاگیرِ او را بدرگاهِ آسمان جاه فرستاد، واوزبک خاں را رخصتِ استلامِ عتبۂ خلافت بخواهد نمود،

ازانجاکه قبل ازیں مرزا خاں باوجودِ صدورِ حکمِ مقدس بدونِ ورودِ فرمانِ والاشان باو قلعۂ احمد نگر را بشاه بیگ خاں سپرده بود واحتمال داشت که اوزبک خاں نیز نسبتِ او عمل نماید، لهذا ایں مرید نشانے دریں باب باو بفرستاده بصفی خان گفت که او را از مضمونِ یرلیغِ اعلیٰ آگاه گردانیده استفسار کند که اگر بمجردِ وصولِ نشان دارسالِ فقرۂ فرمانِ رفیع الشان قلعه را حواله بخواجه برخوردار خواهد کرد، فبها والا التماسِ فرمانِ والا بنامِ او نموده آید تا ثانی الحال خواجه مذبور را مثل خواجه شاه بیگ خاں بیرونِ قلعه نباید نشست، وایں معنی سببِ خفتِ او نشود،

مرقومِ قلمِ خجسته رقم شده بود که میر جملۂ قطب الملک بکرناتک رفت، چوں ایں طرف نتوانست آمد لاعلاج شده بداں طرف شتافت،

---

۱ ب "چند" محذوف، ۲ ب براق، ۳ ب جوگی ن چرگی ۴ ب بسپرده، ۵ ب اورنگ خاں،
۶ م "گفت" محذوف ۷ قلعه را بخواجه برخوردار حواله کرد، شد منوده رسید... "خفت" محذوف ۸ م و ب دولت ۹ م بود ۱۰ محذوف
۱۱ م تعارسے ن تقادی،

قبله و کعبهٔ این مرید حقیقی[1] سلامت! صورت[2] این مقدمه آن است که قطب الملک پیش ازین بچند سال
بتقلیدِ عادل خان نظر بر زبونیِ مرزبانِ کرناتک نموده میر جمله را با اکثر لشکرِ خود بدان صوب فرستاده که بر
آن ولایتِ کرناتک را انتزاع کند، و مومیٰ الیه بآن سرزمین رسیده بعض قلاع و محال را با خزائن و دفائن
و دیگر غنائم بدست آورد، و چون او را بدان جا قوتے و استقلالے پیدا شده، و سرانِ سپاهِ قطب الملک را
که با او تعین بودند بحسنِ سلوک و رعایت از خود ساخته و سوائے آن جمعیتِ[3] خوبی فراهم آورد، و قطب الملک ا
بدگمان شده او را طلبیده بود و بعد از آمدنِ او قصدِ آن داشت که او را نابینا کند، و او دران وقت بلطائف
الحیل خود را از چنگِ[4] او خلاصی نموده باز بجانبِ کرناتک رفت و قرار داد که دیگر نزدِ قطب الملک نیاید
تا آنکه درین ولا قطب الملک بر ما فی الضمیر او وقوف یافته او را طلب نمود، و هر چند درین وادی مبالغه کرد
سود مند نیفتاده موجبِ افزونیِ توهمِ میر جمله گشت، و عذرهاے موجّه[5] پیش آورده بآمدن تن در نداد،
رفته رفته پرده از روے کار بر افتاد، و اکنون همان ولایت و قلاع را که گرفته بود دارد و لشکر[6] قطب
الملک بدستور با او[7] همراه است، و با مرزبانِ کرناتک طرحِ اخلاص انداخته عادل خان را نیز از خود
راضی دارد، غالباً این مقدمه از قرارِ واقع مذکورِ محفلِ جلال نشده،

پیر دستگیر سلامت! بر تقدیرے که مشار الیه توفیقِ بندگیِ درگاهِ سلاطین پناه یافته بدین طرف
رجوع کند یارائے کیست که سدِّ راهِ او تواند شد، این مرید مکرر باو نوشته که اگر بدین اندیشه از سعادت
بندگیِ بارگاهِ معلّی باز می مانده باشد صریح معروض دارد تا فوجے شایسته از بندهاے بادشاهی تا جائے
که خواهد و التماس نماید باوردنِ او تعین کند و از آن جا که راهِ آمد و رفتِ قاصدان مسدود گشته تا حال
جواب نه رسیده اگر طالع یاور و بخت رهبرِ او خواهد بود یقین که خود را ازین دولت محروم نساخته
فکرے دیگر نخواهد[8] نمود. آفتابِ جهان تابِ خلافت از افقِ عظمت تابنده بماناد،

۱ م حقیقی محذوف ۲ م صورت محذوف ۳ ق و سوائے آن جمعیت خوبے فراهم آورد ۴ ب از جنگ ۵ م بوجه ۶ م و او دو لشکر ۷ م با
۸ س دب نخواهد بود،

۱۶/۷۲

مریدِ عقیدت سرشت آدابِ بندگی و ارادت بجا آورده ذرّه مثال بمسامعِ جاه و جلال
میرساند که آنچه قبل ازیں در جوابِ عرضداشتِ ایں مرید که بتقریبِ ضابطهٔ داغ بدرگاهِ والا جاه ارسال داشته
بود حکم شده که "چوں حاصل جاگیر اکثر بندهاے تعینِ صوبه دکن چار ماهه و کمتر ازاں است بنا براں در سه ماهه
که هر اسپے هفت روپیه و در دو ماهه که هر اسپے پانزده روپیه مقرر شده از ابتداے غره ماه مهر که سر آغازِ خریفِ توشقان
ئیل است، بدستورِ چهار ماهه هر اسپے بست روپیه ماهیانه مقرر فرمودیم" محض کرامات است چه سواے
که علوفه اش کمتر از بست روپیه باشد بهیچ مصلحت بکار نمی آید لیکن ازاں جا که موافقِ ایں ضابطه بجمعی نفعے
و بطائفهٔ نقصان خواهد رسید، و فکرِ اداے مطالباتِ سرکار گردد نمدار نیز باید نمود،
و از روے نهایت مرید نوازی حکم شده بود که "اگر ایں مرید را نحوے دیگر بخاطر رسد معروض دارد
تا اگر مقرون بحساب باشد و پسند افتد یرلیغِ اعلیٰ مطابقِ آں شرفِ نفاذ یابد"
لهذا دریں باب آنکه بخاطرِ قاصرِ ایں فدوی رسیده بود مفصلاً بر اوراقِ جداگانه نوشته بدرگاهِ آسمان جاه ارسال داشت
تا از روے آں حقیقت بعرضِ مقدس برسد، امید که درجهٔ استحسان یافته بمعرضِ پذیرائی درآید،
پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! دوم شهر حال یکے از همراهانِ ملازمِ ایں فدوی که پیش ازیں بچند گاه
او را با نشانے مشتمل بر مقدماتِ استمالت و تسلیه میر جمله قطب الملک نزدِ او فرستاده بود با دو نفر پیاده
از نوکرانِ میر مذکور در عرضِ بست روز آمده، عرض داشتے که مومی الیه بعد وصولِ نشان بخطِ خود نوشته
بود رسانیدند و ایں مرید جوابِ آں را نوعے که بخاطرِ فاتر رسید مرقوم داشته، و او را پیش ازیں بنوید
عنایات و تفضلاتِ اعلیٰ حضرت امیدوار ساخته عرضداشتِ آں الجینه بحضورِ پرنور فرستاد، تا در بارهٔ او بطریقے که ارشاد شود بعمل آورد
قبلهٔ آمال و کعبهٔ امانی سلامت! محمد شاه قلعه دارِ قندهار بندهٔ قدیمی درگاه است و از مراحمِ بیدریغ

۱- م: چهار ۲- س د ب: "روپیه" محذوف ۳- م: "و" محذوف ۴- ب: پیوند، ۵- م: فرستاده

امیدوارِ عنایت خطاب، اگر بمقتضاے ذرہ پروری بدیں موہبت سرافراز گردد موجبِ افتخار و امتیازِ او خواہد بود،

آفتابِ عالمتابِ خلافت از افقِ عظمت و حشمت تابندہ بماناد،

۱۷/۷۳

مریدِ اخلاص سرشت بعد تقدیمِ مراسمِ عقیدت و ارادت ذرہ صفت بہ موقفِ عرضِ والا میرساند کہ دو فرمانِ عالیشان فرخندہ عنوان کہ بخطِ خاصِ مبارک مزین و محلی بود، بعزِ ورودِ آں سربلند گشتہ، تسلیماتِ بندگی بجا آورد،

اولاً شرفِ اندراج یافتہ کہ "از افرادِ[1] متعلقۂ پرگنۂ اسیر کہ ملتفت خان بدرگاہِ جہاں پناہ ارسال داشتہ بوضوح پیوست کہ چہل لک دامے کہ آں مرید ازاں پرگنہ بہ تیولِ خود گرفتہ شانزدہ ماہہ حاصل دارد، و چوں در یک پرگنہ بجہتِ خود مواضعِ سیر حاصل گرفتن و بدیگراں کم حاصل کہ[2] یک و نیم ماہہ و دو ماہہ بیش نباشد تنخواہ کردن از مسلمانی و انصاف بعید است، بنا براں[3] بست لک دام کم حاصل در پرگنۂ مذکور عوضِ نقدی تن نمودہ شد، تا حاصلِ شصت لک دام جاگیرِ آں مرید کہ در آں پرگنہ است دوازدہ ماہہ بودہ باشد"

پیر و دستگیر سلامت! ابر ضمیرِ منیرِ خورشید نظیر ہویدا است کہ ایں مرید دریں مدت کہ بخدمتِ صوبہ داری سرفراز گشتہ ہرگز بچنیں بے انصافی کہ از مسلمانیِ مریدانِ مرشدِ کامل مکمل دور است رضا ندادہ، حتی المقدور[4] در تحصیلِ مرضاتِ الٰہی و خوشنودیِ سایۂ او کوشیدہ، و ایں چہل لک دام را کہ باعثِ ایں مقدار زجر و سرزنش شدہ، از جملۂ آں سی و سہ لک دام بہادرپورہ است کہ حاصلِ سائر دارد و ہمہ سہ چہار موضعِ قریبِ شہر کہ محصولِ آں شش ماہہ نمی رسد خود نگرفتہ بلکہ بموجبِ حکمِ اقدس پیش از رخصت شدنِ ایں مرید بدیں صوب دیوانیانِ حضور پُرنور از تغیرِ شایستہ خاں بہماں جمع داخلِ دل نمودہ اند، عجب است از متکفلانِ مہمات

۱ ت ب افراد چہ ۲ س و ب "د" بجائے "ک" ۳ ت یک نیم ماہہ ۴ ہشت لک دام جاگیرِ آں مرید کہ در آں پرگنہ است مذکور عوضِ نقدی تن نمودہ شد ۵ س و ب وحتی المقدور ۶ س و ب "ان" محذوف ۷ س و ب تمہ ۸ ہماں

دیوانی خصوصاً از دستورِ اعظم که با قوّتِ حافظه که دارند در وقتِ عرضِ افراد چه نقلِ دلِ جاگیرِ این مرید را که خود تن نموده اند، معروض نداشته اند، غالباً ایشان را نیز یارائے آن نیست که این قسم مقدمات بصدق مقرون را بعرضِ والا توانند رسانید[۱]، والا نسیان از ایشان چه گنجائش دارد، هرگاه برخلافِ رسم و عادت درین ایام ازین قبیل چیزها مذکورِ محفلِ اعلیٰ شده بدونِ تحقیق و استفسار بمجرد استماع موجبِ گرانیٔ خاطرِ مبارک گردد مسلمانی که سرمایۂ سعادتِ جاودانی است، به تقریبِ این امورِ جزئی فانی بر زبانِ حق بیان نگذارد چه چاره، اگر با وجود جاگیرہائے دکن که با چهل لک دام اسیر و باقی محال سیر حاصل که عوضِ ده ماهه نقد عنایت شده سراسری به هشت ماهه نمیرسد، افزونی یافتِ این فدوی خاطر نشانِ اعلیٰ حضرت گردیده باشد، و مرضیِ طبعِ مبارک چنان است که بست لک دام از نقدی وضع شود از آنجا که جان و مالِ مریدان فدائے پیر و مرشدِ حقیقی است عوض چه در کار است،

ثانیاً زینتِ نگارش یافته که خانِ مذبور عرض داشت کرده که اگر قریب چهل پنجاه هزار روپیه برائے بستنِ بندها در صوبۂ خاندیس و برار، پایان گهات بطریقِ تقاوی مرحمت شود در عرضِ دو سال آن مبلغ بخزانۂ عامره عاید خواهد گشت و هم آبادیٔ موفور بظهور خواهد رسید، داد چون این معنی را بایں مرید باز نموده جواب شنیده که در بارۂ پرگناتِ جاگیرداران، او بدرگاهِ جهان پناه عرضه دارد، بهر چه فرمان رود بعمل آید، ازان مرید توقعِ آن بود که بلا توقف این وجه را از خزانۂ عامرۂ بادشاهی تن می کرد و تعهد می نمود که اگر در پیشگاهِ خلافت درجۂ پذیرائی نیابد وجهِ مرقوم را از سرکارِ خود بخالصۂ شریفه خواهد رسانید"،

قبله و کعبۂ مریدان سلامت! اگر این فدوی با چنین اعتماد و اعتبار جرأت بر امتثالِ این مقدمات نتواند کرد جائے تعجب نیست، هرگاه از عهده بازخواستِ اموری که خود نکرده و قابلِ بازخواست نیست برآمدن دشوار باشد، برین گونه تعهدات چه سان اقدام توان کرد، و قبل ازین که ۲

[۱] م رود ارچه ۲ م "والا توانند رسانید" محذوف ۳ س ازین قبیل ۴ س و م مذکور ۵ س و ب عریضه دارند تا هر چه ۶ س و ب در قم محذوف ۵ س در جرأتِ امتثال،

درہمیں صوبہ اختیارے و استقلالے داشت، اصلا راضی بنود کہ ایں نوع مطالب بورود حکم اشرف موقوف گردد، ودیوانیاں دراں باب بہ بارگاہِ معلیٰ عرضداشت کنند، الحال غیر از پا با ندازہ[1] گلیم دراز کردن و خود را در معرضِ باز پرس در بیاوردن گریزنیست، باوجود خرسندی[2] بدیں موضع نیز بچنیں عتابہا معاتب میشود،

سایۂ بلند پایۂ خلافت بر مفارقِ مریداں جاو داں مبسوط بماناد،

۱۸
۷۴

مرید اخلاص سرشت بعد اداے وظائفِ عقیدت و ارادت ذرہ آسا بموقفِ عرضِ والا میرساند، منشورِ لامع النور سعادت گنجور کہ در جوابِ عرضداشتِ ایں مرید صافی طویت بقلمِ مبارکِ رقمِ خاص زینتِ نگارش یافتہ بود، وصولِ[3] آں دیباچۂ عزت و شرف موجبِ مزید امتیاز ایں فدوی گردید[4]، تسلیماتِ بندگی بجا آوردہ برقدسی مضامینِ آں صحیفۂ عنایت و مکرمت آگہی یافت،

پیش ازیں صدورِ حکم لازم الامتثال نشانے دیگر مشتمل بر خطِ[5] خود بمحمد سعید نوشتہ او را پیش از پیش بمراحم و تلطفاتِ بادشاہانہ امیدوار ساختہ دقیقہ از دقایقِ استمالت و ترغیبِ او بدریافتِ سعادتِ بندگی درگاہ آسماں جاہ فرو نگذاشتہ انتظارِ جواب می شمرد[6]، بعد ازاں کہ عرضداشتِ[7] او برسد کیفیت را بحضورِ معلیٰ معروض خواہد داشت،

پیر دستگیر سلامت! از آنجا[8] کہ موی الیہ میانِ دو دنیا دارِ دکن[9] صاحبِ جمعیت کہ خواہشِ او دارند واقع شدہ، بالفعل باہنا کجدار و گریز[10] کردہ کار را[11] ایک رونمی تواند ساخت، ونمی خواہد کہ پیش از حصولِ اطمینانِ خاطر، خبرِ رجوع و بازگشتِ او بدرگاہِ سلاطین پناہ آشکارا گردد، بنابراں اگر کسے را بریں مقدمہ و بر مطالب

[1] س و ب براندازہ، [2] س و ب خورسندی [3] م بوصول، [4] ب خط "محذوف [5] س می زد، [6] س عرضہ داشت [7] ب آنجا، [8] س و ب دکن "محذوف [9] س گریز، م با آہنا کج دار مدیر کردہ، [10] م "را" محذوف،

عرائضِ او کہ ایں مرید بہ پیشگاہِ خلافت ارسال داشتہ وخواہد داشت اطلاع حاصل نشود از صحت دور نخواہد بود،

عنایاتے کہ بمقتضائے تفضّل ذرّہ پروری از اضافہ روزیانہ وغیرہ دربارہ خانہ زاد بظہور رسیدہ افزوں تر ازاں است کہ از عہدۂ شکرِ آں تواں برآمد حق سبحانہ تعالیٰ سایۂ بلند پایۂ اعلیٰ حضرت را بر مفارق مریداں وخانہ زاداں مستدام داراد،

از عنایاتِ قبولِ محقرے کہ ایں مرید مصحوبِ خانہ زادِ حضرت برسم پیش کش فرستادہ بود، مباہی گردیدہ تسلیمات بے نہایات بتقدیم رساند، وجہ تاخیرِ ارسالِ پیش کش نوعے کہ بخاطرِ اقدس تواند اختہ بیان واقع است، ہرگاہ در راہِ عقیدت بجاں مضائقہ نباشد معلوم است کہ مالِ دنیا چہ قدر خواہد داشت اہتمام تمام دارد کہ شاید چیزِ نفیسے کہ قابلِ پسندِ طبعِ مقدس تواند بود، بہم رسد تا سعادتِ خود دانستہ ارسالِ درگاہِ والا نماید، پذیرائی یافتنِ التماسِ ایں فدوی درباب عنایتِ خطاب بمحمد شاہ باعثِ امیدواری ایں مرید و سربلندیٔ او گردید،

جوابِ مقدمۂ ضابطۂ داغ کہ داخلِ عرض داشتِ ایں مرید شدہ بود، افرادِ کیفیتِ آں را باہماں عریضہ ارسال داشتہ از مطاویٔ فرمانِ والا شان ظاہر نہ گشت غالباً ایستادہائے پایۂ سریر خلافت مصیر مع جاہ و مع جلال نہ رسانیدہ باشند، اگر مذکورِ محفلِ اعلیٰ گردیدہ جوابِ آں بصدور پیوندد کہ سببِ انتظامِ احوالِ بندہائے تعینِ ایں صوبہ کہ ازیں رہ گذر اضطراب دارند خواہد بود،

نیّرِ جہاں تابِ خلافت از مطلعِ دوام و بقا تاباں بماناد،

$\frac{19}{75}$

مرید عقیدت سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ ذرّہ صفت بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند فرمان

سلہ نسخۂ س بشود، سلہ س و ب ابسا مع جلال،

والاشان عنایت عنوان که مشتمل بود بر دستوری یافتنِ خانه زادِ درگاهِ جهان پناه از پیشگاهِ خلافت و تفصیلِ عنایاتے که بمقتضاے تفضل شامل حالِ او گردیده و نویدِ التفاتِ خلعتِ خاصه که در نظرِ اخلاص میداں بهتر از کردارِ عالم است و دیگر الطاف که درباره این فدوی بظهور رسید در ساعتِ مسعود پرتوِ ورود انداخته تارکِ افتخارِ این مرید را بذروه افلاک رسانید تسلیمات و آداب بجا آورد و بر جوابِ مطالبِ عرض داشت[1] آگهی یافت ایزد متعال سایهٔ بلند پایهٔ مرشد مرید نواز خانه زاد پرور را فراواں سال مبسوط داراد،

در بابِ تعینِ منصب و استمالتِ میر جمله قطب الملک و فرستادنِ بندهاے درگاهِ آسمان جاه باوردنِ او نوعیکه ارشاد شده انشاء الله تعالے بعمل خواهد آمد، عرضداشتِ میر موسی الیه را که بعد ملاقاتِ محمد مومن ملازمِ سرکارِ گردوں مدار نزدِ این مرید فرستاده بود درین ولا رسیده با عرضداشتِ[2] او بحضور پر نور ارسال داشت، از نظرِ انوار اطهر خواهد گذشت[3]،

نامه که عبد اللطیف برادرِ معز الملک که او نیز پیشِ میر مذکور رفته بود بنامِ فاضل خاں فرستاده[4] بمهر پیشِ وکیلِ دربارِ معلی فرستاده شده مضامینِ نوشتجاتِ او بعرضِ مقدس خواهد رسید،

این اخلاص سرشت قبل از ورودِ حکمِ گیتی مطاع براے استمالت و دلاساے محمد امین خلف الصدق میر مذکور یکے از مردمِ فهمیدهٔ خود را با نشانے و خلعتے تعین نموده که بمشار الیه برساند و او را استمالت و امیدوار سازد، هرگاه عرض[5] داشتِ او برسد حقیقت را معروض خواهد داشت،

قبلهٔ و کعبهٔ دو جهانی[6] این مرید سلامت! کیفیتِ تفویضِ خدمت و تجویزِ اضافهٔ پسرانِ میر موسی که خانه زادانِ نجیب[7] کار آمدنی اند از روزنامچهٔ وقائع بمسامعِ جاه و جلال خواهد رسید،

ازانجا که در سرکارِ کلم[8] فوجدار در کار بود، این فدوی بشرطِ خدمت[9] فوجداری آنجا دو صدی ذات و یک صد سوار بر اصلِ منصبِ هوش دار پسرِ ملتفت خاں که خانه زادِ کار طلب است اضافه تجویز نموده[10]

---

۱ ن: عرضه داشت، ۲ ن: عرضه داشت، ۳ ب: خواهد گشت ۴ م: فرستاده محذوف ۵ ن: عرضه داشت ۶ م: دو جهانی مخدوم ۷ ن: نجیب ۸ م: "کلم" محذوف ۹ م: "بشرط خدمت" محذوف ۱۰ م: نموده،

از اصل و اضافہ بمنصب نہصدی ذات و چہار صد سوار سرفراز بود و بمراسم خدمت مرجوعہ می‌پرداخت، امید کہ بدرجۂ قبول موصول گردد

آفتاب جہال تاب خلافت تابان بادا،

۲۰/۷۶

وظائف عقیدت و ارادت بجا آوردہ ذرّہ مثال بمسامع جاہ و جلال میرساند فرمان عالی شان لازم الاذعان کہ نگاشتۂ خامۂ دبیران عطارد نشان شدہ بود شرف وصول ارزانی داشت، حکم جہان مطاع عز نفاذ یافتہ کہ چوں پرگنہ ایکل متعلقہ صوبہ بہار از شمس الدین داروغۂ توپ خانۂ دکن تغیر شدہ آں مرید عوض پرگنۂ مذکور محلے کہ حاصلش از ہفت ماہہ کمتر نباشد در صوبۂ دکن باو تن کند؛

پیر دستگیر سلامت: ایں فدوی بموجب حکم اقدس اعلیٰ پرگنہ بالکندہ را کہ داخل محال تیول و زنک خان بود تاحال تنخواہ نشدہ و حال حاصل آں بعد تخفیف[a] قریب ہفت ماہہ بود، بہ تنخواہ مومی الیہ مقرر نمود، از آنجا کہ او خانہ زاد کار آمدنی درگاہ معلّی است و در نظم و نسق خدمت مرجوعہ اہتمام تمام دارد، و در ہنگام تعین شدن[b] چوں جاگیر او در ہندوستان فیض نشان بحال بود، بتقریب ایں خدمت مشمول عاطفہ نگشتہ و اکنون تمامی جاگیر او دریں صوبہ مقرر گردیدہ، اگر عنایت نسبت باو پرتو ظہور بخشد از خانہ زاد پروری دور نیست،

قبلۂ آمال و کعبۂ امانی جہانیاں سلامت: تبرک خلعت خاص کہ مصحوب خانہ زاد والا درگاہ محمد سلطان از مکمن لطف و احسان بایں مرید عطا شدہ بود، بوصول سعادت حصول آں سربلند گشتہ تسلیمات مریدی و آداب بندگی بتقدیم رسانید عنایات بے اندازہ کہ بمحض تفضل در بارۂ خانہ زاد مبذول شدہ و کیفیت آں از تقریر او ہویدا شد[c]، بداں مثابہ نیست کہ زبان قاصر بیان از عہدۂ اداے شکر آں بیروں تواند آمد،

حق تعالیٰ سایۂ مرید نوازی و خانہ زاد پروری اعلیٰ حضرت را جاوداں مبسوط دارد،

لہ تم از معمولہ سنہ تحقیق سنہ تم تعین شدن دکن لہ تم شدہ شدہ تم گردید،

۲۱
۷۷

مرید عقیدت سرشت آدابِ بندگی و ارادت از صفائی طویت بجا آورده ذرہ مثال بمسامع جاہ وجلال میرساند، فرمان عالیشان مکرمت عنوان کہ در جوابِ عرض داشت ایں اخلاص آئین نگاشتۂ خامۂ ویراں عطارد رقم شدہ بود، بگرامی وصولِ آں مباہی گردید تسلیمات عنایت پذیرائی یافتنِ تجویز محالِ عوض از ابتداے کہ ایں مرید معاوضہ نمودہ و مرحمت فرمودنِ دوازدہ لک دام تخفیف در پرگناتِ سرکار بیجاگدہ بتقدیم رسانید، زبان قاصر بیان در اداے شکرِ مراحم وتفضلاتِ اعلیٰ حضرت بعجز معترف است، حق سبحانہ تعالیٰ سایۂ خلافت پیرایہ بلند پایہ مرشد مرید نواز را مستدام داراد،

قبلۂ آمال و امانی جہانیاں سلامت! اندرمن زمیندار دہندہرہ کہ حسب الحکم الاقدس از دیر باز در قلعۂ سیر[1] محبوس است، درین ولا کسِ خود را نزدِ ایں مرید فرستادہ اظہار نمودہ کہ اگر بتصدقِ فرقِ مبارکِ مقدسِ اعلیٰ از زندانِ مکافات رہائی یابد، پنجاہ ہزار روپیہ برسمِ پیش کشِ درگاہِ آسماں جاہ بہ خزانۂ عامرہ رسانیدہ، تایک سال بے منصب و جاگیر[2] با پنجاہ سوار و یک صد پیادہ در صوبۂ دکن خدمت کردہ، بعد ازاں موافق منصبے کہ از پیشگاہِ والا بداں سربلند گردد، جمعیت نگاہ داشتہ و ہمہ وقت حاضر بودہ اصلا ارادۂ بازگشت بوطنِ قدیمِ خویش نخواہد نمود، و نرسنگ[3] دیو قلعہ دارِ سیر[4] ضامنِ افعال و متعہدِ اداے وجہ پیشکش میشود، چوں از مدتے گرفتار جزاے کردارِ خود است و حال خرابی دارد، اگر بمقتضاے جرم بخشی و عذر پذیری کہ در ذاتِ اقدس ودیعت نہادۂ دستِ قدرت است، رقمِ عفو بر جریدۂ تقصیرات او کشیدہ آید، از ذرہ پروری اعلیٰ حضرت دور نمی نماید، دیگر ہرچہ راے خورشید ضیاے اقتضا فرماید عین صواب است،

پیر دستگیر سلامت! محمد غیاث ولد اسلام خاں در ہندوستان فیض نشان جاگیر مشت ماہہ

---

[1] تپ قلعہ سیر [2] تم بے جاگیر [3] س بیر سنگھ دیو، [4] تپ سیر

داشت و در دکن حاصل جاگیرِ او پنج ماهه بیش نیست، ازاں جا که خانه زاد قابل تربیت است (۱) درین ولا از وقائعِ سرکار دهکر هویدا شده بود که فرستادنِ یکے از بندها بفوجداریٔ آں ضرور است، بناءبراں این فدوی خدمتِ فوجداریٔ سرکارِ مذکور باو مقرر داشته یکصدی ذات و یک صد سوار بشرطِ خدمت اضافه تجویز نمود، تا از اصل و اضافه بمنصبِ ششصدی ذات دو و بیست سوار سرفراز باشد، و طلبِ اضافه را موافقِ حاصلِ سه ماهه در پرگنهٔ دهکر باو تنخواه کرد (۲) اگر بدرجهٔ قبول برسد از خانه زاد پروری بعید نخواهد بود، خیامِ سپهر احتشامِ خلافت باوتادِ خلود مربوط بماناد،

---

(۱) ن: و ب ضرورت است (۲) هر خواهد کرد (۳) ب باو داد.

(۴)

فتوحاتِ ریاستهای همسایه

(الف)

دیوگڈه

۱/۴۸

مریدِ اخلاص سرشت وظائفِ عقیدت و ارادت بجا آورده ذره مثالی بمسامعِ جاه و جلال میرساند والامنشور[1] لامع النور که درجواب عرض داشت[2] این فدوی نگاشتهٔ خامهٔ دبیرانِ بلاغت تبیان[8] عطارد نشان شده[3] بود، و دیباچهٔ آن صحیفهٔ عزت و کرامت بخطِ قدسی نمط اشرف زینت یافته در اسعدِ ساعات[4] پرتوِ ورود انداخته، باعثِ مزید امتیاز و مباهاتِ این مرید گردید،

حکمِ گیتی مطاع بنفاذ پیوسته که "معاف فرمودنِ بقایای پیشکشِ زمیندار دیوگده از رهگذر نادار او معنی ندارد، این همان زمیندار است که خاندوران بهادر مرحوم بر سرِ او رفته یک صد و هفتاد فیل[5] و مبلغی نقد از و گرفته بود، و امروز نیز آنچه بعرضِ ارفع رسیده زیاده از دویست فیل که دران میان جتاشنکر[6] نام نره ایست[7]، در تصرفِ اوست؛ چون تعیناتیانِ دکن یساقی ندارند، آن مرید پس از انقضای ایامِ بارش اگر می خواسته باشند خانه زادِ درگاه محمد سلطان، والا یکی از معتمدانِ خدمت گذار را

---

[1] ت م: والامنشورے که درجواب [2] ت، م: عرضه داشت [3] ب: نشان بود، [4] م: ساعت،

[5] ب: فیلان، [6] م: جیناشنکر، ب: چناشنکر، ت: جتاشنکر،

[7] ت: سرالیست، م: نیره ایست ب: نره است، [8] ت و ب: بنان ت: بیان،

باجمعیتِ خوبی[1] ازبندہاے بادشاہی ومردمِ خود برسرِ او بفرستد، تا آں فیل نامی را با فیلانِ دیگر ازو بگیرد،
وبقایاے پیش کش را تحصیل نماید"۔

پیر دستگیر سلامت[2]! ایں مرید کہ شاگرد و تربیت کردۂ مرشدِ حقیقی است بقدرِ مقدور اطلاع[3]
برکیفیتِ ولایتِ اطراف و جوانبِ ایں مملکت حاصل نمودہ مترصدِ آں باشد کہ اگر چناں کارے و
خدمتِ روے دہد سپاہ معطل نداشتہ بتقدیمِ آں برگمارد، چگونہ راضی خواہد بود کہ زمیندار مذکور باوجود
دسترس و سامان درادائے پیشکشِ سرکارِ معلی از راہِ تمرد وسرکشی تہاون ورزد،

ازآنجا[4] کہ او بے تعین شدنِ فوجے ببرہان پور آمدہ ایں مرید رادیدہ بود و متعہدِ وصولِ وجہ پیشکشِ
مقرری گردیدہ وبعدازاں ایں فدوی یکے ازملازمانِ خود را بجہتِ تحقیقِ فیلانِ مومی الیہ فرستادہ وا و
دراں سرزمین مدتِ سہ ماہہ اقامت نمودہ و برجمیع مراتب واقف گشتہ ظاہر ساخت کہ زمیندارِ مذبور بیش
ازچہار دہ فیل ندارد و مع ہذا خانِ مرحوم برسرِ پدرِ او کہ آں زماں فتورے بسامانش راہ نیافتہ بود درفہم
فیلاں کہ او بسالہاے دراز فراہم آوردہ بود ازو گرفتہ و ایں زمیندار بغایت مسرف و تلف کار و ضائع
روزگار است و از بے رشدئ خویش بمہماتِ ولایت نپرداختہ پریشان می گزراند، و برتقدیرے کہ بازخواست
بقایاے پیش کش از و بتعینِ فوجے گراید بجز برہم زدگئ ولایتِ او اثرے برآں مترتب نخواہد گشت،
بنا براں ایں مرید بوصولِ پیش کشِ مقرری ہرسالہ نمودہ حقیقت را ببارگاہِ خلافت معروض داشتہ بود[5]،
اکنوں کہ یرلیغِ اعلیٰ بدیں موجب صدور گرفتہ امتثالِ آں را سعادتِ خود دانستہ بمقتضاے آں کاربند
خواہد گردید[6]،

[1] ب خونی، [2] ب- سلامت؛ محذوف [3] نسخہ م مین یہ خط اس طرح یک بیک اس جگہ ختم ہو جاتا ہے،" بقدر مقدور بموجب
امر لازم الامتثال سعی موفورہ بجای آرد، آفتابِ جہانتابِ خلافت تابان و درخشاں باد،" [4] م، ت و ب "از" محذوف،
[5] ب "بود" محذوف، [6] ب خواہد گرد،

اگر مرضیٔ طبعِ مبارک پنہان است کہ ولایتِ او داخلِ ممالکِ محروسہ شود، حکمِ صریح شرفِ ورود یابد تا این مرید خانہ زادِ اعلیٰ حضرت را کہ جوان شدہ، وازروے کار طلبی می خواہد بچنین مہمات بپردازد، بابِ جمعیتے لائق دستوری دہد کہ بعنایتِ ایزد وقدیر واقبالِ لایزالِ پیر دست گیر در اندک فرصتے دمار از روزگارِ او برآوردہ، محالِ زمینداریٔ اورا متخلص سازد، ودران مرز بوم اثرے از آں[۱] مد بر نگذارد،

وگر مقصودِ ایستادہاے پایۂ سریر سلیمانی تحصیلِ باقی پیش کشِ مقرری وگرفتنِ فیلان است، دریں صورت از بندہاے معتمدِ بادشاہی ہر کہ حکم شود با مردمِ تعیناتِ ایں صوبہ بر سرِ ولایتِ او بفرستد، تا ہر قدر فیل کہ[۲] پیشِ او موجود باشد کام وناکام بگیرد وپیش کش را روبراہ سازد،

قبلہ وکعبۂ دو جہانیٔ ایں مرید سلامت! اگرچہ ایں فدوی با وجود سبقِ تحقیق دریں ولا نیز مردم[۳] بتفحصِ فیلانِ زمیندارِ مذکور گماشتہ دریں باب غایت سعی بجا خواہد آورد، لیکن چوں فیل جتا شنکر[۴] نام را دریں جا کسے نشان نمیدہد، ومیگویند کہ در سرزمینِ او قلعہ ایست برکوہ، بدیں اسم مشہور، وبودنِ ایں مقدار فیل نزدِ او مستبعد می نماید، چہ اگر می داشت عمدۃ الملک شاہ نواز خاں در حینے کہ حسب الحکمِ والا با تمامیٔ لشکرِ ایں صوبہ بر سرِ او رفتہ بود، یقین کہ فیلان را در عوضِ پیشکش از وی گرفت، ودراں وقت بسببِ[۵] بے استطاعت ادا از پیش گاہِ خلافت مبلغ از وجہ مقرریٔ ہر سالہ معاف نمی شد، وتا شتماہ بجہتِ وصولِ پیش کش در برہان پور نمی[۶] بود،

اگر بموجبِ حکمِ اقدس شخصے کہ اطلاع بر کمیتِ فیلانِ او دارد، وتعریفِ جتا شنکر بعرضِ ارفعِ اعلیٰ رسانیدہ پیشِ ایں فدوی بیاید، لشکرِ ظفر اثر را بمقامیکہ افیال درآنجا بودہ باشد، دلالت کند بہتر خواہد بود،

قبلۂ حاجاتِ عالمیاں سلامت! از آں جا کہ در بالای گھاٹ در آغازِ ہنگامِ نشتِ[۷] خریفِ بارانی

---

[۱] ب اثرے بدید نگذارد، [۲] ب "کہ" محذوف [۳] س مردم را، [۴] ب جتا سنگھ

[۵] ب "بے" محذوف [۶] ب "نمی بود" محذوف، [۷] ن فصل،

نشده، پس ازاں باوجود آنکه وقتِ کشت و کارِ خریف پیشتر گذشته بود، چوں شانزده روز متصل بارید و مزارعاں را فرصتِ تخم ریزی دست نداد، بنابراں امسال در اکثر محالِ بالای گهات مزروعاتِ خریفی نشد، چوں دریں ولا از چهاردهم شهر حال بمحض فضلِ الٰهی در حوالیِ دولت آباد باز باراں شروع نموده تا امروز که هشتم[1] ماه است بارش خاطر خواه میشود، امید است که فصلِ ربیع موافقِ مدعا نسق یافته، جبرِ[2] نقصانِ خریف نماید، در بیجاپور تا حال اثرے از باراں پدید نیست، و دراں مرزبوم نسبت بسابق غلاے بهم رسیده،

آفتابِ عالمتابِ خلافت و کشورکشائی ابدالدهر بر مفارقِ جهانیاں تاباں بماناد،

۲/۷۹

آدابِ عقیدت و ارادت از خلوصِ نیت و صفائیِ طویت بجا آورده، ذره مثال بمسامعِ جاه و جلال میرساند، دو منشور لامع النور ادلین سراسر مرقومِ قلمِ خجسته رقمِ خاص مبارک و دو ثمین نگاشتهٔ خامهٔ دبیرانِ عطارد فشاں که درجوابِ عرض داشتِ ایں فدوی شرفِ اصدار یافته بود، متواتر سایهٔ ورود انداخته، موجبِ مزید امتیاز و مباهاتِ ایں مرید گردید و وصولِ عطیهٔ خلعتِ خاص که دریں ولا بعنایتِ آن اختصاص یافته تارکِ عزتِ ایں فدوی را باوجِ شرف و[3] افتخار رسانید، تسلیماتِ بندگی بجا آورده بشکرِ تفضلات و تلطفاتِ پیر و مرشدِ حقیقی رطب اللسان گشت[4] و بر مضامینِ آں صحائفِ کرامت آگهی حاصل نمود[4]،

حکمِ جهاں مطاعِ عالم مطیع بنفاذ پیوسته که "اگر آں مرید ولایتِ دیوکده را تواند گرفت و نگاه داشت خانه زادِ والا درگاه محمد سلطان را بآنجا بفرستد[5] و الا هادی داد خاں را تعیین نماید، و لشکرِ خوبی با او همراه سازد"،

---

۱ ب، هشتم، ۲ س، جبر ۳ س و ب "و" محذوف ۴ ب "نمود" محذوف،

۵ ب با خاطر بفرستند، س نفرستند،

پیر دستگیر سلامت: اگرچہ بعنایتِ سبحانیت الٰہی و یمنِ اقبالِ لایزالِ اعلیحضرت خلافت پناہی گرفتن و برکشودنِ آں ولایت درکمال آسان است و باندک سعی دست بہم می تواند داد، لیکن نگاہداشتن و بضبط درآوردنِ[1] آں خالی از دشواری نیست، وجز ایں کہ سوائے محصولِ آنجا ہر سال مبلغے کلّی صرفِ لوازمِ بند و بست آں سرزمین نمودہ شود اثرے بر تسخیرِ آں مترتب نہ، و ایں جا است کہ تا حال اولیائے دولت قاہرہ ہمت بانتزاعِ آں مرز و بوم مصروف نداشتہ اند، و داخلِ ممالکِ محروسہ نگردیدہ، ایں فدوی نیز نظر بہمیں مراتب از پیشِ خود شروع در آں کار مناسب ندیدہ معروض داشتہ بود کہ اگر درین باب حکمِ جازم زینتِ صدور یابد خانہ زادِ بارگاہِ معلّٰی را کہ مستعدِ خدمت است بتقدیمِ آں مہم برگمارد، اکنوں بمقتضائے رائے صواب نمائے مملکت پیرا افواجِ ظفر قرینِ بادشاہی را بر سرِ او تعین خواہد نمود کہ وجہ پیشکش را از بقایا و حال صورت دادہ فیلاں کہ نزدِ او موجود باشد و زمیندار چاندا نشاں دہد، با فیلِ حیات شنکر کام و ناکام از و بگیرند، بعد ازاں کہ بندہاے درگاہِ آسماں جاہ کہ جابجا تعین اند و قبل ازیں برائے احضارِ آنہا نوشت جات بقدغن رفتہ فراہم آیند، بآئینے کہ حکم شدہ آنہا را روانہ آں طرف خواہد ساخت،

قبلہ و کعبۂ دو جہانی سلامت! ہادی داد خاں ہر چند بندۂ کار آمدنی جمعیت دار است، اما چوں دریں مدت ہمچنین خدمتے نپرداختہ و شاید کہ ازیں رہ گذر بعض بندہاے بارگاہِ خلافت دل نہادِ ہمراہئ او نگردند و نفاق و ناسازی کہ باعثِ برہم زدگئ کار است، میانِ آنہا بہم رسد[2] و با وجودِ آں بحسبِ تدبیر نیز[3] چناں نیکو می نماید کہ عساکرِ منصورہ از دو راہ بآں ولایت در آیند، بنا برآں بخاطرِ قاصرِ ایں مرید رسیدہ کہ نصف جمعیتِ ایں صوبہ با خانِ مومی الیہ و نصف دیگر با مرزا خاں کہ بسببِ[4] انتسابِ مشار الیہ با امراے عظام[5] ہیچ کس از رفاقتِ او سر باز نخواہد زد[6]، مقرر گردد تا بنیانِ

---

۱ ب برآوردن ۲ ب آنہا ہم رسید، ۳ ش و م "نیز" محذوف ۴ م۔ نسبت ۵ م عظام و ہیچ کس،
۶ م نخواہد کشید،

ایں فدوی نیز بسرکردگی محمد طاہر یا دیگرے از معتمداں یا مرزا خاں رفیق باشند،

دریں ولا حسب الحکم الاقدس فیلان فرستادۂ قطب الملک را مصحوب بدیع الزماں ملازم سرکار گردوں مدار کہ دریں چندگاہ بداروغگیٔ فیلانِ مذکور مقرر بود، بدرگاہِ معلی روانہ نمود[1] اگر بخت[2] یاوری کند و فیلاں را[3] آسودہ داشتہ از نظرِ انورِ اطہر بگذراند، باعثِ مجریٔ خدمتِ او خواہد شد، زیادہ جرأت از حدِ ادب دور است،

عرض داشتے کہ بتازگی از میر محمد سعید رسیدہ بود، ترجمۂ آں را بحضورِ پرنور ارسال داشت،

آفتابِ عالمتابِ خلافت و کشور کشائی از افقِ سلطنت و فرمان روائی[4] تاباں بماناد،

۳۸

بعد ادائے وظائفِ عقیدت و ارادت ذرہ صفت بعرضِ مقدس میرساند، و الامنشورے کہ در جواب عرضداشتِ ایں فدوی نگاشتۂ خامۂ دبیرانِ عطارد رقم شدہ بود، بورودِ آں سرفراز گردیدہ تسلیماتِ بندگی بجا آوردہ، بر قدسی[5] احکام اطلاع حاصل نمود،

در بابِ وصولِ تمامیٔ پیشکش و گرفتنِ جمیع فیلانِ زمیندار دیوگدہ با فیل جتا سنگہ مرزا خاں و ہادی داد خاں قدغنِ بلیغ رفتہ انشاء اللہ تعالیٰ باقبالِ لایزالِ اعلیٰ حضرت عنقریب ایں مہم نوعے کہ باید بانجام خواہد رسید، و بہر قدر فیل داشتہ باشد از و گرفتہ خواہد شد،

در بابِ فیلے کہ ایں مرید از قطب الملک گرفتہ پیشکشِ درگاہِ جہاں پناہ نمودہ بود، یرلیغ معلی شرفِ صدور یافتہ کہ بصیغۂ پیشکشِ آں مرید پذیرفتہ نخواہد شد، و بہائے آں بسرکار الیہ مجری دادہ خواہد آمد[6] کہ ایں ادائے از حسنِ معاملت دور است،

---

[1] ب - روانہ بود، [2] ب باو یاوری کند، س بخت و یاوری کند [3] م فیلاں را چنانچہ آسودہ داشتہ،

[4] م فرمان روائی، [5] ب بر احکام قدس،

[6] م - مجری دادہ خواہد کہ ایں از حسن معاملت،

پیرِ دستگیر سلامت[1]! این مرید که از یمنِ تربیتِ مرشدِ کامل بسوے معاملت متهم نیست، اگر می دانست[2] که قطب الملک در[3] این باب مضائقه خواهد نمود، چگونه قیمتِ آں فیل را باو مجری نمیداد، از آنجا که موی الیه بعد اطلاع برین مقدمه رهینِ منت گردیده بود، چنانچه از نوشتهٔ او که بجاجبِ معتمیِ خود فرستاده بود[4] و بوساطت وکیلِ این فدوی از نظرِ انور خواهد گذشت هویداست، بنا براں این مرید آں فیل را ازو قبول نموده و کفایت سرکارِ اعلیٰ پنداشته می خواست پیشکش کند، هرگاه این معنی مرضیِ طبعِ مبارک نباشد من بعد چنین نخواهد شد و سررشتهٔ نیک سرانجامی از دست نخواهد رفت،

قلعه دندا راج پوری[5] بقلمروِ بادشاهی اتصال ندارد، چوں هنگامِ دستوری یافتنِ این مرید بدیں صوب حکم شده بود، بنا براں دریں وقت لازم دانسته حقیقت را معروض داشت،

ظلِ ظلیلِ خلافت ابد[6] التظلیل بماناد،

---

۱ ب «سلامت» محذوف ۲ ت و ب اگرچه،

۳ ب «دریں» محذوف، ۴ ت فرستاده و بوساطت،

۵ ت قلعه داوندا راجپوری تعلق بقلمرو بادشاهی ندارد،

۶ ت ابدالتظلیل،

(ب)

جوار

۱
۱۸

مرید اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده ذره مثال بمسامعِ جاه و جلال میرساند که نیرِ سپهرِ عزّت و شرف یعنی فرمانِ والاشان عنایت عنوان نگاشته کلکِ گهر بارِ جواہر سلک در خجسته تر ساعتے[۱] پرتوِ ورود انداخته، این مرید تسلیماتِ بندگی بجا آورده، آں صحیفهٔ سعادت را آرائشِ تارکِ امتیاز و مباہاتِ خود ساخته، بر احکامِ مقدسه مطاعه آگہی یافته، ہماں روز ملتفت خاں را که خانه زادِ فہمیده کار آمدنی درگاهِ سلاطین پناه است، بر مضمونِ منشورِ لامع النّور اطلاع بخشیده، عرض داشتے که مومی الیه در جوابِ حکمِ اقدس بپایهٔ سریرِ اعلیٰ ارسال داشته، از نظرِ انورِ اطہر خواہد گذشت،

حکمِ گیتی مطاع زینتِ نفاذ یافته که "وقتِ شکارِ فیل ہمیں است، آں مرید یکے از مردمِ فہمیده سربراهِ خود را به سلطان پور بفرستد که باتفاقِ جاگیردارِ آں جا کہیده نماید"،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! این فدوی پارسال نیز سرانجامِ شکارِ فیل نموده، ملازمانِ خود را با فیلاں بداں جانب تعین کرده بود که باتفاقِ سزاوار خاں بمراسمِ شکار بپردازند و از آنجا که بھیلانِ آں سرزمین باوجود[۲] رعایت از روے تمرّد، در رہبری کوتاہی ورزیده، فیلانِ صحرا را کمتر نشان داده،[۳] بیش از ہفت فیل از نر و ماده بدست نیامد، و چوں ہیچ کدام از آنہا قابلِ ارسالِ حضورِ پرنور نبود، این مریدِ حقیقت "کہیده" را نیز نتوانست عرضداشت نمود، اکنوں اگرچه وقتِ شکارِ فیل ہمیں است، امّا چوں سرانجامِ ضروریات نشده و تا تہیهٔ این[۴] ہنگام خواہد گذشت، قرار داد

---

[۱] ب ساعت، [۲] ب باوجود کہ [۳] ب نشان داد ن، [۴] س تہیهٔ آن،

که امسال به ترتیب مایحتاج الیهٔ فراهم آوردن اذوقه پرداخته انشاءالله تعالی سال آینده مطابق حکم ارفع اعلیٰ بعمل آورد،

قبلهٔ آمالِ[1] و کعبهٔ امانی سلامت! چون هادی دادخان منصب دو هزار و پانصدی ذات و سوار سرفراز است و بخدمت صوبه داری تلنگانه قیام می نماید، و جمعیت خوب با اوست، اگر بعنایت علم و نقاره سربلند گردد، گنجایش دارد،

پیر دستگیر سلامت! از آنجا که زمین دارِ جوار درین لا قدم از جادهٔ صواب بیرون کشیده مرتکب اعمال نکوهیده می گردد، با آنکه پیشکشے بجهت سرکار معلّی برو مقرر نیست، در تقدیم خدمات مرجوعهٔ بادشاهی نیز تهاون و تعلل روامی دارد، تنبیه این چنین کوته اندیشاں برائے عبرت دیگراں لازم است و راهِ کردن که خانه زاد کار طلب درگاه والا است تعهد سے نماید که اگر ولایت جوار بانعام یا در تنخواهِ اضافه او از پیش گاهِ اعلیٰ عنایت شود، پنجاه هزار روپیه بر سم پیشکش بخزانهٔ عامره رسانیده بجمعیت خویش بندوبست آں سرزمین بواقعی کرده، آں ولایت را داخلِ ممالکِ محروسه خواهد ساخت، بنابراں این مرید امیدوار است که هرچه درین باب بخاطرِ ملکوت ناظر پرتوِ صواب اندازد، بارشادِ آں سرفراز یابد،

ظلِ ظلیلِ خلافت بر مفارقِ کافه برایا ابداً[2] لتظلیل بماناد،

۲
۸۲

مرید اخلاص سرشت وظائفِ عقیدت و ارادت بجا آورده بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند، منشور لامع النور سعادت ظهور که بقلمِ والارقم خاص زینتِ نگارش یافته بود در ساعتِ مسعود بورود کرامت آمودِ آں دیباچهٔ شهرت و سربلندی تارک عزت باوجِ امتیاز افراخته تسلیمات بندگی بتقدیم رسانیده[3] بر احکامِ مطاعه آگهی یافت،

---

[1] ب قبلهٔ امال [2] س ابداً لتظلیل، [3] ب رسانیده و،س رسانید، و،

پیرو دستگیر سلامت! ایں مرید در ہماں ایام کہ فرمانِ عالیشان در بابِ فیلاں صادر شدہ، قطب الملک را بر صورتِ حکمِ لازم الامتثال[1] آگاہ ساختہ بود و ازاں جا کہ مومی الیہ دراں وقت جواب مشخصے ننوشتہ[2]، ایں فدوی در عرضِ جواب تاخیر نمود، اکنوں کہ مشار الیہ بعد اطلاع بر مضمونِ فرمانِ والاشان کہ مصحوبِ عبد اللطیف برادر معز الملک بنامِ او نافذ گشتہ بود و دراں منشور تاکیدِ ارسالِ فیلاں شدہ، در مقامِ سرانجامِ فرستادنِ فیلاں درآمدہ محمد مومن ملازمِ سرکارِ گردوں مدار کہ از پیشِ میر جملہ مراجعت نمودہ بہ گل کندہ رسیدہ بود بقدغن نوشتہ بود، کہ ہر قدر[3] فیل نر و مادہ عوضِ نصفِ زرِ نقدی[4] مقرری از قطب الملک بدست تواند آورد بگیرد و بزودی بیاورد، و بحاجبِ مقیمیِ[5] او نیز دریں باب تاکید نمود،

حکمِ گیتی مطاع پیرایۂ صدور یافتہ کہ آں مرید یک لک روپیہ از خزانۂ عامرہ گرفتہ مصحوبِ مردمِ معتمد با وقوفِ خود بجہتِ ابتیاعِ فیل بہ گل کندہ بفرستد،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! اگرچہ دریں اوان فیل در گل کندہ نسبت بہ سابق بسیار کم است و گراں بدست می آید، لیکن برائے اطاعتِ حکمِ والا کہ مشتمل[6] بر سعاداتِ ہر دو سرا است، ایں مرید عنقریب یکے از نوکرانِ خود را کہ وقوفے داشتہ باشد، با مبلغے[7] از سرکارِ سپہر مدار بآں طرف خواہد فرستاد، کہ فیل بخرد، و ہرچہ خریدہ بیاورد، بدرگاہِ جہاں پناہ ارسال خواہد داشت، تا اگر قیمت مناسب باشد و پسندِ پیشگاہِ اقدس آید، دفعۂ دیگر نیز بطلبند،

در سرانجامِ ارسالِ اسپِ[8] خوب بقدرِ مقدور دقیقہ از دقائقِ سعی و اہتمام فروگذاشت نخواہد شد، امید کہ موافقِ مرضیِ طبعِ مقدس بعمل آمدہ سببِ مجریِ بندہا شود،

قبلۂ آمال و امانی سلامت! چوں زمیندارِ جواہر در نولا قدم از جادۂ صواب بیروں کشیدہ باعمال

---

[1] ت و ب: لازم الامتنان [2] ت و ب: ننوشت [3] م: قدر، [4] ت و ب: نصف از نقدی، [5] ب: "برائے محمد جان" [6] م و ت: مشمر [7] ت: با مبلغے کہ؛ م: مبلغے از زرِ سرکار، [8] ت: اسپہ،

نکوهیده قیام مینماید، و بآنچه پیش کشتے بسرکار مجلّی نمیدهد، در تقدیم خدمات مرجوعهٔ پادشاهی نیز کوتاهی روا میدارد، و تا این چنین کوته اندیشان متنبه نشوند، دیگران عبرت پذیر نمی گردند، و راؤ کرن که خانه زادِ کار طلب درگاه سلاطین پناه است تعهدی نماید که اگر ولایت جوار بانعام یا در تنخواه اضافهٔ او از پیشگاه خلافت عنایت شود، پنجاه هزار روپیه برسم پیشکش بخزانهٔ عامره رسانیده و بندوبست آں سرزمین بواقعی کرده، در استمالت رعیت و سرانجام خدمات پادشاهی مساعی جمیله بظهور خواهد آورد، بنا برآں این مرید امیدوار است که هرچه دریں باب بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو اندازد و رای ممالک آرای خورشید ضیا بداں توجه فرماید بارشادِ آن سرفرازی یابد،

آفتابِ عالمتابِ خلافت از مطلعِ سعادت تاباں بماناد،

۳/۸۳

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده (و) وظائفِ عقیدت و ارادت از صدقِ نیت و صفائی طویت بجا آورده بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند که این مرید فدوی در خجسته تر زمانے بوصولِ فرمانِ عالیشان که نگاشتهٔ خامهٔ ویرانِ عطارد رقم شده بود، امتیاز حاصل نموده تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانید، و بر احکامِ مطاعه آگهی یافت،

عنایتِ اضافهٔ پانصد سوار براؤ کرن و حکمِ تنخواهِ ولایت جوار از جمع چهل[2] لک دام باو[1] در طلب اضافهٔ مذکور، موجبِ افتخار و سربلندی مومی الیه گردید، این اخلاص آئین حسب الحکم الاقدس آں ولایت را باو مقرر داشته وجهِ پیشکش از و تحصیل نموده[3] بخزانهٔ عامره عاید خواهد ساخت، اگر دریں باب منشورے بنام او پیرایهٔ صدور گیرد و ملکِ جوار بطریق وطن باو مرحمت شود، باعثِ ازدیادِ سرفرازی و دلگرمی اوست،

۱؎ م: باد ۲؎ م: چل لک، ۳؎ م: "نموده" محذوف.

پیر دستگیر سلامت[1]! چوں قبل ازیں پانصدی ذات از منصبِ راؤ کرن کم شدہ، دریں لا که از روے تفضلاتِ بے پایاں بایں عنایات[2] نمایاں سربلند گشته. امید وار است که کمیِ ذاتِ او بحال حکم شود، و تنخواهِ آں[3] از ولایتِ جوار مقرر گردد،

پذیرائیِ ملتمسِ ایں مرید درباب عنایتِ علم و نقاره بهادی داد خاں گلشنِ امانی بند بارطراوت بخشید. حق تعالیٰ سایهٔ بلند پایهٔ ذره پروریِ کعبهٔ مرادات را بر مفارقِ کافهٔ انام مستدام داراد،

در وادیِ شکارِ فیل مطابقِ یرلیغِ اعلیٰ سعی و کوشش بظهور خواهد آمد، بالفعل جمیعے را ببر انجامِ ضروریاتِ ایں کار و تفحصِ فیلانِ صحرائی تعین کرده شد،

نیرِّ جهانتابِ خلافت از افقِ عظمت تاباں بماناد،

---

[1] س و ب، "سلامت" محذوف.

[2] م عنایت

[3] م- آں نیز از،

(ج)

کرناتک

۱/۸۴

مریدِ اخلاص سرشت آدابِ عقیدت و ارادت بجا آورده، ذره مثال بمسامعِ جاه و جلال
میرساند، که درین ولا سری رنگ رائیل نبیرهٔ رام راج که عمدهٔ زمینداران کرناتک است و جدش
بافزونیٔ شوکت دران مرز و بوم شهرتے داشت، برهمنے از معتمدانِ خود را بعرض داشت و یک زنجیر
فیل که بالفعل بسیار لاغر است و بعد از انکه فربه شود از نظرِ انور خواهد گذشت، براهِ گلکنده نزدِ این فدوی
فرستاده از روے انکسار اظهار نموده که درین چند سال عادل خان و قطب الملک باعتضادِ عنایتِ[1]
اعلیٰ حضرت دستِ تصرف بولایتِ کرناتک دراز کرده، بیشتر آن را با نقود و جواهر و فیلانِ بسیار
بضبط در آورده اند و همگی سعیِ آن دارند که او را از ملکِ موروثی که درین مدت هرگز دست بران نیافته
بودند، آواره نموده، مطلقاً مستاصل[2] سازند و چون بر عالمیان ظاهر است که آنها را این قدرت نیست
و هر چه شده و می شود از تائیداتِ درگاه جهان پناه است که شاملِ حالِ آنها گشته، لهذا او نیز التجا بدین
آستانِ سعادت آشیان آورده اُمیدوار است که قبلهٔ حاجاتِ جهانیان او را دستگیری نموده
و از خاکِ مذلت برگرفته، ولایتِ متعلقهٔ او را داخلِ ممالکِ محروسه فرمایند، و حکمِ اقدسِ اعلیٰ بدنیاداران
دکن شرفِ صدور یابد که عهد و پیمانِ پدرانِ خود را پاس داشته از حدودِ قدیم[3] تجاوز ننموده دیگر
دست از ملکِ موروثیٔ او باز دارند و بشکرانهٔ این بنده نوازی و ذره پروری پنجاه لک هون و دویست
زنجیر فیل و جواهر گران بها که افاده[4] نموده پیشکشِ درگاهِ معلیٰ ساخته هر سال اضعافِ آنچه آنها پیشکش مینمایند[5]

---

۱ ب: باعتقاد و عنایت ۲ ب: مستصل ۳ س و ب: حدودِ قدیم ۴ ب: آماده ۵ س: می نماید

باتحفۂ نوادرے کہ اندوختۂ سالہا است ارسال خواہد داشت، واگر بہ سبب عارِ کفر پرتوِ اعانت از حالِ او دریغ شود بعد ازاں کہ فرمانِ عالیشان متضمن بذلِ ملتمسِ او بصدور پیوندد از ہدایتِ مرشدِ جہانیاں باتوابع ولواحقِ خود بزمرۂ اہلِ اسلام درآمدہ از دولتِ بندگیٔ درگاہِ اعلیٰ حضرت ظل اللہ کامیابِ دین ودنیا خواہد شد۔

چنانچہ ایں مراتب[1] از ترجمۂ عرضداشتِ مومی الیہ نیز رسید مشتمل بریں التماس کہ ایں مرید کس او را کہ باقبلہ کہ آوردہ از راہ، بے آنکہ حقیقت را بعرضِ مقدس برساند، پیش او بفرستد و از آنجا کہ ایں فدوی اخفائے چنیں امر بیچہ داخلِ واقعہ شدہ و نظر بمصالحِ[2] ملکی چندیں فوائد در ضمنِ آں متصور است و بر تقدیرے کہ زمیندار عمدۂ کرناٹک شرفِ اسلام دریابد مثوباتِ اخروی نیز براں مترتب، از پیشگاہِ خلافت مناسب ندید، وکیلِ رائل را استمال ساختہ نگاہداشت وجوابِ عادل خاں را بورود یرلیغِ گیتی مطاع موقوف نمودہ نوعیکہ رائے ممالک آرائے خورشید ضیا دریں باب اقتضا فرماید وبایں مرید ارشاد شود عامل گردد،

قبلہ وکعبۂ ایں فدوی سلامت: چوں رائل مذکور از کمالِ امیدواری روے نیاز[3] بدرگاہِ خلائق پناہ آوردہ تعہدِ دولتخواہی وبندگی می نماید وقبولِ اسلام را وسیلۂ نجاتِ خویش ساختہ از حوادثِ روزگار بعتبۂ خلافت کہ ملجائے نامورانِ شش جہت است، پناہ جستہ وبر ذمتِ ہمتِ حامیانِ حوزۂ اسلام لازم است کہ در اشاعتِ آثارِ انوارِ دینِ مبین وملتِ متین[4] کوشیدہ، گردہِ کفر وضلال را از تیہۂ گمراہی وخذلان براہِ راست دعوت نمایند و مع ہذا نقضِ عہدے کہ بادنی بندۂ ایں درگاہ نسبت نتواں کرد نیز بمیان نمی آید، اگر صورتِ ملتمس او درجۂ پذیرائی یافتہ پرتوِ عنایت والاجال او مبذول شود، ہرآئینہ ایں معنی متضمنِ منافعِ دینی و دنیوی[5] خواہد بود، دیگر ہرچہ بخاطرِ ملکوت ناظر کہ

---

[1] ب ایں مرید ہدایت، [2] س بر مصالح، [3] س وب نیاز مند، [4] س ستبین، [5] ب دنیوی و دینی،

مطرحِ اشراقاتِ قدسی است بر سندِ عین صواب است و بر مریداں اطاعت آں واجب[1]،
آفتابِ عالمتابِ عظمت و جلال از افقِ سلطنت و اقبالِ لایزال تابنده بماناد،

۲/۸۵

مرید اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده، بعد گذارشِ وظائف عقیدت و ارادت ذرّه آسا بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند که منشور سعادت گنجور مزین بخطِ قدسیِ خاص مبارک که در جواب عرض داشتِ ایں فدوی شرفِ صدور یافته بود، بورودِ کرامت آمودِ آں مباهی گشته، تسلیماتِ بندگی بجا آورد[2]،

حکمِ جہاں مطاع پیرایهٔ نفاذ گرفته که برطبقِ ملتمس مرزبانِ کرناتک، فرامینِ قدسی مضامین در بابِ کوتاه داشتنِ دستِ تطاول و استیلا از ساحتِ مملکتِ متعلقهٔ او بدنیا دارانِ دکن بتحریر پیوسته و نقلِ آں مناشیر قضا تاثیر بآں مرید مرسل گشته، لیکن چوں پیش ازیں بدو نیم سال راناراؤ نامی خود را فرستادهٔ زمیندارِ کرناتک وانموده[3] بوساطتِ دستورِ روانی خبرت[4] چیزے چند که از نقلِ تقریر او هویداست، در پیشگاهِ خلافت معروض داشته بود و مطالبِ او دور از کار و محض گزاف می نمود در ارسالِ فرامین توقف رفت، اگر ایں شخص که نزدِ ایں مرید آمده ہماں است که بدرگاهِ معلّیٰ رسیده، سخنِ او قابلِ پذیرائی نیست، اگر غیرِ اوست آں مرید معتمدے فہمیده مثلِ عبدالمعبود یا دیگرے را بانشانِ خود در جوابِ عرض داشت او تعین نماید، پس ازانکه فرستادهٔ آں مرید از کرناتک عرض داشت خواهد نمود که آں شخص کس سری رنگ است، و هرچه بازنموده بموجبِ تعهدِ اوست، مناشیرے که بنامِ دنیا دارانِ دکن شرفِ ترقیم پذیرفته کرامتِ ارسال خواهد یافت؛

پیر دستگیر و مرشدِ صافی ضمیر سلامت! راناراؤ مذکور قبل ازیں بچند گاه نزدِ ایں فدوی آمده

---

[1] ب: واجب است . [2] ب: آورده ، [3] ن: نموده بود ، [4] ب: خیرت .

موافق آنچه در حضورِ مقدس تقریر کردہ اظہار ساختہ بود، اما چوں مقدمات معروضۂ او نوعے کہ بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو انداختہ، لاف و گزافی بیش نبود ایں مرید بعرض آں جرأت نمی کرد، دریں ولا کہ سری نواس نام برہمن از معتمدانِ اہل مرزبور باعرض داشتِ او دیگر زنجیرِ فیلِ پیشکش براہِ گل کندہ رسیدہ از جانبِ او تعہدِ قبولِ اسلام و پیشکش از نقد و جنس بہ تفصیلے کہ معروض گشتہ نمود، ایں عقیدت آئین عرضِ ایں مقدمہ را لازم دانستہ اغماض ازاں مناسب ندید، کہ اعلیٰ حضرت بمقتضاے خردِ دوربین و دانشِ خداداد مصلحت گزیں پرتوِ توجہ بر تحقیق ایں معنی انداختہ اند، حسب الحکم الاقدس عبد المعبود یا دیگر را بانشانے در جوابِ عرض داشتِ او بکرناتک خواہد فرستاد، تا بحقائقِ آں مرزبوم کماہی رسیدہ و بر مکنونِ ضمیرِ زمیندارِ آنجا آگہی یافتہ و صدق و کذبِ تعہداتِ او را امتحان نمودہ، عرض دارد،

اما از آنجا کہ دنیا دارانِ دکن از استماعِ اینکہ زمیندارِ کرناتک بوسیلۂ انسلاک در زمرۂ اہلِ اسلام بدرگاہِ سلاطین پناہ ملتجی گشتہ سرانِ سپاہِ خود را کہ از دیر باز دراں سرحد اند تاکید کردہ اند[1] کہ بجد ہرچہ تمامتر در انتزاعِ اندک جاے کہ بتصرفِ او ماندہ کوشیدہ پیش از ورودِ حکم گیتی مطاع کار او را یکرو سازند[2]، و تا وقتیکہ کسِ ایں مرید بر دو حقیقت را عرض داشت کند و ایں معنی بمسامع جاہ و جلال رسیدہ حکم بارسالِ فرامین مسطورہ صادر شود، شاید کہ اندیشۂ دنیا داراں بوقوع آمدہ تدارکِ آں بحیزِ تعویق افتد، اگر راے مملکت آراے خورشید ضیا اقتضا فرماید کہ تا رسیدنِ فرستادۂ ایں مرید بداں جا دستِ نہب و غارتِ آنہا از مملکتِ او کوتاہ گردد، بصلاح کار نزدیک خواہد بود، دیگر ہرچہ بخاطرِ مقدس برسد عین صوابست،

آفتابِ عالمتابِ خلافت بر مفارقِ جہانیاں تابندہ باد،

---

[1] ب دراں سرحد اند کہ بجد ہرچہ تمامتر،

[2] س کار را یکرو سازند،

۴۳
۸۶

مرید اخلاص سرشت زمین خدمت ملتزم ادب بوسیده ذرّه صفت بعرض اقدس اعلی میرساند که [1] دو منشور لامع النور سراسر مزین بخطوط والانمط مبارک که در جواب عرائض این فدوی پیرایه ورود گرفته بود بتواتر وصول سعادت حصول آن مباهی گشته تسلیمات مریدی بجا آورده [2] و برقدسی مضامین آن صحائف شرف آگهی یافت،

نگاشته کلک دربار جواهر سلک شده که "کس پیش راجه کرناتک فرستادن مناسب نبود، بایستی هر دو دنیا [3] داران دکن را ترسانیده پیشکش خوبی، هم بجهت سرکار گردون مدار و هم برای خود از آنها میگرفت" پیر و مرشد حقیقی سلامت! از آنجا که راجه مذکور بوسیله قبول عزّ سلام التجا بدرگاه سلاطین پناه آورده و تعهد پیشکش گران نموده، این معنی را مکرر بمبالغه معروض داشته بود و این دو دنیاداران [4] نیز که اکثر ولایت کرناتک را باخراین و دفائن متصرف گشته اند، از جمله آن غنائم موفوره پیشکشی شایسته بارگاه معلی ارسال نداشته اصلاً از فکر این مقدمه غافل بودند، لهذا این عقیدت آئین حقیقت را بحضور پرنور عرضداشت کرده،

ثانی الحال چون حکم اقدس زینت نفاذ گرفت که "یکی از ملازمان سرکار اعلی بجهت تحقیق و انمود زمین دار کرناتک تعین گردد" این مرید یقین میدانست که دنیاداران دکن خصوصاً عادل خان که تاخیر رجوع زمین دار مذکور باستان خلافت و فرستادن وکیل نزد این مرید شنیده، از اندیشه آن که مبادا درین وقت کار او را رونقی پدید آید بیشتر از بیشتر در برهم زدن [5] و برانداختن او سعی نموده، قلعه ایلدر اکه [6] عمده ترین قلاع ولایت کرناتک است در همین چند روز از تصرف او برآورده، اهتمام تام [7] دارد، که فیلان نامی را

[1] م "دو" [2] محذوف، [3] ت و ب بجا آورده، [4] ت و ب دنیادار دکن، [5] ت و ب دنیادار [6] ب برهم مردن، [7] م قلعهٔ ایلوراکه، ن دیلوررا، [8] ت و ب تمام،

که او برای پیشکشِ درگاهِ والا نگاه داشته از وی[1] بگیرد و او را استاصل مطلق سازد، با عتماد عنایات تفضلات اعلی حضرت که افزون از حوصلهٔ طاقت شامل حال آنها است، ازین گفتگوها جای نخواهد گرفت، و بدون آنکه فرامین مطاعه بنام آنها صادر شود، چنانچه این فدوی قبل ازین درین باب التماس نموده بود که[2] یکی از بندها بصوب کرناتک دستوری یابد تا بدانند[3] که از پیشگاهِ خلافت پرتو التفات بر امداد و اعانت زمیندار آنجا افتاده، از خواب پندار بیدار گشته[4] تن بسرانجام پیشکش نخواهند داد[5]، حسب الحکم الارفع محمد مومن ملازم سرکار اعلی را بدان جانب رخصت داده باو گفته بود که در قطع منازل تانی بکار برد تا شاید انمعنی موجب انتباهِ آنها گردد، و توفیق فرستادن پیشکش شایسته بدرگاهِ آسمان جاه بیابند و صدق تعهدات مرزبان کرناتک نیز هویدا شود،

درضمن تمهید این مقدمات بجز پاس حمیت اسلام و صلاح دولت ابد انجام امری منظور نظر[6] نبود، اکنون هرچه رای ممالک پیرا اقتضا فرموده امتثال آن را بر سائر مصالح مقدم داشته موی الیه را که هنوز از حدود متعلقهٔ قطب الملک نه گذشته، انتظار وصول امر مجدد داشته، از رفتن نزد زمیندار مسطور منع نمود،

و از انجا که خاطر ملکوت ناظر متوجه استمالت میر جمله قطب الملک است از عرض داشت او که پیش ازین بدرگاهِ والا مرسل شده پیدا است که انتظار وصول فرستادهٔ اینجانب میبرد، بمحمد مومن که خالی از معقولیت و فهمیدگی نبود نوشت که چون او تا حال بلشکر میر مشار الیه قریب شده باشد، تا آنجا رفته[7] بهر وجهی که داند در مقام تسلی[8] و دلاسای او[9] درآمده بعد ازان که از ان ثمر[10] اطمینان حاصل کند برگردد،

---

[1] ت: از وی برنگیرد، [2] ت و ب: بود دیگی، [3] ت و ب: یابد و بدانند، [4] ب: بیدار نگشته بسرانجام، ت: بیدار نگشته تن بسرانجام، م: بیدار گشته بسرانجام [5] ت و ب: نخواهد داد، [6] ب: "نظر" محذوف [7] م: انجا بهر وجهی ب: بهر وجهی که دارند [8] ب: تسلیه [9] م: "او" محذوف [10] ب: یمن،

قبلهٔ کعبهٔ این مرید سلامت! اگرچه درین ولا از عرضداشت عبداللطیف حاجب گلکنده چنین بوضوح پیوست که قطب الملک با میر جمله طرحِ مصالحت انداخته، خدمت و محالِ متعلقهٔ او را بدستورِ سابق بحال داشته، و او نیز عهد[1] کرده که بعد انقضاے مدتِ دو سال یا[2] بدیدنِ قطب الملک بیاید یا ترکِ نوکری کرده عزیمتِ زیارتِ حرمین شریفین نماید، لیکن از تقریرِ محمد امین خلفِ میر مذکور که آثارِ رشد و قابلیت از ناصیهٔ حالش هویدا است، و در حیدرآباد به نیابتِ پدرِ خود متکفلِ مهماتِ مرجوعهٔ اوست، ظاهر شد که چون میر موصی الیه از قطب الملک مطمئن نیست و این قرار بنا بر مصلحتِ وقت بمیان آورده، اگر بمراحمِ بے دریغِ بادشاهانه واثق گردیده، بیقین بداند که موافقِ خواهش و آرزوے خویش سرفرازی خواهد یافت، بدرگاهِ خواقین پناه رجوع خواهد آورد"

درینصورت اگر ازین مرید درباب منصب و دیگر مطالب قول نماید و نظر بآنکه برین تقدیر البته عادل خان و قطب الملک یکے شده کمر بکینِ او خواهند بست، التماسِ امداد و کومک[3] کند، این فدوی او را تا چه پایه امیدوارِ نوازشِ بادشاهی سازد، و بندهاے درگاهِ معلی را تا کجا باوردنِ[4] او تعین کند، و بهمین جمعیت که درینجا است اکتفا نماید یا از حضورِ مقدس نیز التماس کند، درین وادی بعنوانے که ارشاد شود[5] عمل خواهد نمود،

ازکمالِ توجه و عنایتِ خاص[6] که شاملِ حال این مرید است مرقوم قلم جواهر رقم[7] گوهرفشان کرامت رقم گردیده که "از روے عاقبت اندیشی در هرچه بهبودِ[8] آن مرید و فرزندان او می دانیم حکم می فرمائیم، هنوز هم چیزے نرفته بانچه فرمودیم راضی باشد."

پیر دستگیرِ حقیقی[9] سلامت! بر ضمیرِ منیرِ خورشید نظیر که مرآت تجلیات حقائق است بوجه

---

۱ س و ب عمده ۲ م تا، ۳ ب کمالی، س کمک، ۴ م براے آوردن ۵ س و ب خواهد بود، ۶ س و ب خفی ۷ م جواهر رقم، محذوف ۸ م "بهبود" محذوف، ۹ م "حقیقی" محذوف،

احسن ہویدا است کہ قادر بر کمال ایزدِ متعال است جل شانہ، و ہیچ چیز از مکروہ و مرغوب، عزت و مذلت[1] بیرونِ مشیتِ او نیست، و ہر چہ در حقِ عباد خواستہ و تقدیر کردہ منع و عطاے آں بسعیِ بشر مقدور نہ، "رفعت الاقلام و خفت[2] الصحف"

و بحمد اللہ تعالیٰ کہ ایں مرید را از دولتِ قبلہ و ولی نعمت خود آرزوے در خاطر نماندہ، در دوامِ بقاے سایہ بلند پایہ را از درگاہِ الٰہی مسئلت نمودہ امیدوار است، کہ ایں چند روزِ حیاتِ مستعار نیز در ظلِ ظلیلِ اعلیٰ حضرت نوعے کہ گذشتہ بآخر رسد، دریں صورت وجود و عدمِ بعض روابط نسبت[3] و مساوی است

اما از آنجا کہ پیوستہ وجہ قصدِ ایں مرید در ہمگی امور استرضاے خاطرِ اشرف است و بہ یقین[4] میداند کہ در ہر باب انچہ ارشاد می شود، متضمن صلاحِ حال و مآلِ ایں مرید است، بنا براں رضامندی و خوشنودیِ پیر و مرشدِ حقیقی را سعادتِ دو جہانی تصور نمودہ، عنانِ اختیارِ خود را با خانہ زاداں بدستِ حق پرست سپردہ، لیکن چوں ایں قسم رابطہا تا از طرفین بظہور نیاید سببِ استحکامِ مبانیِ محبت و اخلاص نمی شود، و اعلیٰ حضرت با وجودِ اطلاع بر مراتبے کہ بمیاں آمدہ[5] نسبتِ خانہ زادِ[6] کلاں را چگونہ تجویز خواہند فرمود، اگر مرضیِ خاطرِ مقدس چناں است کہ ایں صورت البتہ واقع شود درباره خانہ زادانِ دیگر بطریقے کہ مقرر فرمایند از اطاعت گریزے نخواہد بود.

---

[1] تب عزت و ذلت [2] س حت الصحف [3] س سبی و مساویست،

[4] تم و یقین [5] تم و تب "آمدہ" محذوف،

[6] س و تب خانہ زادانِ کلان.

(۵)

جنگ با گلکنده

۱/۸۶

مریدِ اخلاص سرشت آدابِ ارادت وعقیدت از خلوصِ طویت بجا آورده ذره آسا بموقفِ عرضِ والا میرساند که منشور لامع النور سراسر نگاشتهٔ قلمِ قدسی رقمِ خاص که بعد گذشتنِ عرضداشتِ این مرید وعریضهٔ میرجمله از نظرِ کیمیا اثر، کرامتِ صدور یافته بود، بوصولِ سعادت حصولِ آں صحیفهٔ عزت وشرف ناصیهٔ سربلندی ومباهی گردیده تسلیماتِ بندگی وقواعدِ مریدی بتقدیم[۱] رسانیده،

در بابِ تعین فرمودنِ معتمدے از پیشگاهِ خلافت بآوردنِ میرمومی الیه با فرمانِ عنایت عنوان وارسالِ یرلیغِ گیتی مطاع لازم الاذعان مصحوبِ او بقطب الملک مشتملبر عدم منعِ میر مذبور وپرسش از ادراکِ سعادتِ بندگیٔ درگاه جهاں پناه، آنچه بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو انداخته عین صوابست، لیکن چوں درین ولا از عرضداشتِ میرمومن ملازمِ سرکار گردوں مدار که از پیشِ میرجمله مراجعت نموده، بگلکنده رسیده، چناں بوضوح انجامید که میر مشار الیه با وجودِ صدقِ اعتقادے که نسبت بآستانِ سلاطین پاسباں دارد، بواسطهٔ انصرامِ بعض کارهاے ضروری[۲] از فراهم آوردنِ اموال وامتعه که به بنادر وغیره فرستاده وبنا بر وفاے وعده که با ولی نعمتِ قدیم خود نموده تا یک سال در جاے خویش بسر برده، بعد ازاں بر تقدیرے که تا آں زماں راز او بر ملا نیفتد واز آسیبِ دنیا داران بیجا پور وگلکنده مصوٗن گردد، قصدِ استلامِ عتبهٔ خلافت خواهد نمود، لهذا ایں مرید بالفعل التماسِ اصدارِ مناشیرِ والا[۳] وتعینِ ملازم

۱؎ م مریدی بجا آورد، ۲؎ م "ضروری" محذوف، ۳؎ م "د" محذوف،

درگاہِ معلّی نمی تواند کرد، ہرگاہ کہ[1] محمد مومن بیاید وحقایق آں مرز بوم رانوعے کہ دیدہ دوریافتہ باز نماید، ویقین حاصل شود کہ او بریں معنی راسخ است، ایں فدوی کیفیتِ حال را عرضداشت خواہد نمود، ازانجا کہ میر مذکور مکرر بہ مبالغہ والحاح[2] درخواستِ اخفاے[3] ایں سرگروہ دالحق اگر دنیاداراں[4] مستحضر از ارادۂ او آگاہ شوند بحیلہ وفریب نخواہند گذاشت کہ او بدیں سعادتِ عظمیٰ فایز گردد، و[5] بعد ازاں کہ بانفاق قصدِ او نمایند تدارک آں دشوار است، درینصورت ہرچند توجہ اقدس برپنہاں ماندن پیش نہادِ او مبیشتر مبذول شود، بصلاحِ[6] دولت ابد مدت اقرب است، دیگر آنچہ راے خورشید ضیا اقتضا فرماید محض[7] صواب خواہد بود،

۲/۸۸

مریدِ اخلاص سرشت آدابِ عقیدت وارادت ازخلوصِ نیت[7] وصفائی طویت بجا آوردہ ذرہ صفت بعرضِ مقدسِ[8] معلّی میرساند کہ تبرکاتِ خاص مبارک[9] ویک صد دو دامی کہ مصحوب پسرِ غیرت[10] خاں ازمکمن مرید نوازی عطا شدہ بود، بوصولِ کرامت حصولِ آں گرامی الطاف سربلند ومباہی گردیدہ تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانید، ایزد متعال سایۂ عنایت افضال اعلیٰ حضرت را فراواں سال برمفارقِ مریداں مبسوط ومستدام داراد،

قبلۂ آمال واماني عالیاں سلامت! ازانجا کہ خواجہ برخوردار قلعہ دار او سہ منصب دو ہزاری ذات ودو ہزار سوار سرافرازی دارد، بخدمتِ سرحد قیام مینماید، وبندۂ کارآمدنی است امیدوار است کہ بمقتضاے ذرہ پروری بعنایت خطاب وعلم امتیاز یابد،

[1] س "کہ" محذوف، [2] ب مبالغۂ الحاح [3] ب ازخفاے ایں سرگروہ [4] م دنیاداران دکن [5] م اصلاح [6] م عین صواب ، [7] م "ازخلوص نیت وصفائی طوئت" محذوف. [8] م اقدس،
[9] ب مبارک یکصد [10] س پسر غیرت خاں،

پیر دستگیر سلامت! محمد مومن صفدر خانی ملازم سرکار گردون مدار کہ ایں مرید قبل ازیں اورا نزد میر جملہ قطب الملک فرستادہ بود[1] و ثانی الحال ہنگام مراجعت باو نوشتہ کہ فیلاں عوض نصف زر نقد پیشکش را از قطب الملک گرفتہ باخود بیاورد، دریں ولا رسیدہ ہمگی سی فیل بست و نہ نر و یک مادہ از پیش قطب الملک آورد، از جملہ ایں فیلاں ہفت فیل معیوب است، و قابل آں نیست کہ بسرکار سپہر مدار تواں گرفت، بالفعل ایں فدوی مجموع فیلاں را دریں جا نگاہ داشتہ تفصیل قیمتے کہ قطب الملک قرار دادہ از مومی الیہ طلب نمودہ، اگر ظاہر گردد کہ میان قیمت آنجا وانچہ درحضور ایں مرید مقرر شود، تفاوتے نیست، فیلاں را مصحوب یکے از بندہاے بادشاہی[2] و کس قطب الملک بدرگاہ آسمان جاہ ارسال خواہد داشت، و الا کیفیت تفاوت را معروض داشتہ، مطابق حکم ارفع اعلی العمل خواہد آورد،

وحقیقت میر جملہ نوعیکہ محمد مومن مذکور تقریر نمود ایں است، کہ او بحسب ظاہر خیال وامی نماید کہ بجز آستان خواقین پاسباں ملجاے و پناہے ندارد، بعد از فراہم آوردن اموالے کہ در بنادر و جاہا پراگندہ ساختہ روانۂ استلام عتبۂ خلافت خواہد گشت، لیکن از اوضاع و اطوارش پیدا است کہ ایں ارادہ از صمیم قلب نیست، چوں ولایتے آباد مشتمل بر قلاع و بنادر و معاون بدست آوردہ، با صاحب قدیم برہم زدہ و عادل خاں را نیز بواسطۂ عدم قبول نوکری او از خود آزردہ کردہ بجہت مصلحت اظہار بندگی و ارادت بجناب خلافت می نماید و تا وقتیکہ حتی المقدور بلطائف الحیل خود را از شر ایں دو دنیادار نگاہ می تواند داشت، اصلا ترک آں ولایت نخواہد کرد و رجوع بجاے نخواہد آورد، جمعیت او نہ ہزار سوار پنجہزار نوکر و چہار ہزار ملازمان قطب الملک کہ از و شدہ اند و بست ہزار پیادہ خواہد بود، و سامانش

[1] ب، "فرستادہ بود . . . . از قطب الملک" نہیں ہے، ہم فرستادہ بود، ثانی الحال

[2] ب، بادشاہ،

از زر و نقد و جواہرِ نفیسہ[1] و توپخانہ و فیلانِ خوب و اسپانِ عراقی و عربی و سائرِ اسباب تجمل و احتشام
بمرتبۂ کمال است، خوش ظاہر میانہ بالا خیلے باسلوک و از فہمیدگی و رسائی آنچہ نوکرانِ عمدۂ ملوک را
باید بہرۂ وافی اختصاص یافتہ و زمینداران کرناتک رابدار او احسان از خود کردہ و با اخلاص حبشی
سرِ لشکر عادل خاں کہ در ولایتِ کرناتک حاکم و صاحبِ اختیار است، طرحِ محبت و اخلاص انداختہ
بسیار ہوشیار و خبردار بسر می برد،

آفتابِ جہانتابِ خلافت تا قیامِ ساعت تاباں بماناد،

۳/۸۹

مرید اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و وظائفِ عقیدت و ارادت از صفائی
طویت بجا آوردہ ذرہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ ہمای اوج عزت و شرف یعنی منشور لامع النور
کرامت ظہور سراسر نگاشتہ قلم گوہر فشان[3] الہام رقم کہ در جوابِ عرضداشت[4] ایں فدوی زینتِ صدور
یافتہ بود، در خجستہ تر ساعتے سایۂ ورود انداختہ سعادت افزا گردید، ایں مرید تسلیماتِ بندگی بتقدیم
رسانیدہ آں لوحۂ فخر و سربلندی را آرائشِ فرقِ امتیازِ خود ساخت، و برقدسی احکام آگہی یافتہ
بموجبِ حکمِ اقدسِ اعلیٰ از جملہ فیلانِ فرستادۂ قطب الملک ہفت[5] فیلِ معیوب را بوکیلِ او باز پس داد
باقی بست و دو فیل نگاہداشت و یکے از منصبداران[6] سرکارِ معلی را بہ داروغگی فیلاں تعین کردہ
بمرشد قلیخاں تاکید نمود کہ مراسمِ اہتمام بتقدیم رسانیدہ فیلاں را بزودی آسودہ و فربہ سازد و بعد
انقضائے برشگال انشاء اللہ تعالیٰ بدرگاہِ جہاں پناہ ارسال خواہد داشت،

بنابر[6] حکم گیتی مطاع بخواجہ برخوردار نوشت کہ پسرِ خود را روانۂ بارگاہِ خلافت گرداند،

---

[1] ب بے نظیر، م از زر نقد و جواہر نفیس [2] م - د - محذوف، [3] ب گوہر فشاں [4] ت عرضہ داشت، [5] ب متصدیان، [6] ب بنابران، ع - ن ہشت،

متعاقب باحرازِ شرفِ آستانبوسِ معلّی خواهد شتافت،

کیفیتِ سرانجامِ میرجملہ وکمیتِ جمعیتِ او را عبد اللطیف برادرِ معز الملک کہ او نیز با مومی الیہ ملاقات نمودہ و استعداد و سامانِ او را برای العین مشاہدہ کردہ، بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ خواہد رسانید، در استمالت وترغیبِ میرِ مشار الیہ کوتاہی نرفتہ ونمی رود، امید کہ توفیقِ بندگی درگاہِ سلاطین پناہ یافتہ بدیں سعادتِ عظمیٰ فائز شود،

حقیقتِ کمّیِ باراں در بالاے گھات از روزنامچہٴ وقائع بعرضِ مقدس رسیدہ باشد، درینولا روزِ یکشنبہ بست وہفتم[1] بمحضِ فضلِ الٰہی و[2] بہ یمنِ نیتِ حق طویتِ اعلیٰ حضرت شروعِ بارش[3] شدہ، تا حالتِ تحریر کہ نصفِ روزِ سہ شنبہ[4] است بلا انقطاع می بارد،

آفتابِ عالمتابِ خلافت جاوداں تاباں بماناد،

۲۸/۹۰

زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و وظائفِ عقیدت و بندگی بجا آوردہ ذرہ مثال بمسامع جاہ وجلال میرساند کہ چوں از مطاوئی[5] عرضداشتِ میر محمد سعید کہ دریں ولا بخطِ معہود نوشتہ بود بوضوح پیوست کہ دنیا دارانِ دکن بر صورتِ ارادہٴ مومی الیہ اطلاع یافتہ قصدِ آں دارند کہ اتفاق نمودہ جمعیت بر سرِ او بفرستند، و او از شنیدنِ ایں مقدمہ متوہم گردیدہ، و از آنجا کہ خود را از زمرہٴ دولتخواہانِ درگاہِ جہاں پناہ تصور می کند وحبل المتینِ حمایت واعانت اولیاے دولتِ قاہرہٴ اعلیٰ حضرت توسل[6] جستہ بدونِ حکمِ اقدس بتدبیرِ کارِ خویش نمی تواند پرداخت و[7] امیدوار است کہ بتوجہ وعنایتِ پیرو مرشدِ حقیقی از آسیبِ دنیا داراں محفوظ باشد، بنابراں ایں مرید ترجمہٴ عرضداشتِ او را بحضور

[1] ب بست وشتم [2] س وب "و" محذوف [3] ب شروع در بارش شدہ [4] ب روز یکشنبہ، [5] س مطاول عرضہ داشت. [6] ب وم توصل. [7] ب، "و" محذوف

پر نور ارسال داشت، تا کیفیتِ حال از مطاوئ آں بعرضِ مقدس[۱] رسیده نوعے که راے خورشید ضیاے ممالک آراے اعلیحضرت درین باب اقتضا فرماید باین فدوی حکم شود و مطابقِ آں بعمل آید،

نیّرِ عالم افروزِ سلطنت و کشورکشائی تا بقاے دوراں تاباں باناد،

۵/۹۱

مریدِ اخلاص سرشت بعد اداے آدابِ عقیدت و ارادت ذره صفت بعرضِ مقدس معلی میرساند، فرمان عالیشان خجسته عنوان مزین بخطِ خاصِ مبارک که در جوابِ عرضداشتِ این مرید شرفِ صدور یافته بود بوصولِ کرامت حصولِ آں مباهی گردیده تسلیماتِ مریدی بجا آورد،

محافظتِ انبِ قابلِ ارسالِ حضورِ پر نور بقدرِ مقدور شده، بمحمد[۲] طاهر تاکیدِ بلیغ رفته که در فرستادنِ انب بدرگاهِ خلائق پناه دقایقِ احتیاط مرعی داشته نوعے اهتمام نماید که خوب می رسیده باشد،

قیمتِ فیلاں که قطب الملک عوضِ نصفِ پیشکشِ هر ساله ببارگاهِ جاه و جلال ارسال خواهد داشت، یقین که موافق انچه در پیشگاهِ خلافت مقرر شود مجری و محسوب خواهد بود، گرفتنِ یک لک روپیه بجهت ابتیاعِ فیل[۳] از خزانهٔ عامره براے سرکار گردوں مدار حسب الحکم لازم الاتباع[۴] موقوف داشته شد،

عنایتِ پرگنه سلطان پور بانعام محمد سلطان موجبِ مزید[۵] سرفرازی و امیدوارئی او، و سببِ امتیازِ این فدوی گشت، تفضلاتِ مراحمِ بے اندازهٔ مرشد مرید نواز خانه زاد پرور افزوں تر ازاں است که باهزار[۶] زباں بعقیدهٔ اداے شکرِ آں توان[۷] شد، حق تعالی سایهٔ الطاف و اعطافِ اعلی حضرت را بر مفارقِ مریداں و خانه زاداں مستدام[۸] داراد،

حکمِ جهاں مطیع گیتی مطاع[۹] عزِ نفاذ یافته که "پرگنه ندربار از ابتداے نصفِ ربیع قوئ یل[۱۰]

---

۱ م اقدس ۲ م و بمحمد طاهر، ۳ م فیلان ۴ م لازم اتباع، ۵ م "مزید" محذوف ۶ ب باهر زبان

۷ م توانند شد، ۸ ب دارد، م مستدام" محذوف ۹ م جهان مطاع گیتی مطیع ۱۰ م یوئیل

عوضِ تغلبی بان میدم رسیده، یکے از متعهدانِ خود را بآنجا تعین نموده سزاوار خان را اگر پیمانۂ حیاتش برنگشته باشد روانه درگاه والا سازد.»

پیر دستگیر سلامت! پرگنۂ ندربار و سلطان پور در حینے که این مرید از خدمت سراسر سعادت قبله و کعبهٔ حقیقی بدین صوب دستوری می یافت، داخلِ دولِ تنخواهِ جاگیرِ این فدوی تمام عقیدت شده بود، و او از آنجا که حقیقتِ ویرانی و برهم خوردگیٔ پرگناتِ مذکوره بعرضِ اقدس رسید در همان ایام از دولِ جاگیرِ این اخلاص آئین برآمده یرلیغِ اعلیٰ حضرت بملتفت خان بپیرایۂ صدور گرفته بود که چون آن پرگنات از عدم پرداختِ بتولداران بدینجا رسیده، او وجه اختلالِ مهماتِ آن محال را بتفصیل معروض داشته پرگنها را خالصه کند، و در افزونیٔ زراعت و عمارت بنحوے که داند و تواند مساعیٔ جمیله بظهور آورد» و موی الیه افرادِ حاصلِ ده ساله آن دو محال را چه از عملِ خالصهٔ شریفه و چه از عملِ جاگیرداران بپایهٔ سریرِ خلافت مصیر ارسال داشته بود، غالباً دیوانیان بدان اوراق التفات نموده اند و صورتِ حال را بمسامعِ جلال آثار نرسانیده، و الا ندربار را که بالفعل حاصلِ آن چنانچه از فردِ علیحده هویداست، نود و دو هزار روپیه بیش نیست، در منشورِ لامع النور جید و آبادی نوشتند، از آنجا که این مرید استرضاے خاطرِ ملکوت ناظرِ پیر و مرشدِ خود را مشتمل بر سعاداتِ دوجهانی دانسته توفیقِ آن را اعظمِ عطایاے الهی و اهمِ جمیعِ مطالب تصور می کند، اگر مرضی طبعِ مبارک چنان باشد که این فدوی عوضِ ده ماهه نقد بجاگیرِ پنج ماهه خرسند شود، درین صورت از امتثالِ حکمِ اشرف چاره نخواهد بود، و الا چون سزاوار خان که خانه زادِ قدیم است و هنوز از کار رفته هوش و شعورِ او باقی است اگر حکم شود این مرید ندربار را باو بحال داشته، عوضِ سلطانپور که بانعام خانه زاد مرحمت شده جاے دیگر بهمان حاصل بدو تنخواه کند، و اگر البته او را رخصتِ آستانِ خواقین پاسبان باید نمود درین

---

۱ م "و" محذوف   ۲ ب از وجه   ۳ م جاه و جلال،

۴ م در فردِ جداگانه،   ۵ س شمر،

۶ م و ب هوش و شعور باقی است،

تقدیر پرگنہ ندربار بموجبے کہ قبل ازیں حکم ارفع بنفاذ پیوستہ بود، بعہدۂ ملتفت خاں مقرر شود، تا بپرداخت آں قیام نماید، دیگر ہرچہ رای ممالک آرای خورشید ضیا دریں باب اقتضا فرماید، موافق آں بعمل خواہد آمد، عنایت[1] اضافۂ پانصد سوار دو اسپہ سہ اسپہ بالہام اللہ ولد رشید خاں باعث سربلندی گردید، خیام سپہر احتشام خلافت باوتادِ خلود[2] و دوام مؤید بماناد،

۶/۹۲

مرید اخلاص سرشت بعد تقدیم مراسم عقیدت و ارادت ذرہ مثال بمسامع جاہ و جلال میرساند کہ ایں فدوی درخجستہ ترساعت بورود منشور لامع النور سعادت گنجور سراسر نگاشتۂ قلم قدسی رقم خاص مبارک سرافراز و سربلند گردید، تسلیمات مریدی و بندگی بجا آودہ[3] و بر مضامین شگرف آں دیباچۂ صحیفۂ عزت و شرف و مطالب فرمان والاشان کرامت عنوان کہ حسب الالتماس عادل خاں برلوح طلا ثبت[4] گشتہ مصحوب نور الدین قلی پسر موسیٰ[5] خاں بمومی الیہ مرحمت شدہ[6] و از روے وفور مرید نوازی نقل آں با نقل مکتوبے کہ بموجب حکم ارفع اعلیٰ[7] خاں جملۃ الملک بمشار الیہ نوشتہ نزد ایں مرید مرسل گردیدہ بود، آگہی یافت،

پیر و مرشد حقیقی سلامت، نور الدین قلی و سیدولی وکیل[8] عادل خاں را ہماں روز کہ رسیدہ بودند، رخصت نمود کہ بے توقف بمقصد شتابند، درباب میر جملہ قطب الملک آنچہ راے خورشید ضیا عالم آرای اعلیحضرت کہ مطرح القایات[9] غیبی است اقتضا فرمودہ محض صواب است، از انجا کہ دریں وقت میر مذکور از شنیدن بعض اخبار متوہم و مضطرب شدہ، چنانچہ از ترجمۂ عرضداشت او کہ از نظر انور خواہد گذشت،

---

[1] ب و س "عنایت" محذوف [2] م "و" محذوف [3] س بجا آورد، و، م بجا آوردہ بر، [4] م مثبت گشتہ، [5] م موسویخاں، [6] م مرحمت شد [7] م حکم اقدس اعلیٰ، [8] س نور الدین قلی رسید، ولی وکیل، ب نور الدین وسیدی وکیل، [9] س عنایات، ب انعامات، ن الہامات،

ہویداست، بنابراں اگر در اصدارِ فرامینِ مطاعہ مصحوب معتمدے از ایستادہا ہاے پیشگاہِ خلافت نوعے
کہ بخاطرِ ملکوت ناظر الہام ماثرِ پیر دستگیر صافی ضمیر پرتو انداختہ تاخیرے[1] و گنجایش دارد، ایں مرید مجدد[2] را
و از انبوہِ توجہات و تلطفات بادشاہی مستبشر ساختہ[3] نشانے مشتمل بریں مژدۂ دولت و[4] اقبال باد و نوشتہ[5]
تا مستعدِ ادراکِ شرفِ ملازمت سراسر سعادتِ اقدس گردد،

آفتابِ جہانتابِ خلافت و فرمانروائی و نیّرِ عالم افروزِ سلطنت و کشورکشائی تا بقاے دوراں
تاباں و نور افشاں باد[6]،

۷
۹۳

مرید اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ ذرہ صفت بعرضِ اشرف اقدس اعلیٰ میرساند
کہ وصولِ سعادت حصولِ فرمانِ والاشان کہ در بابِ ارسالِ فیلانِ قطب الملک بدرگاہِ جہاں پناہ
و تحقیق تقریرِ دیانت خاں و پیش دستِ او عزِ صدور یافتہ بود موجبِ مزید مباہاتِ ایں فدوی گردید،
انشاء اللہ تعالیٰ مطابقِ حکمِ گیتی مطاع لازم الاتباع غرۂ ماہ مہر فیلاں را بحضورِ پرنورِ مقدس روانہ ساختہ،
بعد از رسیدنِ پیش دستِ دیانت خاں و[7] برہمنانِ مقرر، در تفتیش و تنقیح[8] مقدماتے کہ بمسامعِ جلال رسیدہ
نہایت سعی و کوشش نمودہ حقیقتِ جمعِ ابواب را نوعے کہ ظاہر شود بہ بارگاہِ خلافت معروض خواہد داشت
در اکثر محالِ بالا گھات[9] پانزدہ شانزدہ روز متصل بقدر بارش شدہ امید است[10] کہ بیمنِ نیتِ حق

[1] ق: بیشتر، م: مسر. [2] ب: دولتِ باقبال [3] ق و م: بماند، واضح ہو کہ نسخہ م میں اسکے بعد مندرجہ ذیل عبارت زاید ہے:-
"شرحِ کیفیتِ استیلاے اشتیاق صحبت و اظہارِ شدتِ الم مفارقت از وسعت آبادِ اندیشہ بیرون است، تا بتحریر چہ
رسد، سبحان اللہ! کرا بخاطر می گذشت کہ باوجود خواہشِ دوام قرب و حضور، از گردشِ سپہر شعبدہ باز نیرنگ ساز بایں روانی
زبان حال را بدیں مقال مترنم خواہد ساخت، زیادہ مشتاق دانند"
[4] ق: "و" محذوف [5] ب: تفتیح، [6] ب: بالائی گھاٹ، [7] م: امید ہست،

طویتِ اعلیٰ حضرت، دوسہ باراں خوب دیگر نیز مشود[1] تا مزروعات خریف بکمال رسیده نسق فصلِ[2] ربیع خاطر خواه صورت بیابد،

پیر و مرشدِ حقیقی این مرید سلامت! مرشد قلیخاں بنده کار آمدنیٔ درگاهِ معلّیٰ است و خدمتِ مرجوعه را از روی امانت و دیانت به تقدیم رسانیده، در پرداخت[3] مهماتِ ولایتِ بالاگهات و آبادانکاری و قیقه از دقایقِ سعی و اهتمام فرو نگذاشته، اگر دیوانیانِ پیشین نیز بهمیں نمط توفیق جد و جهدی یافتند کار این ولایت بدینجا نمی رسید[4] از انجا که دخلِ او با خرج مساوی نیست و از تصدق فرقِ مبارک، در هندوستان فیض نشان جاگیر دوازده[5] ماهه می یافت و در دکن حاصلِ جاگیرِ او[6] شش ماهه است و ازیں رهگذر پریشانی بحالِ او راه یافته، و این مرید بدونِ حکمِ اشرف اعلیٰ نه جاگیرِ دیگر باو می تواند داد و نه تجویزِ اضافه[7] منصب می تواند نمود، اگر از پیش گاه والا باضافه سرافراز گردد یا حکمِ اشرف اعلیٰ زینتِ نفاذ یابد که این فدوی عوضِ جاگیرِ سابق، جاگیرِ هشت ماهه باو تن کند، از ذره پروری و بنده نوازیٔ اعلیحضرت دور نمی نماید، و این عنایت سببِ انتظامِ احوال و باعثِ ازدیادِ سرگرمیٔ او در تقدیم مراسم خدمت خواهد شد چوں استعدادِ آں دارد که بعض خدماتِ دیگر را مثل فوجداریٔ سرکار ماهور[8] و غیره یا خدمتِ دیوان جمع تواند کرد و بواقعیٔ از عهدهٔ ضبطِ آں برآید، اگر پرداختِ احوالِ او بشود، جوهرِ خدمت گذاریٔ او بیش ازیں آشکارا خواهد گشت،

پیر دستگیر سلامت! چوں رائو کرن خانه زادِ درگاه سلاطین پناه است و مدار او بیشتر از حاصلِ جاگیرِ وطن میگذرد، و دریں ولا سبل سنگه[9] بهاتی که از بارگاهِ خلافت بزمینداریٔ جیسلمیر امتیاز یافته

---

[1] م دیگر بشود، [2] م فصل ربیع هم، [3] م در مهمات پرداخت

[4] س نمی رسانید م نمی رسد، [5] م دوازده می یافت [6] س و م "او" محذوف، [7] م "اضافه" محذوف،

[8] م ماهوا [9] س سبل سنگه بهاتی،

بتقریبِ مناقشهٔ جدو[1] سیّون که بواسطهٔ قرب[2] و جوارِ بیکانیر و جیسلمیر از قدیم میانِ آنها ست، در مقامِ ستیز و پرخاش درآمده و ازین ممر خللی در وطنِ او بهم رسیده، اگر بزمیندارِ مذکور حکمِ آفتاب شعاع صادر گردد که قدم[3] از حدِ خویش فراتر نگذاشته من بعد پیرامنِ مناقشه و جدال نگردد موجبِ سربلندیِ او و سببِ رفعِ فساد خواهد بود،

آفتابِ عالمتابِ خلافت و کشورکشائی از افقِ عظمت و فرمان روائی تابان بماناد،

۸/۹۴

آدابِ عقیدت بجا آورده ذرّه آسا بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند که بموجبِ حکمِ جهانمطاع عالم مطیع سزاوارخان را بدرگاهِ سلاطین پناه رخصت نمود که باستلامِ عتبهٔ خلافت سعادت اندوزِ جاودان گردد، و چون شفقت الله پسرِ او جدائی پدر را نتوانست بخود قرار داد، بنابران او نیز دستوری یافت که با والدِ خویش برود، اگر شایستگیِ خدمتی حضور داشته باشد، زهی شرفِ او، والاحسب الالتماس بدین صوب خواهد شتافت،

پیرو دستگیر سلامت! از آنجا که سزاوارخان بندهٔ قدیم و خانه زادِ با اخلاصِ اعلیٰ حضرت است، و نقدِ جوانی را صرفِ خدمتِ این آستانِ خواقین پاسبان نموده و همیشه با جمعیتِ موافقِ ضابطهٔ خدماتِ مرجوعه پرداخته، امید که بمقتضاے ذرّه پروری فراخورِ حسنِ عقیدت و سبقِ بندگی مشمولِ تفضلاتِ بیدریغِ قبلهٔ جهانیان گردیده بظهورِ عنایاتِ پیر و مرشدِ حقیقی که بهارِ آمال و امانیِ اقاصی و ادانی ست جوانی از سر گیرد،

آفتابِ عالمتابِ خلافت از افقِ عظمت تابان بماناد،

---

[1] م حدو یم. ب همدو یم، در نسخهٔ م بر حاشیه نشسته که "سیون در زبان هندی جدرا گویند"، [2] س و ب قریب، [3] م قدیم ب قدم از حدِ خویش فراتر نگذاشته باشد بود، پیرامن مناقشه، [3] س "و" محذوف،

۹
۹۵

کمترین مریدانِ اخلاص آئین زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده ذرّه عقیدت بعرضِ مقدسِ معلّی[1] میرساند
که ورودِ سعادت ورودِ منشورِ لامع النور سراسر نگاشته قلمِ والا رقم خاص مبارک مشتمل بر نویدِ عنایت
یک لک روپیه در وجه انعامِ خانه زادان و پذیرائی ملتمس این مرید درباب اتباع[2] جواهر باعثِ
سرفرازی و سربلندیِ این فدوی[3] گردید، تسلیمات بندگی و مریدی بجا آورده بشکرِ سپاسِ تلطفات
و تفضلاتِ[4] بی پایانِ اعلیحضرت رطب اللسان گشت، ایزدِ متعال فراوان سال سایه مکرمت
و افضالِ پیر و مرشدِ دریا نوال ابر مفارقِ مریدان خانه زادان مبسوط داراد، درباب تقسیم مبلغِ مذکور
بموجب حکمِ اقدس عمل خواهد نمود،

قبله مرادات سلامت! این مرید بمقتضای یرلیغ عالم مطیع که قبل ازین برای بازیافتِ
تفاوتِ نرخ هون مقرری پیشکش قطب الملک بمرشد قلیخان صادر شده نشانی بموملی الیه نوشته
مصحوب یکی از ملازمانِ خود فرستاده، ورین ولا عرضداشت اورا که درجوابِ نشانِ مسطور نموده
بود بحضورِ پرنور[5] ارسال داشته تا هرچه رای خورشید ضیا، مملکت پیرای اعلیحضرت درین باب تقضا
فرماید مطابقِ آن بعمل آید،

پیرِ دستگیر سلامت! درحالتِ تحریرِ این عرضداشت از عریضه عبداللطیف حاجب گلکنده
بوضوح پیوست که قطب الملک دوم شهرحال محمد امین پسرِ میر جمله را که برسمِ معهود پیش او رفته بود
گرفته در قلعه گلکنده محبوس ساخته، ازانجا که استماعِ این خبر سبب مزید اضطراب و توهمِ میر مشار الیه خواهد
شد و از کوته اندیشیِ قطب الملک دور نیست که آسیبی به پسر او برساند، اگر این مرید بزودی بار شاد

[1] م "معلّی" محذوف [2] ق اطلاع، [3] م مرید، [4] ب "سرفرازی . . . . تفضلات" محذوف، [5] م پرنورِ والا،

تدبیرِ ایں کار سرفرازی یابد بصلاح اقرب است،

آفتابِ جہانتابِ خلافت تا بقاے دوراں تاباں بماناد،

۱۰
۹۶

مرید اخلاص سرشت بعد اداے وظائفِ عقیدت و ارادت ذرّہ آسا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند کہ ایں عقیدت آئین اوّل روز سہ شنبہ بست و نہم شہر صفر ختم[1] بالظفر بوزود سعادت آمودِ منشورِ لامع النّور سراسر نگاشتہٴ کلکِ جواہر سلکِ دربار کہ مصحوبِ محمد شریف یساول در جواب عرضداشت ایں مرید پیرایہٴ صدور گرفتہ بود سربلند گردیدہ تسلیماتِ بندگی بجا آوردہ[2]، برقدسی احکام آگہی یافت یرلیغِ معلّے بنفاذ پیوستہ کہ "آں مرید لشکرے را کہ بر سرِ جاتبہ[3] تعین نمودہ، دستوری دہد کہ بحوالی[4] قلعہٴ قندھار رفتہ در انجا توقف نماید[5] و گر مناسب داند خود والا پسرِ کلانِ خود را بقندھار بفرستد و نشانی بقطب الملک بنویسد کہ میر محمد سعید و پسرِ او را اعلیٰ حضرت داخلِ بندہاے درگاہِ جہاں پناہ نمودہ اند، باید کہ پسرش را روانہٴ ایں جانب نماید، و الا لشکرِ ظفر اثر را بگلکندہ رسیدہ داند"

پیر دستگیر سلامت! چوں ایں مرید افواجِ قاہرہ را از دو طرف بولایتِ جاتبہ[6] فرستادہ بود و زمیندارِ انجا طوفانِ حوادث را از جمیع جوانب بخود[7] محیط یافتہ از درِ عجز و الحاح در آمدہ یقین نمود کہ با تمامی افیالے کہ در تصرفِ اوست نزدِ ایں مرید بیاید و بقایاے پیشکشِ سرکارِ گردوں مدار را صورت دہد، چنانچہ عن قریب باتفاقِ مرزا خاں بحضورِ ایں فدوی خواہد آمد، بنا براں ایں مرید پیش از اطلاع بر حکمِ گیتی مطاع بہ یمنِ شاگردیٴ مرشدِ کامل بہ ہادی داد خاں نوشتہ بود کہ با ہمراہانِ خویش و جمعے از جملہ فوجِ مرزا خاں کہ با او خواہند پیوست بسرحدِ ولایتِ گلکندہ برود، اکنوں مطابق

---

[1] م ختم بالخیر و الظفر [2] م و بر قدسی احکام [3] م چاندہ [4] م بجوائی قندھار [5] س نماید [6] م چاندہ،

[7] ب بجنود،

فرمودهٔ اقدس بعمل آورده نشانے مشتمل[۱] برامید و بیم بدست یکے از ملازمانِ معتمدِ خود به قطب الملک ارسال خواہد داشت، و به ہادی داد خاں نوشت که بتعلقهٔ قندهار رسیده در آنجا عنان باز کشد، و متعاقب ہمیں که زمیندارِ دیوگده آمده ملازمت کند خانه زادِ اعلیٰ حضرت را با بقیهٔ عساکر نصرت مآثر دستور خواہد داد که بداں صوب شتابد و گر قطب الملک توفیقِ اطاعت نیافته بموجب حکم اقدس عمل نه نماید و تنبیه او ضرور شود، یا عادل خاں در صددِ امدادِ او در آید، ایں مرید خود نیز عازم آنحدود خواہد گشت، انشاء اللہ تعالیٰ او را از خوابِ غرور و پندار بیدار خواہد ساخت، دریں صورت او را نگاه داشتنِ ولایت متعلقهٔ خویش دشوار خواہد بود، چه جاے آنکه میر موميٰ الیه را از ادراکِ ایں سعادت مانع تواند آمد[۲]،

قبلهٔ و کعبهٔ دو جہانیِ ایں مرید سلامت: عرضداشتِ سابق که از نظرِ مبارک گذشته خطِ ایں فدوی است، چوں دراں ایام بر انگشتِ دستِ راستِ ایں مرید آزار داشت خوب نوشته نشده، اگرچه خانه زادِ اعلیٰ حضرت نیز بمقتضاے سن و سال بدنی نویسد، لیکن ایں فدوی که ہرگز دریں مدت حتی المقدور قلم غیرے را در تحریرِ عرائض محرم نه ساخته چگونه راضی خواہد شد که عرضداشت بخطِ خانه زاد یا دیگرے نوشته شود،

آفتابِ عالمتابِ خلافت و کشورستانی از افقِ تائیداتِ سبحانی تابنده بماناد،

$\frac{11}{97}$

کمترینِ مریدانِ اخلاص آئیں مراسمِ مریدی و بندگی از صفائی طویت بجا آورده ذره مثال بمسامعِ جاه و جلال میرساند که ایں فدوی چنانچه قبل ازیں معروض داشته پیش از ورود

---

[۱] م و ر مشتمل محذوف [۲] م نسخهٔ م میں یه خط پر ختم ہو جاتا ہے اور اسکے بعد یه دعائیه جمله ہے، "آفتابِ سلطنت و جہانبانی و کشورستانی تاباں و درخشاں باد" [۳] ب از "سابق که ...... ارداشت" محذوف

فرمانِ عالیشان اخیر نشانے بحاجب مقیمِ گلکنڈہ نوشتہ بود کہ قطب الملک را از مضمون آنچہ منطوقِ حکم والائے منشورِ سابق است آگہی بخشیدہ بگوید کہ پسرِ میر جملہ را با متعلقانش از قید برآوردہ تا رسیدن حکم از پیشگاہِ خلافت متعرض نگردد، چوں دریں ولا از نوشتۂ حاجبِ مذکور ہویدا شد کہ قطب الملک از قبولِ این معنی سر باز زدہ راضی نیست کہ پسرِ میر جملہ را رہا سازد و از بسکہ غبارِ غرور و پندار چشم او را از دیدنِ راہِ صواب پوشیدہ، میر مذبور را نیز حتیٰ الامکان نخواہد گذاشت کہ قصدِ استلامِ عتبۂ خلافت نماید، بنا براں این مرید موجب یرلیغِ معلّٰی برائے اتمامِ حجت نشانے مصحوبِ ابو القاسم مشرفِ توپخانۂ پادشاہی کہ خالی از فہمیدگی نیست دیگے از معتمدانِ خود بقطب الملک ارسال داشت و اوّل شبِ پنجشنبہ ہشتم شہرِ حال خانہ زادِ درگاہِ سلاطین پناہ محمد سلطان را با بعض بندہا کہ اینجا بودند و ملازمانِ خود رخصت نمود کہ بنا ندیر رسیدہ عنان باز کشد، و بہادر خاں نوشت کہ با تمامی بندہائے درگاہِ آسماں جاہ کہ بر سرِ جاتیہ تعین شدہ بودند، و نذر و او فراہم آمدند بخانہ زاد ملحق شود، اسد اللہ ولد میر فضل اللہ را کہ خانہ زادِ شاہی خوش سلوک است، با پانصد سوار نزد زمیندار چاندا فرستاد کہ او را با جمعیتش ہمراہ گرفتہ بداں سرحد ببرد، تا اگر میر جملہ از آں راہ عازمِ درگاہ سپہر بارگاہ گردد، او را با خود بیاوردہ، و متعاقب مرزا خاں را کہ با زمیندار جاتیہ در راہ است دستوری خواہد داد کہ او نیز بخانہ زادِ درگاہ سپہر بارگاہ بہ پیوندد،

و از آنجا کہ عادل خاں با وجود اطلاع بر مضمونِ نوشتۂ دستور الوزرا کہ حسب الحکم الاعلیٰ بود خود را بخوابِ خرگوش انداختہ در فکر تہیۂ اسبابِ امدادِ حاکمِ گلکنڈہ است و شاید کہ قطب الملک بمقتضائے بد مستئ بادۂ غفلت باعتمادِ اعانتِ او در امتثالِ حکمِ لازم الاتباع تہاون جائز دارد، ارادۂ این مرید چناں است کہ خود نیز دریں نزدیکی بموجب یرلیغ اقدس بقصدِ سیر و شکار عزیمتِ آں حدود نمود، اگر قطب الملک بعد وصولِ نشان این مرید در فرستادنِ پسرِ میر محمد سعید ایستادگی کند، انشاء اللہ تعالیٰ سزائے ناسپاسی و کفرانِ نعمت در کنارِ او گذارد،

قبلهٔ امانیِ جهانیان سلامت! اگرچه این مرید مطابقِ حکمِ گیتی مطاع بست و سه لک دام طلبِ
پانصدی ذات اضافهٔ ملتفت خان را از قرار هشت ماهه تنخواه مینماید لیکن چون نود و چهار لک دام جاگیرِ
سابقِ او درین صوبه کم حاصل است، و[1] درین مدت بامدادِ محصولِ جاگیرِ هندوستان بسر می برد و اکنون
حاصلِ تمامیِ تیولِ او بشش ماهه نمی رسد، با وجود آن، بضابطهٔ[2] این صوبه نود سوار زیاده بر سابق او را داغ
باید رسانید و قبل ازین بعض بندها که عوضِ جاگیرِ سیر حاصلِ هندوستان، درین صوبه یافته اند، جاگیرِ هفت ماهه
عنایت شده و مومی الیه خانه زادِ کارآمدنی است، بنابران اگر تنخواهِ کلِ طلبِ او درین صوبه از قرار هفت ماهه
مقرر گردد از تفضلاتِ اعلیٰ حضرت دور نخواهد بود، و از آنجا که پرگنهٔ پاتودهی از ابتدای فصلِ خریف که محصول
آن نسبت بفصلِ ربیع بسیار کم است باو تن شده بود، و الحال که آن پرگنه از ابتدای ربیع از او تغیر می شود،
نقصانِ کلی باو عاید خواهد گشت، امیدوار است که پرگنهٔ مذکور از ابتدای فصلِ خریف بخالصهٔ شریفه[3] منتقل شود
و عوضِ آن از فصلِ مذکور درین صوبه باو مرحمت گردد، دیگر هرچه حکم شود موجبِ سرفرازیِ خانه زادان است،

۱۲
۹۸

کمترین مریدانِ اخلاص سرشت بعد ادای وظایفِ عقیدت و آدابِ ارادت ذره صفت
بعز عرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند که این فدوی آخر روز سه شنبه بست و هشتم ماه دی مطابق بستم[4] ماه ربیع الاول
بورودِ سعادت ورود و منشورِ لامع النور کرامت گنجور سراسر مرقومِ کلکِ دربار جواهرنثار که اولین چهاردهم
و دوم نوزدهم ماه دی در جوابِ عرائضِ این بندهٔ عقیدت آئین زینتِ نگارش یافته بود، بانقلِ فرمانِ
لازم الاذعان که مصحوبِ دو گرزبردار بقطب الملک صادر شده سرفراز و سربلند گردیده تارکِ مباهات
باوجِ سموات افراخت و ازین که حکمِ جهانمطاع گیتی مطیع برطبقِ خواهش و ارادهٔ این مرید شرفِ نفاذ گرفته

۱؎ س "و" محذوف، ۲؎ س بضابطه، ۳؎ ب بفر،
۴؎ ب هشتم،

حیات دوباره یافت چہ این فدوی بہ یمن تربیت مرشد کامل آگاه دل نوعے کہ بخاطر مقدس رسیده
تکیه بر حکم فرمان معلّی کہ محمد شریف یساول رسانیده بود نموده می خواست کہ ہشتم ربیع الاوّل خود بر جناح
استعجال بصوب حیدرآباد شتابد لیکن چون زمیندار جانپه کہ بتقریب فیلان پیشکش بتأنی قطع منازل
مینماید نیامده بود بنابران این مرید برآمدن خود را بآن تاریخ موقوف داشته خانه زاد اعلیحضرت را بآن
طرف دستوری داده بود کہ بسرحد رسیده اگر قطب الملک پسر میر جمله و متعلقان او را خلاص نسازد بے
توقف بحیدرآباد درآمده بموجب حکم اقدس کام و ناکام محبوسان را از قید برآورد. متعاقب این مرید را
نیز رسیده داند. اکنون کہ زمیندار مذکور بست و سوم شهر حال با مرزا خان این فدوی را خواهد دید این
حکم عالم مطاع[3] جهان مطیع کہ آرزوے ورود آن داشت، از روے محض کرامات بصدور پیوسته
خاطر این مرید از اندیشه آنکه مبادا این دنیاداران محیل دکن از راه مکر و تزویر وسائل انگیخته بتقبل پیشکشے
گران این مقدمه را کہ از اتفاقات حسنه است برهم زنند این مرید بعد از رسیدن بسرحد منفعل برگشته
در نظر دنیاداران خفیف شود و این معنی سبب مزید نخوت و غرور آنها گردد اطمینان یافت، انشاء الله
تعالیٰ مطابق فرموده بعمل آورده بست و چهارم شهر حال پیش خانه را بیرون خواهد فرستاد، از آنجا
کہ منجمان ساعت نزدیکتر از روز مبارک دوشنبه سیوم ربیع الثانی نشان نمی دهند ضرورةً تا آن زمان
توقف نموده بساعت مختار جریده متوجه مقصد خواهد شد و در طے مراحل سرعت بکار برده تا حیدرآباد
عنان باز نخواهد کشید و بعنایت الٰهی و اقبال لایزال پیر و مرشد حقیقی سزاے این بے ادبی و جسارت
کہ منشاے آن کفران نعمت است بوجهے کہ شاید در کنار مرزبان آنجا خواهد گذاشت،

خانه زاد اعلیٰ حضرت روز سه شنبه کہ مناشیر مطاعه شرف وصول ارزانی داشت بناندیر رسیده

---

[1] س. چون [2] ب. بر جناح استعجال،

[3] م. عالم مطیع جهان مطاع.

از انجا عنقریب داخلِ ولایتِ گلکنده خواہد گشت، ایں فدوی برائے احتیاط محمد طاہر را کہ از بندوبستِ مہماتِ برہان پور خاطر جمع ساختہ پانزدہم ایں ماہ نزد ایں مرید آمدہ بود ہفدہم رخصت نمودہ کہ بسرعت تمام تر خود را بدو رساند،

پیر دستگیر مرشدِ صافی ضمیر سلامت! کیفیتِ وسعت و آبادیٔ مملکتِ قطب الملک کہ مشتمل است بر چندیں معادن از الماس و بلور و غیرہا بر اعلیحضرت پوشیدہ نیست، دریں وقت کہ او قدر عنایات تفضلاتے کہ از پیشگاہِ خلافت دربارۂ او مبذول گردیدہ ندانستہ و حقوقِ نعمت را بعقوق بدل کردہ از شاہ راہِ اطاعت انحراف جستہ و میر جملہ از آں طرف بلجمیعتے شایستہ و توپخانہ لائق[1] و فیلان بسیار می آید، اگر ایں چنیں قابو کہ پس از مدتے بدست افتادہ و شاید دیگر میسر نشود از دست نرود عین صلاح است

بر تقدیرے کہ راہِ عرض و التماس ہم سازیٔ دنیا داراں کہ عرائض بدرگاہِ والاجاہ فرستادہ تعہدِ پیشکشہائے گرامیہ[2] خواہند نمود مسدود گردد و دیگر از طرفے دریں مہم دخیل نشود با توفیقِ ایزدی و توجہِ پیر مرشدِ حقیقی بآسہل وجہے آں مملکت بآنچہ[3] میر جملہ از ولایتِ کرناتک گرفتہ و کمتر از ملکِ گلکندہ نیست با نفائس و نوادرِ موفور از جواہر و اقیال و خزائن و دفائنِ نامحصور و معادن و بنادرِ بسیار بحوزۂ تصرفِ بندہائے درگاہِ سلاطین پناہ درآمدہ فتحے نمایاں کہ مورثِ منافعِ دنیوی و اخروی است نصیبِ اولیائے دولتِ ابد پیوند خواہد گشت، دیگر ہرچہ رائے جہاں کشائے عالم آرائے اقتضا فرماید محض صواب است

مرشد و ارین سلامت! چوں دریں ولا از نوشتۂ حاجب بیجاپور ہویدا گردیدہ کہ عادل خان باوجود اطلاع بر حکمِ لازم الاتباع از خبثِ طینت قصدِ آں دارد کہ در مقامِ امدادِ قطب الملک درآمدہ جمع را بکومکِ او بفرستد، بنا[4] براں ایں مرید نشانے بحاجبِ بیجاپورِ مذکور ارسال داشت تا او را از

---

[1] م لائق محذوف [2] ن گرامند، [3] م بانچہ،

[4] م - مذبور،

وخامتِ[1] عاقبتِ نافرمان برداری تخویف نمودہ از اں اندیشہ بازدارد، اگر مومی الیہ بپنبہ غفلت از گوشِ ہوش بر نیاوردہ، ترکِ ایں ارادہ نکند انشاء اللہ تعالیٰ بیمنِ توجہ قبلہ و کعبۂ دو جہانی کہ ہموارہ شاملِ حالِ مریداں است، او را نیز باتفاقِ خان سعادت نشان نوعے کہ باید تنبیہ خواہد نمود،

سایۂ بلند پایۂ خلافت، تا قیامِ ساعت برفرقِ بندہا و مریداں مبسوط بماناد،

۱۳
۹۹

فدوی اخلاص سرشت وظائفِ عقیدت و بندگی بجا آوردہ ذرہ صفت بذروۂ عرضِ اعلیٰ میرساند، عرضداشتے کہ ایں مرید پیش ازیں جوابِ دو منشور لامع النور بوالا درگاہ نمودہ شبِ بست و دوم مصحوب محمد مراد یساول کہ یک فرمانِ عالیشان بدستِ او صادر شدہ بود، ارسال داشتہ از نظرِ اطہر گذشتہ باشد، از آنجا کہ محمد میرک گرزبردار حاملِ منشورِ دیگر بسیار جلد رسیدہ بود برائے نفس راست کردن دو سہ روز او را نگاہداشتہ رخصت نمود،

پیر دستگیر سلامت از میندار جاتیہ بامرزا خان آمدہ ایں فدوی را دید و بست زنجیر فیل نر و مادہ کہ در تصرف داشت باخود آوردہ قسم یاد میکند کہ سوائے آں فیل دیگر نزدِ او نیست، وگر ظاہر شود یا کسے نشانے دہد مجرم باشد، و زمیندار چاندا دو دانا یک وکیلِ او کہ بدرگاہِ جہاں پناہ رسیدہ بود باتفاق پیش ہادی داد خاں ظاہر ساختند کہ آنہا را از کیفیتِ فیل جتا شنکر وغیرہ افیال جاتیہ اطلاعے نیست و خلاف بعرضِ مقدس رسیدہ، چنانچہ ایں معنی از عرضداشتِ خان مذکور کہ دریں باب باایں مرید نمودہ بود بعینہٖ از نظرِ انور خواہد گذشت، ہویدا است،

حقیقتِ وصولِ پیشکشِ بادشاہی کہ از بقایا و حال بر ذمہ زمیندار جاتیہ است ایں صورت دارد کہ مومی الیہ دریں سال پنج لک روپیہ از نقد و جنس داخلِ خزانۂ عامرہ خواہد ساخت و تعہد نمود کہ

[1] نسخۂ آتم یہاں پر یک بیک ختم ہو جاتا ہے،

تمہ بقایاے عمل صوبہ داران سابق آبابہ پیشکش مقرری ہر سالہ بتمامہ سال آیندہ جواب گفتہ بعد از آں سال بسال وجہ پیشکش را بے تعلل و اہمال خواہد رسانید و پرگنہ چند از محال متعلقۂ خود جدا کردہ بکار طلب خان تھانہ دار گھیرلہ سپردہ کہ محصول آں را در زر پیش کش ضبط می نمودہ باشد، و تھانہ دار مذکور نیز مستقبل است کہ اگر وجہ پیش کش بایں طریق سر انجام نیابد او از عہدۂ جواب بر آید، زمیندار مذکور جمعیتے خوب ہمراہ دارد. وہ از روے صدق بندگی و دولت خواہی خواہش آں دارد کہ دریں مہم با اولیاے دولت شریک بودہ از یں مرید جدا نشود ایں فدوی او را با جمعیتش را با خود نگاہ خواہد داشت و اگر پنج لک روپیہ کہ امسال او را باید رسانید رعایتے باید نمود خواہد کرد،

قبلہ و کعبۂ دو جہانی! ایں مرید سلامت! راؤ کرن کہ بر سر ولایت جوار رفتہ بود، بسیار سپاہیان باں سر زمین در آمدہ تردد خوبی کردہ باقبال لایزال اعلیٰ حضرت زمیندار انجا عاجز شدہ آمدہ او را دید و مشار الیہ ارادہ نمودہ کہ دریں چند روز بندوبست آں ولایت پرداختہ بایں مرید ملحق شود،

ایں فدوی شب بست و چہارم پیش خانہ را بیروں فرستادہ انشاء اللہ تعالیٰ بساعت مقرر روانہ خواہد شد، خانہ زاد اعلیٰ حضرت با جمعے از بندہا بست و سیوم ایں ماہ از نا ندیر بصوب حیدرآباد، شتافت، چوں ایں مرید بتوفیق الٰہی بموجب حکم اقدس بسرعت تمام طے مسافت خواہد نمود، امیدوار است کہ متعاقب بہ حیدرآباد برسد،

دریں ولا از نوشتۂ حاجب بیجاپور بوضوح پیوست کہ عادل خاں سپاہ خود را از اطراف طلب نمودہ درپے جمع اسباب ادبار خویش است و بتحریک اغواے جمعے کوتہ اندیش لشکر باعانت دکمک قطب الملک خواہد فرستاد و سیوا پسر ساہو بھوسلہ کہ در محال متعلقۂ خود کہ در سر حد جنیر است می باشد، دراں حدود شورش انداختہ،

لے ب کھرہ، ۲ے ن مستقل، ۳ے ایں فدوی او را با جمعیتش را خود نگاہ داشت، اگر در پنج لک کہ امسال، ن با جمعیتش با خود

سایۂ بلند پایۂ خلافت بر مفارقِ ساکنانِ ربعِ مسکون مبسوط بماناد،

۱۴
۱۰۰

آدابِ عقیدت و بندگی بجا آورده ذرّه مثال بمسامعِ جاه و جلال میرساند که این فدوی نوعے که قبل ازیں معروض داشته تکیه بر عنایتِ ایزدی و اقبالِ لایزالِ پیر و مرشدِ حقیقی نموده روزِ مبارکِ دوشنبه سیوم ربیع الثانی که تاریخِ وصولِ خانه زاد بنواحیٔ گلکنده است از دولت آباد بر آمده عازمِ انحدود گردید و بموجبِ حکمِ ارفعِ اعلیٰ در طے مسافت سرعت بکار برده انشاء الله تعالیٰ بچارده پانزده روز بآنجا خواهد رسید،

قبلۂ دو جهانیٔ ایں مرید سلامت! قطب الملک باوجود اطلاع بر کیفیتِ حکمِ گیتی مطاع و استماعِ خبرِ رسیدنِ خانه زاد بنا بر ندیر از نخوت و پندارِ خود و استظهار[۱] و اعتقاد که بر امدادِ عادل خاں وارد تا حال پسرِ میر جمله را از قید بر نیاورده دست از وے باز نداشته و آنچناں مغلوبِ خوابِ غفلت و غرور است که اصلا از وخامتِ عاقبتِ نافرمان برداری و کفرانِ نعمت اندیشه نمی نماید، درینولا از نوشتۂ حاجب مقتبسیٔ بیجاپور اخبارِ آنجا و صورتِ قصدِ حاکمِ آں ولایت هویدا گردید، چوں ایں مرید نوشتۂ مذکور را بصفی خاں نموده، اگر موی الیه تمام اخبار را داخلِ واقعه کرده باشد از روزنامچۂ وقائع فرستادۂ او بعرضِ[۲] مقدس خواهد رسید،

پسرِ رانا که پدرش او را با جمعیتِ خود بدکن فرستاده، آمده ایں مرید را دید، طفلِ پنجساله ایست بقدرِ هوشے دارد، دریں سفرِ نصرت اثر با تمامیٔ جمعیت که می گویند پانصد سوار است همراهِ ایں فدوی خواهد بود،

کعبۂ آمالِ عالمیاں سلامت! از آنجا که شاه بیگ خاں بندۂ پیش منصب با جمعیت است و

---

[۱] ب: استهظار [۲] ب: او بعرض . . . . بدکن فرستاده، محذوف،

در قلعۂ احمد نگر معطل بود، دریں وقت کہ جمعیت در کار است، ایں مرید او را پیش خود طلب داشتہ، چوں
از خانہ زادانِ معتمد کہ ایں قسم خدمات را باو تواں فرمود در حضورِ ایں فدوی بجز ملتفت خاں دیگر نبود،
بنا براں مومی الیہ را کہ از روے کار طلبی میخواست دریں ہم ازیں مرید جدا نشود[1] طوعاً و کرہاً راضی ساختہ
حراستِ احمد نگر را باو تفویض نمود و پانصد سوار و دویست سوار دو اسپہ سہ اسپہ بر منصب او اضافہ
تجویز رفت تا[2] از اصل و اضافہ بمنصب دو ہزار پانصدی و یک ہزار سوار و دو صد سوار دو اسپہ سہ اسپہ
سرفراز گردیدہ بمراسم خدمتِ مرجوعہ بپردازد و از آنجا کہ مرشد قلی خاں خدمتِ دیوانی بالائی گھات
چنانچہ باید بتقدیم رسانیدہ و از عہدہ دیوانی محالِ پایاں گھات نیز بیروں می توانست آمد و برائے تمشیت
ایں کار بہتر از وے در نظر نبود خدمتِ دیوانی آں جا از تغیرِ ملتفت خاں باو مقرر کردہ پانصدی ذات
و دویست سوار از منصبِ او اضافہ تجویز نمودہ تا[3] از اصل و اضافہ بمنصبِ دو ہزاری ذات و یکہزار سوار سربلندی
یافتہ خدماتِ مرجوعہ را بواقعی بجا تواند آورد، اگر بدرجۂ قبول موصول گردیدہ شرف پذیرائی بیابد از مرید نوازی
و بندہ پروری دور نخواہد بود،

آفتابِ عالمتابِ خلافت از مطلعِ جہانبانی و کشورستانی تاباں بماناد،

۱۵

۱۰۱

کمترین مریدانِ فدوی زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ ذرہ آسا بعرضِ مقدسِ معلّی میرساند
کہ دو منشور لامع النور اوّلیں بخطِ دبیرانِ عطارد رقم در جوابِ عرضداشتِ ایں مرید و دومیں نگاشتۂ[4] کلکِ
گہر بارِ جواہر سلک با دو[5] نقلِ فرامینِ مطاعہ و خلعتِ خاصِ مبارک مصحوب قاضی عارف متواتر شرفِ
صدور ارزانی داشتہ سرمایۂ افتخار و امتیازِ ایں مرید گردید تسلیماتِ بندگی بجا آوردہ بوصولِ آں عطایائے

[1] ب جدائی شود [2] و [3] س و ب - "از" محذوف ، [4] ب نگاہداشتہ ،
[5] س و دو نقل ،

شنگرف سعادت اندوز گشت،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! ایں فدوی آخر روز مبارکِ دوشنبہ سیوم شہر حال کہ پورودِ فرمانِ عالیشانِ اخیر و عنایتِ[1] خلعت سراپا مکرمت سرفرازی یافتہ بود باعتقادِ تائیداتِ ربانی و توجہاتِ باطن فیض مواطنِ قبلۂ دو جہانی از اورنگ آباد برآمد و فرداے آں مقام نمودہ کوچ در کوچ رواں مقصد شد، انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب بنواحیٔ گلکندہ خواہد رسید، خانہ زادِ اعلیٰ حضرت امروز کہ جمعہ ہفتم ماہ است داخلِ حیدرآباد شدہ،

قبلۂ ایں مرید سلامت! قطب الملک باوجود اطلاع بر مضمونِ نشانِ ایں مرید کہ قبل ازیں بموجبِ حکمِ جہانمطاع باو ارسال داشتہ بود تا حال پسر میر جملہ را رہا نکردہ عرض داشتے کہ میر مذکور در جوابِ نشانِ ایں فدوی کہ مشتمل بر نوید عنایات و تفضلاتِ بادشاہی بود فرستادہ روزِ مبارکِ مزبور رسید ترجمۂ آں باایں عرضداشت از نظرِ انور خواہد گذشت،

پیر و دستگیر سلامت! دریں ولا از عریضۂ حاجبِ مقیمیٔ بیجاپور بوضوح پیوست کہ عادل خاں اگرچہ بحسبِ ظاہر چناں وا می نماید کہ او را با امداد و اعانتِ قطب الملک کارے نیست لیکن نہانی[2] در مقامِ تہیۂ اسبابِ کمک در آمدہ مردمِ خود را بسرحدہا تعیین ساختہ و جمعیت را از جا بجا طلبیدہ در استحکامِ برج و بارۂ قلعۂ بیجاپور و سائر قلاعِ[3] متعلقۂ خود و سرانجامِ توپخانہ بجد است و خان محمد غلام دہ سرلشکر او کہ در ولایتِ کرناٹک می بود از انجا آمدہ باو ملحق شدہ درپئے جمعِ سپاہ است و مدارِ کار بر دو روی و نفاق گذاشتہ آنچہ بر زبانِ او می گذرد دلش را ازاں خبرے نیست، امید از کرمِ ایزدِ متعال جل شانہ چناں است کہ ایں حق ناشناسانِ ناسپاس کہ سر از اطاعت و امتثالِ حکمِ معلیٰ پیچیدہ اند[4] از گرانیٔ خوابِ غرور و پندار بیدار شدہ بپاداشِ اعمالِ خویش گرفتار آیند کہ من بعد احدے را مجالِ اندیشۂ ارتکابِ خلافِ

---

[1] ب: اخیر عنایت و خلعت [2] ب: پنہانی [3] ب: قطاع. [4] ب: کشیدہ اند،

فرمان نماند،

ظلِ ظلیلِ خلافت و جهانبانی ابد التظلیل[1] بماناد،

۱۶/۱۰۲

مرید اخلاص سرشت وظائفِ عقیدت و ارادت از خلوصِ نیت بجا آورده ذره مثال بمسامع جاه و جلال میرساند که این مرید بموجب حکمِ جهانمطاع کوچ در کوچ طے مسافت نموده از اورنگ آباد تا ندیر را منزلِ ششم قرار داده بسرعت روانه بود که درین اثنا از عرضداشتِ خانه زادِ والا درگاه بوضوح پیوست که بعد از رسیدن او بدو منزلِ حیدرآباد قطب الملک پسرِ میر جمله را با متعلقان بهمان لباسے که مقید بودند از قید برآورده بعبد اللطیف حاجبِ مقیمی و ابو القاسم و سید علی فرستادهاے این مرید سپرد، از ینجهت[2] این فدوی بخانه زادِ اعلیٰ حضرت نوشت که چون قطب الملک پسرِ میر جمله را رها کرده او در نواحیٔ حیدرآباد جاے مناسب سپاهیانه اختیار نموده بموجب حکمِ اقدس تا رسیدنِ میر جمله دران مکان توقف نماید و از آنجا که تا حال جوابِ عرضداشتِ این مرید که شب[3] بست و دوم ربیع الاول مصحوب محمد مراد یساول فرستاده شرفِ صدور نیافته[4] بود قصدِ آن داشت که بانتظارِ وصولِ فرمانِ لازم الاذعان از آبِ گنگ گذشته دو سه روز مقام نماید و مطابق انچه حال خبر رسید که قطب الملک پیش از وصولِ خانه زاد بنواحیٔ حیدرآباد متوهم و هراسان گردیده شب چهارشنبه پنجم گریخته در قلعهٔ گلکنده متحصن گشت و فرداے که خانه زادِ اعلیٰ حضرت می خواست که بر تالابِ حسین ساغر که از شهر یک و نیم کروه است فرود آمده نوعے که مامور است تا آمدنِ میر جمله در آنجا بسر برد، قریب شش هزار سوار و ده دوازده هزار پیاده تفنگچی و باندار وغیره از ملازمانِ قطب الملک در برابر لشکر فیروزی اثر آمده آغازِ شوخی و اظهارِ جرأت و جسارت می نمایند و بے باکی را از حد برده پیش می آیند و باستعمالِ آلاتِ

[1] ب: ابدی التظلیل، [2] ب: ازین جهت [3] ب: بشب، [4] ت و ب: یافته

کارزاری پردازند وخانه زادِ حضرت از مشاهدهٔ این حال لاعلاج افواج را توزک نموده پیش اردو ایستاده
محمد بیگ داروغهٔ توپخانهٔ این مرید را با جمعے که هراول شده[1] بود، به تنبیهِ آں کوته اندیشاں بر می گمارد،
آنها کثرتِ غنیمِ لئیم را بخاطر نیاورده پایاں مخذولاں رسانیده بشعلهٔ بان[2] و بندوق و ضربِ شمشیر
آبدار دمار از روزگارِ آنها بر می آورند و چهار پنج هزار بان و باروت و غیره اسبابِ[3] آتشبازی[4] بدست آورده
وآں بے عاقبتاں را منهزم گردانیده تا دیوارِ پشتِ شهر رانده جمعے را مقتول و مجروح می سازند و هنگامهٔ قتال
و جدال امتداد یافته، آخر الامر اولیاے دولتِ قرینِ فیروزی و نصرت معاودت کرده بر تالابِ مسطور
منزل می نمایند،

و نیز مسموع گردید که عادل خاں نا عاقبت اندیش افضل نام بهتیاره را که سرِ نوبت[5] اندوز بود
والحال خانِ مذکور او را پسر خوانده و دولتِ کلاں[6] باو داده، با پانزده بست هزار سوار بکمکِ قطب الملک
فرستاده و او با همراهاں به بست کروهیِ حیدر آباد رسیده، بنابراں این مرید توقف را مصلحت ندیده
از ناندیر کوچ نموده باعتقادِ[7] عنایتِ الهی و توجه پیر و مرشدِ حقیقی عازمِ صوبِ گلکنده است و تا رسیدنِ میرجمله
در آنجا بوده اگر حکمِ اشرف صادر گردد بتوفیقِ ربانی و اقبالِ لایزالِ قبله و کعبهٔ دو جهانی قطب الملک
را باسهل وجهے ساخته تمامیِ ولایتِ او را که کیفیتِ آں بر ضمیرِ منیرِ خورشید نظیر هویداست بحوزهٔ تصرف
و تسخیر خواهد در آورد، و درین ضمن اگر فرستادهاے عادل خاں رسیده ارادهٔ شورش نمایند انشاء الله تعالی
بدفع و تنبیهِ آنها نوعے که باید خواهد پرداخت، و بر تقدیرے که اعلیٰ حضرت باوجود صدورِ چنین حق ناشناسی
و کافر نعمتی[8] و ظهورِ این قسم تقصیرے عظیم که قطب الملک کوته اندیش مرتکب آں گردیده (که) باعثِ برآں

[1] ب بود شده، [2] ب جلوِ زیر پایاں مخذولاں [3] ب شیبهٔ بان [4] ب اسباب اشیاے، [5] س تهنائی اندوز [6] ب کلانی، [7] ب اعتقاد

[8] س کافر نعمتی، امر دیگر نبوده و نیست و بانتزاعِ مملکت و ظهورِ این قسم،

جز تمرد و عصیان امرے دیگر نبوده و نیست با نتزاعِ مملکتِ او حکم نفرمایند، جواہر و افیال و نقود و اجناس که بعد از حبسِ پسرِ میر مذکور ضبط نموده و لبر کارِ گردوں مدار متعلق است و نسبت و دو لک روپیه که از بقایائے پیشکشِ مقرری بر ذمهٔ او مانده با پیشکشِ خوبی از وے، گرفته مراجعت خواهد نمود،

لیکن چوں ہر دو دنیاداران دکن نمی خواہند که میر جمله با آں همه سامان و سرانجامے که از ہر قسم دارد و بر خصوصیاتِ آں مرز بوم مطلع است بدرگاهِ سپهر بارگاه برود و قطب الملک قبل ازیں ملا عبد الصمد وکیلِ خود را بعتبهٔ خلافت فرستاده بوساطتِ او بعض ملتمسات معروض داشته بود، و دریں وقت که کار برو تنگ گردیده و زوالِ ملک و دولتِ خود را برای العین می بیند و سائل انگیخته و از درِ عجز و الحاح درآمده در بابِ نجاتِ خویش عرائض بوالا درگاه ارسال خواهد داشت و تعهدات نموده التماسِ صدورِ فرمانِ عنایتِ مملکتے وسیع مشتمل بر چندیں قلاع و خزائن و دفائن که میر جمله بفراوان سعی و اهتمام از زمینداران کرناتک مستخلص ساخته خواهد کرد، و پذیرائی ملتمساتِ او در تمشیتِ ایں مهم عمده و آمدنِ میر مذکور مخل است، ایں مرید امید چناں دارد که تا رسیدنِ پسرِ مومی الیه و ظهورِ بعض مراتبِ دولتخواہی و وصولِ ملتمسات او تعویق افتد و عرض و التماسِ اہلِ غرض در بارهٔ او مسموع نشود تا ایں مطلبِ سترگ که از اتفاقاتِ حسنه است موافقِ خواہشِ خاطرِ ملکوت ناظرِ مرشدِ کامل آگاه دل که بدانشِ خداداد و خردِ صواب اندیش از آغازِ ہر کار انجامِ آں را درمی یابند صورت پذیرفته، اضعاف آنچه بتوسطِ وکلائے قطب الملک بعرضِ مقدس برسد بوجهے که اعلیٰ حضرت به پسندند و سببِ مجرائی نیکو خدمتیِ ایں فدوی گردد، بحصول پیوندد،

و گرچه پیر و مرشدِ حقیقی بدولت و سعادت کیفیتِ ایں حسنِ اتفاق و قابو را بهتر از آنچه فکر و اندیشهٔ مریدان و بندہا بداں تواند رسید می دانند و پیداست که پیش از آمدنِ میر جمله که ایں مرید نشانهائے متواتر مصحوبِ معتمدان بطلبِ او فرستاده، وکلائے قطب الملک کافر نعمت عصیان کیش چگونه در حضورِ اقدس رو خواہند یافت و ملتمساتِ دور از کارِ او چه سان بعرضِ پذیرائی خواهد

درآمد، أمّا آں ایں مریدی خواہد کہ نتائج وثمراتِ شایستہ بریں منصوبہ مترتب شود، ازاندیشۂ تاثیر مکرو تزویر محیلانِ نادولتخواہ بعرضِ ایں مراتب مبادرت جست،

نیّرِ عالم افروزِ خلافت ازافقِ سعادت لامع بماناد،

۱۷/۱۰۳

مرید اخلاص سرشت وظائفِ عقیدت وارادت بجاآوردہ ذرہ مثال بسامع جاہ وجلال میرساند کہ وصولِ[۱] سعادت حصولِ فرمانِ والاشان نگاشتۂ خامۂ دبیرانِ عطاردنشاں باعثِ سربلندیٔ ایں فدوی گردید، بعد اداے تسلیماتِ بندگی برقدسی مضامینِ آں صحیفۂ عزت وشرف آگہی یافت، درباب تنخواہِ جاگیرِ ملتفت خاں[۲] عوضِ پرگنہ پاتووہی[۳] وطلب پالصدی ذات اضافہ کہ دریں ولا بمقتضاے مرید نوازی باو مرحمت شدہ، مطابقِ حکمِ اقدس اعلیٰ بعمل خواہد آمد،

یرلیغ معلّی پیرایۂ وردہ گرفتہ کہ آں مرید محصولِ مندوی جہاں آباد[۴] برہان پور راکہ بسرکارِ نواب بیگم صاحب جیو متعلق است، ہرسال مصحوبِ جمعے از ملازمانِ خویش بعمدۃ الملک شایستہ خاں می رسانیدہ باشد،

پیرو دستگیر سلامت! اگرچہ ایں عقیدت آئیں براے امتثالِ حکمِ گیتی مطاع می خواست کہ مبلغ یک لک ونود ہزار روپیہ راکہ بالفعل از حاصلِ مندوی موجود است نزدِ خان مشار الیہ بفرستد لیکن چوں مبلغے دروجہ کرایہ بایدداد بخاطرِ ناقصِ ایں مرید میرسید کہ اگر تا دوسال کہ تنخواہ طلبِ نقدیٔ ایں فدوی (کہ) ازخزانۂ عامرۂ صوبہ مالوہ مقرر گشتہ محصولِ مندوی راایں مرید

[۱] س وب بوصول [۲] م جاگیر قلی خاں،

[۳] م پاتودھنی، [۴] م جہاں آباد کہ برہانپور م جہاں آباد راکہ بسرکار نواب بیگم ۵ س مقرر شدہ،

متصرف می شده باشد و عوض آں را عمدة الملک مومی الیه از جملهٔ طلب نقد گرفته از جا بجا بحضور پر نور ارسال دارد خالی از کفایت نخواهد[1] بود، دیگر هر چه رائے خورشید ضیائے اعلیٰحضرت اقتضا فرماید محض صوابست،

قبلهٔ حاجاتِ جهانیاں سلامت! مرزا خاں راصبیه ایست بسنِ تمیز رسیدهٔ و ارادهٔ او[2] چناں است که اگر پیر و مرشدِ حقیقی از روئے خانه زاد پروری[3] تجویز فرمایند ایں وصلت با اسمعیل پسرِ دوم نجابتخاں که تا حال کدخدا نشده بوقوع آید، اما ازاں جا که خان مذکور از مرحمتِ سلطنجامی برائے انعقادِ ایں نسبت متعلقانِ خود را بدرگاهِ جهاں پناه نمی تواند فرستاد امیدوار است که دریں باب بموجبے که حکمِ اشرف صادر گردد عمل نماید، سرادقاتِ خلافت باطنابِ خلود مربوط بماناد،

۱۸
۱۰۴

مرید فدوی وظائفِ عقیدت و بندگی بجا آورده ذره مثال بمسامعِ جاه و جلال میرساند که ایں اخلاص سرشت کیفیتِ رسیدنِ خود بناندیر و قصدِ توقف باں مقام تا ورودِ جوابِ عرضداشتے که مصحوبِ محمد مراد یساول ارسال داشته و موجب توجه بصوبِ گلکنده برخلاف استعجال صورت آنچه روزِ وصولِ خانه زادِ والا درگاه بحوالیِ بلدهٔ حیدرآباد روی داده، از رفتنِ قطب الملک بقلعهٔ گلکنده و فرستادنِ جمعیتِ خود بمقابلهٔ عساکرِ منصوره[4] و شکست یافتنِ آں کوته اندیشاں و تسخیرِ چناں بلدهٔ مشحون باموال و امتعهٔ فراواں مشتمل بر عماراتِ رفیع بنا و باغاتِ باطراوتِ دلکشائے که مسکنِ تجارِ مالدار و مجمعِ نفائس و نوادرِ هر دیار است و از غایتِ معموری و وسعت عدیلِ بلادِ عظیمهٔ[5] هندوستانِ فیض نشاں تواند بود، و محافظتِ ساکنانِ آنجا از دستِ[6] نهب و غارتِ افواجِ قاهره قبل ازیں معروض داشته محتمل که تا ایں وقت پیرایهٔ وضوح گرفته باشد،

پیر و دستگیر سلامت! ایں مرید از خوبیهائے ایں سرزمین و[7] وفورِ آب و آبادانی و کیفیتِ هوائے[8] نشاط افزا و کثرتِ مزروعات که در اثنائے طے مراحل مشاهده نموده چه عرض کند، از آں روز که داخلِ

---

[1] م "نخواهد بود" محذوف [2] م "او" محذوف [3] م خانه زاد نوازی [4] ب منصوره [5] ب عظیم [6] ب از دست و نهب [7] ب "و" محذوف [8] ب هوائی،

سرحد شدہ در ہر منزلے چندیں تالابِ کلاں وچشمہاے خوشگوار وآب ہاے رواں و مواضع وقریاتِ معمورہ کہ بسیارے از مزرعہاے[1] آباد بہر یکے ازاں متعلق است بنظر درآمد، اگرچہ رعایا بگفتۂ قطب الملک ترکِ اوطانِ مالوفہ[2] گفتہ فرار نمودہ اند، لیکن یک قطعۂ زمین بے مزروع نیست، ہرگاہ ایں قسم ولایتِ زرخیز کہ در اکثر ممالکِ محروسۂ بادشاہی نظیر ندارد، بے شریک وسہیم بدستِ ایں چنیں کافر نعمتے حق ناسپاس افتادہ باشد نخوت وغرورِ او بجا است، سبحان اللہ ؎

رضواں کدۂ چنیں برومند ماندہ بکفِ زیاںٔ[3] نئے چند

ایں فدوی بقدرِ مقدور باستمالتِ رعایاے مواضعِ سرِ راہ کہ رجوع می آورند پرداختہ وجابجا تھانہا گذاشتہ پیش می رود، بعد از وصول بحیدرآباد بہ مقتضاے مصلحتِ وقت عمل نمودہ انشاء اللہ تعالیٰ باقبالِ لایزالِ پیر ومرشدِ حقیقی سزاے تمرد وعصیاں وبے باکی وطغیاں نوعے در کنارِ او خواہد گذاشت کہ سایرِ زیادہ سرانِ کوتہ اندیش از دور ونزدیک عبرت پذیر گردند، وغنائمِ موفورہ ونقود واجناسِ نامحصورہ فتوحِ روزگارِ بندہاے درگاہِ آسماں جاہ شود،

قبلۂ دارینِ ایں مرید سلامت! از آنجا کہ قطب الملک از بے سعادتی وادبارے کہ گریباں گیرِ او گشتہ دریں چند گاہ اوضاعے کہ نالائقِ[4] مرزبانی وملکداریست پیش گرفتہ جور وعدواں را از حد گذرانیدہ، ودستِ تعدی وتطاول بعرض ومالِ مردم دراز ساختہ چنانچہ فریاد وفغانِ جمہورِ رعایا وبرایاے ایں ولایت واہالی وموالی حیدرآباد از شکایتِ ظلم[5] وبیدادِ او بہ آسماں رسیدہ واز وفورِ جہل ونادانی ترکِ سنت واظہارِ بدعت را شعارِ خود ساختہ رفض وسبِ اصحابِ کبار را کہ محض کفر وزندقہ است در قلمروِ خویش بمرتبۂ شایع گردانیدہ کہ خرد وبزرگِ آں دیار مذہبِ اہلِ سنت وجماعت را گذاشتہ وطریقِ صواب را از دست دادہ علانیہ آنچہ نباید فشاید می کنند ومی گویند[6] وبمقتضاے شریعتِ غرا بر ذمتِ ہمتِ بادشاہانِ اسلام وسلاطینِ وافی اقتدار[7]

---

۱ ب: از مزرعہاے ۲ ب: مالوفہ ۳ ب: زیانی ۴ ش: لائق ۵ ب: ارتکاب ظلم ۶ ت: "ومی گویند" محذوف
۷ ب: وافی اقتدار وفر احتشام واجب محتم است،

و افراحتشام واجب و متحتم است کہ اگر حاکمِ ناحقیقے[1] از شاہ راہِ عدل و انصاف انحراف ورزیدہ خرمنِ عاقبت و
جمعیتِ گروہے از اصنافِ امم را کہ عنانِ دار و گیر و زمامِ رتق و فتقِ آنہا بقبضۂ امتیازِ او بودہ باشد بآتشِ بیداد
سوختہ بباد عدوان بر دہد، و بترویجِ رسومِ ناشائستہ کہ مخالفِ قوانینِ شرعیہ تواند بود، قیام نمودہ، پاسِ
مراتب ندارد، شرِ او را از آنہا دفع ساختہ، باعلائے[2] معالمِ دینِ مبین و احیاے سنتِ سید المرسلین علیہ افضل الصلوات
و اکمل التحیات توجہ فرمانید، تا بداں وسیلہ نیک نامِ دنیا و آخرت[3] شوند، و معہذا آں بدکیش نکوہیدہ
اطوار باوجود آنکہ ابا عن جد پروردۂ نعمتِ ایں خاندانِ عظیم الشان و سراپا غرقِ مراحم و الطافِ قبلۂ جہانیان
است، خود را بر فتراکِ والیِ ایران بستہ ہمہ وقت پیشکش ہاے گراں بادمی فرستد، و ہر سال چندیں جہاز
و کشتی پر از اسبابِ جدال و قتال بایں حدود ارسال داشتہ، خواہانِ دولت سریع الزوالِ آں خسران[4]
مآل است، و دریں ہنگام از کم فرصتی و بے عاقبتی[5] بتقریبِ امتثالِ فرمانِ لازم الاذعان از پردہ
برآمدہ، بیش ازیں تغافل دربارۂ آں حق ناشناس از مصلحت دور و باعثِ مزیدِ نخوت و غرورِ اوست،
دریں وقت کہ چنیں قابو بدست افتادہ، بقین کہ انتزاعِ ملک و ولایت و تنبیہ و استیصالِ او کہ متضمنِ مثوباتِ
دینی و منافعِ دنیوی است مرضیِ طبعِ مبارکِ اعلیٰ حضرت خواہد بود، بعنایتِ ربانی امید واثق است کہ
ایں مہم نوعے کہ باید صورت یافتہ موجبِ مزیدِ مسرت و بہجتِ دولتخواہان و مورثِ حسرت[6] و ندامتِ معاندان
گردد[7]، و آنچہ بخاطرہا خطور نکردہ بعرصۂ ظہور آید،
نیرِ عالم افروزِ خلافت از مطلعِ خلود و دوام تاباں بماناد،

۱۹
۱۰۵

کمترین مریدانِ فدوی وظایفِ عقیدت و ارادت بجا آوردہ ذرہ مثال بسامعِ جاہ و جلال و بعرض[8]

[1] ب حاکمِ ناچیز و دلائی [2] ب باعلان [3] ب آخرت، [4] ب خران مآل [5] ب پیغامبری، [6] ب حسرت محذوف
[7] ت و ب "د" محذوف [8] ت، "و" محذوف،

مقدس معلّٰی می رساند که این مرید روز یکشنبه بست و سوم شهر ربیع الثانی بوصولِ سعادت حصولِ منشورِ لامع النّور سراسر نگاشتۂ کلکِ دربار جواہر سلک که در جوابِ دو عرض داشتِ این فدوی مصحوب محمد امین گرز بردار صادر شده بود، و به عطیۂ خلعتِ خاصِ مبارک سرفراز گردیده تسلیماتِ بندگی و مراسمِ شکرِ عنایاتِ قبله وکعبۂ حقیقی بتقدیم رسانید، و بر قدسی احکام آگہی یافت،

پیر دستگیر سلامت! این عقیدت کیش حقیقت رسیدنِ خود بنا ند تیر ارادہ توقف درآں مکان تا ورودِ این فرمان لازم الاذعان و سببِ عزیمتِ گلکنده بر جناحِ استعجال و کیفیتِ انچه روز رسیدنِ خانه زادِ اعلیحضرت بحوالیِ حیدرآباد رو ے داده آخر روز چهارشنبه دوازدهم مفصلاً بوالا درگاه عرض داشت نموده بمسامعِ جاه و جلال رسیده باشد دریں ولا بعرضِ مقدماتے که بعد ازاں بوقوع آمده میادرت می نماید[1]

---

[1] یہ خط نامکمل فقرہ پر یعنی یہاں پر آکر ختم ہو جاتا ہے،

(۶)

بیجاپور

۱/۱۰۶

مرید اخلاص سرشت بعد ادای آداب عقیدت و بندگی ذره صفت بمسامع اقبال مجامع میرساند

که این اخلاص آئین حقیقتِ روانه شدنِ محمد میرک گرز بردار و ابوطالب یساول بصوب بیجاپور قبل ازین

در جوابِ والا منشور یکه مصحوبِ آنها کرامتِ صدور یافته بود بدالجوی معروض داشته، درین ولا مومی الیهما از آن

طرف مراجعت نموده دوازدهم شهر محرم رسیدند و شب چهاردهم بدرگاه سلاطین پناه شتافتند،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! عادل خان که درین چند گاه بیماری را بهانه[1] ساخته از روی کوته اندیشی

بمراسم استقبالِ مناشیرِ مطاعه نمی پرداخت باآنکه درین باب از پیش گاهِ خلافت حکمی باو صادر نشده بمحض

تعارض[2] و اغوای مردم در تقدیم وظائفِ عبودیت و اطاعت تهاون میورزید، درین مرتبه نیز اراده نموده

بود که مثلِ گذشته از دریافتِ این سعادت محروم شود، و فرستادهای بارگاهِ معلی را بر خلافِ[4] قانونِ قدیم

بدستور جمعی که درین ایام پیش از ینها رفته بودند بخانهٔ چاکرانِ خود فرود آورده، آنهارا[5] بفریب و فسون[6] از راه

ببرد، چنانچه بمجرد استماعِ ورودِ فرمان لازم الاذعان خود را مریض و رنجور قرار داده می خواست که بمرد و تزدیر مراسمِ

استقبالِ نپردازد و بوسیلهٔ تطمیع[7] از کسبِ این شرف و عزت متقاعد گردد، ولیکن چون اعلیٰ حضرت از روی

---

۱ ت بیاری را ساخته ازی کوته اندیشه، ۲ ت "و" محذوف، ۳ ب تعارض،

۴ ت بخلاف قانون، ۵ تم "آنهارا" محذوف

۶ ت فریب و فنون ۷ تم و ت قطیع،

کرامات حکم فرموده بودند که نام بردها باتفاق[1] حاجب این مرید اورا بایصال[2] عطاے پیش گاه خلافت سربلند سازند، هرچند دست و بازو اندیشه از قوت بفعل نیامد، و بعد از تعلل بسیار و گفتگوے بسیار تا باغ افضل که از جاے[3] بودن او و کروه رسمی است و در برابر تالاب شاه پور واقع شده، باستقبال نسخه اش[4] شتافته بوصول منشور لامع النور و عطیه بارانی سرفرازی اندوخت و ملازمان درگاه رابست روز بلطائف[5] الحیل نگاه داشته رخصت نمود، اگر بعد ازین نیز بهمین شیره مقرر گردد تا موضع ارکهره[6] که از قدیم براے استقبال فرامین[7] تعین است بے توقف و تاخیر خواهد شتافت،

محمد میرک و ابوطالب زیاده آنچه حکم شده بود توقفے نکرده مبلغ معتد به که عادل خان بشرط عدم تکلیف استقبال براے آنها فرستاده بود نگرفتند، و دو پیدک که در وقت رخصت بآنها می داد بجهت پاس حکم اقدس واپس دادند، اگر دیگران نیز که پیش ازین بدان جا رفته بودند پاس خانه زادی و بندگی درگاه آسمان جاه داشته، توفیق امانت و دیانت می یافتند اوراچه قدرت و کدام یارا که این قسم سلوک ناشایسته که حد امثال او نیست توانستے نمود و[8] در تقدیم وظائف عقیدت و بندگی که شرف روزگار ناموران آفاق است عذر و بهانه آورد،

و جواب مطالب فرمان والا شان از عرضداشت او بعرض اقدس خواهد رسید و انگشتری یاقوتی که بهزار جز تعلل برسم پیش کش ارسال داشته و قیمت آنرا پنجهزار هون می گویند[9] از نظر انور اطهر خواهد گذشت، ظل ظلیل خلافت و جهانبانی بر مفارق اقاصی و ادانی مبسوط باد،

ا؎ م اتفاق ۲؎ ب مریداورا باعطایاے ۳؎ ب "تا" محذوف ۴؎ م از جاے او، ۵؎ س و ب "فرامین" محذوف ۶؎ ب بسلطان الحیل، ۷؎ س ارکهیره ۸؎ س و ب "فرامین" محذوف ۹؎ س و ب "که" بجاے "و" ۱۰؎ ب می گوید،

مکاتیبِ تہنیت و تبریک (۷)

۱/۱۰۵

مرید عقیدت سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده و وظائفِ بندگی بجا آورده بزبانِ تهنیت
بیان معروضِ عاکفانِ کعبهٔ جاه و جلال می دارد که بهارِ گلستانِ امانی و آمال و طراوتِ حدیقهٔ سلطنت و اقبال
یعنی آرایشِ جشنِ وزنِ مقدسِ قمری که تا انقراضِ دوران زینت افزاے بزمِ جهان خواهد بود، بر ذاتِ
قدسی درجات که استدادِ بقاے آں واسطهٔ انتظامِ مهامِ عالمیان است، مبارک و خجسته باد،

ایزد تعالیٰ عرصهٔ آفاق را از انوارِ فیوضاتِ ایں روزِ فرخنده منور داشته مژدهٔ ایں جشنِ والا
را ابد الدهر سامعه آراے مریدانِ کامل اعتقاد و بندہاے اخلاص نهاد، علی الخصوص ایں مرید فدوی گرداناد

۲/۱۰۸

مرید اخلاص سرشت آدابِ عقیدت و ارادت بجا آورده ذره آسا بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ
میرساند که سطوعِ تباشیرِ صبحِ اقبال و کامرانی و طلوعِ نیرِ هزاران بهجت و شادمانی یعنی جشنِ عالم آراے
گیتی پیراے وزنِ مقدسِ شمسی که سرمایهٔ حصولِ آمال و امانیِ جهان و جهانیان است، بر ذاتِ فائض البرکات
قدسی صفات اعلیٰ حضرت مبارک و فرخنده باد،

ایزد متعال فراواں سال کافهٔ برایا را از فیوضاتِ ایں روزِ سعادت افروز بهره مند و کامیاب
داشته سایهٔ بلند پایهٔ پیر و مرشدِ حقیقی را بر مفارقِ مریدان و بندها مستدام و پاینده گرداناد،

۳/۱۰۹

مرید اخلاص سرشت بعد اداے آدابِ عقیدت و ارادت بتقدیمِ مراسمِ مبارک باد و تهنیت
پرداخته ذره صفت بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند که طلوعِ نیرِ عالم آراے عظمت و جلال و سطوعِ صبحِ جهان پیراے
سلطنت و اقبال یعنی جشنِ وزنِ مقدسِ معلی که بهارِ آمال و امانی و گلزارِ دولت و کامرانی است بر ذاتِ

ملکی صفات عالی درجات اعلیٰ حضرت پیر و مرشد حقیقی کہ صفاوۂ امتزاجِ ادوار و اکوان و نقادۂ ارتباطِ اجسام و اعیان است خجستہ و فرخندہ باد، ایزد تعالیٰ و تقدس سایہ بلند پایہ خلافت را تا انقراضِ زمان زینت افزاے مفارقِ عالمیان داشتہ کافۂ انام را ہموارہ از برکاتِ ایں روز میمنت افروز کامیاب و بہرہ مند گرداناد، ؎

ایامِ عمرِ شہ کہ مدارِ فلک بروست — یارب بسانِ دورِ فلک بیشمار باد

ہم
۱۱۰

خانہ زادِ اخلاص نہاد وظائفِ عقیدت و عبودیت بجا آوردہ بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند کہ طلوعِ نیرِ عظمت و اقبال و سطوعِ صبحِ حشمت و جلال یعنی جشنِ وزنِ مقدسِ معلی کہ بہارِ آمال و امانی و گلزارِ نشاط و کامرانیٔ عالم و عالمیان است بر ذاتِ والا درجاتِ اعلیٰ حضرت ظلِ الٰہی مبارک و خجستہ باد،

ایزد متعال ایں روزِ سعادت افروز تا بقاے دوراں پایندہ داشتہ برکاتِ فیوضاتِ آں را بر روزگارِ کافۂ انام عاید گرداناد،

۵
۱۱۱

مرید عقیدت سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و آدابِ تہنیت و مبارکباد بجا آوردہ ذرہ وار بموقفِ عرضِ اقدس میرساند کہ مطلعِ انوارِ سعادت و کامرانی و مبدارِ آثارِ بہجت و شادمانی یعنی روزِ عالم افروزِ وزنِ مقدسِ قمری کہ ہنگامِ ظہورِ بتاثیرِ صبحِ دولت و اقبال و زمانِ لمعانِ آفتابِ عظمت و جلال است بر ذاتِ قدسی صفاتِ اعلیٰ حضرت کہ واسطۂ انتظامِ جہان و جہانیان بودہ و خواہد بود، مبارک و خجستہ باد و حق تعالیٰ میامنِ برکاتِ ایں روزِ مسعود را سالہاے بسیار و قرنہاے بے شمار زینت افزاے مجامعِ انفس و آفاق داراد ؎

خلاقِ جہاں ز بہرِ سنجیدنِ شاہ — یک کفہ ز مہر کرد یک کفہ ز ماہ
بر جبیں از ایں شرف بخود می نازد — پاسنگِ ترازو شدہ با ظلِ اللہ

امید کہ نیرِ جہاں تابِ عمرِ ابد پیوند تا انقراضِ دوراں نور بخش و تاباں بماناد،

۶
۱۱۲

مرید عقیدت سرشت زمین خدمت بلبِ ادب بوسیده ذرّه مثال بمسامعِ جاه و
جلال میرساند که هنگامِ سطوعِ انوارِ سعادت و آوانِ ظهورِ آثارِ کرامت یعنی جشنِ جهان افروزِ وزنِ مقدسِ شمسی که سرمایهٔ هزاران بهجت و مسرت و پیرایهٔ گوناگون نشاط و عشرت است بر ذاتِ والاصفات حضرت مبارک و فرخنده باد ایزدِ متعال عالمیان را از میامنِ این روزِ سعادت اندوز کامیاب داشته ظلِ ظلیل خلافت را بر مفارقِ مریدان و بندگان جاوید مبسوط گسترده داراد،

۷
۱۱۳

مریدِ اخلاص سرشت بعد تقدیمِ آدابِ عقیدت و ارادت از خلوصِ نیت و صفائی طویت او لابقای عمر و دولتِ ابدپیوندِ اعلیٰ حضرت که انتظامِ مهامِ کافهٔ انام بداں منوط و مربوط است از بخشندهٔ بے منت جلّ شانه مسئلت می نماید و ثانیاً باداے مراسمِ تهنیت پرداخته و تسلیماتِ مبارک باد بجا آورده ذره صفت بعرضِ مقدسِ معلّی میرساند المنة لله تعالیٰ و تقدس که دریں هنگامِ سعادت فرجامِ صبحِ عالم آرائی اقبال و کامرانی از افقِ امید دمیده بتاشیرانِ ساحتِ زمین و زمان را منور ساخت آغازِ قرنِ ثانی از جلوسِ جاوید طراز میمنت مانوس قبله و کعبهٔ دو جهان بفرخی و فرخندگی عرصهٔ ربعِ مسکون را زیب و زینت بخشید اگر بندها و مریدان حیاتِ جاودانی بیابند و تمام عمر در شکرِ چنین موهبتِ کبریٰ و عطیهٔ عظمیٰ که از درگاهِ واهب العطایا نصیبِ ایں برگزیدهٔ بارگاهِ کبریا گردیده صرف نمایند حقِ سپاس گذاری بجا نیاورده باشند، ایزدِ متعال ذاتِ والاصفاتِ قدسی سماتِ اعلیٰ حضرت را که مظهرِ اتمِ مکرمت و افضال است فراوان سال سترّاراے جاه و جلال داشته عالمیان را از نهاے بیشمار از میامنِ وجودِ مسعود فائض الجودِ آنحضرت کامیاب و بهرمند گرداناد

۸
۱۱۴

داعیٔ دولت[۱] مؤید محمد سلطان زمینِ عبودیت و بندگی بلبِ ادب بوسیده و قواعدِ غلامی و خانه زادی بجا آورده

[۱] یہ خط بھی اورنگ زیب ہی کا لکھا ہوا ہے،

ذرّہ صفت بموقفِ عرض سعادت اندوزانِ بارگاہ خلافت میرساند کہ آرایشِ بزمِ سلطنت و جلال و زینتِ ہنگامۂ دولت و اقبال یعنی جشنِ وزنِ اقدسِ قمری کہ عنوانِ صحیفۂ سعادت و فہرستِ مجموعۂ کرامات است، بر ذاتِ مقدسِ قبلۂ جہان و جہانیان کہ ہزاران جانِ این خانہ زادان فدا سے خاکپاے مبارک ایشان درخور و سزا است. فرخندہ و خجستہ باد،

حق سبحانی تعالیٰ آثارِ این روز بہجت افروز را موجبِ آسایش و آرایشِ عباد و بلاد و ربع مسکون ساختہ، این جشنِ عالم آرا را تا بقاے دوران زینت بخشِ انجمنِ کون و مکان داراد، و بالنبی و آلہ الاجود الاکرم

۹/۱۱۵

کمترینِ[1] خانہ زادانِ دعاگو زمینِ عبودیت بلبِ ادب بوسیدہ و آداب بندگی و خانہ زادی بجا آوردہ ذرّہ وار بموقفِ عرض پرستارانِ حرمِ اقدس و حطیمِ خلافت میرساند کہ طلوعِ صبحِ ہزاران شرف و سعادت و سطوعِ اخترِ فراوان عزت و کرامت یعنی آرایشِ وزنِ مقدسِ قمری کہ ابدالدہر انجمن افروزِ مجامعِ انفس و آفاق و فروغ بخشِ بزمِ ہستی خواہد بود بذاتِ اقدسِ قبلۂ جہان و جہانیان و کعبۂ عالم و عالمیان کہ از دیاد بقاے آن منتظمِ انتظامِ کارخانۂ ایجاد و موجبِ آسایشِ عباد است، مبارک و خجستہ باد،

حق عزّ اسمہ ساکنانِ بسیطِ زمین را از برکاتِ این روزِ نشاط افروز بہرہ مند گردانیدہ، سایۂ خلافت پیرایۂ اعلیحضرت تا انقراضِ زمان بر مفارقِ خانہ زادان مخلد و مبسوط داراد،

---

[1] یہ خط زیب النسا کی طرف سے ہے، لیکن یہ بھی اورنگ زیب کا بنایا ہوا ہے،

(۳)

علالتِ شاہجہان و جنگِ برادراں

۱
۱۱۶
(الف)

مرید عقیدت سرشت کہ تمامِ ایامِ عمرِ خود را با آرزوے فدای یک روزۂ حیاتِ ابد قرینِ قبلہ و کعبۂ دو جہانی میخواہد، ہزار بار تصدقِ پیر و مرشدِ خویش شدہ ذرہ آسا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند کہ از استماعِ خبرِ عارضہ کہ بمزاجِ وہاجِ قدسی امتزاجِ مبارک عاری[1] شدہ بود، آنچہ بریں مرید فدوی گذشتہ بر عالم السر و الخفیات ظاہر است، از غایتِ کلفت و دل تنگی و وحشتِ سراسیمگی زندگانی تلخ گشتہ، جہانِ روشن در نظر تاریک شدہ بود، المنۃ للہ تعالیٰ و تقدس درچنیں وقتیکہ سررشتۂ طاقت و شکیبائی از دست دادہ نمی دانست کہ چہ چارہ سازد، ابوابِ عنایت و رحمتِ ایزدی برروے روزگارِ عالمیاں مفتوح گردیدہ، نویدِ صحت و استقامتِ ذاتِ والا صفات کہ خلاصۂ ادوار و اکوان و واسطۂ انتظامِ مہامِ جہان و جہانیاں است سامع افروز شد و انواعِ بہجت و سرور روے نمودہ حزن و اندوہ رخت بربست، ؎

بریں مژدہ گرجاں فشانم رواست
کہ این[2] مژدہ آسائشِ جانِ ماست

حق جل شانہ سایۂ بلند پایۂ عمر و دولتِ اعلحضرت را کہ آسائشِ عباد و آرائشِ بلاد و حیات و زندگانی مریدان و بندہا وابستہ بداں است، فراواں سال انجمن آرائے بزمِ سلطنت و اقبال داشتہ وجودِ فائض الجود[3] قبلہ و کعبۂ حقیقی را از عین الکمال عوارض و مکارہ صیانت کناد، ؎

الٰہی درجہاں چنداں بمانی
کہ بر خاکِ فلک تکبیر خوانی

---

[1] ن: طاری۔ [2] ب: مصرعۂ ثانی محذوف [3] ب: فائز الجود،

(ب)

خانہ زاد[1] عقیدت نہاد زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و سلامتِ ذاتِ والاصفاتِ اعلیٰ حضرت را از درگاہِ ایزدی مسئلت نمودہ ذرّہ صفت بموقفِ عرضِ سعادت اندوزانِ حضورِ موردالنور میرساند کہ از استماعِ خبرِ عارضہ کہ بمزاجِ قدس (و) امتزاجِ اشرف طاری شدہ بود آنچہ بریں خانہ زاد گذشتہ بر دانائے نہان و آشکارا ہویداست و از کثرتِ اندوہ و وحشت و دل تنگی ہجرت از زندگانیِ خویش برآمدہ میخواست جانِ خود را تصدّق نماید۔ الحمد للّٰہ والمنۃ کہ در اثنائے ایں حال کہ جہانِ روشن در نظرہا تیرہ می نمود، عنایتِ الٰہی شاملِ حال گردید نویدِ صحت و تندرستیِ ذاتِ گرامی آیات کہ انتظامِ مہامِ جہان و جہانیان و حیات و آسائشِ خانہ زاداں منوط و مربوط بداں است بلند آوازہ شد و ابوابِ بہجت و شادمانی بر روئے روزگار اقاصی و ادانی مفتوح گشتہ عالمیاں را انتظامے تازہ و استقامتے بے اندازہ حاصل آمد،

ایزدِ متعال سایۂ بلند پایۂ عمر و دولتِ اعلیٰ حضرت را تا انقراضِ دوراں بر مفارقِ مریدان و خانہ زاداں پایندہ و گسترہ دارادو وجودِ اقدسِ قبلہ و کعبۂ حقیقی را از جمیعِ عوارض و مکارہ صیانت کناد ؎

درظلِّ آفتابِ تو آسودہ اند خلق   یارب مباد تا بقیامت زوالِ تو

۲/۱۱۷

چون[2] ہنوز پردہ از روئے کار بر نیفتادہ بود بدرگاہ عالم پناہ عرضداشت نمود کہ:۔

"چوں ایں مرید از اوضاع و اطوارِ معظم خاں استشمامِ رائحۂ بے اخلاصی و روگردانی نمود، لاجرم او را مقید گردانید، و اگر چنیں نمیکرد، بیغائلہ شبہ و شائبہ شک گریختہ باز بسرورانِ دکھن می پیوست"

[1] یہ خط شہزادہ محمد سلطان کی طرف سے لکھا ہوا ہے، لیکن چونکہ اس کی عبارت صاف طور سے اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ یہ بھی اورنگ زیب ہی کے قلم سے ہے، اس لیے اس خط کو اسی سلسلہ میں درج کر دیا گیا، [2] منقول از ظفر نامہ عالمگیری، یہ خط شاہجہاں کے اس خط کے جواب میں ہے جو اس نے میر جملہ کی گرفتاری کے خلاف اورنگ زیب کو لکھا تھا، یہ برہان پور ہی کا لکھا ہوا ہے،

۳
۱۱۸

عرضداشت[1] کمترین فرزندان محمد اورنگ زیب، بعد از تقدیم مراسم عبودیت و آداب فدویت ذره وار بموقف عرض پایۂ سریر خلافت جهانبانی میرساند، که درین ولا فرمان عالیشان، سعادت عنوان که بدستخط خاص ید بیضا خواص، مشعر بر حصول صحت مزاج اقدس و شخص مقدس، و منع این ذرۂ بے مقدار در آمدن باستان فلک نشان وصدور حکم قضا امضا برانیکه "اگر اورا استیلاے شوق ملازمت کیمیا خاصیت دامنگیر شده بود، بایستے اول عرضداشت مکبر پاس گردون اساس ارسال می داشت، و بر حصول جواب باستلام عتبۂ سپهر بنیاد روانه می شد"، رقم زدۂ کلک اقبال معجز نگار شده بود، چون وحیِ آسمانی نزول اجلال فرمود، باستقبال سعادت اشتمال آن شتافته پیشانی نیاز و عبودیت بسجدۂ بندگی نورانی ساخت؛

قبلۂ دین و دنیا سلامت! چون مکرر استماع یافت که ذات ملکی صفات از تکسیر بدنی نهایت نقاهت وضعف بهم رسانیده و مهین برادر متصدیٔ امور سلطنت شده، اوامر احکام بادشاهی بدون عرض اقدس بطور خود سرانجام داده و هیچ امرے باختیار والا نگذاشته حتی که خطاب خانی و منصب کلان به نوکران خود می دهند، و در اکثر صوبجات و چکلها پیشکاران و دیوانیان و فوجداران و وقائع نگاران و دیگر اهل خدمت از جانب خود تعیین کرده اند، و برائے نامبود (برائے نام؟) رائے رایان را در کچهری می نشانند، و الاتمام رتق و فتق معاملات خالصه و دیگر امور مالی و ملکی بعهدۂ اهتمام معین الدین خان که الحال خطاب وزیر خان یافته مقرر کرده اند، و تعیین ساختن افواج بر سر برادر والاقدر محمد شجاع بے صلاح آن قبلۂ جهان و

---

[1] منقول از کتاب انشا، ۵۶ الف، ایشیاٹک سوسائٹی بنگال: یہ خط برہانپور سے روانگی کے بعد اس خط کے جواب میں ہے جو شاہجہاں نے اورنگ زیب کو اس بات کے متعلق لکھا تھا کہ وہ جہاں تک پہنچا ہو وہاں سے واپس ہو جائے۔ ۲ ستمبر؟

جهانیاں بوقوع آمده، هرگاه حال چنیں باشد مریدانِ خاص و فرزندانِ با اخلاص را لازم است که خار از میاں برداشته بدریافتِ ملازمتِ قبله و کعبهٔ حقیقی سعادتِ دارین حاصل کنند، و دریں وقت بخدمتِ فیض موہبت مستعد گردیده بموجبِ حکمِ قدسی در تمشیت و انتظام ممالکِ محروسه که از بدپروازیٔ همین برادر درهم خورده سعی و اجتهادے بکار برند، و هر که از بندهاے بادشاهی بمقتضاے حرام نمکی مصدرِ شوخی و بے اعتدالی گردیده سزاے لائق در کنارِ او نهند،

لهٰذا ایں فدوئ عقیدت سرشت بعزمِ سرانجام مطالبِ معروضه فی الصدور از مکانِ اقامت خود کوچ نمود، امیدوار است که بعنایتِ الٰهی و اقبالِ عدو مالِ حضرتِ شاهنشاهی باسرع اوقات کامیاب مافی الضمیر شود، زیاده عرض گستاخی است،

۴
۱۱۹

(الف)

بعرضِ اشرفِ حضرت[۱] ظلِ سبحانی خلیفة الرحمانی میرساند که چوں اختیارِ رواداریٔ ملکی و مالی آنحضرت نمانده و موادِ استقلال و تصرفِ شاهزادهٔ کلاں در حلِ عقد[۲] امور جهانبانی ازاں گذشته که بشرح و بیاں راست آید، لاجرم بوسیلهٔ مزید عزت و اعتبار و علتِ دوامِ تسلط و اقتدار همواره در مقامِ ایذا و آزار نیازمند بوده و مدار کار بر پیش رفت خواهشِ طبعِ خویش نهاده، آنچه متضمنِ فسادِ بلاد و عدمِ صلاحِ عباد بود بعمل می آورد، و راه[۳] منافع از هر سو برروے خیر اندیش مسدود ساخته خواست که بایں طریق ابوابِ مداخلِ خزانهٔ دکن که قلت آناں[۴] علتِ خرابی و پراگندگیٔ لشکر است برروے روزگارِ ایں رضاجوے فراز نمود[۵]،

---

۱ منقول از فیاض القوانین و مکاتیب صالح، یہ خط دھرمات کی لڑائی کے بعد جہاں کے خط کے جواب میں ہے کہ اصل وہ خط شاہجہاں کے اشارہ سے لکھا گیا تھا، ۲ عمل صالح "حضرت" محذوف، ۳ عمل صالح حل و عقد، ۴ عمل صالح نموده،

چنانچه درعین وقت کار که حسب الحکم لشکر بر بیجاپوریان کشیده بقصد هرارسی کار بر آنها تنگ ساخته در مضیق قبل[1] داشت و نزدیک بود که پیشکشی گرانند بگیرد یا همه را استاصل مطلق ساخته بیجا[2] و بے پا کند، سزاولان شدید بطلب لشکر فرستاده بهانی نواکران خود را بقصد تسلی قلب و استمالت خاطر بیجاپوریان تعین نمود، و وقوع این معنی و خبرهای مختلف کوفت اشرف موجب خیره چشمی غنیم گشته، وهن و فتور[3] تمام در مبانی ثبات قلب دلاوران لشکر راه یافت و بنابرین مصلحت که عین مفسده بود اکثر مردم سر خویش گرفته بهر طرف متفرق شدند، اگر خدا نخواسته در ملک غنیم چشم زخم عظیم بلشکر ظفر اثر میرسید و در سایر اقلیم[4] سبعه شهرت یافته موجب خفت دولت پایداری شد یقین که تلافی و تدارک آن از حیز امکان و قوت اقتدار اشرف بیرون بوده از عدم عاقبت اندیشی شاهزادهٔ کلان عمرها صورت نمی بست، بکرم الهی نیازمند صاحب این حال بود که باوجود بے مددی اعوان و انصار دل بر کارگری تائید الهی بسته و نظر بر راه عقده کشائی اقبال کشاده اهل عناد را سرکوفته و گوش تافته بعد از فوز[5] مطلب باخیل سعادت صحیح و سالم از حدود آن[6] ملک گذارده شده بمقصد پیوست،

و باوجود این مایه بے مددی و کارشکنی اکتفا نموده بے سابقه تقصیر و اندک بے روشی و لغزش که مستلزم فی الجمله کم لطفی و سزاوار کم توجهی آنحضرت بوده باشد، محال برار از جاگیر هیچمدان درست اعتقاد رضاجو تغیر نموده تنخواه طلب آن چنان ناخلفی که بموجب[7] سر از دائرهٔ اطاعت و انقیاد برآورده مصدر گوناگون بے ادبی و فساد گردیده بود نمود، و بروفق[8] ارادهٔ ناصواب همگی مطالب هیچو داعی دو تنخواه را بطریق ناشائسته خاطر نشان اشرف کرده جسونت سنگه را با لشکری گران سنگ بقصد انتزاع مختصر ملکی که نامزد نیازمند شده بود

---

[1] عمل صالح قتل، [2] عمل صالح بیجا، [3] عمل صالح ذهن فتور،

[4] عمل صالح اقالیم. [5] عمل صالح فور، [6] عمل صالح این ملک، [7] عمل صالح بموجب.

[8] فیاض القوانین بروفق و برارادہ،

فرستاد، وقصد آں نمود کہ بہر صورتے کہ رو دہد و بہر طریق کہ پیش رود قطعاً ناخنِ تملکِ خیر اندیش در محالِ متعلقۂ پادشاہی ہند نہ گشتہ یک کفِ زمین نیز در قبضۂ قبض و تصرفِ خیر خواہ نماند،

چوں مجاریٔ احوال بریں منوال مشاہدہ افتاد و سابق کار بریں نہج ملاحظہ گردید و آنحضرت از روئے بے اختیاری مطلقاً باختیار او شدہ، مقید تفتیش امور ملکی نمی شوند و سائر فرزنداں را گفتۂ او دشمن انگاشتہ بہر چہ تجویز نماید، فرامین صادر میفرمایند، پاسِ ناموسِ عزت بر ذمتِ ہمت گرفتہ بلحاظ قرار داد کہ خود بسعادتِ ملازمتِ اشرف رسیدہ حقیقتِ معاملہ را بوجوہِ معقولہ خاطر نشانِ اشرف سازد، راجہ جسونت سنگھ از ورود و صدور ایں مرید خبر یافتہ بتحریکِ کمال بے سعادتی ہنگام کوچ سرِ راہ بر عبور خیل اقبال گرفت، ناچار طریقِ تنبیہ و گوشمالیِ آں کوتاہ اندیش فراپیش گرفتہ آں ست رائے را کہ خارِ مانع سرِ راہ شدہ بود شکستِ سخت دادہ از راہ برخیزانیدہ شد،

بر رائے عالم آرائے ظاہر است کہ اگر سوائے دریافتِ سعادتِ ملازمت ارادۂ دیگری بود بدست آوردنِ او و ہمراہانش کہ بحالِ تباہ و روزِ سیاہ پے سپرِ وادیٔ ہزیمت بودند چہ قدر کار بود،

اکنوں شنیدہ میشود کہ شاہ بلند اقبال لوائے خصومت برافراختہ بارادۂ مقابلہ بدھولپور رسیدہ اند، چوں موجۂ ایشاں باہجوم غنیمے لشکر شکن بہیچ وجہ صورت بستنی و نقش مرادش باشکل حریفے پرفن اصلا درست نشستنی نیست، صرفہ دریں ست کہ معاملہ را بطرح انداختہ چندے بصوب پنجاب کہ در تیول ایشاں مقرر است، شتافتہ خدمتِ حضورِ اقدس باختیار ایں مرید مرشد پرست واگذارند، بعد ازاں بہر چہ رائے عالم آرائے اقتضا کند بعمل خواہد آمد،

(ب)

"چوں مکتوب صدر آرائے عظمت و اقبال بمطالعہ والائے آں مرکزِ دائرۂ عظمت و جلال درآمد در جواب

آں عرضداشتے مشتمل بر مقدمات ذیل در خدمت بندگان اعلیحضرت خاقانی ارسال داشتہ محمد فاروق را بعد عبور از آب چنبل رخصت اختصاص بخشید[1]

"دریں ایام زمام مہام سلطنت و دارائی و عنان امور ملکی و مالی از قبضۂ اختیار حضرت بیروں رفتہ و اعلام تغلب و اقتدار شاہزادۂ کلاں در قبض و بسط امور سلطنت و فرماندہی ارتفاعے پذیرفتہ کہ اندازۂ آں را حوصلۂ تقریر و تحریر برنمی تابد، و او بنا بر قدرت و مکنت خویش ہمت باستیصال نہال وجود اخوان مقصود گردانیدہ، روز بروز سعی و اجتہادش دریں باب سمت تزائد می پذیرد،

چنانکہ سلیمان شکوہ را با فوج گراں بر سر شاہ شجاع کہ فرزند رشید آنحضرت است تعیین کردہ ناموس و نام سی و دو سالۂ او بباد فنا دردادہ آنجناب چہ مایہ مذلت و خفت از تو اسئہ پرویز کشید، در پیش اہل جہاں خجل و شرمسار گردیدہ،

و ہمچنیں بمقتضائے ہوائے نفس و خواہش طبع خویش بنائے کار براں نہادہ پیوستہ در تنقیص و تضییق احوال و تضییع و تخریب مہام ایں نیازمند بدل جہد می نماید، و ہمیشہ کارہائے مبائن دین و ملت کہ مستلزم فساد امور بلاد و عباد باشد از و بظہور میرسد، ابواب منافع و مداخل بر روئے روزگار ایں خیرخواہ مسدود گردانیدہ، انواع منقصت و اقسام مضرت رسانیدہ،

در ایامے کہ حسب الاشارۂ اقدس بر ولایت بیجاپور لشکر کشیدہ بہ تسخیر بعضے قلاع آں ولایت می پرداخت، و امرا و سپاہ بمحاصرہ اشتغال ورزیدہ داد جانفشانی می دادند و مخالفاں از اطراف و جوانب ہجوم آوردہ در صدد ممانعت و مدافعت بودند، و اخبار موحش بیماری ذات اقدس شیوع یافتہ باعث تحیر و تفکر اولیا و خیرگی و شوخی اعدا شدہ بود، محصوران گلبرگہ کہ جانبازان موکب اقبال بعد از

---

[1] یہ سابق خط کا وہ خلاصہ ہے جو عاقل خان رازی نے اپنی تاریخ میں دیا ہے، اور اسی سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ خط اگرچہ شاہجہان کے نام ہے، لیکن در اصل جہاں آرا کے خط کا جواب ہے،

تسخیر قلعهٔ بیدر و کلیانی بمحاصرهٔ بلدهٔ مذکوره پرداخته بودند، در مضیق محاصره دل تنگ تر از غنچه شده کار بر ایشان قریب شده بود، که صورت افتتاح رو نماید، مسند آرای حکومت بیجاپور را از ترکتاز بهادران اقلیم ستان بحث بستوه آمده، در فکر آن فرو افتاده بود، که پیشکشی لائق سرانجام داده ولایت خود را از صدمهٔ سپاه فیروزی دستگاه مصئون گرداند و الا ته بیم آن داشت که دلاوران کتیبهٔ اقبال او را عنقریب مستاصل ساخته ولایتش ضمیمهٔ ممالک محروسه گردانند، درخلال این حال شاهزادهٔ کلان ملازمان خود را بطلب امرای بادشاهی و تسلی و استمالت حاکم بیجاپور تعیین نمود، آنها پیغامهای عنایت و مهربانی انگیز بوالی بیجاپور رسانیده، او را در وادی لجاج و عناد نسبت باین مرید دلیرتر ساختند و سروران بادشاهی را بمبالغه و اهتمام تمام از پیرامون بلدهٔ گلبرگه که کارش بکشایش نزدیک رسیده بود، برداشته در روان کردن و بردن آنها بدال غایت مراتب تاکید و اجتهاد بظهور رسانیدند، که فرصت رخصت و مجال وداع نیافته، و این خیرخواه را نادیده، بر جناح استعجال عازم درگاه جهان پناه شدند، و ازین جهت قافیهٔ وقت برین نیازمند بغایت تنگ گشته، بورطهٔ تحیر و تفکر در افتاد، بحکم ضرورت، کار صورت یافته و بانجام قریب شده را برهم زده، محض بیمن تائید ایزدی و اقبال بیزوال خود را ازان ورطهٔ سیه حال خطیر برآورد، و به هزاران جر ثقل و اصابت تدبیر از میان انبوه غنیم برآمده، سالماً بجا رسید، عیاذاً بالله اگر چشم زخمی می رسید در اطراف و اکناف جهان شهرت یافته لکهٔ بدنامی و خال خفت و مذلت سالهای دراز بر روی دولت پایداری ماند، و بر جریدهٔ روزگار ثبت می گردید، و پیداست که تدارک و تلافی آن بواسطهٔ عدم دوربینی و ناعاقبت اندیشی شاهزاده کلان که محض روائی کار خویش مطمح نظر داشته اگر عالمی را آب برد، غمی ندارد، از دائره امکان و حیز قدرت بندهای بادشاهی بیرون بود، این مرید از بس ممارست در امر جانبازی و مهارت و مزاولت در کار رزم و پیکار و آشنائی باطرز و شیوهٔ ستیزه وران این دیار از هجوم و ازدحام اعدا احسابی نگرفته بچماق تهور و جلادت فرق مخالفان کوفته باستظهار و پشتیبانی اقبال ابد اتصال لشکر را ازان گرداب شورش و فساد در ضمان سلامت

بیروں آورد،

و غریب تر آنکه بدیں بے مددی و خسارت و کارشکنی و خصومت که در ایران و توران اشتهار پذیرفته اکتفا نه کرده، محال برارباب سابقه تقصیر و کوتاهی از جاگیر ایں خیرخواه رضا طلب که جز ارادت و اعتقاد و جانفشانی و اخلاص امرے دیگر را بخاطر راه نه داده، تغیر کرده باں چناں ناخلفے زیاده سرے که پاے از حد خود بیروں نهاده، مرتکب انواع گستاخی و بے ادبی و مصدر تقصیرات عظیمه گشته و لواے بے اعتدالی و فساد در عرصه بغی و عناد برافراشته تنخواه نمود، و کیفیت حال داعی خیرخواه را بواسطه غرض و خواهش نفس خویش بخلاف واقعه بعرض اشرف رسانیده، بمحض بهتان و افترا، دامان حال ایں خیراندیش را غبار آلود جرائم و لوث آمود ذمائم وانمود، و بالتماس و الحاح تمام جسونت سنگه را به لشکر گراں بر سرِ داعی گماشت، و مطمح نظر آں داشت، که دریں ضمن و لاتیے مختصر که از پیشگاه عاطفت و اشفاق حضرت بایں مرید مرحمت شده، بهر بهانه که میسر آید، انتزاع نماید، و ایں فدوی را آوارهٔ فناے بیکسی و غربت و سراسیمهٔ صحراے محن و کربت گرداند،

بس که از راه زمزمه دستاں در مزاج اشرف اقدس تصرف کرده، حضرت، قول او را تصدیق فرموده سائر فرزنداں و فدوی اخلاص طینت را دشمن دولت فرا گرفته در حق ایں سرگردانان سرابگاه حسرت[له] و حرماں هر چه او تجویز مینماید بے تامل حکم میفرمایند. و قطعاً تفحص و تفتیش حال ایں بے گناهان و توجه و غور در امورِ ملکی و مالی نفرموده، زمام رتق و فتق و مهام جزوی و کلی بکف اختیار و قبضهٔ اقتدارش بازگذاشته اند، و او خود بے غائله شک و شائبه ریب تشنهٔ خونِ ایں بیگناهان است، چوں کار بدیں حد رسیده و صورت حال بدیں منوال انجامیده حفظ جان و پاس ناموس خود از مقتضیات عالم عقل و منشات دنیاے خرد دانسته عازم استلام سدهٔ سدره منزلت سپهر احتشام گردید، تا صورت حال و حقیقت معامله بجز و براهین

له نسخهٔ دیگر حیرت حرماں،

معقوله در خدمت عاکفانِ پایهٔ اورنگِ جهانبانی مکشوف گرداند، بیت

عدلِ سلطان گر نه پرسد حالِ مظلومانِ عشق
گوشه گیران را ز آسایش طمع باید برید

چون این خیرخواه قطعِ مسافت نموده بجائی اجین فائز گردید، جسونت سنگه که باشارهٔ شاهزادهٔ کلان پایدار و آزارِ این خیرخواه مامور بود، بسلسله جنبانیٔ جهل و نادانی سنگِ راه گشته بقدمِ ممانعت پیش آمد و بی ملاحظهٔ آداب و حقوق دلیرانه تحکم نمود، که مراجعت نموده بمکانِ خود برود، والا خواهد دید آنچه خواهد دید، چندانکه مردم هوشمند سخندان فرستاده بعنوانِ معقول آن متکبرِ جهول را بر ارادهٔ خود آگاهی بخشیده تصریح نمود، که بآرزومندی و فدویت، تمام محرزِ سعادت حضور فائض النور و محرمِ طوافِ کعبهٔ امانی و آمالِ بندگانِ نزدیک و دور است، چرا مانعِ سعادت میشود، آن ناعاقبت اندیش اصلا بمعقولیت آشنا نشده بتکلیفِ جهالت و غرور بیشتر در مراتبِ منع و ردع افزود، لاجرم پنبهٔ جهل و پندارِ پوچ از گوش هوش دور کردن و آن ظلوم جهول را از پیش راه برداشتن بحکمِ ضرورت بر ذمه همتِ عقیدتِ نهمت واجب گردید، و اگر غیر از تحصیلِ سعادتِ زمین بوس اشرفِ اقدس اعلیٰ امرے دیگر مرکوزِ خاطر می بود، بر ضمیرِ خورشید تنویرِ همایون روشن و هویدا است که اسیر کردن او در دقایق که چنین شکستِ فاحش یافته بحالِ منکر سراسیمه گردِ وادیِ انهزام گشته بودند، چندان تعذرے نداشت،

و اکنون که شاهزادهٔ کلان خود با سپاهِ گران تا دهولپور تشریف آورده معابرِ آبِ چنبل و مسالک را بر این خیرخواه مسدود ساخته، جابجا افواج و توپخانه گذاشته باعتقادِ خویش راهِ عبور بر این خیراندیش بسته بودند، چون این مرید را غیر از ادراکِ دولتِ زمین بوسِ حضورِ پرنور با هیچ کس سرِ مقابله[۲] و پیکار نبوده، و نیست از گذر[۳] بهادر از آب چنبل عبور نموده عازمِ زمین بوسِ اقدس گشت،

۱ ن متحمات عالم عقل و مستمات شائسته خرد، ۲ ن مقاتله،
۳ ن نبوده، بیست پنج کروهی از بهادر،

چناں شنیده میشود که آنجناب حرمانِ ایں ارادت کیش اخلاص سرشت از سعادتِ خاک بوسِ همایوں بجد برخواسته اشتعالِ نائرهٔ قتال پیش نهادِ همت دارند، چوں آنجناب را باچوں من مریدِ ارادت سرشت بمقابله و ممانعه پیش آمدن و هنگامهٔ حرب و مصاف آراستن عقلاً[1] و نقلاً سنجیدهٔ میزانِ استحسان نیست لازم که از سلوکِ مسلکِ فساد و اعتساف انحراف نموده از اقدام برامرے که منتجِ اختلالِ احوالِ خلائق باشد اجتناب و احتراز ورزند، و اگر بنابر توغل در لجهٔ غرور و استکبار و نظر بر کثرتِ اعوان و بسیاری انصار خواه ناخواه بافروختنِ آتشِ کارزار و گرم نمودنِ بازارِ پیکار همت گمارند، فدوی عقیدت سرشت بحکم الضرورات تبیح المحظورات صرفه نخواهد کرد،

پسندیدهٔ عالمِ صواب آن است که بزرگی را کار فرموده، بساطِ کرد و فر[4] درنوردند[2] و بالفعل بصوبِ[3] پنجاب که در جاگیرِ آں جناب مقرر است، شتافته چندے خدمتِ حضورِ همایوں را بایں خیرخواه سراپا اعتقاد واگذارند، بعد ازاں هرچه در مرآتِ رائے جهاں نمائے جلوهٔ ظهور فرماید، شرفِ صدور خواهد یافت،

۵
۱۲۰

مراسمِ[5] سجدهٔ و تسلیم و لوازمِ تعظیم و تکریم بجا آورده بعرض میرساند که فرمانِ فرخنده عنوان مشتمل بر کیفیتِ آرزومندی خاطرِ فیض مظاهر و زود رسیدنِ ایں پروردهٔ نعمت و برآوردهٔ تربیت[6] بزمین بوسِ حضور فائض النور شرفِ صدور و عزِ ورود یافته از دریافتِ مضمونِ اشفاق مشحونِ آں جریدهٔ فیض که هر کلمه اش سرمایه ده[7] انوارِ برکات و هر فقره اش پیرایه برائے حیات بود، سرتاسر صفحهٔ خاطر زینتِ جمعیت و طرازِ شگفتگی یافته رشکِ نسخهٔ رنگیں بهار گردید، فروغِ آں آیاتِ رحمت و شمولِ نشانِ[8] عاطفت از سرِ نو پرتوِ وصول بربام و درِ طارمِ دماغ گسترد،

---

۱ آن: عقلاً . . . صرفه خواهد کرد، محذوف، ۲ آن. نوردند، ۳ آن بولایت ۴ آن برود،

۵ منقول از فیاض القوانین و عمل صالح، شاهجهاں نے اورنگ زیب کو بلانے کے لیے فاضل خاں کو ایک خط دے کر بھیجا تھا یہ اسی خط کا جواب ہے، ۶ آن بتربیت ۷ فیاض القوانین سرمایهٔ انوار ۸ عمل صالح، نشاطِ عاطفت،

سرشارِ نشۂ مسرت و طراوت ساخت، شکرِ ایں عنایاتِ تازہ و مرحمت بے اندازہ کہ از ظرفِ طاقتِ تحریر و تقریر بیرون است، از تنگیٔ دستگاہِ نقد و معنی چگونہ بتقریرِ زبانِ کثرت بیاں راست آید، ع

ہم مگر لطفِ شما پیش نہد گامے چند

الحمد للہ والمنۃ کہ خاصیت صدقِ ارادتِ مضمر و خلوصِ عقیدتِ مکنون در ضمیرِ منیرِ آنحضرت کارِ خود کردہ بتازگی فروغِ ظہور از نہاں کدۂ باطن بر روے روز انداخت[1] و سلسلہ جنبانیٔ اقبالِ آسمانی و فیضِ خواہشِ جسمی و جانی بفوزِ کمالِ عنایتِ حضرت ظلِ سبحانی رسیدہ، گلشنِ امید و مراد را شگفتہ و خنداں ساخت، اکنوں کہ کار از اظہارِ عواطفِ رسمی و مراحمِ ظاہری گذشتہ بخواہشِ حقیقت رسیدہ و رائحہ التفاتِ معنوی بمشامِ آرزو فائز گشتہ، باعثِ حیات[2] مزید گردید، امیدوار است کہ اسبابِ مواصلتِ ایں دور افتادہ در وقتِ مسعود و ساعتِ سعادت آمود دست بہم دہد، و از فیضِ قدمبوسِ مبارکِ آنحضرت کہ فی الحقیقۃ برکتِ روزگار و آیتِ رحمتِ پروردگار اند[3] و روزگاراں انتظارِ ایں وقت و آرزوے روزی شدنِ ایں روز داشت، بمرادِ خاطر فیروز گشتہ از تجلیٔ دیدارِ فائض الانوار روزنۂ[4] منظرِ دیدہ را روکشِ دریچۂ مشرقِ مہر انور[5] سازد،

زیادہ ازیں دراز نفسی (و) کوتہ اندیشی میداند،

۶
۱۲۱

"آں مسند آراے خلافت و جہانبانی پس از اطلاع بر مضمونِ منشورِ عنایت و مہربانی آداب ادب و مراسمِ اخلاص کما ینبغی مرعی داشتہ زبانِ گوہر بیاں بپاسخ بکشاد"[6]

"للہ الحمد والمنۃ[7] کہ ایں نیاز مندِ درگاہِ شاہنشاہِ بے مثال و بے مانند از بدوِ اہتزازِ روائحِ عقل و تمیز الی الآن باندازۂ امکانِ بشری و طاقتِ انسانی در تمہیدِ قواعدِ ارادت و اعتقاد[8] و تشیید مبانی صدق

[1] عمل صالح، "اند" ساخت [2] عمل صالح مزید حیات، [3] فیاض القوانین "اند" محذوف [4] ق. روزن [5] فیاض القوانین مشرقِ انوار، [6] منقول از ظفرنامہ عالمگیری فاضل خاں دوسری مرتبہ آیا ہے اور یہ دوسرے خط کا جواب ہے، [7] ق. الحمد للہ والمنۃ ایں نیاز مند [8] ق. اعتبار و تبشیر بیانی،

و سواد خود را مقصر نساخته در ضبط سررشتهٔ استرضای خاطر همایون کوشیده، از صراط مستقیم عبودیت و جانفشانی انحراف جائز نداشته و نمی دارد و در راه بندگی و عقیدت ثابت دم و راسخ قدم است[1]،

لیکن از ممر ظهور این مقدمات که بنا بر ارادت ازلی و مشیت لم یزلی در میان آمده بمقتضای طبیعت بشری مغلوب واهمه و هراس گشته جرأت آن نمانده که باطمینان قلب و جمعیت باطن عازم احراز سعادت حضور پرنور تواند شد، و الّا آرزوی خاطر فاتر این مستمند سراپا ارادت و اخلاص به نیل دولت استلام سدهٔ سپهر احتشام زیاده از آن است که حوصلهٔ تقریر و تبیین آن را بر تابد[2]، و زبان ارادت از شکرانهٔ عنایات[3] سرشار و مراحم و اشفاق[4] بی شمار اقدس قاصر، اگر آئین مرید نوازی را مرعی فرموده حکم والا شرف نفاذ رسانند که بعضی از مردم این مرید نخست بقلعه باریافته[5]، بجای جمعی از ملازمان سرکار[6] عالم مدار که بمحافظت دروب و مداخلت مامورند، قرار گیرند، و از پیشگاه عنایت خسروانی بجراست ابواب قلعه امتیاز و اختصاص یابند، این فدوی جانسپار بجمع خاطر[7] و سکون باطن و اطمینان دل بحضور اقدس رسیده، سعادت زمین بوس شرف حاصل نماید، و زبان عقیدت بیان بعذر تقصیرات بکشاید، غایت مرید نوازی خواهد بود،

۱۲۴

فرمان[8] عالیشان که از پیشگاه عنایت و احسان حضرت خلیفهٔ زمین و زمان کعبهٔ مرادات دو جهان شرف صدور یافته بود، در عزیز ترین احیان پرتو ورود بر ساحت احوال انداخته افتخار را شجرهٔ و امتیاز را تذکره گردید و دیده چون نور بینش افزای سوادش چراغ نظر برافروخت، توتیای رسائی معرفت و سرمهٔ بینائی حقیقت در چشم کشیده، خاطر از سر نو سرمایهٔ مزید تمیز اندوخت، و بگی اندرزهای مرشدانه را که در ضمن آن جریدهٔ فیض مندرج و مسطور بود از روی ادب اندیشی و ارادت کیشی بسمع قبول تلقی نموده بشکرانهٔ دریافت

1ن: ثابت و راسخ است 2ن: آن را بر نمی آید، 3ن: زبان از شکر عنایات 4ن: و مراسم اشفاق 5ن: جمعی از باریافتگان سرکار 6ن: بجمعیت خاطر 7 منقول از فیاض القوانین و عمل صالح، یہ فاضل خاں کے لائے ہوئے آخری خط کا جواب ہے، 8 فیاض القوانین: شجرہ

این سعادتِ عظمیٰ سجداتِ نیاز ادا کردہ حقِ سپاسِ این اختصاصِ خاص ممتنع[1] الادا قبل از استسعادِ حضورِ پرنورِ غائبانہ حتی الامکان بجا آورد،

این سوادخوانِ دبستانِ تعلیمِ الٰہی و حرف شمارِ دانشکدۂ فضلِ نامتناہی تا از سنِ تمیز بہرہ یافتہ و بوسیلۂ مراتبِ معرفتِ اسرارِ مبدا و معاد، ولی بدریافتِ حقیقتِ کار داده در طے گردشِ روزگار بہ مبدا از اسرارِ زرنشت بجگہاے شنگرف[2] بے ملاحظہ نمودہ از حسابِ ہر کار شمار و از مقدارِ ہر چیز قیاس بر گرفتہ تصورات بے صورت و توہماتِ بیجاے دنیا را سرمایۂ استظہارِ خود می داند، و از نشۂ سرشارِ این بادۂ ہوشربائے مرد آزماے از جا رفتہ بسرمایۂ خودسری خیالِ عصیان و اندیشۂ طغیان با خود تخمر نساختہ مجاریٔ امور بر نہجِ استقامت و ارشاد جاری داشتہ، خود را ہمان مریدِ صادق العقیدہ می انگارد،

دقلم فیض رقم شکایت گونہ از وضعِ روزگار و گردشِ لیل و نہار بر صفحۂ بیان نگاشتہ بود،

دریں مقام کہ جاے گفتار نیست بعد از اداے آدابِ معہودہ بعرضِ مقدس میرساند کہ در ضمنِ افعالِ محکمۂ حضرتِ حکیم علی الاطلاق بسے از حکم و مصالح مندرج است کہ عقولِ بشر پے بسرِ آن نمی تواند برد، درینصورت بر دقایق پژوہانِ حقائق آگاہ لازم است کہ پیش آمدِ احوال مشتمل بر فوائدِ بسیار و منافعِ بیشمار انگاشتہ، انگشتِ اعتراض بر وارداتِ تقدیر (نہ) نہند، و بسے اغراضِ صحیحہ در بطنِ آن نہفتہ پنداشتہ از در تسلیم و رضا در آمدہ در چون و چرا کشادہ نہ دانند،

غرض از تشئیدِ مبانیٔ این تمہید شرحِ کیفیتِ حالِ خود است، کہ بر امثالِ افعالِ این ارادت سرشت نکات بعد الوقوع ریختۂ قلمِ عنایت رقم شدہ، در نظرِ اربابِ شہود و اصحابِ تسویۂ[3] باطن در اکثر صور بعنوان دیگر ظاہر و جلوہ گر میگردد، اگر بغور اندیشہ لطف پیشۂ اصلِ کار را مشاہدہ فرمایند دریابند کہ حرکات و سکنات

---

[1] عمل صالح ممتنع الادا، [2] ایضاً ـ شنگرف، ملاحظہ از حساب،

[3] ایضاً تصفیہ،

خیرخواه مطابق رضاے آں عینِ اعیانِ مکوناتؒ مرکزِ دائرهٔ عنایاتِ حضرتِ مستغنی الصفات که سکونِ قلب وحرکاتِ ارواحِؔ کائنات به تحریک وآرامِ آں کعبهٔ حاجات منوط است، بوده، در انجامِ کار آثارِ آں بطبعِ مقدس سرایت مینماید، چه قسم آشفته مغزخفته خرد خواهد بود، که بایں مایهٔ ارادت وایں پایهٔ اخلاص شیرازهٔ مجموعهٔ سعادت را گسسته نفس جز بشکرِ قبلهٔ کونین برآرد، وقدم جز باطاعتِ مرشدِ دارین گذارد، یا امرے که باعثِ گرانی خاطرِ اقدس وخلافِ مرضیِ منشِ اشرف باشد روا دارد، سرِ موے ازاں بوده، سررشتهٔ رضا وتسلیم وآدابِ تعظیم وتکریم از دست دهد،

بهیچ که حضرتِ ولی نعمت را در وقوعِ مراتبِ عاطفت قطعاً امتناع مراد، نیفتاده، ایں خدمتگذار را نیز جز خلوصِ ارادت ومحض صفائی اخلاص ودرآئینِ جاں سپاری وعقیدت امرے دیگر پیش نهادِ همت نبوده، بایں حساب ازیں نوازش برایں مرید که همواره بسلسله جنبانی اختیاری وبحکمِ التزامِ حق گذاری در مراعاتِ نسبتِ تربیت وپاسِ مراسمِ عنایت هیچ جا ضنتؔ نورزیده، منتے نیست، بلکه باوجود بیمه دی برادرِ بزرگ به برکتِ رضا جوئی، بخدمت پرستیِ آنحضرت منظورِ نظرِ ایں نامهٔ عاطفت روز افزوں آمده وایں پایؔهٔ والا بمحضِ استحقاق وشایستگی یافته از تمکینِ بخت بربساطِ کاموائی متمکن گشته دقائقِ علوِ درجات مقدار از پلهٔ برادرانِ دیگر درگذرانیده، بهمه حال دریں مکان نه زبانِ شکر است ونه مجالِ معذرت ع

هم مگر لطفِ شما پیش نهد گامے چند

اراده چناں بود، که منشورِ عنایت نشور را که اگر هزار جانِ گرامی بزندگانیِ جاودانی نثارِ هرکلمه دُرِّ شاهوارِ معانی نماید، گنجائش دارد، توقیعِ رستگاریِ دو جهانی وطغراے منشورِ سعادتِ جاودانی دانسته واز کمالِ ارادت وعقیدت نشرهٔ جان وحرزِ روحِ رواں ساخته بخدمتِ فیض رتبت مستاید، اما چوں

---

۱ عمل صالح، مکوبات، ۲ ایضاً، ارواح وکائنات، ۳ ایضاً، دیا، ۴ ایضاً، سایه

بسبب وقوع بعضے امور یک گونہ حجابے درمیاں آمدہ از ملاحظۂ گرانی طبع اشرف مغلوب و واہمہ است؛ اگر بحکم مرحمت نامتناہی ابواب قلعہ و مداخل و مخارج آں را یکسان بمرید سپردہ ازیں واہمہ ایمن[1] و مطمئن سازند، بمقام تلافی تقصیر آمدہ بملازمت اقدس رسیدہ رضا بر ضاے اشرف می دہد، و امرے کہ موجب استخفاف[2] و تصدیع آنحضرت باشد روادار آں نمی گردد،

۸/۱۲۳

"کردۂ خویش آید پیش زیادہ جرادب[3]"

ل قیاض القوانین ۱۳۱،

[2] عمل صالح استحقاق، [3] یہ شاہجہاں کے آخری خط کا جواب ہے، جو اورنگ زیب نے اسی رقعہ کے پشت پر اپنے ہاتھ سے لکھدیا تھا، اور یہ خط برطانوی عجائب خانہ کے قلمی نسخہ ۱۸۸۸۱ ورق الف ۷۷، اور ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کی کتاب انشا ۵۶ الف میں موجود ہے، اور اول الذکر سے منقول،

بعد از عزلتِ شاہجہاں

تلافیِ مافات

۱/۱۲۴

بعد ادای وظائفِ عقیدت بعرضِ اقدس میرساند، والافرمان موعظت عنوان که بستم شہر صفر بخطِ نامعروف در جوابِ عریضۂ این مرید صادر شده بود، در احسن اوقات پرتوِ وصول انداخت و کیفیتِ مضمون سمتِ وضوح یافت،

بر رای خورشید ضیا پوشیده نماند که این مرید[1] بتوفیقِ الٰہی حقیقتِ دنیا و عدمِ ثباتِ دنیای[2] بی بقا را نوعی که ہست، دانسته در اطیعوا اللہ القدر مقصر است که پیش رسول علیہ الصلوٰت[3] و السلام خجالتہا دارد، دعوی مرتبۂ سیوم[4] را چون می تواند کرد، لیکن نسبت باہلِ روزگار بقدرِ مقدور در اطاعتِ[5] اوامر و نواہی الٰہی و پیروی شریعتِ مصطفوی کوشید، تا وقتیکه عنانِ اختیارِ جہانبانی بقبضۂ اقتدارِ اعلیحضرت بود محض برای پاسِ فرمانِ ایزدی بی حکمِ والا بتمشیتِ ہیچ مہمی[6] و مطلبی نپرداخته و[7] ہرگز قدم از حدِ خویش فراتر نگذاشته، و عالم السر و الخفیات برصدقِ این دعوی شاہد و گواه است،

ازانجا که بتحقیق انجامیده بود که بادشاہزادۂ کلان در ایامِ بیماریِ اعلیحضرت استقلالِ تمام پیدا کرده در ترویج[8] آئینِ ہنود و کفار و ہدمِ بنیانِ دینِ رسولِ مختار علیه الصلوٰة و السلام کمرِ اہتمام چست بسته، غبارِ الحاد در عرصۂ مملکت

۱؎ ت ن و ب: "این مرید" محذوف ۲؎ ع: جای بی بقا ۳؎ ت و ب: "الصلوات" محذوف ۴؎ ع: سوم ۵؎ ع: اطاعت و امر و نواہی ۶؎ ع: نہی، ۷؎ ت و ب: "و" محذوف ۸؎ ع: دیدم،

برانگیخته، و سررشتهٔ انتظامِ مهام از دست رفته کسے را از بندہاے حضور یاراے آں نمانده که صورتِ حال را بعرضِ اشرف رساند، و او خود را باعدمِ استحقاق شایستهٔ فرمانروائی دانسته، مربی و ولی نعمت را معزول مطلق[۱] ساخته، چنانچه ایں مقدمه بخطِ مبارک در مناشیرِ پیشیں مندرج شده. بنابراں ایں مرید از اندیشه[۲] آنکه مبادا تهاون در اصلاحِ ایں فساد که منجر بخرابیٔ بلاد و تفرقهٔ عباد بود، و سبب بازخواست و مواخذهٔ اخروی گردد، و تحصیل مثوبات را در نظر داشته از برہان پور روانهٔ ایں سمت شد[۳]، و در آں وقت غیرِ آں دشمنِ دین مبین[۴] (و) اولوالامر تبت که مخالفت با او گناه نه باشد[۵]، در میان نبود،

قطعِ نظر ازیں[۶] چوں فتح و ظفر بے اعانتِ الٰهی که نتیجهٔ اطاعت است رو نمی دهد، بر تقدیرے که قصد ایں مرید صواب نمی بود، و حق تعالیٰ را خوش نمی آمد چگونه ایں نیازمندِ درگاه او[۷] بگوناگوں تائیدات[۸] اختصاص می یافت، خدا نخواسته اگر بحمایتِ آنحضرت[۹] اندیشهٔ آں بدکیش از قوت بفعل می آمد و عالم از ظلمتِ کفر و عدوان تاریک گشته کارِ شرعِ شریف از رونق می افتاد، روزِ جزا از عهدهٔ جواب برآمدن بغایت صعب و دشوار باشد[۱۰]، درینصورت، در برابر آنچه بتقدیرِ مالک الملک قدیر منصهٔ ظهور آمده، شکرہا واجب است،

حقوقِ تربیت بر ذمهٔ ایں مرید افزوں تر ازاں است که سپاسگزاری[۱۱] آں مقدور تواند بود، حاشا که آں همه[۱۲] تفضلات را[۱۳] فراموش ساخته براے چند روزه زندگی کدورتِ خاطرِ ولی نعمت را روا دارد، نمی داند[۱۴] که جز آنچه بخواهش و مشیتِ الٰهی بجهتِ مصلحتِ ملک و ملت واقع گردیده[۱۵] ازیں مرید کدام بدی نسبت بآنحضرت سر زده،

مقدمهٔ شورشِ بادشاهزادهٔ شاه شجاع امرے نیست که بر کسے مستور بوده باشد یا آں را وسیله[۱۶]

۱؎ ع: مطلق، محذوف ۲؎ ع: باندیشه ۳؎ ع: سخر ۴؎ ع: شد ۵؎ ع: متین که مخالفت ۶؎ ش و ب: باشد، ۷؎ ع: ازان، ۸؎ ش و ب: نگ
۹؎ ش و ب: "او" محذوف ۱۰؎ ش و ب: آید، ۱۱؎ ش و ب: بجماعت، ۱۲؎ ع: می شد ۱۳؎ ع: سپاسداری، ۱۴؎ ع: ایں همه ۱۵؎ ش و ب: را،
محذوف ۱۶؎ ن: نمی دانند؛ ۱۷؎ ع: گردید،

تشریف آوردنِ اعلیحضرت بدار الخلافه قرار توان داد، چون مردم ایشان باندیشهٔ ستیز و پرخاش از پتنه[1]
روان شده، داخلِ بنارس گردیده[2] اند، این مرید بجانه زاد نوشته که بدان صوب[3] بشتابد و متعاقب خود نیز
از شاهجهان آباد بآن طرف نهضت خواهد نمود، انشاء الله تعالی بعد ازآن که خاطر از آن حدود واپردازد نوعے
که معروض[4] داشته سعادتِ خویش دانسته سر انجام ضروریاتِ سفر خواهد کرد، اضافه و رعایتے که بمردم نموده در جناب
وقتے که از چهار طرف گردِ فتنه برخاسته بود اگر بفعل نمی[5] آید این گروهِ زر بنده[6] چه سان همراهی می نمودند و بایں
مرید می گردیدند[7] و بدونِ آن چگونه کار از پیش میرفت، خطابهاے که دریں هنگام داده می شود اگر با خطابهائ
که پیش ازیں بمردم تجویز رفته سنجیده آید شاید هویدا گردد که کدام طائفه بچنیں عنایات[8] شایسته تر بوده اند،
از مظنه هاے فاسدِ بادشاهزادهٔ کلاں انچه بیگم صاحب جیو[9] ظاهر ساخته اند هنوز[10] گلِ اوّل است، بعد
ازاں که خبثِ طینت و اعتقادِ باطلش مفصلاً بعرض برسد معلوم خواهد شد که از چه قماش آدمی بوده[11] و دفعِ او
چه قسم عطیهٔ الٰهی[12] است،

صحت و عافیت قرینِ روزگارِ فرخنده آثار باد[13] و سایهٔ بلند پایه مستدام بجاباد

۲/۱۲۵

بعد اداے مراسمِ عقیدت بعرضِ اقدس[14] و اعلیٰ میرساند، والا فرمان عتاب آمیز که نهم شهرِ حال، عز[15]
صدور یافته بود شرفِ وصول[16] بخشید و انچه از قبائحِ اعمالِ ایں سراپا تقصیر مرقوم گردیده بوضوح انجامید،
بر راے خورشید[17] ضیا پوشیده نماند که ایں مرید هیچ گاه باظهارِ محاسنِ افعالِ خویش نه پرداخته
همواره بدیهاے خود معترف[18] بوده و هست و ازاں زماں که بسنِ تمیز رسیده، در استرضاے خاطرِ ملکوت ناظر

---

[1] ع پتنه، [2] ع گردیدند، [3] ع بدان صواب، [4] ع معروضه داشته، [5] س و ب می آید، [6] ع "زر بنده" محذوف،
[7] ع می گردیدند، [8] ع عنایت، [9] ع "جیو" محذوف، [10] س و ب "هنوز" محذوف، [11] ع بود، و دفع، [12] س و ب "الٰهی"
محذوف، [13] س و ب "د" محذوف، [14] س و ب "و" محذوف، [15] ع عز و صدور، [16] ع شرف ورود، [17] ع براے خورشید، [18] س معروف

دقیقه از دقائق جد وجهد فرو نه گذاشته، باآنچه بتقریب بادشاهزادهٔ کلان که بهنرے جز خوش آمد ظاهری و چرب زبانی وخندهٔ بسیار نداشت، و در خدمت ولی نعمت دلش بازبان موافق نبود، واز کردار ناقابل او چندیں ناشنیده، انواع خفت می کشید، چنانچه قرائن سابقه بدان ناطق است، بایں امید که شاهد صدق عقیدت وبندگی را نتیجه پدید آید اصلا از طریق اطاعت وانقیاد انحراف نورزیده بهیں که اعلحضرت ایں مرید را بعنوان رضا جوئی یاد میفرمودند خرسندمی بود، هرگاه دراں وقت اثرے برحسن اعتقاد وتحمل آن زیادتیهاے بے وجه مرتب نگشته حق از باطل جدا نشد وصفائی جوهر رسوخ عقیدت مستور ماند وسخن منافقان دور واز پیش رفته موافق از منافق وراست از ناراست امتیاز نیافت وایں مرید قابل اعتماد والتفات نگردید، اکنون که مصدر گوناگوں گستاخی وبے ادبی شده پیداست که اعلحضرت چگونه توقع نیکی ازیں گناهگار خواهند داشت، وبرقول وفعل او چه ساں اعتماد خواهند نمود،

از احوال فرزندان قلمی شده بود،

پیر دستگیر سلامت! ازآنجا که دریں جهان گذراں هیچ چیز بے مشیت وتقدیر الهی بوقوع نمی آید وکسے را مجال ستیزه باقتضاے آسمانی نیست وایں مراتب که در فرمان مسطور است، بزرگاں را نیز پیش آمده، ایں حقیر را چه یارا که سراز ارادت ازلی تواند پیچید، یفعل الله مایشاء ویحکم مایرید، هرکس درخور نیت خود از خدامی یابد وچوں نیت ایں مرید بخیر است، امید چناں دارد که تا زنده باشد جز نیکی نه بیند،

درباره همشیره آنچه نگارش یافته محض تهمت وگمان است، چه دراں هنگام که ایں مرید باکبرآباد آمد

۱؎ ع "و" محذوف ۲؎ س وب وبسر حشو ناقابل ۳؎ ع ناشنیدها، ۴؎ س وب غفلت، ۵؎ ع می کشد، ۶؎ س وب سابق، ۷؎ ع تحمل زیادتیهائے، ۸؎ ع مرتب، ۹؎ ع بوده، ۱۰؎ ع جز، ۱۱؎ ع باقضاے ۱۲؎ ع نزد، ۱۳؎ از سر ارادت، ۱۴؎ ع کماں ۱۵؎ ع باکبر آمد،

دسوانحے کہ موجبِ کلفت و کدورتِ خاطرِ[1] اشرف شده روے نمود آں مکرمہ کجا بود، و[2] دریں چند روز
کہ ملاقات دست بہم داده، حاشا کہ زبان بہ بدگوئی کہ شعارِ دیگران است، آشنا ساختہ باشد، ما مجرمان گم
لافِ خوشِ ظاہری و خوشِ باطنی نزده ایم و خود را چناں وانموده[3] ایم، جمعے کہ بحسنِ ظاہر و باطن آراستگی
داشتند، الحمد للہ تعالیٰ کہ حقیقتِ آنہا نیز پوشیده نیست، نیک و بدِ ہر کس بر عالم السرائر ہویدا است و[4] مافی الضمیر
بندہا را او بہتر میداند، شایستہ خاں را چہ نسبت کہ ایں مقولہ چیزے تواند نوشت یا[5] دریں ماده حرفے تواند زد
چوں از جملہ خانہ زاداں کہ حقوقِ اسلافِ آنہا[6] دریں دولت[7] ابد پیوند ثابت است و ایں معنی را اعلحضرت
نیکو میدانند کہ مثلِ او کسے[8] نیست، بنا براں چنانچہ بہ بیگانہا رعایت کرده شد، درباره او ہم بفعل آمده و از[9] اینجا
لازم نمی آید کہ از مقدماتِ نالائق[10] معروض می داشتہ باشد، آنچہ در حقِ او اول و آخر بستہ و ساختہ بعرض رسانیده[11]
اند، محض[12] خلاف[13] است،

ایں مرید پیش از رسیدن باکبرآباد[13] اکثر اوقات[14] عرائض را بخطِ خود می نوشت لیکن چوں ثانی الحال
معلوم نمود کہ در نظرِ امتیازِ[15] پیشگاهِ خلافت عرائضِ ایں مرید و عرائضِ دیگراں کہ ہرگز بخطِ خود نمی نویسند و مدارِ آں
بر تلبیس است یک امتیاز[16] دارد و راست را از دروغ فرقے نمی نہند و[17] مع ہذا اشتغالِ بسیار روی داده بود[18]
ناگزیر از رعایتِ ایں شیوه باز ایستاد[19]، نوشتنِ لفظ "خطِ نامعروف" در عریضہ بیان واقع بود[20]، نہ برائے
قصد، دیگر اینکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بخطِ مبارک مرقوم می گردد، بجہتِ حصولِ شرف و سعادت کافی است،

سایۂ بلند پایہ مستدام باد،

---

[1] ع کدورت شد، خاطر اشرف روے نمود، [2] س و ب "و" محذوف [3] ع نموده، جمعے، [4] ع مادریں حرفے، [5] ع او
[6] ع دولت دودمان ابد پیوند، [7] ع مثل وے [8] ع از آنجا، [9] ع لائق، [10] ع می داشتہ شد، [11] س و ب رسانیده آمد،
[12] ع خلافت، [13] ع اکبرآباد، [14] ع "اکثر عرائض بخط خود، [15] ع ہر پیشگاه امتیاز نظر مبارک عرائض [16] ع اعتبار [17] ع
"و" محذوف، [18] ع "بود" محذوف، [19] ع ایستاده، [20] ع واقع است، نہ بقصد،

۳
۱۲۶

بعد ادائے وظائفِ عقیدت بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند والا فرمان عاطفت عنوان کہ در جوابِ عریضۂ ایں مرید صادر شدہ بود در اسعدِ ساعات عزِ ورود ارزانی داشت و از وصولِ نویدِ عفوِ زلات و تقصیرات جہاں جہاں نشاط و انبساط اندوختہ بلطفِ عمیم مرشدِ خطا بخش عذر پذیر امیدوار تر گردید، المنۃ للہ تعالیٰ کہ اعلیحضرت بمقتضائے انصاف و قدردانی عفو را بر انتقام ترجیح دادہ ایں سراپا گناہ را از گردابِ اندوہ و ملال نجات بخشیدند، رجا بکرمِ ایزدی واثق است کہ من بعد بموجبِ مصلحت امرے کہ وقوعِ آں نشاید بظہور نیاید،

خدائے غیب داں کہ او را بکذب و دروغ گواہ گرفتن نزدِ اہلِ اسلام کفر و در جمیعِ ملل و ادیان مذموم است، میداند کہ ایں مرید ہرگز بتجویز و ارتکابِ خلافِ مرضیٔ طبعِ مقدس راضی نبودہ و نیست و خود را نائبِ حضرت انگاشتہ بدیں خدمت قیام می نماید، لیکن چوں انتظامِ اوضاعِ مملکت و احوالِ رعیت باظہارِ نیابت امکان نہ داشت، ناگزیر برائے پاسِ مصالحِ ملک و ملت روزے چنداں ایں نوع سلوک کہ بخاطر خطور نمی کرد و چہ شرمندگیہا کہ از آں رہگذر ندارد، لازم شد پس از آنکہ امنیت در ممالکِ پدید آمدہ غبارِ فتنہ و فساد فرو نشیند انشاء اللہ تعالیٰ بر جمیع مرغوباتِ خاطرِ اشرف بوجہ احسن صورت خواہد گرفت ایں مرید کہ خلاصۂ عمر را صرفِ رضاجوئی و نیکو خدمتی نمودہ، بجہتِ مزخرفاتِ فانیۂ دنیویہ چگونہ راضی می تواند بود کہ اوقاتِ فرخندہ ساعاتِ اعلیحضرت کہ جان و مال و فرزندان و اہل و عیال فدائے تحصیلِ خرسندیِ حضرت است بجمعیت نگذرد و مرحومِ محل از خدمتِ وافی سعادت جدا باشند،

ع یہ خط آداب عالمگیری کے علاوہ دستور العمل آگہی اور منتخب اللباب میں بھی ہے، لہ ع وجا، ۳ ع ایزدی ۳ ع بموجب لہ ع نیاید، ۵ ع اہل اسلام و کفر در جمیع ۶ س تجویز ارتقاب خلاف، ۷ س وت ۸ مملکت و احوال . . . . ایں نوع محذوف ۹ س وتا شدہ ۱۰ ع یافت، ۱۱ س فرزند و عیال ۱۲ ع بتحصیل محذوف، ۱۳ س ایشاں، ۱۴ س بگذرد،

از آنجا که بادشاه زاده شاه شجاع قدرِ عافیت ندانسته[1] بقصدِ ستیز و جدال از پتنه باله آباد رسیده، گردِ شورش برانگیخته، این مرید نیز که بعد تعب و مشقت خاطرِ نقد[2] از جانبِ بادشاهزادهٔ کلاں[3] ا پرداخته هنوز نفس راست[4] نکرده بود، توکل بر تائیداتِ نصرت بخشِ حقیقی نموده، هفدهم شهر حال از دار الخلافه شاهجهان آباد متوجه آں حدود گردیده، امیدوار است که بتوفیقِ الٰهی و اعانتِ حضرت رسالت پناهی علیه الصلوٰة والسلام و توجه باطن قدسی مواطنِ پیر دستگیر عنقریب ازیں کار فارغ گشته اصلاً مرتکب امرے نامرضی نشود، و مهماتِ دین و دولت را نسقے[4] شایسته پدید آید،

جهانبانِ علی الاطلاق عمت الاده ودائعِ خود را بکسے که از عهدهٔ ضبطِ آں بیروں تواند آمد می سپارد[5]، و زمامِ مهامِ رعایا و برایا را بکفِ اقتدارِ او می گذارد، که از گرگ شبانی نیاید و هر بیچه صلهٔ تحملِ بارِ ایں شغلِ خطیر را نشاید، سلطنت ملک داری و پاسبانیست، نه تن آسانی و شهوت رانی،

تسلیماتِ عنایتِ جواهرِ بادشاهزادهٔ کلاں بجا آورده، بدیں مرحمتِ تازه سرافراز گردید،

۴
۱۲۷

بعد ادائے[6] مراسمِ عقیدت و اخلاص بعرضِ اشرف میرساند قدسی صحیفه که پس از تمادیٔ[7] ایام بخطِ خاصِ مبارک قلمی شده بود در نواحیٔ هندون پرتوِ ورود انداخته، مطالعهٔ ارقامِ آں سرمایهٔ سعادت گردید و کیفیتِ آنچه نگارش یافته[8] بوضوح انجامید،

از سببِ گرفت و گیرِ خطوط[9] استفسار شده بود،

بر خاطرِ دریا تقاطر[10] پوشیده نماند که ایں مرید در ابتداے حال و آغازِ وقوعِ مراتبے که بتقدیرِ ایزدِ متعال

---

۱ س ندانسته، ۲ ع بقدر ۳ ع درست، ۴ ع نقی، ۵ س و ب. می سازد، ۶ یہ خط آداب عالمگیری کے علاوہ، دستور العمل آگہی کے بعض نسخوں میں بھی ہے، نیز خافی خان نے بھی اپنی تاریخ میں بعض اختلافات کے ساتھ درج کیا ہے، ۷ س و ب تمامی، ۸ ع یافته بود ۹ ع گرفت و گیر که استفسار شده، ۱۰ ع مقاطر،

رو[1] داده، باعتقادِ آنکه چون[2] اعلحضرت عقل[3] کل اند و اکثر گرامی اوقاتِ عمرِ ابد پیوند در تجاربِ پست و بلندِ روزگار گذشته شاید ظهورِ این امور را[4] از قضا و قدر دانسته در شکستِ کارِ این مرید و رونقِ دیگران که ارادتِ الٰهی بدان تعلق نگرفته کوشش نفرمایند، سلوک را بنهجے مستحسن قرار داده بود، و میخواست که بعد رفع[5] شورش و استرضاے خاطرِ والا کمرِ اهتمام بر میانِ جان بسته بدان وسیله سعادات[6] دارین حاصل کند و هر چند[7] شنید که موجب ارتفاعِ غبارِ فساد و[8] بر هم خوردگیِ مهماتِ عباد تحریکِ آنحضرت است، و برادران بفرمودهٔ اقدس دست و پا می زنند و جانے می کنند، اصلا گوش[9] بسخنانِ مردم نینداخته اندیشهٔ انحراف از شاه راهِ عقیدت نمی بود،

لیکن از آنجا که اخبارِ بی توجهیِ اعلحضرت بتواتر[10] رسید، چنانچه از نوشته که بعبارتِ هندی بشاه شجاع قلمی گردیده بود و خان و مانِ او بر سرِ آن خراب شده هویدا است و یقین حاصل شد که آنحضرت این مرید را نمی خواهند[11]، و با آنکه کار از دست رفته هنوز تلاش آن[12] دارند، که دیگرے[13] استقلال یافته سعیِ این فدوی که مصروفِ[14] ترویجِ دینِ متین و انتظامِ مهماتِ مملکت است ضائع شود، و بهیچ طریق ازین فکر باز نیامده در بین کارِ مصر اند، ناگزیر بمراعاتِ لوازمِ حزم و احتیاط پرداخته و از حدوثِ مفسدهاے ممتنع التدارک اندیشه مند گشته آنچه بخاطر داشت نتوانست از قوت بفعل آورد[15]، و بر صدقِ این دعویٰ خداے توانا شاهد و گواه است

جمعیتِ خاطرِ این مرید وقتے صورت تواند گرفت که آن دو فتنه[16] خو که هر کدام دوباره بے غیرتی بخود قرار داده گریخته اند از ممالکِ محروسه بدر روند یا بتوفیقِ الٰهی دستگیر گردیده[17] در پهلوے برادرِ خود نشینند

سرِ وارثِ ملک تا بر تن[18] است — تنِ ملک را فتنه پیراهن است،

انشاء الله تعالیٰ بعد از آنکه[19] کارِ معاندان بیکے ازین دو وجه ساخته شود، چرا عبث این همه احتیاط

---

[1] تس و ب رویے داده [2] ع "چون" محذوف [3] ع "عقل" محذوف، [4] ع "را" محذوف [5] ع دفع، [6] ع سعادت، [7] ع کند که چند می شنید، [8] تس و ب "و" محذوف [9] ع کوشش [10] ع متواتر [11] ع می خواهند [12] ع "آن" محذوف [13] ع که او [14] ع بمصروف، [15] ع آورده [16] ع فتنه جو [17] ع دستگیر شوند گردید، [18] ع سر وارث ملک تا بر این است تن این ملک را فتنه پیراهن است، [19] ع از آنکه،

خواہد نمود، و تا آں زماں چوں بر عقلا ظاہر است کہ مسامحت وارخاے عنان باوجود مشاہدہ چندیں[1] امور منافی نتیجہ جز ندامت و پشیمانی ندارد و تجویز آں نمیتواں کرد[2]،

بودنِ آبدار خانۂ خاصہ در غسلخانہ دریں وقت کہ آنحضرت پیوستہ در[3] اندرونِ محل تشریف دارند چہ در کار است[4]،

مہر بکار خانۂ ملبوس خاصہ[5] از رہگذرِ تصدق شدنِ خواجہ معمور است دریں ولا کہ دیگرے بجاے او تعین شدہ، پوشاکِ مبارک بدستورِ سابق بے[6] تعلل خواہد رسید،

توفیقِ احرازِ مثوبات[7] اخروی رفیق باد

۵
۱۲۸

بعد اداے[8] مراسم عقیدت بعرضِ مقدس میرساند، فرمانِ والاشان سراسر نگاشتۂ قلمِ مبارک رقم کہ پنجم شہر حال در جوابِ عریضۂ ایں مرید صادر شدہ بود، عزِ وصول بخشید، واز مطالعۂ ارقامِ کلکِ دُربارِ جواہر سلکِ دیدہ را نورِ موفور و دل را کمالِ بہجت و سرور حاصل گردید، المنۃ للہ تعالیٰ کہ ذاتِ فایض البرکات مقدس[9] قرینِ صحت و عافیت است،

پیر دستگیر سلامت[10]! ایں مجبورِ حکمِ[11] قضا و قدر کہ بمشیتِ الٰہی در چنیں[12] ورطۂ خطرناک افتادہ، بچندیں کلفتہاے ظاہری و باطنی مبتلا گشتہ از خجلت[13] و انفعال خود[14] چہ عرضداشت کند کہ بر اعلیٰ حضرت ہویدا نباشد، پیوستہ از درگاہِ ایزدی مسئلت می نماید کہ توفیقِ استرضاے خاطرِ ملکوت ناظر و فرصتِ تدارک و تلافی مافات و عذر خواہی زلاتِ خویش یافتہ خدمتے کہ موجبِ خوشنودی قبلہ و کعبۂ حقیقی تواند بود بتقدیم رساند،

---

[1] ع چنیں، [2] ع کردہ، [3] ع در محذوف، [4] ع "مہر محذوف" [5] س و ب ملبوس خانہ، [6] ع. بلا تعلل، [7] ع مثوبات، [8] یہ خط بھی آداب عالمگیری کے علاوہ دستور العمل آگاہی، اور منتخب اللباب میں موجود ہے [9] ع تعالیٰ تقدس، [10] ع "پیر دستگیر سلامت" محذوف [11] ع "حکم" محذوف [12] ع درچناں [13] ع خجالت، [14] ع "خود" محذوف،

واز ذره پروری و بنده نوازی آنحضرت نیز چشم آں دارد که بهمیں وتیره ایں گناهگار را بدعاے خیر که عبارت از توفیقِ حسنات و خدمتگزاری ولی نعمت است یاد می فرموده باشند،

تجویزِ بعض امور چنانچه قبل ازیں بکرات معروضداشته اضطراری است، وازاں رهگذر چه شرمندگیها که ندارد،

خواجه سرلے[1] جهتی نویس را هرگاه کارے روے دهد حکم شود که بسعادتِ خدمت میرسیده باشند[2]

۶
۱۲۹

بعد اداے مراسمِ عقیدت و اخلاص بعرضِ اشرف میرساند، قدسی صحیفه که هیژدهم[3] شهر حال بخطِ مبارک مرقوم گردیده بود، عزِ ورود بخشید وانچه بتقریبِ خواجه[4] وفا از روے طیش[5] تمام نگارش یافته بوضوح انجامید،

ایں گناهگار سراسر تقصیر نمی داند چه چاره سازد که از رهگذر ایں قسم امور معاتب نشود،

هرگاه اعلحضرت باآنکه ایں مرید بکرات[6] ومرات التماس نموده که راهِ ارسالِ نوشتجاتِ شورانگیز فتنه افزا مسدود گردد، پرتوِ التفات[7] براین معنی نینداخته صریح فرموده باشند که "اواین توقع راکه از پسرِ خود باید داشت از ما نکند و مارا تکلیفِ ترکِ ایں شیوه که امکان ندارد ننماید" چنانچه نوشته که حوری خانم[8] آورده بود، بداں ناطق است

دریں صورت اگر بلوازمِ احتیاط پرداخته[9] اسبابِ فساد را برهم نزند[10] و خواجه سراهاے مفتن راکه نوشتجاتِ غیرمکرر بوساطتِ آنها بدر میرود، از حضورِ پرنور دور ندارد[11] چه کند،

کاش آنحضرت بریں مردم ترحم فرموده ایں شغل راکه ماحصلش جز مزید کلفت و وحشت نیست، موقوف می داشتند و مصلحتِ کار مرعی می گشت تا بمقتضاے ضرورت بریں مرید اینهمه اهتمام لازم نمی شد و

[1] ع. خواجه سرلے، [2] ع میرسید شد. [3] ع هیجدهم: [4] ع خوجه وفا، [5] ع طیش،
[6] ع کرامات [7] ع پر التفات، [8] جوری ماتم، [9] ع پرداخته
[10] س وب زند، [11] س وب بدارد،

آزارے بامہانی رسید[۱] ع اے واے[۲] من و دست من و دامن خویش،

علی ای[۳] حالٍ از سر تقصیر خواجہ وفا گذشتہ و در ابیشِ خود طلبیدہ است[۴] کہ مثل دیگراں خدمت می کردہ باشد

و در باب خواجہ محرم نوشتہ کہ کسے از رفتن بمحل[۵] مانع او نشود، اما اگر او نیز در رنگ و فاتعجل آورد[۶] بروز او خواہد

نشست، در جواب[۷] مقدمۂ تحویلِ ملبوسِ خاصہ قبل ازیں معروضداشتہ کہ بجاے معمور کہ تصدق شدہ، دیگرے

تعین گردیدہ، و پوشاکِ خاصہ بدستورِ سابق خواہد رسید،

حق تعالی آنحضرت را بریں مرید کہ گناہے جز امتثالِ حکمِ قضا وقدر از و سر نزدہ، مہربان گردانیدہ

توفیقِ احرازِ مثوباتِ اُخروی کرامت کناد،

۷/۱۳۰

بعد اداے مراسمِ عقیدت و اخلاص بعرضِ اشرف میرساند کہ صحیفۂ قدسی سرسبز نگاشتۂ قلمِ مبارک رقم

کہ مصحوبِ معتمد خاں بود عزِ ورود بخشید، مراتبے کہ بنظم و نثر اداشدہ پیرایۂ وضوح گرفت، و ایں بندۂ شرمسار راکہ

اظہارِ برات ذمۂ خویش بعجز و قصور اعتراف ورزیدہ، بمدتے پیش ازیں ترکِ ارسالِ عرائض نمودہ، راہِ

گفت و شنید بستہ بود، براں داشت کہ جواب ایں مقدمات را وانگافتہ[۸] و بے پردہ معروض دارد تا کیفیت

حال نوعے کہ ہست بظہور انجامیدہ دیگر احتیاج بترقیم[۹] چنیں مطالب نشود،

برراے خورشید ضیا پوشیدہ نماند کہ ایں مرید مکرر التماس نمودہ بود کہ اگر اعلیٰ حضرت فرستادنِ نوشتجات

---

[۱] نسخۂ ع میں یہ عبارت زائد ہے :- رباعی تبتدل و مشہور کہ مجدد دار قرار، کلک گہر بار گشتہ، حق و حسب حال، چہ، اگر رعایت پادشاہزادۂ کلاں و اہانت دیگر مریداں تجویز نمی رفت دیاس آنہا بر امید غالب نمی آمد، یقین کہ ایں ہمہ آتشِ فساد اشتعال نمی یافت ،

[۲] ع واے محذوف ، [۳] ع علی الحال [۴] ع طلب داشتہ ، [۵] ع اندرون محل۔

[۶] ع آرد [۷] ع وجواب

[۸] ع وانگافت ، [۹] ع ترقیم ،۔

شور انگیز را که اثرے براں مترتب[1] نمی تواند شد، موقوف فرموده، در سدِ ایں طریق توجه مبذول دارند اصوب است و بمصلحتِ ملکی اقرب، لیکن چوں آنحضرت باوجود کمالِ دانش و خبرت[2]، صلاحِ کار را[3] منظور نداشته صریح فرمودند که او ایں توقعِ بیجا را از ما نکند، لازم دید که ابوابِ فساد را[4] مسدود ساخته خواجه[5] سرهاے شوره پشت را که عمدهٔ اسبابِ شورش، وجودِ کثیفِ[6] آنها بود بحضور طلب نماید،

مضمونِ رباعیٔ متبذل[7] و مشهور که مجدد "از قسمِ زدهٔ کلکِ گهربار گشته، حق است، و حسبِ حال، چه بر تقدیرے که آنحضرت بادشاهزادهٔ کلاں را که جمعیت[8] و قابلیتِ خداشناسی[9] او شاید اکنوں هویدا شده باشد، در بدایتِ[10] حال انواعِ دستگیری فرموده، باعلی مدارجِ اعتبار نمی رسانیدند و بهمتِ خوش آمد و دلجوئی او اهانتِ دیگراں تجویز نرفته میانِ سایرِ مریداں قاعدهٔ تسویت مرعی می گردید، و یاسِ[11] آنها برامید غالب نمی آمد یقین که آتشِ فتنه بدیں مشابه[12] اشتعال نمی یافت، و آنهمه وحشت بظهور نمی رسید، ع

ای واے من و دستِ من و دامنِ خویش

در عبارتِ عریضهٔ سابق[13] حاشا که کلمهٔ ناملائم و بیجا نسبت بجنابِ معلی بر زبانِ خامه گذشته باشد، و خدا نخواهد[14] که اندیشهٔ ایں معنی نیز بخاطر بگذرد، آرے دربارهٔ برادراں نوشته بود و آں خود چرا بر بے ادبی محمول شود، اعلحضرت خسرو پرویز را که پیش از ایامِ خلافتِ آنحضرت بوادیٔ فنا شتافته بودند و هیچگونه[15] آسیبے و مضرتے از آنها[16] متوقع نبود، تا حال چه قسم یاد میفرمایند، اگر ایں مرید جمعے را که عداوتِ آنها از حد گذشته و بکرات محاربات کرده، عارِ فرار اختیار نموده اند، و هنوز آثارِ شرِ آنها محو نگردیده، بعنوانے که بیانِ واقع است یاد کند[17] و جانبِ تعظیم و احترامِ آنها را فرو گذارد، چه قصور دارد، چنانچه عزیز کردهٔ خداے تعالیٰ را کسے خوار نمی تواند داشت، خوار کردهٔ

---

۱ س و ب مرتب، ۲ ع خیرت ۳ ع "را" محذوف، ۴ ع "را" محذوف، ۵ ع خوجه سرهاے شوریده پشت، ۶ ع کثیف، ۷ س و ب "متبذل و" محذوف ۸ ع جمیت، ۹ ع خداشناس، ۱۰ ع هدایت، ۱۱ ع ماش، ۱۲ ع مشابه. آن مایه. ۱۳ ع عبارت سابقهٔ عریضه

۱۴ ع خدانخواسته ۱۵ هیچگونه، ۱۶ ع "ازآنها" محذوف، ۱۷ ع یاد نماید.

اورا نیز عزیز نمی تواں ساخت[1]، بزرگ کسے است کہ حق جل[2] وعلی بحکم تعز من تشاء[3] اورا بتائید خویش موید داشتہ از اقران وہمسراں برتری کرامت فرماید، واسباب عزتش را محض بفضل خود آمادہ ساختہ میان عالمیاں عزیز وسربلند گرداند،

قبل ازیں مکرر معروض خدمت والا گردیدہ کہ مقصود ایں مرید از نہضت بصوب اکبرآباد ارادۂ بغی وخروج با بادشاہ اسلام نبود، و[4] عالم السر والخفیات گواہ است کہ ایں قصد ناصواب غیر مشروع اصلاً وقطعاً پیرامن ضمیر نگشتہ بلکہ چوں درآوان بیماری اختیار از دست اعلیٰحضرت رفتہ بود وبادشاہزادۂ کلاں کہ رنگے از مسلمانی نداشت، قوت واستقلال تمام پیدا کردہ، امارت جہانبانی ظاہر می ساخت، و آثار کفر والحاد در ممالک محروسہ می افراشت، دفع اورا کہ عقلاً وشرعاً وعرفاً واجب شدہ بود، بر ذمت ہمت[5] متحتم ساختہ، عزیمت ایں حدود نمود وجنگ اول با کفار اشرار کہ مساجد را منہدم وخراب ساختہ بتخانہ ہاے آں[6] بنا نہادہ بودند، ردی دادہ، محاربۂ دیگر با ملاحدۂ نکوہیدہ کردار واقع شد[7] وچوں نیت بخیر بود با جمعیت قلیل در[8] ہر معرکہ مظفر ومنصور آمدہ، از چشم زخم مصئون ماند،

و[9] ازانجا کہ اعلیٰحضرت ایں مرید را گناہگار قرار دادہ واز فرط تعصب نظر بمصلحت دینی وملکی نینداختہ تلاش آں داشتند کہ بادشاہزادۂ فرعون[10] منش دیگر بار بعرصہ آمدہ چہرہ افروز الحاد[11] شود، ودرینصورت مسامحت وارخاے عنان[12]، باعث خرابی عباد وبلاد می گشت، ضرورۃً ایں مرید بامید اجر وثواب تن بہ تحمل ایں بار گراں دردادہ، بپرداخت احوال رعایا وبرایا وترویج دین متین رسول مجتبیٰ علیہ[13] من الصلوٰۃ اتمہا ومن التحیات اعمہا کمر اجتہاد بر میان بست[14]، وارباب بصیرت و[15] اصحاب خبرت از دور ونزدیک نکو[16] میدانند،

---

[1] س و ب: می تواں نساخت، [2] ع: جلالہ وعلی، [3] ع: یشار، [4] ع: "و" محذوف [5] س و ب: حمیت [6] س و ب: "آں" محذوف، [7] ع: واقع شدہ، چوں، [8] ع: درکہ معرکہ، [9] ع: "و" محذوف [10] ع: بادشاہزادۂ کلاں بار دیگر [11] ع: اتحاد، [12] ع: عنوان [13] ع: رسول المجتبیٰ علیہ افضل من التحیات واتمہا، ومن الصلوٰۃ اعمہا، [14] ع: است [15] ع: ارباب وبصر بصیرت وخبرت [16] س و ب: "نکوی" محذوف.

که نیکنامیٔ دنیا و سعادتِ آخرت را ازیں بهتر چه دلیل خواهد بود،

مرقوم شده که

"تصرف در اموالِ دیگرے خلافِ مسلمانی است"،

برخاطرِ دریا مقاطر مستور نماند که خزائن و اموالِ ملوک و سلاطین بهرِ مصالحِ ملک و ملت است، نه ملک و میراث، و ازینجا است که زکوٰۃِ ایں مال داده نمی شود، و ایزدِ تعالیٰ که بچندگاه یکے را از نظر یا فتهاے درگاه خود بجهتِ سرانجامِ مهماتِ معاش و معادِ کافۂ انام برگزیده حل و عقدِ امور را بکفِ کفایت و اختیارِ او می سپارد تا با صنافِ خلق بر وجه عدالت زندگانی نموده در ایصالِ حقوقِ مستحقین طریقِ امانت و دیانت مسلوک دارد، و خود را تحویلدارے بیش نداند، و از اینکه علماے وقت از روے ملاحظه و مداهنه حقیقتِ ایں مقدمه را بعرضِ اشرف نرسانیده باشند، دعویٔ ملکیتِ بیت المال نمی تواں کرد،

بالجمله چوں مقرر شده که هیچ امرے بے مشیتِ الٰهی از مکمنِ غیب بمنصۂ شهود جلوه گر نمی گردد، چنانچه اینمعنی بر همه کس آشکار است، سبب چه خواهد بود که ایں سانحهٔ عظمیٰ که ظهورِ آں بے شبهه بارادتِ ازلی است، و حکمت و قدرتِ احدے را دراں دخلے نیست، بتقدیرِ مالک الملکِ قدیر حواله نمی رود، و کارِ قضا به بندهٔ مجبورِ مضطر منسوب گشته، موجبِ عتاب و خطاب میشود،

اعلحضرت که بوفورِ دانش و بینش از همگناں برتراند چرا تفاصیلِ ایں مراتب را بخاطر نیاورده در کارهاے الٰهی دیگرے را موثر می دارند و بکردهٔ حکیم علی الاطلاق جل شانه که یفعل الله مایشاء و یحکم ما یرید از آیاتِ بیناتِ قدرتِ کاملهٔ اوست، رضا نداده، ازیں وادیٔ پرآشوب که بجاے نمیرسد عبور نمیفرمایند، تا کدورت و کلفت بجمعیت و رفاهیت تبدیل یافته اجرِ صبر و شکیبائی فوت نشود، و اوقاتِ قدسی ساعات

۱؎ ع آخر، ۲؎ ع ازیں چه بهتر وسیله خواهد بود، ۳؎ ع برائے ۴؎ ع مهام، ۵؎ ع "را" محذوف ۶؎ س و ب "و" محذوف، ۷؎ س و ب می سازد، ۸؎ ع "ایں مقدمه" محذوف، ۹؎ ع حکمت، محذوف، ۱۰؎ ع "را" محذوف ۱۱؎ ع تاثیری می انند ۱۲؎ ع اجر و صبر

که بدلے ندارد بچنیں توہمات نگذرد، ع

دراز نفسی را کرمِ عمیم عذر خواه است،

۱۳۱

بعد ادائے مراسمِ عقیدت[1] و اخلاص بعرضِ اشرف میرساند که اگرچه[2] ایں سراپا تقصیر از کثرتِ شرمندگی و تشویر مدتیست که قدمِ جرأت در وادیٔ ارسالِ عرائض و اظہارِ مطالب نمی تواند گذاشت، لیکن چوں[3] دریں ایام متواتر بعنایتِ الوشِ انب سرفرازی یافته، بتازگی امیدوارِ الطافِ والا گردید تسلیمات بجا آورده معروض میدارد که ایں مرید نظر بآنکه اعلحضرت دریں اوقات التفاتے بشنیدنِ نغمه ندارند و گاہے خوبی که طبعِ اقدس[4] از سرود او محظوظ شود دریں‌جا نیست نوشته بود که خواجه بهلول[5] بعرضِ اقدس رسانیده گاہے بادشاہزادهٔ کلاں را که در محل معطل اند، بفرستد، ظاہر نشد که ایں معنی چرا بر خاطرِ عاطر گراں آمده[6]، اگر سبب مضائقه سرشته[7] بودنِ آنہا است، جمعے دیگر ہم از آں مردم دریں خانه ہستند، بودنِ خدمتگارانِ ایشاں دریں‌جا چه قصور دارد،

نقل آیه کریمه با ترجمهٔ آں که بدیں تقریب حسب الحکم خواجه[8] بهلول ارسال داشته بود رسیده

بر رائے خورشید ضیا پوشیده نماند که ایں مرید مکرر از خدمتِ والا عرضداشت نموده[9] اکنوں نیز که حرف واشده بر زبانِ قلمی آورد[10] که قبولِ ایں منصبِ خطرناک که اندیشهٔ مخاطراتِ آں ہوشمندانِ عاقبت بیں را جگر خوں دارد، اختیاری نیست و بخواہشِ ایں بنده نبوده[11]، چه صاحبِ عقلِ سلیم و فطرتِ مستقیم که ایمانے به بازخواستِ اخروی دارد، چگونه باختیار[12] راضی تواند شد که باآنکه شرطِ عدالت میان قوی و اعضائے خویش مرعی داشتن در کمال صعوبت است، وزر و وبالِ[13] عالمے را بگردن بگیرد، و جوابِ یوم الحساب

---

۱ تع "عقیدت و" محذوف ۲ تع "اگرچه" محذوف، ۳ تع چناں . ۴ ت و ب اقدس محذوف، ۵ تع خوجه بهول، ۶ تع آمد
۷ تع سریت ۸ تع خوجه بهول، ۹ تع نمود، ۱۰ تع می آرد،
۱۱ تع نبود، ۱۲ تع باختیار او، ۱۳ تن وزر و وبال

را آمادہ گردد، بلکہ چوں مہماتِ مملکت[1] موروثی از نسق افتادہ، طبقاتِ انام پامالِ حوادث می شدند واحکامِ اسلام از میاں برخاستہ بود، ایں مجبورِ قضا و قدر از روئے اضطرار[2] بدیں شغلِ خطیر[3] تن در دادہ، اظہارِ بعض[4] رسومِ جہانداری کہ بیش رفتِ کار بے آں دشواری می نمود لازم دید،

از انجا کہ ایں مرید چنیں بارِ گراں را از دوشِ آنحضرت انداختہ بر سرِ خود گرفتہ و باطنِ اطہر[5] انور را از مشاغلِ تیرگی انسزا فارغ ساختہ خاطر از ہمہ جہت آزادِ خویش را بہزار تعب و محنت گرفتار داشتہ اگر بدیدۂ انصاف نظر کردہ آید جائے شکایت نیست و بدنمی تواں گفت، بر تقدیرے کہ دیگرے بہتر ازیں بدیں امور می پرداخت، حاشا کہ ایں مرید اسیر چنیں دام گشت، زیادہ دراز نفسی نمی نماید،

توفیقِ ادخارِ مثوباتِ اخروی روز افزوں باد،

بنام برادر کلاں "شاہ بلند اقبال" داراشکوہ

(المخاطب بہ دادا بھائی جیو)

۱/۱۳۲

آلْآنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَکُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ،

ف

[1] ع ملک [2] ع "مملکت" محذوف [3] ع اضطرار تن [4] ع خطر دادہ [5] ع بعض" محذوف [6] ع "اطہر" محذوف

[7] دارا جب گرفتار ہو کر دہلی آیا تو اس نے ایک خط اورنگ زیب کو لکھا اور اس نے اسی کے حاشیہ پر یہ آیت لکھکر واپس کر دیا یہ خط برطانوی عجائب خانہ کی کتاب نمبر ۱۸۸۸۱ ایڈیشنل اور ندوہ کے ایک نسخہ رقعات عالمگیری ۳۷/۳۲۵ میں ہے،

بنام ہمشیرۂ کلان جہان آرا بیگم المخاطب بہ بیگم صاحب جیو،

۱/۱۳۳

مخلصِ بے اشتباه بعد اداے مراسمِ اخلاص و نیازمندی معروض می دارد که عنایت نامه عطوفت پیرایه[1] در بهترین وقتے، پرتوِ وصول انداخته مسرتِ بے اندازه بخشید،

نگارش یافته بود، که "حقیقتِ موقوفِ سفرِ ته از رهگذرِ طغیانِ آب و شدتِ باد و عزیمتِ صوبِ بهکر که این مخلص بخدمتِ شریف معروض داشته بود[2]، بعرضِ اقدس رسیده[3]، بر زبانِ مبارک گذشت که هرگاه چنین است، رفتنِ بهکر موقوف باشد[4]"

صاحب مهربان سلامت[5]! اراده چناں بود، که روزے چند برسمِ سیر و شکار[6] جانبِ بهکر رفته، پرداختِ مهماتِ آنجا نموده آید، چوں دریں ولا معلوم شد که قحطِ غلاتِ آں حوالی، بمرتبهٔ کمال است و براهِ کشتی عازم گردیدن از احتیاط دور بود، و در راهِ خشکی اگرچه مارا بعنایتِ پیر و مرشدِ حقیقی اسبابِ تنعم و فراغت از خس خانه وغیره بوجه احسن میسر است، لیکن احتمال داشت که دریں صورت دوابِ لشکر از حرارتِ هوا تلف شود، بنابراں عزیمتِ آں طرف[7] نیز موقوف گشت،

رقم پذیرِ خامهٔ عاطفت شمامه شده بود، که بندگانِ اعلیٰحضرت می فرمودند، که "ما انچه دادنی است داده ایم، اگر نگاه نه توانند داشت ما چه کنیم" و بعمدة[8] الملکی حکم شده که "تفصیلِ انعاماتے که از ابتداے جلوسِ میمنت مانوس تا حال درباره این مریدِ ی ظهور یافته نوشته بعرضِ اشرف رساند"

---

۱ ع برادر بهترین، ۲ تس و ب، باشد، ۳ ع رسید، ب رسیده. و، ۴ ع موقوف شد، ۵ ب صاحب سلامت، تس سلامت، ۶ ب سیر و کار، ۷ تس و ب "طرف" محذوف ۸ ع بجمدة الملکی،

صاحب مهربان سلامت! تفضلات و انعامات شاهنشاهی مانند نعمتهاے الٰهی نهایتے ندارد،

اگر هر موے من گردد زبانے کند لطف ترا شرح[1] و بیانے

نیارم گو هر شکرِ تو سُفتن، سرِ موے ز احسانے تو گفتن

اما بحمد الله تعالیٰ که این نیازمند بخلافِ دیگر مریدان از ابتیاعِ جواهر و بادله محظوظ نیست، وانچه درین مدت از تفضلات و عنایاتِ اعلیٰ حضرت رسیده و می رسد، همه را صرفِ سرانجام سپاه می نماید، چنانچه حسب الحکم مقدس قبل از مهم قندهار و بعد ازان قریب پنجهزار سوار بیش قرار از مردم کار موجود داشته و هرگز راضی نبوده که مذکورِ پریشانیِ سپاه بسامعِ جاه و جلال رسد، و این که درین وقت خبرِ بینوائی و بے سرو سامانیِ[2] لشکر باعث گرانی خاطرِ ملکوت ناظر گشته، بسببِ[3] آن است که قبل ازین ده ماهه نقد تنخواه می یافت[4] والحال جاگیرے مرحمت شده که سراسری[5] هفت ماهه هم نیست، و مع هذا سه فصل متصل آفتهاے روے داد، و ربیع گذشته آفت ملخ و در خریف آفتِ خشکی و در ربیعِ حال علتِ غرقی[6] و طغیان[7] آب و جمعیتِ همه جا بدستور موجود است[8]، از آنجا که مریدان را در حالتِ عسر و یسر غیر از عنایت مرشد پناهے و آرامگاهے نیست، اگر احوالِ خود را بخدمتِ قبلهٔ جهانیان عرض نکند چه کند،

اشارتے رفته بود که "چرا اشرفیها را بسپاه نمی دهند[9]"

صاحبِ مشفق[10] مهربانِ من سلامت! اشرفی آنقدر نیست که بعد اداے قرضے که حقیقتِ آن بر آئینهٔ ضمیرِ منیر هویدا است یک ماهه مردم کافی باشد، با[11] اینهمه هر چه بوده[12] بسپاه داده شد، لیکن بدین طریق[13] بسر بردن و معاش کردن سخت دشوار است، بالفعل پیش رفتِ کارِ خود را منحصر درین سه شق داشته

---

[1] ع سراج، [2] ع بے سامانی، [3] ع سبب [4] ش و ب: یافتم، [5] ش سراسر، [6] ع عرفی، [7] ع طغیانی،

[8] ع "است" محذوف، [9] ب نمی دهد [10] ع مشفقِ من

[11] ع با این همه [12] ع بود، [13] ب بدین طرق ش بدین طرف،

متصدع[1] می گردد که اگر بتوجه گرامی یکے ازیں شقوق[2] مقرر شود بحتمل که سپاه[3] و مردم رابقدر رفاہیت دست بہم دہد، والا روز بروز تفرقه و پریشانی بیشتر خواہد بود[4]،

اوّل آنکه بلدۂ ملتان راکه حاصل آں سوائے[5] سائر معلوم است بجاگیر مقرر ساخته بھکر دیوہری[6] ازسرکار بھکر بجہت سرانجام ضروریات قلعه و حویلی تته و پرگنه لکراله راکه مجموع ایں محال یک کرور دام دکسرے خواہد بود عوض انعامے که در سیوستان مرحمت شده، عنایت فرمایند، وتتمۂ نقد حکم شود، و دریں صورت زیاده از سه ہزار سوار ہمراه خود بقندہار می تواند برد،

ثانی آنکه دو کرور دام در ملتان و محال تته تخفیف داده، عوض آں نقد تنخواه کنند که بریں تقدیر[7] لشکر راسررشته جمعیتے بدست می تواند افتاد[8]،

ثالث آنکه صوبه تته راسوائے حویلی و پرگنه لکراله که برائے مصالح بندر[9] نو آباد، درکار است بخالصه شریفه ضبط نموده، یا بجاگیرداراں تن کرده، عوض آں نقد مقرر فرمایند،

وایں شق اخیر را در دارالخلافه شاہجہان آباد خود بزبان مبارک فرموده بودند، لیکن چوں آں صوبه بتازگی مرحمت شده بود، بے سبب ظاہری، گذاشتن آں مناسب نه نمود، که شاید اہل غرض که از اصل کار آگہی ندارند، ایں معنی را دست آویز ساخته، مجال تفرقه[10] سازی و ہنگامه طرازی بیابند[11]،

مہربان من! ایں ہمه تلاش محض برائے آں است، که مبادا ایں جمعیت متفرق شود[12] و موجب ازدیاد ملال خاطر مقدس گردد، وگرنه[13] قلت و کثرت سپاه و مردم پیش ایں نیازمند مساویست، ازروے اعتمادے که بمہربانیہائے آں صاحب دارد، بے تابانه بعرض احوال مبادرت نمود، امید که آنچه لائق باشد

۱ع مصدع می گذارد، ۲ع ستوق، ۳ع "د" محذوف، ۴ع خواہد شد، ۵ب سوے سائر، ع سوسے سایه،
۶ع بھکر دوہری، ۷ع یا آنکه، ۸ع افتاده ۹ع بندہا، ۱۰ب تفیقه سازی - ع مجال طوطیه سازی، ۱۱ع نیابند،
۱۲ع می شود، ۱۳ب واگرنه،

پرتو ظہور انداز د،

۲
۱۳۴

نیر اندیش سراسر اخلاص مراسم عقیدت بتقدیم رسانیدہ، معروض میدارد، عنایت نامۂ گرامی کہ دریں ولا بعد از مدتے مرسول بود، روز پنجشنبہ بست و پنجم شعبان در عین انتظار پرتو وصول بخشیدہ، سرمایۂ مسرت و ابتہاج گردید،

حسب الحکم جہاں مطاع سمت اندراج یافتہ کہ ایں خیر خواہ راپس از دریافت ملازمت اشرف بصوبۂ دکن رخصت خواہند فرمود، بمردم خود بنویسد کہ از ملتان بلاہور بیایند"،

بر ضمیر عطوفت تاثیر پوشیدہ نخواہد بود کہ ایں ہوا خواہ در جمیع اوقات اطاعت حکم اقدس را سرمایۂ سعادت جاودانی دانستہ مطلبے جز استرضاے خاطر مقدس اعلیٰ حضرت ندارد، و بہر چہ مامور می گردد، صلاح کار خود انگاشتہ برخلاف اہل روزگار غرض خویش را منظر در نمی آورد،

اما چوں دریں ولا و ولی جاگیر دکن کہ اند پیشگاہ دالا بدستور الوزرا رسیدہ بود، حسب الحکم الاعلیٰ مطالعہ نمود، از تفاوت یافت، و خلاف آمد طابع بغایت متعجب است، کہ آیا سبب ایں ہمہ کمی چہ خواہد بود، اگر مرضی طبع مبارک آن است کہ ایں اخلاص منش در گوشۂ بسر برد، دریں صورت تنہا بکلانہ کہ سابقاً بصیغۂ التمغا مقرر بود، کافیست واگر از سوے مرید نوازی و ذرہ پروری بخدمت صوبۂ عمدہ سرفرازی شود، پرداخت احوال نوعے فرمایند، کہ تا فی الحال میان اقران و دنیا داران دکن انفعال نہ رونہد، و در پیشگاہ خلافت مقصر نبودہ، مورد عتاب و خطاب نگردد، ؎

ؔ نسخۂ ع میں، اس خط کے خاتمہ پر یہ شعر زائد ہے،

ہر باغ کہ ہست بے درسے نیست صحرا تو خوشی کہ زر (در؟) نداری،

ؔ ش و ب بہر و جہیکہ، ؔ ع تفاوت آمد و خلاف اعداد،

من نہ گویم کہ لطف و احساں کن　　　　بندہ ام ہر چہ بایدت آں کن

صاحبِ من، مشفقِ من! در اثنائے تحریرِ عرضہ داشت، بیتے مناسبِ حال بخاطر رسیدہ[1]، گستاخی نمود،

گر تو اے گل گوش بر آوازِ بلبل می کنی
کارِ مشکل میشود بر بے زبانانِ چمن

مجملاً بر صاحبِ قدرداں ظاہر است، کہ ایں صوبۂ دکن ہمان است و بندہ ہماں، امید کہ کیفیتِ ماجرائے را بعرضِ اقدس رسانیدہ ہر چہ زودتر بود جوابِ باصواب تسلّی بخشند تا فہمیدہ فکرِ طلبِ خانہ زاداں نماید،

سایۂ رافت و عطوفت گستردہ بماناد،

۳/۱۳۵

مخلصِ خیر خواہ، مشتاقِ ملازمت، پس از گذارشِ مراسمِ اخلاص معروض میدارد، عنایت نامۂ سامی کہ در جوابِ عرضہ داشتِ ایں خیر اندیش، مرقومِ قلمِ عطوفت رقم شدہ بود شبِ چہار شنبہ دوم رمضان المبارک، مسرتِ وصول بخشیدہ بہجت افزائے خاطرِ اخلاص مآثر گشت

عرِ اندراج یافتہ بود، کہ "بگلانہ را سوائے ایں دول بانعام مرحمت فرمودند"

از ظہورِ ایں عنایتِ بادشاہانہ سرفراز گشتہ تسلیماتِ مریدی را بتقدیم رسانید، حق تعالیٰ سایۂ فلک پایۂ اعلحضرت را بر مفارقِ بندہا مبسوط داراد،

مرقوم بود۔ کہ دو حصہ جاگیر و یک حصہ نقد حکم شدہ:

صاحبِ مہربان سلامت! ہر چند اظہارِ امثالِ ایں مطالب در پیشگاہِ اقدسِ مرشدِ کامل کہ دانائے

---

[1] ع۔ رسید و گستاخی،

حقائق آموز ند ترکِ ادب و جرأتِ محض است، لیکن چوں سرانجامِ مصالحِ خدمت از ضروریات است، ناگزیر بعرضِ[1] مقدمات جسارت[2] میرود، دیگر انچہ بخاطرِ مقدس رسیدہ عین صواب خواہد بود،

از رو و بدلِ جاگیر اشارتے رفتہ، انشاء اللہ تعالیٰ ایں مقدمہ بعد دریافتِ ملازمت باسعادت بعرضِ اشرف خواہد رسید، امید کہ عنقریب ایں دولتِ عظمیٰ کہ بہترین آرزوہا است، میسر گردد،

شبِ تحریرِ عریضہ کہ سیوم ماہ است، خان سعادت نشان حسب الحکم الاقدس از منزلِ یک آب[3] باستلامِ عتبۂ رفیعۂ خلافت رواں گشتند، و راجہ جے سنگھ و جمعِ دیگر از بندہا سے نیز بقصدِ احراز ایں دولت با ایشاں رفاقت جستند،

شمارِ شوق ندانستم کہ تا چند است جز ایں قدر کہ دلم سخت آرزو مند است[4]

۴ / ۱۳۶

مخلصِ مشتاق، وظائفِ اخلاص بجا آوردہ معروض دارد، عنایت نامۂ نامی کہ حسب الحکم الاقدس در جوابِ عرضہ داشتے، کہ از غزنی بدرگاہِ سلاطین پناہ ارسال داشتہ قلمی شدہ بود، روز پنجشنبہ در اثنائے راہ عزِ وصول یافتہ بغایت خوش وقت ساخت و بر مضمونِ عنایت مشحونِ آں اطلاع حاصل نمود، بحمد اللہ تعالیٰ کہ ایں خیر خواہ، عاشقِ فرمان برداری و تابعِ امتثالِ حکمِ اشرف است، و ایں معنی را حاصلِ زندگانیِ خویش دانستہ، آرزوئے[5] خزائن ندارد، و ہرگز لاف درویشی نزدہ، مشقِ شائستگی[6] کہ از لوازم نشاہ[7] متعلق است کمتر کردہ، از آنجا کہ عنانِ اختیارِ مریدانِ محکوم بدستِ حق پرستِ مرشدِ کامل است و ہر کس را موافقِ لیاقت و شائستگی او سرفرازی فرمایند، دربارۂ ایں مرید انچہ بخاطرِ ملکوت ناظر برتو اندازد عین صواب است و اطاعتِ آں لازم،

---

[1] س بعض مقدمات، [2] ب جرأت، [3] س نیلاب، [4] نسخہ س میں یہ شعر اس خط میں درج نہیں ہے، بلکہ ایک دوسرے خط کا عنوان ہے، [5] ب آرزوے، [6] س ساختگی [7] ب بشاہ تعلق است،

صاحب مہربانِ من سلامت! ایں خیر اندیش ہشتم شہرِ حال بمقامِ گذرگاہ[1] نزول خواہد نمود، ساعتِ ملازمتِ اقدس یازدہم رمضان کہ تاریخِ ہنضتِ موکبِ جہاں نور و بصوبِ باصوابِ دار الخلافہ شاہجہان آباد است حکم شدہ، و منجمانِ بادشاہی کہ ہمراہِ لشکرِ ظفر اثر اند می نمایند کہ نظر برائچہ[2] طالعِ ایں ہواخواہ، نزدِ اختر شناسانِ ہند ساعتِ مذکورہ برائے ملازمت خوب نیست، اکنوں بہر ساعتے کہ منجمانِ حضور سراسر نور اختیار کنند و حکم شود بہماں ساعتِ مسعود ادراکِ ایں دولت نماید، زیادہ گستاخی نرفت،

$\frac{5}{137}$

مخلصِ[3] سراپا اشتیاق، بعد ادائے مراسمِ اخلاص معروض میدارد، عنایت نامہ سراسر لطف و مہربانی روزِ یکشنبہ مسرت ورود بخشیدہ باعثِ ابتہاجِ خاطرِ آرزومند شد، و شوقِ دریافتِ ملازمتِ وافی بہجت را افزوں تر ساخت، از عنایتِ میوہ خوش وقت گشتہ تسلیمات بجا آورد،

مہربانیت را شمار سے نیست زندگانیت را شمار مباد

صاحبِ من! اگرچہ ایں خیر اندیش دریں سفر روزہ نمی گرد[4]، اما ظہورِ ایں التفات دافع صفرائے کلفتہا گشت،

در عنایت نامۂ گرامی مندرج بود کہ "در ہر باب نوعیکہ حکمِ اقدس نفاذ می یابد، نگاشتہ می آید"، از ظہورِ ایں عاطفتِ تازہ بہجتِ بے اندازہ دست داد، توجہاتِ آں مشفقۂ مہرباں را نہایتے نیست[5]، شکرِ ایں چگونہ تواند نمود،

راستی گواہ است کہ خاطرِ ہواخواہ ہیچگاہ دربندِ ایں مراتب کہ اہلِ روزگار شیفتۂ آنند نبودہ، جمیع امور را وابستہ بتقدیرِ ایزد تعالیٰ شانہ می داند، و بداں خورسند است، دریں وقت کہ شوقِ دریافتِ ملازمت

---

[1] بہادر گڑھ، [2] س براچہ طالع، ب بداں چہ لائع، [3] نسخہ س میں خط کے شروع ہونے سے پہلے یہ شعر زیب عنوان ہے:-

شمارِ شوق ندانستم کہ تا بہ چند است
جز ایں قدر کہ دلم سخت آرزومند است

[4] س نمی گرد، [5] ع جز پسند،

دانی[1] مسرت سراپا سے خاطر[2] افروگرفتہ، امثال ایں مطالب کجا منظور[3] تواند بود،

صاحب من! اگرچہ شاہ نواز خاں، کہ بندۂ باخلاص آں صاحب[4] است، نظر بانکہ بھائی مراد بخش با وے قسمے سلوک نمودہ بودند، برفتن وکن تن در نمی دہد، لیکن چوں[5] بودن[6] ایں طور بندۂ عمدۂ کاروان[7] و کار طلب دراں سرحد ضرور است، ازآنجا کہ جز عنایت صاحب، وسیلہ ندارد، و در بسیاق[8] قندھار اخراجات[9] بسیار کشیدہ ایں خیرخواہ امیدوار است کہ ہمہ سازئی[10] او بتوجہ آں مشفقہ[11] قدرداں کمتر از سابق قرار نیابد،

سایۂ رافت بماناد،

۶
۱۳۸

طے زمانہ کن اے فلک وعدۂ وصلِ یار را،
باز از میان بر ایں شبِ انتظار را

مخلص مشتاق، مراسم اخلاص، بتقدیم رسانیدہ، بزبانِ شوق بیان معروض می دارد، دو عنایت نامۂ نامی سراسر لطف و مہربانی کہ یکے مشتمل بود بر تعین ساعتِ باسعادتِ ملازمتِ اقدس و دیگر مبنی از خبر زیارت نمودن روضۂ متبرکۂ حضرت فردوس مکانی انار اللہ برہانہ، متواتر پرتو ورود انداختہ بہجتِ بے اندازہ بخشید،

کاغذے کہ منجمان حضور موفور السرور، فرستادہ بودند رسیدہ، کیفیت بوضوح پیوست، انشاء اللہ تعالی بہمیں[12] ساعتِ مسعود مقرر شرفِ پایہ بوسِ مقدس حاصل نمودہ، دیدہ و دل را از مشاہدۂ انوارِ دیدار فیض آثار صاحب خود منور خواہد ساخت،

از خوبیِ مکان نزہت نشان روضۂ منورہ آنچہ نگارش یافتہ مطابق واقع است ؎

۱ ع ت - لازم المسرت ۲ خاطر وافر، ۳ ت ب مقصود، ت مقدر ۴ ت ب ما است ع آں صاحبانِ نظر، ۵ ت چون مخذوف ۶ ت - و مخذوف، ۷ ع میساق ۸ ت وب اخراجات زیادتی بسیار، ۹ س بہمسازی ب ہمسازی ۱۰ ع مشتق ۱۱ ب مبنی از ۱۲ ت ہمیں،

تکلف گر نباشد خوش تواں زیست		تعلق گر نباشد خوش تواں مرد

انشاء الله تعالی، فردا از[1] زیارت نموده به منزل خواهد رفت،

از عنایتِ الوش میوه و مربا محفوظ[2] و مبتهج گشته[3]، تسلیمات بجا آورده، استیلاے آرزوے ملازمت گرامی را چه ساں شرح دهد، بزودی و خوبی میسر باد،

۷/۱۳۹

مخلصِ بے ریب بعد تمهیدِ قواعدِ اخلاص و یک رنگی و تشییدِ مبانیٔ مصادقت و یک جهتی با جهانِ شوقِ دریافتِ صحبت وافی بهجت، که اهم مطالبِ مخلصانِ بے ریا است، معروضِ خدمتِ گرامی دارد، از عنایت فواکه که دریں هنگام خجسته انجام بمقتضاے محبت و اتحاد[4] سمتِ ظهور یافته بود، چمنِ اخلاص[5]، طراوتِ بے اندازه پذیرفت و آدابِ تسلیمات[6] بتقدیم رسید، شکرِ ایں التفات و عنایت بچه زبان ادا تواند نمود، حق تعالی و تقدس ذاتِ عطوفت آیات[7] را، در کیفیتِ[8] التفاتِ خویش داشته نسبت بخیر اندیشانِ[9] مشفق و مهربان دارد، امید بمکارمِ اخلاق[10] آنست، که ایں شیوهٔ مرضیه را رعایت فرموده پیوسته بهمیں نمط ابوابِ لطف و عنایت را مفتوح[11] دارند،

گلشنِ دولت و اقبال بریاحینِ امانی و آمال مزین بماناد،

۸/۱۴۰

خیر خواهِ بلا اشتباه، مراسمِ اخلاص بجا آورده معروض می دارد، التفات نامه سراسر عنایت که مرقومِ قلمِ عطوفت رقم شده بود، صبحِ شنبه مقارنِ طلوعِ آفتاب پرتوِ ورود انداخته روشنی افزاے باصرهٔ عقیدت گشت، و ایں خیر اندیش را بتوجهاتِ آں صاحب امیدوار تر ساخت، آنچه دریں دو سه روزِ مهجوری بر خاطر

---

[1] ب فردا یالت، [2] ب مسطوط، [3] ب اگر عنایت فواکر [4] ب محبت دانجا، [5] ب جمیع اخلاصی طراوت [6] ب تسلم [7] ب امارت [8] ب کیفیت، [9] ب بخیر اندیش [10] ب اخلاص [11] ب مفتوع،

مشتاق میگزرد، وبیتابی که دلِ اخلاص منزل ازمحرومیٔ ملازمت سامی دارد، چگونه اظہار نماید، ہرگاہ این مخلص صدقِ محبت ومودتِ صاحبِ مہربانِ خودرا سرمایهٔ سودِ دوجہانی می دانسته باشد، از مراتبِ تفقداتِ علیه که دریں مرتبه نسبت بحالِ خویش مشاہدہ نمودہ چه سان غافل بود،

ازگرمیٔ ہوا انچه نگاشته بودند، بجااست، شب شنبه درمنزلِ خیراندک تقاطرے شدہ، ہوا را خیلے پیش آورد، وحالتِ تحریر که اوّل شب یکشنبه نیز بے ترشح نیست، از فیضِ ایں بارش تمام راہ از کوتل گذشته تاعلی مسجد چوں کوہہا سبزہ شدہ بغایت نظرفریب ودلکشا است، اگر ہوا ہمیں کیفیت بماند شاید صاحب نیز ازیں سرزمین بسیار محظوظ شوند،

توقع آنست که خیراندیشِ صمیمی را ہموارہ ہمیں طریق بارسالِ عنایت نامجات ممتاز ساخته، التفاتِ قدیم را از حالِ او دریغ نفرمایند،

۹
۱۴۱

خیراندیشِ وفاکیش، پس ازگذارشِ مراسمِ اخلاص ویکجہتی معروض می دارد، عنایت نامهٔ التفات عنوان روز سه شنبه درعینِ انتظار پرتوِ ورود انداخته، نشاط[1] افزاے خاطرِ آرزومند گشت، وہنگامهٔ شوق را گرم تر ساخت، ازالمِ جدائی وسوزِ مفارقتِ دوریٔ ضروری چه نویسد، وتاچند نویسد،

زدیدہ دوری وازدل نمی روی بیروں
خدا بکس ننماید وصالِ ہجر آمیز،

ازعنایتِ میوہ خوش وقت گشته، تسلیمات بجا آورد، درچنیں صحراہا، میوہ بسیار غنیمت است، امید که ہمیں وتیرہ یاد فرمودہ، توجه گرامی دریغ ندارند، وباظہارِ مہربانیہا امتیاز می بخشیدہ باشند،

واقعهٔ بدیع الزماں، عبرت بخش است، بیچارہ عبث ضائع شد، فردا انشاء الله تعالیٰ حسب الحکم

---

[1] ن: بساط افزاے،

ازایں منزل کہ جاے بسیار نفیس دلنشین است، کوچ نمودہ نزدیکِ اٹک می رود و دریں مکان نزہت نشان اکثر ایں بیت بزباں می گذشت،

ہر باغ کہ ہست بے دری نیست

صحرا تو خوشی کہ در ندا ری،

۱۰/۱۹۲

خیراندیشِ بے شک و ریب، مراسمِ اخلاص و اختصاص بجاآوردہ معروض می دارد، عنایت نامۂ عطوفت عنوان شبِ عید در نوشہرہ پرتوِ وصول انداختہ خاطرِ مشتاق را نشاطِ چندیں عید و نوروز بخشید، حق تعالیٰ ایں روزِ سعادت افروز را براں صاحبِ مہربان مبارک و فرخندہ گردانیدہ ایامِ عمرِ گرامی را از عید خجستہ داراد،

ایں ہواخواہ می خواست کہ دوم شوال بگذرِ اٹک رسیدہ بے توقف عبور نماید لیکن چوں معلوم شد کہ از طغیانِ آب پل بستہ نشدہ، مردمِ بادشاہزادۂ جہان و جہانیاں تا حال می گذرند، و بسیارے بندہاے بادشاہی بکنارِ آب جمع آمدہ اند، و کشتیہا آں مقدار نیست کہ ہمہ مردم بزودی توانند گذشت، بنا براں قرار دادہ کہ روزے چند در نوشہرہ مقام کند، تا اگر دریں ضمن پل مرتب گردیدہ مجالِ گذر یابد فہو المقصود، والا بکشتی از آب عبور نمودہ کوچ بکوچ عازمِ مقصد شود،

صاحبِ من! بادشاہزادۂ جہانیاں اگر دو سہ روزِ دیگر دریں طرفِ دریا توقف کردہ عنان باز می کشیدند، ملاقاتِ ایشاں بزودی دست می داد، الحال در لاہور شاید میسر شود، انشاء اللہ تعالیٰ ہرگاہ صحبتِ مسرت افزاے ایشاں کہ از مدتہا آرزومندِ آن است حاصل آید اظہارِ عنایت و مہربانیِ صاحب کہ نسبت بایشاں دارند، نمودہ خواہد شد،

۱۱
۱۸۳

خیرخواهِ بے[1] اشتباه، مراسمِ اخلاص بجا آورده، معروض دارد، که بوصولِ دو عنایت نامه که اولین در جوابِ عریضهٔ خیراندیش، و دومین حسب الحکم الاقدس زینتِ نگارش یافته بود فراواں بهجت اندوخت و بر گرامیِ مضامینِ[2] آں آگهی[3] یافت، حقیقتِ ارسالِ چندیں عرائض که مدتے انتظارِ جوابِ آں داشت و سببِ[4] تقصیر چند روزه تاخیرے که دراں باب روے داده، پیش ازیں نگاشتهٔ کلکِ عذرخواهی شده، یقین که تا حال بعزِ مطالعه رسیده باشد

مشفقِ مهربانِ من سلامت[5]! بکسے که همگی نشاط و[6] شادمانی را منحصر در یادِ عنایتهاے خاصِ صاحبِ قدردانِ خود می دانسته باشد، غافل چگونه خواهد بود، صورتِ اخلاصِ هر کس بر خاطرِ عطوفت مآثر ظاهر است، ع

دعاگوے توام هرجا که هستم،

مرقومِ قلمِ التفات رقم شده بود که چوں از عرضه[7] داشتِ دادا بهائی جیو که از ملتان بدرگاهِ والا فرستاده بودند، کیفیتِ عمارات[8] آنجا که مردمِ ایں خیراندیش خراب نموده، چوب و دروازهٔ آں را سوخته و فروخته اند بعرضِ مقدس رسید، بر زبانِ ارشاد بیانِ مرشدِ جهانیاں گذشت که "ایں قسم کارے از مردمِ آں مرید خوب نبود، همه ملک و همه جا از ماست، هر که مصدرِ ایں تقصیر شده باشد او را تنبیه نماید"

مهربانِ من! بر اعلیٰ حضرت هویدا خواهد بود، که ایں مرید بدیں طریق کمتر آشنا است و مردمے که دارد، نیز در هیچ صوبه مرتکبِ چنیں حرکتے که قبحِ آں بر همه کس آشکارا است نشده اند، در ملتان خود چه[9] گنجائش دارد، باوجودِ آں که قبل ازیں وقتے که ایں معنی از واقعهٔ ملتان، فرستادهٔ شیخ موسیٰ معروضِ بارگاهِ خلافت شده، حسب الحکم سید علی، فردِ واقعه را پیشِ ایں مرید آورده، موجبِ خرابیِ عمارتِ آنجا، بعد از تحقیق و رسیدن عرائضِ متصدیانِ ملتان که بآنها از روے توبیخ و سرزنش نوشته شده بود، نوعے که هست محمد صفی داخل

[1] ع: بلا اشتباه [2] ت: مضمون [3] ت: "بود فراواں . . . . آگهی یافت" محذوف [4] ت و ب: سبب و تقصیر [5] ع: "سلامت" محذوف [6] ع: "و" محذوف [7] ع: عرضداشت، [8] ت و ب: عمارت، [9] ت: در ملتان خود چه گنجائش دارد، باوجود آنکه قبل ازیں وقتے که ایں معنی خرابی عمارت آنجا، ب: "خود چه . . . . . از واقعهٔ ملتان" محذوف،

واقعه نموده، عجب است که صورتِ حال بعرضِ اقدس نرسیده حقیقت[1] راست نوشتهاے قلمهاے وقائع نویس
ملتان آشکارا نشده باشد، هرگاه درحضور رگماشتهاے دادا بهائی جیو و شیخ موسیٰ، مردمِ شهر از غفلت و بے خبری
آنها، پس از برآمدنِ مردمِ ایں مخلص، عمارتهارا درهم شکسته، مصالح را تاراج کرده باشند، وثانی الحال شیخ مسطور
دروازهاے و حجرها و چوبهاے عمارت را از خانهاے سکنه[2] آنجا برآورده، آنها را صاحبِ تقصیر ساخته جرمانها
گرفته باشد، مردمِ ایں مرید را چه گناه، اگر تقصیرے برآنها لازم می گشت، همان[3] وقت بسزاے کردارِ خویش
می رسیدند، وچه امکان دارد، که ایں فدوی که جز استرضاے خاطرِ ملکوت ناظر هیچ امرے دیگر مطمحِ نظرِ او
نبوده و نیست، تجویز چنیں اداهاے سهل که از ادنیٰ[4] مردم نیز نتواں پسندیده نموده، بے برکات[5] آں نبرد،
للّٰه الحمد که صورتِ قصدِ هر کس، درمرأتِ ضمیرِ خورشید نظیرِ اقدس منعکس و جلوه گر است، زیاده متصدع نگشت،

$\frac{12}{144}$

خیرِ خواهِ بے اشتباه، مراسمِ محبت و وداد و لوازمِ خلت و اتحاد بجا آورده با هزاراں شوق معروض
می دارد، عنایت نامهٔ التفات عنواں که درجوابِ عریضهٔ ایں مخلص زینتِ نگارش یافته بود، در خجسته تر
ساعتے بهجتِ وصول بخشیده، طراوت افزاے گلشنِ بهجتی گشت، و دلِ آرزومند را پس از انتظارِ بسیار
از مضامینِ صداقت آئینِ آں حضوری و سروری دست داده، خاطرِ اخلاص منش بتوجه و مهربانیهاے
آں صاحب، امیدوار تر شد، و موادِ اتحاد سمتِ ازدیاد یافت، ترقب که بهمیں نمط از روے شفقت بارسال
عنایت نامجاتِ گرامی خویش وقت می فرموده باشند، وایں[6] خیر اندیش را هرجا (که) باشد هواخواهِ صمیمی تصور نموده،
از گوشهٔ خاطرِ عاطر فراموش نسازند،

---

[1] س و ب حقیقت راست از قلمهاے واقعه نویس ملتان آشکارا شده باشد،

[2] ع شکسته، [3] س و ب همه، [4] ع از ادنیٰ و [5] ع برکات، س برکاب،

[6] ب وایں خیر اندیش . . . . . تصور نموده" محذوف،

مخلصِ مشتاق روز پنجشنبه پانزدهم شوال از آبِ اٹک عبور نموده کوچ بکوچ روانهٔ مطلب است،
چوں بادشاهزادهٔ جهانیان پیش ازیں بکشتی گذشته بودند، و ایں محبت کیش حسب الحکم الاقدس تا بسته
شدنِ پل چند روز درحوالیٔ نوشهره توقف داشت، بنابراں ملاقاتِ ایشاں دریں طرفِ آب میسر نشد،
شاید پیشتر دست بهم دهد،

۱۳
۱۴۵

مهجورِ مشتاق، مراسمِ اخلاص و یکتادلی و لوازمِ اتحاد و یکرنگی که همین ثمرهٔ نخلِ محبت و یگانگی است، بتقدیم
رسانیده و خاطرِ شوق گزین صداقت آئین را از اندیشهٔ شرحِ داشتیاق و قصهٔ الفت و وفاق فراهم آورده
و[1] بساطِ گفتگو را درنوردیده[2]، معروض می دارد، که پنجشنبه بست و سیوم شهرِ حال بحوالیٔ دار السلطنة لاهور رسیده زمانی
بتماشاے باغِ فیض بخش و فرح بخش پرداخت، و یک کروه از الچهره گذشته منزل نموده[3]،
از خوبیهاے ایں باغات و عمارات هرچه نوشته شود کم است، اگرچه لاله و یاسمنِ زرد درکمال
طراوت و شگفتگی است، و شگوفهٔ ناشپاتی و شفتالو قابلِ تماشا است، لیکن آب و تابِ سوسن زیاده
براں است که زبان متصدیٔ وصفِ آں تواند شد، مجملاً دریں مدت هرگز سوسن باایں کیفیت دیده نشده،
و یک درختِ ارغوان بنظر درآمد، که در ارغوان زارِ کابل نیز درختے باایں خوبی نخواهد بود، برگ اصلا نداشت،
و سراپا یک گل می نمود،
بعد ازاں لحظهٔ سیرِ باغِ سرکارِ علیه نشاط افزاے خاطرِ مشتاق گشت، و از مشاهدهٔ تالاب و عمارت
که بتازگی اساس یافته بهجتِ فراواں اندوخت، بغایت[4] جاے تفریح[5] دلکشا است، اگر عمارتِ فراست
خاں را برطرف ساخته در آنجا بقرینهٔ ایوانے که در برابرِ آں مرتب می شود، نشیمنے[6] ترتیب یابد، و بعض تصرفات

---

[1] س "و" محذوف [2] س درنوردید، [3] ب نموده، [4] ب بسیار [5] ب تفویض، [6] ب نشیمنے . . . .
. . . بے نظیر میشود" محذوف،

مناسب بعمل آید، سیرگاہے بے نظیر میشود، یقین کہ بعد از تشریف آوردن قابلیتِ آں مکان را ملاحظہ فرمودہ پرتوِ التفات از ترتیب و تعمیر آں باز نخواہند گرفت.

صاحبِ من! از گماشتہ داود بجائی کہ در لاہور می باشد[1]، طرفہ ادائے مشاہدہ رفت، ظاہراً او بقصدِ استقبالِ ایشاں از شہر برآمدہ بود، ور روزے کہ ایں نیازمندِ درگاہِ بے نیاز در حوالیٔ لاہور نزول کرد، او از جائے خود سوار شدہ و نزدیک بارو گذشتہ باز رو بشہر نہاد و معلوم نشد کہ باعثِ ایں حرکتِ خشک چہ بود، غالباً باشارتِ صاحبِ خود مرتکبِ چنیں اداہائے بے موقع گردیدہ باشد، مطلبے از اظہار آن است کہ صاحب مہربان بمراتبِ التفات نشان پے بردہ سرحساب باشند. اللہ بس ماسواہ ہوس:

14/146

بعد گذارشِ مراسمِ اخلاص معروض میدارد، کہ از استماعِ قضیۂ ناگزیر کہ دریں ولا بتقدیرِ حیِّ قدیر بوقوع آمدہ، خاطر[2] بداں مشابہ[3] متالم گشتہ کہ شرحِ کیفیتِ آں بتحریر درآید، از آنجا کہ دریں جہانِ ناپائدار گذراں از ظہورِ امثالِ ایں وقائع چارہ نیست، و آفریدہ را باقتضائے آفریدگارے مقاومت میسر نہ، امید کہ آں مشفق دست اعتصام بحبل المتینِ صبر و شکیبائی استوار نمودہ، حزن و اندوہ را بخاطرِ گرامی راہ ندہند،

ایزد تعالیٰ سایۂ بلندپایۂ اعلیٰحضرت را بسے سال مستدام و پائندہ داراد، زیادہ چہ تصدیع دہد، ایامِ شفقت و رافت بماناد،

15/147

جدا دل از تو بعیش آشنا نشد ہرگز　　بسانِ غنچۂ پژمردہ وا نشد ہرگز

مخلصِ بے اشتباہ، مراسمِ اخلاص و یکرنگی بجا آوردہ معروض میدارد، کہ بوصولِ عنایت نامۂ سراسر

---

[1] تب می باشد . . . . درحوالی لاہور محذوف، [2] تس و تب خاطرنا، [3] تس مثال، ع۵ تس و تب نزہت،

التفات کہ از دار الخلافہ شاہ جہاں آباد نگارش یافتہ بود، جہان جہان نشاط و انبساط اندوخت، ع

اے وقت تو خوش کہ وقت من خوش کردی

تشریف آوردن بدار الخلافہ و عمارات باغات آنجا آرائش و صفائی تازہ بخشیدن مبارک و فرخندہ باد،

ایما رفتہ کہ "ایں ہجور مشتاق بسبب ملاقات دیگراں" از یاد عنایات صاحب قدر دان خود غافل است":

مہربان من؛ تغافل و بے التفاتی شیوۂ صاحبان است، و از اینہا سزاوار، ایں سراپا اخلاص، مستغرق عنایات و تفقدات چگونہ لمحۂ از تصور آں مراتب غافل گردیدہ، کفران نعمت خواہد نمود، عجب کہ آں مشفق بندۂ درست اخلاص خویش را ہنوز از قرار واقع دریافتہ اند، والا بکسے کہ بخاطر از مہر دیگران واپرداختہ بمحبت آں صاحب مالامال ساختہ ایں معنی را چساں نسبت تواں کرد، ع

تو ئی بجاے ہمہ ہیچ کس بجاے تو نیست

حقیقت ملاقات بادشاہزادۂ جہانیان و تماشاے باغ جہاں آرا پیش ازیں معروض داشتہ[1] بحمد اللہ تعالیٰ کہ از توجہات سامی صحبتہا خوب برار کردہ از ملاقات ایشاں خوش وقت شد، چوں در ماہ محرم نغمہ نمی شود[2]، صحبت راگ بمیاں نیامد، شکر عنایات صاحب بسیار می نمودند،

دریں زودی دیدار بہجت آثار بھائی مراد بخش نیز بتوجہ صاحب میسر خواہد شد، تعریف رسید خواہد بود، روز سیر عمارات بادشاہی لحظۂ درہمانجا بسر بردہ ازاں مکانہاے عالی بغایت مسرور و محظوظ شد، اما دیدن آن است، کہ در بندگی قدر دان خود میسر گردد،

حق تعالیٰ ذات قدسی صفات را فراواں سال زینت افزاے عرصۂ وجود داشتہ برخیر خواہاں[3]

---

[1] ب: "ماہ" محذوف [2] ب: نمی شوند [3] ب: بر ہوا خواہاں

مہربان تر داراد،

۱۶
۱۴۸

مخلصِ آرزومند بعد گذارشِ مراسم معروض میدارد، عنایت نامۂ گرامی کہ حسب الحکم والا نگارش یافتہ بود، مسرتِ وصول بخشید، و بر مضامین آگہی دست داد،

از کیفیتِ ہوای دولت آباد استفسار شدہ، در ماہ دی و بہمن چگونہ بودہ؟

مہربان صاحبِ من! تا اواخرِ بہمن احتیاج بپوشش نہ بود، اوّل روز نیمہ آستین پوشیدہ می شد، میان روز قبا گرمی میکرد، درین ولا کہ ماہ اسفندیار در آمدہ بجامۂ دولائی بسر میرود،

در بابِ کارخانۂ سرکارِ معلی کہ سرانجامِ آں از تغیرِ ملتفت خاں بعہدۂ میر نصیر نامی مقرر گشتہ بموجبِ حکمِ اقدس بعمل خواہد آمد، و اسبابِ فرمایش در ہمانجا تمام خواہد شد، این مرید جانِ خود را فدای حضرت می سازد، تا بمال چہ رسد، انشاء اللہ تعالیٰ ہرگاہ اسبابِ قابل ارسالِ درگاہ تیار شود، سعادت خود دانستہ روانہ حضور پرنور خواہد نمود، نہالِ انگور متعاقب بدرگاہِ والا خواہد رسید، ایامِ رافت بماناد،

۱۷
۱۴۹

مخلصِ بی ریب، وظائفِ اخلاص بجا آوردہ معروض میدارد، عنایت نامہ کہ بموجبِ حکمِ اشرف اعلیٰ نگارش یافتہ بود، پرتوِ وصول انداختہ، و آنچہ (از) کوچِ آتش خاں حبشی بمسامعِ جادہ جلال رسیدہ سمتِ وضوح گرفت،

صاحب مہربانِ من! کیفیتِ دعوی او نوعیکہ پیشِ این خیر اندیش گذشتہ و آنچہ درین امر مقتضای شریعت غرا است بتفصیل از کاغذِ جداگانہ معلوم خواہند فرمود، اگر بخاطرِ گرامی برسد ہمان نوشتہ را از نظرِ انورِ اطہر بگذرانند تا ہرچہ درین باب از حضورِ اقدس حکم شود، مطابقِ آں بعمل آید، مبلغے کہ او صرفِ تعمیرِ مقبرۂ

ؔ ب، ازین،

شوہر نمودہ موافق برآوردِ معماران اینجا ششصد روپیہ بیش نیست،

سایۂ عنایت ورافت مستدام باد،

۱۸
۱۵۰

دعاگوے با اخلاص بعد اداے مراسمِ عقیدت معروض میدارد، سرفراز نامۂ نامی کہ مصحوب خواجہ سرے سرکارِ گرامی بود، باکنارہاے طرح تازہ وغیرہ کہ از روے مہربانی عنایت شدہ در احسن اوقات رسیدہ، موجبِ سربلندی گردید، تسلیمات بجا آوردہ بوصولِ آں بہجت اندوخت، حق تعالیٰ صاحبِ مہربان را بکامِ دعاگویانِ خیراندیش سلامت داراد،

کنارہا بسیار خوش طرح و تازہ است، ازیں جنس انچہ بزیب النساء بیگم مرحمت بود، تسلیمات نمودہ گرفت و شکرِ تفقدات و عنایاتِ آں مشفقہ کہ بقلم عطوفت رقم در عنایت نامہ نسبت باو نگارش یافتہ تبقدیم رسانیدہ، باسائرِ خانہ زاداں ہموارہ بدعاے عمر و دولت اشتغال[1] مینماید،

امید کہ ہمیں وتیرہ خیراندیشانِ اخلاص منش را از گوشۂ خاطرِ عاطر[2] محو نساختہ، بارسالِ عنایت نامجات سرفرازی فرمودہ باشند، زیادہ جرأت نہ نمودہ، سایۂ التفات مبسوط بماناد،

۱۹
۱۵۱

عنایت نامۂ سامی مسرتِ وصول بخشیدہ بہجت افزاے خاطرِ آرزومند گردید، وجہ تغیرِ میرزا خال از عرضہ داشتے کہ در جوابِ فرمانِ والاشاں بدرگاہِ جہاں پناہ مرسل شدہ بسامعِ جاہ وجلال خواہد رسید، بتکرارِ آں متصدع نہ گشت،

از کیفیتِ ہواے فروردیں و اردی بہشت استفسار فرمودہ اند،

مشفقۂ من! تا امروز کہ چہارم ماہ اردی بہشت است، نصفِ آخر شب بلحاف دولائی احتیاج

---

[1] تس و تب و غ ہ [2] تب اشتغال . . . . . . خاطرِ عاطر محذوف،

می شود، اوّل روز هم بے جامۂ دولائی نمی تواند بود، میانِ روز فی الجمله هوا روبه گرمی دارد، وآں نیز چناں نیست که حاجت بخنخانه باشد، بعد ازیں تا چه شود،

۲۰/۱۵۲

خیر اندیشِ صمیمی بعد از اظهارِ اشتیاق معروض میدارد، عنایت نامه که حسب الحکم الاعلیٰ مرقوم بود رسیده، مسرت بخشید[۱]،

نگارش یافته که "پیر و مرشدِ حقیقی میفرمایند، که انبه[۲] از آنجا خوب نمی رسد ظاهر اً بے وقت[۳] و خام می چیده باشند یا داک چوکی دیری می آرد، یا در راه دالی را بر زمین می زنند، یا از همانجا انبه ارسالی بدولت آباد می برند، و از آنجا روانه بحضور اشرف می گردد"،

مشفقه سلامت! چوں تا حال انب خوب نرسیده بود، شاید دالی که پیش ازیں محمد طاهر از برهان پور فرستاده انبه اش بوقت نه چیده باشند، حالا که رسیده است، خام چرا خواهند چید، داک چوکیها را تاکید رفته که در هفت روز یا نه روز دالی میرسانیده باشد، بوکیلِ دربارِ والا باید گفت که حکم شود که ساعتِ روانه شدنِ دالی که بر چِتهی[۴] جدا گانه نوشته شود، و تاریخِ رسیدن را ملاحظه نموده اگر تفاوتے ظاهر شود، آنها را تنبیه کنند، دریں راه چند جا در سرونج واکبر آباد مردم را گماشته که اهتمام تمام نموده نگذارند، که دالی بر زمین افتد،

انبه[۵] در دکن از دو جا بدرگاه مرسل میشود، برهان پور و دولت آباد، انچه در برهانپور و مضافاتِ آں قابلِ ارسال است، محمد طاهر با حتیاط میفرستد و انبِ دولت آباد و حوالیٔ آں از پیشِ ایں مخلص بدرگاه میرود، وانبِ برهان پور را بدولت آباد آوردن و از آنجا روانهٔ حضور ساختن چه گنجائش دارد، بعد ازیں حسب الحکم مقرر نموده خواهد شد که برآں پارچهٔ کاغذ که همیشه با دالی میفرستندی نوشته باشند که انب کجاست،

مهربانِ من! در اهتمام و احتیاط کوتاهی نرفته و نخواهد رفت، چیزے که بصرفِ خاصهٔ قبله و کعبهٔ حقیقی

---

[۱] ب بخشیده، [۲] ب انبه [۳] ب بر چِتهے، [۴] ش انب،

خواہد رسید، مساہلت غفلت، درار سالِ آں چہ امکان خواہد داشت، دیگر کار بعنایت است،

از خوبیٔ ہواے دارالخلافہ مرقوم بود، الحمد للہ کہ ہواے آنجا موافقِ خواہشِ اعلیٰحضرت است، ہموارہ چنیں باد، تابستانِ اینجا بخلافِ سابق بشدت است، و ہواے دولت آباد بسیار گرم شدہ، بالفعل بے خس خانہ نمی تواں بود، زیادہ چہ تصدیع دہد، ایام رافت بماناد،

۲۱
۱۵۳

مخلصِ دعاگو، پس از تقدیم مراسم اخلاص معروض می دارد، کہ پیش ازیں حقیقتِ کمیٔ بارانِ ولایت بالاگھات و کن رابخدمتِ قدسی مرتبت عرضہ داشت نمودہ بود، دریں ولا بمحض کرمِ الٰہی ویمنِ توجہ پیر و مرشدِ حقیقی از ابتداے بست و ہفتم رمضان مبارک شروع در بارش شدہ تا امروز کہ یازدہم شوال است شب و روز کم و بیش می بارد، و ہوا بغایت خوب[1] شدہ بے قبا و نیمہ آستین نمی تواں بود،

ایامِ تشریفِ[2] عید بر آں صاحبِ مہربان مبارک و خجستہ باد حق تعالیٰ آں مشفقِ تمام عطوفت را فراوان سال کامیاب داراد،

۲۲
۱۵۴

بعد اداے مراسم اخلاص معروض می دارد، کہ از نوشتۂ وکیلِ دربارِ جہان مدار چنیں ظاہر شد کہ اعلیٰحضرت ظلِ الٰہی کہ جانہاے مریدان و بندگان فداے خاکپاے ایشان است، درہمیں ایام روزے در شکار گاہِ خاص از اسپ جدا شدہ بودند، و چوں حفظ و حمایتِ ایزدی شاملِ حالِ آں ذاتِ مقدس است، بخیر گذشت، از استماعِ ایں مقدمہ خدا گواہ است کہ بریں مرید فدوی خانہ زادِ درگاہ چہ گذشتہ[3]، الحمد للہ تعالیٰ کہ چشم زخمی روے نداد، و بطالعِ مریداں آسیبے بوجودِ فائض الجودِ اشرف کہ واسطۂ انتظامِ عالمیان است، نرسید، یک ہزار مہر کہ ایں مرید برسمِ تصدق ارسال داشتہ و دو ہزار روپیہ کہ محمد سلطان فرستادہ از توجہ آں صاحبِ مہربان بعرض

---

[1] ب خنک [2] ب شریف، [3] ب گشتہ،

والا خواہد رسید،

۲۳
۱۵۵

برادرِ مشتاق بعد گذارشِ مراسمِ اخلاص معروض میدارد، کہ التفات نامۂ گرامی کہ دریں ولا از روے شفقت مرسل گردیدہ بود، در خوشترین وقت مسرتِ وصول بخشیدہ، بہجت افزاے خاطرِ آرزومند گشت، از دیر رسیدنِ عرائضِ ایں مخلص ایماسے شدہ،

مشفقِ من! چوں از کثرتِ اشتغالِ خدماتِ بادشاہی فرصتِ ایں نیست کہ بچیزہاے دیگر تواں پرداخت، کوتاہی کہ در ارسالِ عرائض رفتہ ازیں رہگذر خواہد بود، بحمد اللہ تعالیٰ کہ در اخلاص فتورے نیست و ہمہ وقت بیادِ ایشاں خاطرِ مشتاق را تسلی میدہد، کہ ہمیں وتیرہ و شیوہ یادآوری بظہور می رسیدہ باشد، زیادہ اطناب نرفت،

۲۴
۱۵۶

مخلصِ خیرخواہ، وظائفِ عقیدت بجاآوردہ، معروض میدارد، کہ چوں دریں ولا حسام الدین خاں کہ بندۂ آباداں کارسزاوارِ تربیت و مرحمتِ درگاہِ جہاں پناہ است، مرتضیٰ قلی پسرِ خود راکہ خانہ زاد و کارآمدنی است وخالی از جوہرِ قابلیت نیست، باعتمادِ عنایتِ علیہ کہ دربارۂ او بظہور رسیدہ، بحضورِ اقدس روانہ داشتہ، اگر پرتوِ لطف و مرحمت براحوالِ او بیفتد موجبِ سرفرازئ خانِ مومی الیہ و بسیار بموقع خواہد بود،

زیادہ عمر و دولتِ آں مشفقِ مہربان مطلوب است، سایۂ عنایت مستدام باد،

۲۵
۱۵۷

مارا چو پیش روزگار فراموش کردۂ   آیا شکایت از تو کنم یا ز روزگار

خیراندیشِ حقیقی[۲]، مراسمِ اخلاص و اختصاص بجاآوردہ، بعرضِ میرساند، مدتے شد کہ از گلزارِ ہمیشہ بہارِ

---

[۱] ع ۔ مارا چہ روزگار فراموش کردۂ   آیا شکایت از تو کنم با از روزگار،

[۲] ع حقیقی، ع ۃ ب روانہ،

التفات نسیمے نور زیدہ، واز گلشن عطوفت بوے بمشام جان آرزومند نرسیدہ، دراہ ورود عنایت ناجات نوعے مسدود شدہ کہ از جملہ چندیں عرائض بجواب یکے هم[1] خوش وقت نگشتہ، سبب ایں ہمہ بے عنایتی چہ خواہد بود، ایں خیر خواہ پے بتقصیر خود نمی برد، و باعتقاد خویش در طریق اخلاص کوتاہی ندارد، لیکن اگر بحسب بشریت خطاے سرزدہ باشد از روے مہربانی بر آں آگاہ سازند، تا عذر خواہی نمودہ دیگر چناں نہ کند،

از عنایت آں صاحب قدرداں عجب است، کہ مخلص صادق خودرا کہ خوکردۂ التفات ایشان است بیک بار چنیں از خاطر عاطر فرو گذاشتہ بجواب عرائض خوش وقت نفرمایند، التماس آن است کہ پرتو توجہ خاص دریغ نداشتہ، زیادہ بریں روا دار فراموشی نگردند، گستاخی از حد می گذرد، ایام عطوفت بماناد،

۲۶ / ۱۵۸

بعد تمہید قواعد اختصاص معروض میدارد، کہ عنایت نامہ کہ مصحوب محمد تقی نام سوداگر کہ براے سرانجام اسباب فرمایش بہ برہان پور و جھلی تین از گرامی خدمت رخصت شدہ مرسل بود، مسرت وصول بخشید، بر آں مشفق پوشیدہ نماند، کہ اگر مقصود از فرستادن موی الیہ آن است کہ او بامداد متصدیان ایں جانب در برہان پور کارخانہ برپا کند، ہر چند ایں خیر اندیش را دریں باب مضائقہ نیست، اما دست بہم نخواہد داد، چہ از پیشگاہ خلافت مکرر قدغن شدہ کہ در برہان پور غیر کارخانہ بادشاہی و یکے و کارخانۂ دیگر نباشد، چنانچہ کارخانہ بھائی مراد بخش را کہ در آنجا بود پیش ازیں بمدتے برطرف ساختہ اند، و کارگراں را بردہ،

و چوں داروغہ کارخانۂ سرکار والا کہ خدمت واقعہ نویسیٔ برہان پور نیز باو دست مرد یکی است، در صورت کہ بجہت سرانجام اسباب فرمایش ایشاں از کارخانۂ خود جمعے کارگراں جدا نمودہ شود، کہ بمعرفت فرستادۂ ایشاں اسباب ترقی[2] و اتمام سازند یقین کہ او ایں معنی را داخل واقعہ خواہد نمود، و شاید طبع مقدس را خوش نیاید، و اگر مطلب آں باشد کہ موافق پوشاک خاصۂ آں صاحب ہر سال سرانجام یابد، دریں صورت تفصیل

---

[1] س: "ہم" محذوف، [2] س: فرنی ق: ترقی،

ملبوس یک سالہ کاربرہان پور نوشتہ ارسال دارند تا در کارخانۂ ایں جانب رو براہ می شدہ باشد اگر بہ پیش عرش قبول افتد زہے منت والا بہر طریق کہ خواہند حساب کنند،

حسب الالتماس محمد تقی مذکور نشانے در باب امداد و اعانت او بحاجب گل کندہ نوشتہ شد لیکن چوں تفصیل فرمائش را باخود دنیاوردہ وسوداگر است، احتمال است، کہ در ملکِ بیگانہ بتقریبِ فرمائشِ سرکار آں مشفقہ دستگاہ بے قرار دہد، اگر تفصیلِ اسبابِ مہلی تپن نیز بفرستد، مناسب خواہد بود،

زیادہ متصدع نگشت، ایامِ التفات بماناد،

۲۷
۱۵۹

خیر اندیشِ آرزومند بعد اظہار اشتیاق، معروض میدارد، کہ بر خاطرِ عطوفت مآثر پوشیدہ نخواہد بود، کہ دریں مدت کہ اعلیٰ حضرت از غایتِ عنایت ایں مرید فدوی را بمنصبِ امتیاز بخشیدہ اند، بہر خدمتے کہ از پیشگاہِ خلافت مامور شدہ، بقدرِ امکان و استقلال آں را بتقدیم رسانیدہ، بہیچ باب، کوتاہی نہ نمودہ، اطاعت و بندگی پیر و مرشد حقیقی را سعادتِ خویش دانستہ، در جمیع کارہا نظر بر استرضاے خاطرِ مقدس داشتہ می داند کہ دریں وقت چہ تقصیر و خطا ازیں مرید سر زدہ کہ امورے کہ لائق بحالِ صدقِ ارادت و بندگی نیست و موجبِ خفت و عدم اعتبار دور و نزدیک است، بظہور میرسد،

اول مقدمۂ قلعۂ اسیر کہ قبل ازیں بایں مرید مرحمت شدہ بود، و بعد ازاں بہمان دستور بہ بھائی مراد بخش عنایت شد و ایں مرتبہ نیز بایں فدوی لطف فرمودہ، ثانی الحال کہ آں عنایت نمایاں بر ہمہ کس آشکار گشت حکم شدہ کہ قلعہ دار ایں مرید آنجا نرود، و سبب آں ہیچ ظاہر نشد، اگر بواسطۂ قبول نہ کردن نسبت است، خود چہ گنجائش دارد، زیرا کہ در حضورِ اعلیٰ حضرت ہرگاہ ایں مقدمہ بمیان می آمد، میفرمودند، کہ اگر آں مرید خواہد و راضی باشد بکند، و چوں از رہگذرِ بعض چیزہا خواہشِ ایں معنی نبودہ، نسبت، حقیقتِ واقع معروض می شد، اگر

ل ب اعتبار پیش ۲ ع اعتبار در پیش ۳ ت و ب دریں مرتبہ ۴ ع سبب ۵ ب و ت می محذوف و آید ۶ ع واقعی،

پیر و مرشد حقیقی حکم جزم میکردند، هر چند بمقتضاے معدلت، درین قسم امور برادانی بنده جبر نفرموده اند این مرید چاره نداشت، و اگر ازین فدوی امرے که خلاف رضاجوئی و منافی اعتماد باشد بخاطر اقدس راه یافته، زہے خسارت و ندامت و کم طالعی این مرید که باوجود آنکه مدت بست سال[1] صرف خدمت و بندگی نموده، در طریق عقیدت بجان و مال مضائقه نکرده، ہنوز برابر برادرزاده بهمال[2] ہم شایان اعتماد نیست، و قبله و ولی نعمت او را چنیں تصور می فرمایند و اگر سبب آں تقصیرے دیگر است از راه ارشاد بران آگہی باید تا متنبه گشته عذر خواه شود و من بعد ارتکاب آں ننماید،

دیگر آنکه درین دلا دادا بھائی جیو که مهربانی سرشار خاص ایشاں که برین[3] مرید حضرت دارند بر ضمیر منیر پیر دستگیر ہویداست، ملا شوقی نام ملازم خود را برائے رسانیدن بعض بشارات و قبول ملتمسات حاکم بیجاپور که باعث خیرگی و جرأت او و امثال اوست بآنجا[4] فرستاده اند،

مشفقه من! اگرچه این فدوی ہرگز خود را داخل مریداں و بندہا شمرده دیگر غلامی دعویٰ ندارد، بہر وضع که وارند خرسند است، لیکن از آنجا که از دولت اعلیٰ حضرت عمرے بعزت و ناموس گذرانیده و درہمیں ولایت مدتے باستقلال بسر برده، و درین ولا نیز پیر و مرشد حقیقی بے خواہش و اظہار این مرید بمحض تفضل ایالت این ملک را باین مخلص مرحمت فرموده اند، ظہور این امور خلاف مرید پروری و بنده نوازی و سبب خفت و اہانت و عدم استقامت حال فدویان است، بگرداب حیرت افتاده نمی داند که آیا درباره این عقیدت سرشت که بعد ایزد جان آفرین عز شانه غیر از ذات والاصفات قبله و کعبه خود دینائے ندارد، مرکوز خاطر مقدس چیست، اگر بواسطه رعایت خاطرے یا مصلحتے، مرضی طبع مبارک چنان است، که از جمله مریداں این فدوی بالفعل بے بیرتی زندگانی نموده آخر کار بطریق نامناسب ضائع شود، از اطاعت گریزے نیست، ع

---

[1] ق: بیس سال [2] ق: مہتمل، ب: بہتمل،

[3] ق: ایشاں بر حال این مرید بر ضمیر، [4] ق: بآنجا محذوف،

ہر چہ رود بر سرم چوں تو پسندی رواست

حسبنا[1] اللہ ونعم الوکیل،

اما چوں بدیں آئین زیستن و مردن دشوار است و لطفے ندارد، و برائے امورِ فانیِ[2] ناپایدار در رنج و آزار نمی تواں بود، و خود را بدستِ دیگرے نمی تواں سپرد، ہماں بہتر کہ بحکمِ اعلیحضرت کہ سر و جانِ مریداں فدائے رضائے ایشاں است، از تنگِ[3] چنیں حیات وارہد، تا مصلحتِ ملکی فوت نشود، و خاطرہا ازیں فکر بیاساید[4]،

ایں مرید پیش ازیں بدہ سال ایں معنی را دریافتہ و خود را مخلِ مطلب دانستہ استعفاء نمودہ بود، ثانی الحال محض بجہتِ خوشنودیِ پیر و مرشدِ حقیقی کہ اہم مقاصدِ ایں فدوی است، بایں وضع تن در دادہ، کشید[5] آنچہ کشید، بایستے ہماں وقت معاف میفرمودند[6]، تا گوشۂ اختیار نمودہ غبارِ خاطرِ کسے نمی شد، و بایں کشمکش نمی افتاد، الحال نیز تدبیرِ ایں کار وابستہ برائے صواب نمائے اعلیحضرت است، و آنچہ صلاحِ حال و مآلِ ایں مرید باشد صریح بفرمایند، تا بر مرضیِ مقدس آگاہ گشتہ دراں بکوشد،

ازیں ہمہ تازہ تر طلبیِ ملک حسین است، بدرگاہِ جہاں پناہ و عنایتِ منصب باو، و جمعے دیگر کہ باسم نوکریِ ایں مرید باو رفیق شدہ اند،

ہر چند او خانہ زادِ اعلیحضرت است و ایں مرید او را برائے کارِ حضرت تربیت کردہ و جمعیتے کہ دارد بجہتِ تقدیمِ خدماتِ بادشاہی است، لیکن ہرگاہ ایں راہ[7] وا شود، و تابینانِ ایں فدوی از نوکری جدا شدہ بہ بندگیِ درگاہِ معلی[8] سرفراز گردند[9]، و مناصب زیادہ از حالتِ خود بیابند، معلوم است کہ کسے پیش ایں مرید[10] نخواہد ماند، و بعد از آنکہ[11] ایں جماعت کہ در مدتِ بست سال فراہم آمدہ اند، بایں طریق متفرق شوند، از عہدۂ خدمات

---

[1] ع حسبی، [2] ت خانہ، ب فانیہ، [3] ع تنگ، [4] ع بیاساید، [5] ع کند آنچہ کند،

[6] ع می فرمود، [7] ت "ایں راہ" محذوف،

[8] ع درگاہ والا، [9] ع گردید [10] ب نخواہد ماند، [11] ت بعد آنکہ،

چگونه تواں برآمد، اگر مصلحتے درین است حکمِ اعلیٰ صادر گردد، تا جمع نوکرانِ کارآمدنی را بطیبِ خاطر روانهٔ حضورِ پُرنور ساخته آمادهٔ حصولِ مطلبِ عزیزاں باشد، واگر اعلیٰ حضرت بمقتضاے عطوفت هنوز ایں مرید را از درجهٔ اعتبار نیداخته اند وحقوقِ فرمانبرداری وخدمت گاریٔ چند ساله او را منظور داشته، در سلکِ غلامانِ منظور فرمایند، تجویزِ ایں امور چرا است، دلِ شکسته مجروحِ ایں مرید را بمرہمِ عنایت نوعے مداوا کنند که از قرارِ واقع بخدماتِ مرجوعه پرداخته، از بازخواست وانفعال ایمن تواند بود، وهرگاه در حضرتِ الٰهی طاعت وبندگی بندها ضائع نباشد در درگاهِ حضرتِ ظلِ الٰهی که متخلص[۱] باخلاقِ مالکِ علی الاطلاق اند، چگونه ضائع خواهد بود، وانچه آفریدگارِ جهاں بر عبادِ خود روا نه دارد، ایشاں برسرِ مریداں وبندها چه ساں خواهند پسندید،

توقع که آں مشفقِ مهربان ایں مراتب را درخلوت بمسامعِ جاه وجلال رسانیده هرانچه از زبانِ الهام بیان شنوند، اطلاع دهند، تا از بحرِ حیرت بکنار[۲] آمده، درخواستِ عفوِ تقصیراتِ خود نماید زیاده متصدع نگشت ایامِ مهربانی باناد،

۲۸
۱۶۰

مخلص خیراندیش معروض میدارد، عنایت نامهٔ گرامی که حسب الحکم الاقدس درجواب عریضهٔ ایں نیازمند درگاهِ بے نیاز که مشتمل بود بر شرح برخے از احوالِ خود واستفسارِ سبب وقوعِ بعض مقدمات که آں بر قانونِ سابق نگارش یافته بود، پرتوِ وصول انداخت، انچه درباب[۳] بر زبانِ قدسی بیان گذشته واضح گشت، مشفقِ من! درراهِ اعلحضرت بجان مضائقه نمی کند، اما هرگاه در برابرِ قلعه اسیر که پارچهٔ کوهی بیش نیست وبندهٔ التماس آں نه کرده،

---

[۱] س - مطابق"،

[۲] ع بکنار آید ودر درخواست،

[۳] یہ خط ان تمام نسخوں میں جنکو میں نے دیکھا ہے، ایک بیک یہیں پر ختم ہو جاتا ہے،

۲۹
۱۶۱

آفریدگار جہاں عز اسمہٗ، آں مشفقہٗ مہربان را دریں حادثۂ عظیم صبرِ جمیل فرمودہ اجرِ جزئیل کرامت کناد،
چہ نگاشتہ آید وکجا بنگارش گنجد، کہ ازیں قضیۂ ناگزیر بر خاطرِ غمگین چہ می گذرد، قلم راچہ یارا کہ ازیں دردِ جگر گداز حرفے
نگارد، وزباں راکجا طاقت کہ ازیں المِ شکیب ربا برگذارد، تصورِ غم واندوہِ آں صاحبہ، دلِ بیتاب را بیشتر بر رقت
واضطراب می آرد، امّا با تقدیرِ ایزدی وقضائے آسمانی جز بے چارگی وتسلیم چارہ نیست، کُلُّ مَن علیہا فانٍ ویبقیٰ
وجہ ربک ذو الجلال والاکرام، بہمہ حال ایں ہمہ دردِ شرمسار رابزودی انشاء اللہ تعالیٰ رسیدہ دانند، یقین کہ
نسبت بہ تعزیت دارانِ اعلیٰحضرت خصوص اکبرابادی محل تسلیہ کہ باید، می کردہ باشند،

مہربانِ من! چیزے کہ دریں وقت بکارِ آنحضرت می آید، رسانیدنِ ثوابِ تلاوتِ قرانِ مجید وخیرات
مستحقان است، دریں باب نہایت سعی نمایند وثواب آں را بروحِ مطہرِ آں حضرت ہدیہ بگذرانند وایں گناہگار
نیز دریں کار است، امید کہ شرفِ قبول یابد،

لہ منقول از رقعات حمید الدین خاں، مملوکہ خانصاحب ظفر حسن خاں صاحب   یہ خط اورنگ زیب نے شاہجہاں کی
وفات پر لکھا ہے،

بنام شاهزاده محمد شجاع بهادر

۱ / ۱۶۲

بعد گذارشِ مراسمِ مخالصت[1] و موالات معروض میدارد، که دریں چند گاه دو عریضة الاخلاص مشتمل بر برخے از مطالب که بمقتضاے وقت اخبار و استخبار از آں لازم می نمود، بگرامی خدمت نگاشته از راهِ اکبرآباد ارسال داشته لیکن چوں بر امنیتِ طرق اعتمادے نیست و مع هذا از اخبارِ تازه معلوم شد، که صورتِ معاملاتِ دربارِ جهاں مدار برنگے که نباید برآمده، کار و بارِ آنجا دگرگون است، بنا براں نقلِ عریضهٔ دوئمیں را[2] از آں دو عریضه[3] و عرضه داشتے با دیگر مقدمات نوشته مصحوبِ جلوداران برادرِ عزیز بادشاهزادهٔ محمد مراد بخش که عریضهٔ ایشاں را از راهِ اودیسه بخدمتِ والامنزلت می برد[4] ند، روانه نمود، تا براں مراتب اطلاع حاصل شود، امید از اشفاقِ صمیمی آں[5] است که ایں مخلصِ بے ریا را بزودی[6] از پیش نهادِ خاطر و قصد و عزیمتے که در آئینهٔ ضمیرِ منیر پرتوِ صواب انداخته باشد آگاه فرمایند، که نظر باں نموده بسر انجامِ لوازمِ امرے که فرصت و تاخیر در تمشیتِ آں خلافِ مصلحت و منافیِ معهود است بپردازد، تا موادِ استقلال و اقتدارِ آں طرف بیفزوده و[7] خاطرِ خاص و عام بباطل میل نکرده توجه مبذول داشته آید. پیدا است که آں مشفق مهربان دریں باب آنچه اندیشیده باشند، اصوب و اصلح خواهد بود، از مضمونِ عنایت نامه که به برادرِ عزیز مرقوم خواهد گشت، ایں خیرخواه خلق الله[8] را نیز اطلاع دهند تا فهمیده مطابقِ آں بنویسد، و تاکید نمائید

صاحبِ من! اگر دریں وقت یک[9] آدمِ فهمیده از جانبین بعنوانِ سفارت[10] و وکالت مقرر شود

---

[1] س مخالفت [2] ع "را" محذوف [3] ع از آں دو عرضداشت با دیگر، [4] ب می روند، [5] س و ب "آں" محذوف

[6] ع "بزودی" محذوف، [7] ع "و" محذوف، [8] ع "الله" محذوف [9] "یک" محذوف،

[10] ع تجارت و وکالت،

و نوشتها خواه[1] بداک چوکی ازین جا بسرحد[2] او دلیسه مردم خیراندیش و از آنجا[3] تاراج محل[4] متصدیان سرکار برادر[5] نامدار سرانجام نمایند، یا بقاصدان و سواران که[6] جلد بیایند، و تردد[7] در پیش رفت مطلب بغایت دخیل است و بر تقدیرے که این معنی صورت تجویز بیابد[8]، از فرستادهاے این نیازمند سیادت مآب میر شاه را در خدمت کثیر الموهبت نگاهدارند، و جواب این عریضه را[9] مصحوب یکے[10] از همراهان، و با ملازم سرکار عالی که اینجا خواهد بود، بفرستند، و دیگر هرچه رائے گرامی اقتضا فرماید عین صواب است، ایام شفقت بماناد،

۲
۱۶۴

صاحب مشفق مهربان سلامت! درین ولا برادر عزیز بجان برابر از راه یک جهتی و یگانگی مطلبے چند باین جانب نوشته استدعاے جواب نموده بودند[11]، و این خیرخواه را آنچه در هر باب بخاطر رسید بآں کامگار نامدار نگاشته مصحوب ملازم ایشان ارسال داشت، لیکن چوں کیفیت این[12] مراتب را گرامی خدمت معروض داشتن لازم می نمود، بنابران صورت سوال و جواب را مفصلاً بمسامع علیه[13] میرساند تا بعد[14] اطلاع بران اگر نوشتهٔ این مخلص پسند طبع شریف گردد، فبها، و الا آنچه بخاطر عاطر پرتو صواب اندازد، قلمی فرمایند، که مطابق این[15] مقرر داشته ایشان را نیز بران آگاه سازد،

اولاً مرقوم بود، که مخالف را فرصت نباید داد[16]، که بخود بپردازد، چه اگر مردم باو بگروند و استقلالے که هرگز نصیبش مبادا پیدا کند، تدبیر کار[17] او دشوار خواهد شد، پس برین تقدیر متوجه دفع فتنهٔ او گردیده ساعت نهضت آں طرف را مقرر باید ساخت، و همدیگر را[18] ازان اطلاع باید داد، و سطے مراحل بنمطے قرار گیرد، که در یک وقت از هر سه جانب[19] بمکان مقرر رسیده شود، و اگر این حرکت بالفعل مناسب نباشد، وجه آن[20] بایشان

---

[1] خواه" محذوف [2] ع تا سرحد، [3] ع ازینجا [4] ع رابع محل [5] ت و ب برادر" محذوف [6] ع تا [7] ع برود، [8] ع نیابد [9] ع "را" محذوف [10] ع "یکے" محذوف [11] ع نموده بود، [12] ع آں [13] ع عالی، [14] ع "تا" محذوف، [15] ع آں [16] ع دارد [17] ع "او" محذوف [18] ع "ازان" محذوف [19] ع سه طرف [20] ع "آں" محذوف،

نوشته آید[1]۔

در جواب نگارش یافت که "آنچه برادرِ عزیز درین باب[2] اندیشیده اند، مستحسن و پسندیده است و ما نیز برآنیم که تا مخالف خود را جمع نه کرده، با او باید پرداخت، اما چون خبرِ وقوعهٔ ناگزیر تا حال[3] نرسیده، و روز بروز آثارِ صحت ظاهر میشود، از جاے خویش حرکت کردن و باظهارِ بعض مراتب پرداختن مناسب نمی نماید، بلکه آن گرامی برادر نیز بایستے پیش ازین[4] استفسارِ تحقیقِ اخبار غبارِ شورش نمی انگیختند و لشکر را بصوبِ سورت نمی دوانیدند و قلعهٔ آنجا را محاصره نمی نمودند[5]. اکنون که کار بجاے که نبایست برسد رسید، بزودی از استخلاصِ آن حصن خاطر جمع سازند، تا جمعیتے[6] که فراهم آورده اند، در رکابِ ایشان باشد[7]. بعد ازانکه اراده توجه مصمم گردد، از تاریخ ساعت اطلاع داده خواهد شد۔

ثانیاً قلمی شده بود، که چون از نوشته جاتِ وکیل هویدا گشته که قصدِ مخالف آن است که یکچندے براے مصلحت معترضِ حالِ اخوان[8] نگردیده، از راهِ محبت و دوستی درآید، اگر احیاناً نوشته مشتمل برایں معنی ازاں جانب برسد، در برابرِ آن چه باید نوشت؟

جوابِ این مقدمه بدین عنوان مرقوم شد که "اگرچه این قسم گفتگوها اعتماد را شایاں نیست، والحال که آں عزیز[9] بجاں برابر پرده از روے کار برداشته اند، اظهارِ ملائمت ازاں طرف نسبت بایشاں متصور نه، لیکن بر تقدیرے که چنیں نوشته بیاید، سر رشتهٔ رفق و مدارا را از دست نداده[10] و حرفے[11] چند که موجبِ غفلتِ معاند[12] تواند بود، در جواب نگاشتن و دیدن[13] افسانهٔ شیریں او را بخوابِ خرگوش داشتن انسب[14] و اولیٰ است و بعزمِ معهود نقصانے ندارد"۔

---

۱ ع "عزیز" محذوف، س "درین باب" محذوف ۲ س "او" محذوف ۳ ع هنوز ۴ ع از استفسار
۵ ع نمی کردند ۶ ع جمع ۷ ع شد ۸ ع "اخوان" محذوف ۹ ع آں برادرِ عزیز پرده، ۱۰ س ندادن
۱۱ ب چیزے ۱۲ ب معاذاں و ع موجب غفلت معاند باشد، ۱۳ ع به افسانه ۱۴ ع "انسب و" محذوف،

وثانیاً مکتوب بود کہ از جملہ قرار دادہاے آں وقت یکے آن است کہ: اگر مخالف با یکے از برادراں بمقام پرخاش درآید، و دوئی دیگر مدد و معاون او[1] بودہ نگذارند کہ ارادۂ فاسد او بفعل تواند آمد، و بر تقدیر وقوعِ ایں قصہ[2] صورتِ اعانت چیست، و بچہ نہج از ہمد گر خبر[3] تواں گرفت؟"

در جواب نگاشتہ شد کہ قرار داد ہماں است کہ بود، انشاء اللہ تعالیٰ فتورے بداں راہ نخواہد یافت، اگر مخالفِ بے دین قصدِ آں طرف کند، ایں نیازمند بے توقف برہان پور رسیدہ، متوجہ پیش خواہد شد، واز اں جانب صاحب مشفقِ مہربان عزیمتِ[4] سمت پٹنہ خواہند فرمود، تا قدوۃ الملاحدہ با تمامی جمعیتِ تفرقہ قرینِ خود نتواند[5] بیک طرف پرداخت. و ہمچنیں اگر بجانبِ دیگر روے او بار آورد[6]، باید بعنوان ارکانِ ثبات و قرارِ او متزلزل باید ساخت؟

ایں بود تفصیلِ سوال و جوابے کہ بمیاں آمدہ، امید کہ ایں مراتب را بہ خاطرِ گرامی آوردہ ہر چہ زود تر از مقتضیاتِ راے صواب نما، اعلام فرمایند، زیادہ چہ تصدیع دہد،

۳
۱۶۴

مخلصِ خیر اندیش، بعد از گذارشِ مراسمِ اخلاص معروض میدارد، کہ انچہ از روے صدقِ موالات ایں نیازمند را نظر باخبارے کہ مسموع شدہ بود بایستے بگرامی خدمت نوشت، قبل ازیں متواتر[7] معروض داشتہ بود[8]، وہرچہ دریں ولا ظاہر گردید، بریں منوال است، کہ اعلحضرت فی الجملہ صحتے یافتہ درفکرِ عدو اللہ اند[9]، واز انجا کہ تا حال صورتِ عزم و ارادۂ آں مشفق مہربان معلوم نگشت، وجوابِ عرائض نرسیدہ ومجدداً از تو[10] تجارتیانِ وکیل دربار سمتِ وضوح گرفت دکہ، چوں مذکورِ تو[11] منگیر درمیان است، ملحد زادہ خود را با جے[12] سنگھ و ستر سال

---

[1] ع روے [2] س "او" محذوف، [3] ع متصبہ، [4] ع خیر،
[5] عزیمت تنبیہ فرمائند، [6] ع تواند، [7] ع آرد، [8] ب متواتر محذوف، [9] س "بود" محذوف
[10] س "و" محذوف، [11] ب منگیر [12] س "حیلہ"

و دیگر مردم بصوب الہ آباد و پتنہ تعین مینمایند، و صوبۂ گجرات را از برادر عزیز تغیر کردہ کسے را کہ می خواہند داد بفرستند، و خبر است کہ مہابتخاں و قاسم خاں را باں طرف تعین میکنند، بنابراں بتازگی متصدع میگردد کہ ہر گاہ کیفیت معاملات بریں نہج بودہ باشد پیش نہاد خاطر چیست، و تدبیر ایں کار کہ روے دادہ چہ قسم اندیشیدہ اند و ایں نیاز مند اگرچہ بے صلاح و صواب دید ایشاں قدم پیش نمی تواند گذاشت چہ باید کرد، برتقدیرے کہ تغیر صوبۂ گجرات بوقوع نیاید، ملحد زادۂ کلاں با جسونت سنگھ و جمعے کثیر کہ قرار دادہ اند، بمالوہ بیاید،

و خود در ایام اشتداد مرض میفرمودند، کہ ہمیں میخواہیم کہ یک مرتبہ صحبت یافتہ خاطر خلیفہ[1] محمود[2] را از بندوبست ملک بہ واقعی جمع سازیم، تا معاملات بجاے کہ نباید نرسید[3]،

مصلحت چیست، امید کہ ہرچہ زودتر جواب ایں مراتب را عنایت فرمودہ قلمی نمایند، و از وجہ قصد و مافی الضمیر نیز آگہی بخشند، تا پیش از فوت فرصت و گذشتن وقت آنچہ صلاح باشد بعمل آید،

۴
۱۶۵

فرمان آنحضرت (شاہجہاں)... باقدری تحفہ... مصحوب محمد میرک گرز بردار از پیشگاہ خلافت نزد اورنگ (شاہ شجاع) فرستادند و باو (شجاع) نوشتہ بودند کہ[4]

"چوں ہموارہ خواہش ایں صوبہ داشتید، بالفعل آں را با ولایت بنگالہ متصرف شدہ بجمعیت خاطر و فراغ بال روزے چند بنظم و پرداخت آں صوبہ و جبر اختلال احوال خود پردازید، تا آنکہ جنود قاہرہ از تعاقب دارا بے شکوہ و کفایت مہم او فارغ شدہ، بمستقر اورنگ حشمت مراجعت کنند، دراں وقت مطالب و مدعیات دیگر کہ داشتہ باشید در حصول آں نیز خواہیم کوشید و چنانچہ آئین اخوت و مقتضاے فتوت است، در ہیچ چیز از مراتب ملک و مال مضائقہ نخواہیم نمود"،

[1] ب "کہ" محذوف [2] س خلیفہ محمود [3] س نباید نرسیدہ [4] منقول از عالمگیر نامہ جلد ا ص ۲۲۳

۵/۱۶۶

سلطنت[1] وابہت پناہ، حشمت وشوکت دستگاہ، فارسِ مضمارِ شہامت، مشیدِ ارکانِ شجاعت، موسّسِ بنیانِ بسالت، مسند نشینِ محفلِ عز واقبال، صدر آرائے بارگاہِ جاہ وجلال، اخوی مکرم شاہ شجاع پیوستہ زینت بخشِ سریرِ عزت باشند،

از مشتاق منداورنگ زیب بعد فراواں نیازات مطالعہ نمایند کہ ایں کس را از ابتدائے صبحِ شعور کہ تا حال کہ مبادیٔ قرنِ ثانی است غیر از رعایتِ ملہوفاں وحمایتِ مظلوماں واتباعِ شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلّم امرے دیگر بخاطر مخطور نگشتہ ازیں نیتِ حق طویت بہرجا کہ روی آوردہ بتائیداتِ غیبی واستمدادات (؟) لاریبی فتح واقبال بطریقِ استعجال استقبال نمودہ خصوصاً ملکِ دکن کہ ہندوستانِ دیگر است، (؟) مقر چندیں سلاطینِ عالی قدر وحکامِ والا مقدار بودہ بعنایتِ الٰہی در اندک زمان آں ملکِ وسیع در حیطۂ تصرف آوردہ بخطابِ انا جعلناک فی الارض خلیفہ خطبہ بنامِ خود خواندہ مزین ساخت بسوائے آں راجہائے دیگر کہ در کنارِ دریائے شور می ماندہ اند وامکنۂ صعب خود را حصنِ حصین خیال کردہ تا حدے از حکامِ دکن کلاہِ انقیاد فرو نہ کردہ بودند واز زمانِ طلوعِ نیرِ اسلام تا الآن احدے از سلاطینِ کشور کشا وخواقینِ فرماں روا پیرامونِ حصارِ ایشاں نگردیدہ بود، بمؤیداتِ دینِ محمدی وشریعتِ احمدی کنائس وصوامع اینہا مساجد ومشاعرِ اہلِ ایمان گردید،

چوں تعدادِ نعماتِ الٰہی داستانِ دراز دارد پس ہماں بہتر کہ عنانِ بیاں از آں روتافتہ بعذر پردازد کہ چوں ملکِ دکن وکلید حصار و خزائنِ آں دیار اللہ تعالیٰ بدستِ خازنِ ما سپرد، بیشتر حاجتِ ملک گیری نماند ہم دریں اثنا بیماریٔ بادشاہِ ہفت کشور حادث شد، دارا شکوہ از دہم، طرف راہ ہا مسدود وکلا را محبوس ساختہ افرادِ کائنات را مظنۂ خبرِ اندوہ اثرِ انتقالِ بادشاہ افتاد، چنانچہ بادولت خود ہم بریں مظنہ بے ملاحظۂ دیدۂ دوربیں خطبہ

[1] یہ خط کتب خانہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے ایک قلمی نسخہ میں جو رقعاتِ عالمگیری کے نام سے ہے، موجود ہے
اس کے علاوہ کسی مجموعہ میں نظر سے نہیں گذرا، اس کا نمبر ۳۷/۳۲۵ ہے۔

خوانده اند و سکہ رائج کردہ بدعویٔ تخت و تاج بصوب دار الخلافہ حضرت دہلی فضیلت (نہضت) فرمودہ بودچوں درراہ مقابلہ بغنیم افتادہ از فریب الہ وردی خاں لاخیر فی عہد ولا فی نشرہٖ تمامی خلق اللہ را از دست گنواراں خراب ساختہ ہر چند سپاہ گری و مردانگی شمارا تقصیرے نشد اما ع

بہ تنہا چہ برخیزد از یک سوار،

بموجب لاچار از بہادر پور معاودت فرمودہ اند و سلیمان شکوہ باندک عساکر فتح مآثر خیرہ شدہ تا مونگیر واپس کردہ شمارا خدا تعالیٰ انجا امنیت نہ بخشیدہ کہ استقامت گیرید، قلعہ را گذاشتہ براہ محل مراجعت فرمودہ اید،

چوں خبر وحشت اثر ہزیمت و پس شدن امرائے شما من سید از جہت مکافات آں از دار الخلافہ بیجاپور کہ از اگرہ مقاصایہ مقصد کردہ دار و علم ہمت برپا کردہ با جمعیت یک لک سوار از مردان کارگذار معرکہ آزمودہ بایلغار قطع منازل وطے مراحل ساختہ تا نواحی آگرہ رسیدیم، دارا شکوہ کہ متعطش خون برادران است بقوت لشکر انبوہ بمصلحت یکدگر ہم چوں شمشیر بے غلاف در پے جنگ و لاف بود با جمعیت یک لک و ہشتاد ہزار سوار ہژبران بیشہ شجاعت از سادات و راجپوت و افغان و مغل کہ جانبازی ایشاں اظہر من الشمس است سلاح بہ جنگ پوشیدہ چنانچہ ہزار میخی و زرہ و داودی و گا و سرو بکتر چلصوی و خود ہائے برق منظر و چار آئینہائے خورشید مظہر و غیرہ آلات حرب از شمشیر و تبر و سپر ہائے گرگی ہمچوں شیر ژیاں نمایاں شدہ از اگرہ برآمدہ استقبال گرفت، روز تحکم وعدۂ جنگ مقرر بود دارا شکوہ ترتیب افواج دادہ برروئے فوج پیشیں ہفت ہزار فیل کوہ پیکر سحاب صور از خرطوم تا دم و ازیں غریق با جلاجل و زنگولہا و ساز طلا و نقرہ و نگلہائے مرصع و جلہائے مشجر و زربفت و غیرہ آراستہ برسر ہر فیل دو ہتنال داشتہ و برروئے فوج میمنہ و میسرہ پنج ہزار شتر بغدی کوہ تن مست کرگدن فیل پیکر مہیب عفریت بار نگارنگ مہارہائے کلابتون باف و جلہائے زربفت پوشانیدہ بر ہر شترے شترنالہا نہادہ مقابلہ شدہ تا سپہر روز صعب جنگ نمودہ از ہر دو طرف کارزار بسیار شدہ، دارا شکوہ را ہر طرف کہ رو آوردہ بطمانچہ قہر اللہ الواحد القہار شکست برشکست افتاد، چوں دید کہ فتح نمی شود، روئے عروسانہ خود بجا در

شرمندگی پوشیدہ چناں برگشت کہ اثرے از دو فرزندانِ او دریں دریا (دیا؟) نماندہ فتح نصیبِ اولیاے
دولت شد دیگر امراے بادشاہی مثل جعفر خاں وغیرہ کہ در ظاہر اسلام جو فروش گندم نما بودند خود آمدہ بآستاں
بوسی استسعاد یافتند و از راہ بطالِ روافضیت در شاہ راہِ اسلام آوردہ اند، دہ ہزار سوار راجپوت مثل راجہ
جے سنگھ وغیرہ غلبۂ اسلام دیدہ بموجبِ لاچارہ از وطن خودگاہ در دہن و تبرہ در گردن انداختہ آمدہ اند چوں
کسے بزبونی و اطاعت درآید با او بجنگ و شدت درافتادن از شرائطِ مردمی دور بود بنا براں از اینہا
درگذشتہ خواہیم کہ پسِ او کردہ از طوافِ روضۂ منورہ امیر مغفور شاہ تیمور بہرہ ور شدہ بلدۂ خراسان و
ماوراء النہر وغیرہ از بطالِ روافض مصؤن نمودہ چراغِ اسلامِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم روشن گردانیم کہ خبرِ توجہ
شما بصوبِ دار الخلافہ رسید بنا براں ازیں عزیمت ماندیم
عزیزِ من! شما از سیل و لاری مثل دریاے قلزم موج میزنید و ایں چند روستای صحرا را جمع کردہ میدان ادب را خوابِ خرگوش پنداشتہ می آید وقتیکہ یکبار صداے
قرنا و ہیبتِ کمان و تفنگ و ضربِ زنگ در گوشِ آنہا خواہد افتاد خداے علیم است کہ خود بخود در ہلاکت
خواہند انداخت یا خواہند گریخت سلطان محمود (محمد؟) برادر زادۂ شما گفتہ کہ "من براے بندگانِ ایشاں ایں قدر
حیراں شدم ایشاں بنوعِ دیگر عازم شدہ می آیند و دو دلہ می سازند میخواستم باستقبال رفتہ باشاہدۂ منت پنجہ پہلوانگی
معجزۂ شجاعت و مردانگی نمایم و لشکرِ اوشاں شق القلم سازم چوں "خبر الصلح خیر" واقع شدہ اولاً بر شاہ راہِ ہدایت
و صلاح رہنموں گردانم اگر گوشِ نصیحت نیوش از دیدہ دوربین برداشتہ باشید از ہر چہ اندیشید ہموں گرفتار خواہند شد
عزیزِ من! ایں مرکبِ خامِ طمع را اگر دانید بر ہموں ملکِ بنگالہ خدا داد کہ جاے یک بادشاہ
دارد رفتہ قانع شوید براے رعایتِ بندگانِ بہار در و سبت بلکہ تا بہا در پور ہر دو برادر زادگاں را مرحمت
فرمودیم الحال ہم ہیچ نرفت بر دید ملاحظہ نمی کنید کہ شما را سلیمان شکوہ ہموں مرتبہ از بنگالہ اخراج میکرد لیکن
پدرش مقہور گشتہ بنا براں سراسیمہ شدہ بازگشت من چہ قدر رعایتِ بندگانِ شما نمایم! اگر نمی شنوید بیائید!
بیائید! بیائید!! ع

زما ہر کہ را ملک بخشد خداے

بنام پادشاهزاده محمد مراد بخش،

۱
۱۶۷

برادرِ عزیز بجاں برابر، کامگار نامدار عالی مقدارِ من از نخلِ حیات[2] و زندگانی بهره مند و برخوردار بود[3] مسرت قرین باشند، دیرسیت که مطالعهٔ[1] مفاوضاتِ مهر افزاے آں گرامی برادر بهجت بخشِ خاطرِ مشتاق نه گردیده، موجبِ آں معلوم نشد، ما بعنایتِ الٰهی از فتحِ قلعهٔ کلیانی وا پرداخته یازدهم ماه محرم مکرم داخل ظفر آباد بیدر شدیم، و عنقریب مقدمهٔ صلح را صورت داده عزیمتِ اورنگ آباد را مصمم خواهیم ساخت،

معرز اخبارِ در بارِ جهاں مدار نوعیکه مذکور میشود یقین که از نوشتجاتِ وکیل هویدا گردیده باشند ازانجاکه خاطر خواهانِ خبرِ خیریت اثر آں برادرِ عزیز بود، ایں نوشته را مصحوب الله یار فرستادیم، جوابِ باصواب بزودی ارسال دارند[4]،

عز اشتیاقِ صحبتِ وافی مسرتِ آں کامگار افزوں تر ازاں است که بتحریر درآید وصولِ ایں امنیت بر نهجِ مرغوب مطلوب، والسّلام،

۲
۱۶۸

برادرِ عزیز بجاں برابر عالی مقدارِ من! از نهالِ زندگانی برخوردار و از آشوبِ نوائب برکنار باشند، رقیمهٔ الوّدادی[5] که نگاشتهٔ خامهٔ اتحاد و یگانگی بود، در عینِ انتظار رسیده بهجت افزا گشت، پوشیده نماند که انچه اخبارِ تازه بآں گرامی برادر ظاهر شده[6] باشد ما نیز از عرائضِ وکیلِ دربار معلوم

---

۱ ق مطالعه، ۲ ب داشته، ۳ ق بر،
۴ ع نوشت، ۵ ب الوادی، ۶ ق ع ظاهر شده شد مرقوم نمایند و ما انچه،

نموده ایم وبعد اطلاع بر کیفیتِ حالات، مکتوبے متضمن[1] مراتبِ اتحاد و یک جهتی بآں عزیز نگاشته مصحوبِ اللّٰه یار ملازمِ خود ارسال داشته ایم، و برخے مطالب که از حوصلهٔ نامه بیروں بود بتقریرِ او حواله شده یقین که تا حال آگهی یافته باشند، قرار[2] همان است که فیمابین معهود[3] گشته، و انشاء اللّٰه تعالی جزِ آں بعمل نخواهد آمد،

ما[4] بعنایتِ الٰهی از فتحِ قلعهٔ کلیانی[5] و مهماتِ ایں طرف بقدرِ فرصت واپرداخته بستم[6] شهر محرم از ظفر آباد[7] بصوبِ اورنگ آباد توجه نمودیم، آں برادر نیز از آنچه[8] مقرر شده بهمه وجه میل نموده درآں مقام ثابت قدم باشند، و با خاطرِ جمع و دلِ قوی فراخورِ قرار داد از قوت[9] بفعل آورند، و حقائق را متواتر و متوالی[10] قلمی نمایند،

درین چند روز[11] دو مرتبه ازیں مقوله[12] بخدمتِ بادشاهزادهٔ جهان و جهانیاں آنچه بایستے نوشت، معروض داشته ایم و عریضهٔ آں برادر عزیز را که بگرامی خدمتِ ایشاں مرقوم بود، مصحوبِ جلوداران سرکارِ آں کامگار فرستادیم[13]،

از عرضه داشتِ وکیل که دوازدهم شهرِ مذکور نوشته بود، و بست و چهارم رسیده سمتِ ظهور گرفت که استقلالِ مخالف در رتق و فتقِ مهمات و تغیرِ متصدیانِ پیش گاهِ معلا و تفویضِ خدمات بملازمانِ خود بجدے[14] که نباید، انجامیده و همگی سعی مصروفِ فراهم آوردنِ خزائن و اجتماعِ عساکر ساخته و غالباً خبرے[15] که وقوعِ آں مظنون بود، به یقین[16] پیوسته، ع

تا[17] به بینیم چه از پرده بروں می آید،

از آنجا که رعایتِ حزم[18] و احتیاط لازم است، دریں وقت راهِ اعلامِ مقاصدِ بلند از جانبین جاری خواهد بود، و نوشتنِ بعضے مطالب بخطِ متعارف مناسب نمی نماید، بنابراں خطِ مخترع مرسل گشت، تا بعد ازیں

---

[1] ع "بر" محذوف [2] ع و ازهماں [3] ع معبود، [4] ع تا [5] ع کلیاں [6] ع هشتم و س ششم [7] ع "از" محذوف
[8] ع قرارداد بعمل آورند [9] ع متواتر قلمی فرمایند، [10] [11] ب "دو" محذوف [12] س منقوله،
[13] ع فرستاده ایم، [14] ع بجاے که نباید [15] س خبرے [16] ع به تعین [17] س ما [18] ع "حزم و" محذوف،

هرچه نوشتنی باشد، بهمان خط می نوشته باشند، والسلام

۳/۱۶۹

برادر عزیز بجان برابر کامگار نامدار من از نهال امال بهره مند باشند، محبت نامه که مصحوب روح الله رفیق الله یار مرسل بود، بست وششم صفر ختم بالخیر والظفر در عین انتظار مسرت وصول بخشیده، مضامین آن بوضوح انجامید، وخاطر عطوفت مآثر را از اطلاع بر قرار داد آن برادر عزیز اطمینان بے پایان حاصل گردید، جواب مقدماتے که بر کاغذ جداگانه مثبت بود مفصلاً نگارش یافته، معلوم آن گرامی برادر نامدار خواهد شد، اندیشهٔ دوئی وجدائی را اصلا در پیرامن خاطر عزیز خویش راه ندهند، انشاء الله تعالیٰ دقیقهٔ از دقایق اتحاد متحمل نخواهد گشت، روح الله قابل تربیت است،

از اشتیاق چه نوشته شود، که بشرح شمهٔ ازان وافی تواند بود، حق سبحانه تعالیٰ باحسن وجوه دیدار آن برادر برخوردار نصیب کناد، والسلام،

۴/۱۷۰

عهدنامه که بموجب التماس بادشاهزاده محمد مرادبخش قلمی شد[1]،

چون درین هنگام خجسته آغاز فرخنده انجام که آوان طلوع نیر سعادت واقبال وزمان سطوع[2] صبح عظمت وجلال[3] است وشاهباز بلند پرواز همت جهان کشاے درهواے صید مقصود بال کشوده اعلاے اعلام دین مبین سید المرسلین علیه من الصلوات اتمها ومن التحیات اعمها، وجه قصد گردیده، وتمامی نیت حق طویت مصروف آن است که بمساعی غازیان ظفر بوا و زور بازوے مجاهدان نصرت

1- از آداب عالمگیری نسخهاے ایشیاٹک سوسائٹی بنگال، خدابخش خان لائبریری، جدو ناتھ سرکار ودار المصنفین وغیره وتاریخ سلاطین چغتائیه بوهار لائبریری،

2- ن طلوع، 3- ن اجلال،

اتمام کارِ الحاد و زندقہ، از گلشنِ ہمیشہ بہارِ دیارِ اسلام بر افتادہ، رئیس الملاحدہ با اتباع و احزابِ خویش نیست و نابود شود، و گردِ تفرقہ بر ساحتِ احوالِ ساکنانِ عرصۂ وسعت آبادِ ہندوستان بہشت نشان کہ از میامنِ جد و اجتہادِ اجدادِ عظام گردوں مقام و آبائے کرام فلک احتشام جزاہم اللہ تعالیٰ عن المسلمین خیر الجزاء از لوثِ کفر و شرک مصفا گشتہ بجوزہ در آمدہ بہ نشیند[1]،

برادر بجان برابر اعز و ارشد کامگار نامدار عالی تبار بمقتضائے رائے صواب نمائے خرد آرائے دولت افزا کہ اجلِ مواہبِ الٰہی است عمل نمودہ دریں مہمِ عاقبت محمود توفیقِ موافقت و مرافقت یافتہ بودند و قواعدِ مواخات[1] و موالات را کہ بروابطِ عہود و مواثیقِ استحکام پذیرفتہ بود مجدد؟ چنانچہ باید بایمانِ کثیر الایقان موسس ساختہ با خود مقرر کردہ کہ بعد استیصالِ آں دشمنِ دین و دولت و استقرار و انتظامِ امورِ سلطنت نیز بر جادۂ قدیم[2] وفاق و اتفاق استقامت ورزیدہ بہمیں دتیرہ ہمہ وقت و ہمہ جا در ہمہ کار رفیق و شریک باشند و با دوستِ ما دوست و با دشمنِ ما دشمن بودہ در ہیچ حال از مرضیاتِ خاطرِ عاطر بیروں نہ روند، و از جملہ ممالکِ محروسۂ موروثی بانچہ حسب الالتماس آں درۃ التاج قسمت و کامگاری بایشاں واگذاشتہ شود فارغ و خورسند گشتہ افزوں طلبی نہ نمایند،

بنا برآں از روئے وفورِ شفقت و عاطفت و نظر بر اتیکہ تمہیدِ پاسِ آں نمودہ اند مرقومِ قلمِ دالارقم می گردد کہ انشاء اللہ تعالیٰ تا زمانے کہ ازاں برادرِ حمیدہ اطوار نکو خصال خلافِ اخلاص و یکجہتی و یکرنگی و حق شناسی بوقوع نیاید اشفاق و مہربانی ہائے ما دربارۂ ایشاں روز افزوں خواہد بود و نفع و ضرر جانبین را یکے دانستہ در جمیع اوقات شرائطِ عنایت[5] و امداد و مراسم یگانگی و اتحاد را بابلغ وجہے مرعی خواہیم داشت و الطاف و مراحم کہ امروز نسبت باں عزیز تر از جان مبذول است پس

---

۱ ن - مراضات ۲ ن قویم ۳ ن بلیند ۴ صواب انتمائے کہ دارای دارائی دولت افزا

۵ ن اعانت،

از حصول ماٰمول و بر افتادن ملحدِ نامقبول بہمہ نمط بلکہ بہتر از اں ماٰمول گشتہ دقیقہ از دقایق آں مہمل نخواہیم گذاشت و بوفاے وعدہ پرداختہ چنانچہ سابق مقرر شدہ بود صوبہ لاہور و کابل و کشمیر و ملتان و بھکر و تتہ تمام آں ضلع را تا ساحلِ خلیج عمان بآں نامدارِ والا تبار واگذاشتہ دریں باب مدایقہ را مجال نخواہیم داد و بعد فراغ از استیصالِ ملحدِ نکوہیدہ افعال و قمعِ خار و بنِ شر و فساد و از چارچمنِ دولتِ خداداد ابد اتصال کہ رفاقت و ہمراہیٔ آں تازہ نہالِ بوستانِ سلطنت و اقبال دراں کار لازم و ناگزیر است بے توقف ایشاں را بداں حدود روانہ نمودہ اصلاً و قطعاً بہ تاخیر رخصت راضی نخواہیم شد و مراتبِ صحبتِ مودت و صداقت و فتوت را از غبارِ انفاسِ اربابِ غرض کہ اشرار الناس اند از صفا نیندا ختہ جز بہبود دارین و کامیابیٔ نشاتینِ آں عین الانسان و انسان العین نخواہیم اندیشید، در صدقِ ایں دعویٰ خدا و رسول مجتبےٰ را گواہ گرفتیم و وثیقہ را بجہت مزید اطمینان و استظہار خاطرِ آں گرامی برادر بمہر و نقش پنجۂ مبارکِ خود مزین گردانیدیم، باید کہ ایشاں نیز منطوقِ آیتِ کریمۂ واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا مطمح نظرِ سعادت اثر داشتہ در پاسِ لوازمِ معاہدہ کہ مورثِ نیکنامیٔ دنیا و آخرت است باقصی الغایت کوشیدہ برین منہجِ صوابِ مستقیم باشند و اوضاعِ پسندیدۂ خود را از وخامتِ تغیر بوجہے کہ شاید صیانت نمودہ گفتۂ نابخردانِ کوتاہ اندیش را کہ از غایتِ دنایتِ ہمت و رکاکتِ فطرت جلبِ منافعِ ردیہ و تحصیل اغراضِ فاسدۂ خویش بر صلاحِ جان و مالِ ولی نعمت مقدم می دارند و از انواعِ طرق درآمدہ بہ تاویل باطلہ مُبُو ہمہ ہنگامۂ شورش و فساد را گرم می سازند و از اں طائفۂ اشرار دریں جزو زماں بسیار و بے شمار اند بہ سمعِ رضا[1] اصغا نکنند و پیوستہ بانورِ شمعِ سعادت افروزِ خرد دوربین و عقلِ صلاح[2] گزیں در مسالکِ معاشرت سلوک نمودہ ایں شعلۂ خورشید ضیا را از بادِ دمِ سردانِ روزگار نگاہ دارند، وفقنا[3] اللہ تعالیٰ وایاکم کما یحب و یرضاہ واللہ یحق الحق وھو یھدی السبیل۔

---

[1] ق ازاں دستاویز اشرار، [2] ق اصلاح [3] ق و دھنا،

(ب)

عاقل خاں رازی نے چند سطروں میں اس معاہدہ کا حوالہ دیا ہے اور مذکورہ بالا معاہدہ کے شرائط کے علاوہ تقسیم غنیمت کے طریقے کو بھی بتایا ہے چونکہ اصل عہد نامہ میں یہ نہیں ہے اس لیے بہت ممکن ہے کہ یہ دفعہ بعد میں طے ہوئی ہو، بہرحال ہم اس کی عبارت بھی نقل کر دیتے ہیں :-

"بنائے عہد و پیمان استحکام گرفتہ اساسِ کار بدیں رنگ قرار یافت کہ ثلثِ غنائم نصیبہ سلطان (مراد بخش) باشد و ثلثان بسرکارِ فیض آثار عائد گردد (و) بعد از تسخیر کل قلمروے حضرت صاحبقران و فتحِ ممالکِ ہندوستان، ولایتِ پنجاب و ملتان تا تھتہ و کشمیر و کابل بجناب سلطان تعلق گیرد، آنجناب در ولایتِ مذکورہ علمِ سلطنت برافرازد . . . . وکوسِ فرمانروائی بنوازد، وخطبہ و سکہ بنام خود بسازد"

بنام پسر کلاں بادشاہزادہ محمد سلطان بہادر

(اگرچہ یہ تمام خطوط ابوالفتح کے لکھے ہوئے ہیں، لیکن چونکہ صرف الفاظ اس کے اور خیالات و احکام اورنگ زیب ہی کے ہیں، اس لیے ان کو داخل مجموعہ کیا گیا۔ مرتب)

۱
۱۷۱

ذرۂ بے مقدار ابوالفتح وظائفِ عقیدت از خلوصِ طویت بجا آوردہ، معروض میدارد، کہ دو نشانِ خجستہ عنوان کہ بنامِ ایں کمترین زینتِ نگارش یافتہ بود، تسلیماتِ اخلاص بتقدیم رسانیدہ، بوصولِ آں گرامی صحائف مباہی گشت، حسب الامر سلطانی در بابِ عنایت کئی منصبِ ابراہیم بیگ قراول بیگی التماس نمود دہ روپیہ از جملۂ آں بر منصبِ حالِ او اضافہ فرمودند، وچوں مکرر ازیں مطلب معروض داشت، بر زبانِ الہام بیان گذشت کہ "بانعامِ ایں کہ ایشاں بقراولیٔ او یک ہلہ شکار کردہ باشند، ایں مقدار کافی است، بعد ازانکہ حسنِ خدمتِ او براں والا تبار کامگار ظاہر شود، باقی مرحمت خواہد گشت۔" تا حال تصدیقِ اضافۂ او از بخشیانِ حضورِ پرنور نگرفتہ۔ اگر بفرمایند گرفتہ شود، الا بوقتِ دیگر موقوف میتواں داشت۔

جوابِ التماسِ رفاقتِ سلطان محمد معظم بسواریٔ شکار بدیں عنوان فرمودند، کہ "ما ازیں کہ ایشاں را پیش از وقت درخدمتِ خود بشکار بردہ ایم، تاسف داریم، چہ آں بلند اقبال تا لذتِ شکار یافتہ اند، از اکتسابِ کمالات از خواندن و نوشتن و مانند آں دست باز داشتہ، چنداں رغبتے بایں امور ندارند، ایشاں را چوں خواہیم گذاشت، کہ بدیں شغل از کسبِ کمال باز مانند۔"

در بابِ عوضِ خوغائی پہ بخشیاں حکم شدہ بود، کہ او را تعین خدمتِ گرامی نمودہ دستک دہند،

وچوں آں تیرہ روزگار بدیں معنی راضی نشدہ، درقلعۂ دولت آباد محبوس گردید،

صاحبزادۂ جہانیاں سلامت! از آنجا کہ بسامعِ علیہ رسیدہ بود، کہ اوقاتِ قدسی ساعات بہ نہجے کہ باید مضبوط نیست وایں معنی بر طبعِ مبارک گراں آمدہ، لہٰذا امر شدہ کہ ایں بے مقدار حسب الحکم طریقِ تقسیمِ ساعاتِ شباں روزے کہ بعنوانِ دستور العمل بخدمتِ سامی عرضہ داشت نمودہ، نقلِ آں را پیشِ محمد طاہر و شیخ نظام ارسال دارد، تا سر حساب نمودہ، اگر آں والا گہر رعایتِ آں مراتب بواجبی بفرمایند درصورتیکہ عرض والتماس آنہا پذیرفتہ، حقیقت بدرگاہِ عالی عرضہ داشت کنند، چنانچہ آں عرضہ داشت نیز بایں عریضہ از نظرِ مبارک خواہد گذشت،

ایں بندۂ خیر اندیش امیدوار است کہ آں صاحبِ بلند قدر فرہنگِ مطالبِ عرضہ داشتِ حسب الحکم را محض ارشادِ پیر و مرشدِ حقیقی تصور فرمودہ، موافقِ آں عمل خواہند نمود، کہ ہر آئینہ ایں معنی سببِ مزید خوشنودی و رضامندیٔ قبلہ و کعبۂ تحقیقی خواہد بود،

ونیز بعرض میرساند کہ چوں معلوم رائے عالی شدہ بود، کہ آں جواں بخت گاہ گاہ در تہ بند و پیراہن بنماز می آیند، بنابراں بایں غلام خطاب رفت کہ بگرامی خدمت عرضہ داشت کند کہ ہر گاہ ایشاں ہموارہ در خدمتِ ما بسر بردہ اوضاع و اطوارِ قدسی و طرزِ نشست و برخاستِ عالی را فرا گرفتہ باشند، وقوعِ ایں مقدمہ بسیار عجب است الیقین کہ بمقتضائے سعادت مندیٔ جبلی پیوستہ بمطالعۂ نسخۂ جامع کہ از تربیت و خدمت ما حاصل نمودہ اند، پرداختہ، آں را فہرستِ ابوابِ دولت و کامرانیٔ دو جہاں تصور خواہند فرمود، و حصولِ رضائے خاطرِ عاطر را مثمرِ برکات و سعاداتِ دارین انگاشتہ ہمگی ہمت در تحصیلِ آں مصروف خواہند ساخت؛ زیادہ قدم از حدِ خود فراتر نہادہ بدعا ختم مینماید،

حق تعالیٰ کافلِ آمال و امانیٔ آں گزین ثمرۂ شجرۂ سلطنت و جہانبانی باد، و توفیقِ کسبِ مکارمِ اخلاق و محاسنِ صفات ارزانی داراد،

ذرهٔ بے مقدار ابوالفتح بعد اداے مراسم عقیدت و اخلاص معروض میدارد، که چون خاطر قدسی مآثر قبله و کعبهٔ دو جهانی از روے عاطفت و مهربانی متوجه آن است که لحظهٔ اوقاتِ گرامی آن صاحبزادهٔ والا گهر بے شغل پسندیده نگذرد، و در سفر و حضر ساعاتِ شبان روزی بوجه شایسته قسمت یافته، اوضاع و احوالِ سامی بوقتی منتظم و مضبوط گردد، و بنابران آنچه دریں باب ارشاد فرموده اند حسب الامر جلیل القدر بسمتِ تحریر میاید، تا آن کامگارِ عالی تبار آن دستور العمل سعادتمندی را نصب العین خود ساخته، مطابقِ آن بعمل آورند، و بهیچ وجه ازان تجاوز نه نموده، رضامندی و خوشنودیٔ قبله و کعبهٔ حقیقی را دران منحصر شناسند،

برزبانِ الهام بیان گذشت که در سفر و حضر سه گهری از شب مانده بیدار شوند، و یک گهری بورزشِ شنا پرداخته و پس ازان تهیهٔ نمازِ بامداد نموده، یک گهری مانده، به نماز برآیند و بعد فراغ از نماز و اورادِ مقرر، یک جزء مصحف تلاوت کنند، و پس ازان باندرون تشریف برده، ماحضر تناول نمایند، اگر در سفراند، و روز کوچ باشد، دو گهری از روز برآمده سوار شوند، و در اثناے راه اگر شغلِ شکار پیش آید، قصد کنند که وقتِ دو پهر بمنزل رسیده باشند،

اگر شکار نباشد هرگاه مسافتِ راه طے کرده فرود آیند، و بعد از نزول بمنزل اگر دماغ وفا نماید، و وسعتِ وقت باشد، چیزے از عربی بخوانند، والا باستراحت پرداخته، همین که دو پهر یک گهری بگذرد، و زوال آفتاب شود، به نمازِ ظهر برآمده، باجماعت نماز بگذارند، پس ازان اگر اشتها باشد بطعام میل کرده، باز بپهلو بر بستر آرام بگذارند، والا استراحت را بر غذا مقدم داشته، تا رسیدنِ هنگامِ نمازِ عصر بمشقِ خط و نوشتنِ ۶ الف و نشانها اگر روے دهد، بپردازند، والا بمطالعه و سماعِ کتبِ فارسی از نظم و نثر اشتغال نموده، وقتے که پنج گهری روز بماند، بنمازِ دیگر برآیند، و بعد فراغِ نماز بخواندنِ عربی مشغول شده، چون یک گهری بماند غسلخانه کنند، و نمازِ مغرب ادا نموده، تا دو گهری از شب نشسته برخیزند، آنگاه نمازِ عشا گذارده و یک جزء تلاوت

کرده، متوجه اندرون شوند، و همین که یک پهر از شب بگذرد، استراحت نمایند،

«واگر در سفر اند، و روز مقام باشد، مقدمات که در تناولِ ما حضر مسطور شده بهمان دستور بعمل آورده، دو گهری به تیر اندازی و بندوق اندازی و غیر آن صرف نموده، چار گهری روز بلند شده، بخاص و عام برآیند، و مقدار دو گهری آنجا نشسته اگر کار رو دهد محمد طاہر و چندس دیگر را از اہلِ خدمت که رجوع بآنها باشد طلبیده دو گهری موافقِ کار خلوتی غسلخانه مانند قرار دهند، بعد از آن قیلوله بکنند، و اگر مطلبے نباشد غسلخانه خلوت را موقوف داشته، تا چهار گهری بخواندنِ عربی بپردازند، و پس از آن استراحت نموده، بوقتِ معین نمازِ ظهر برآمده، بعد نماز یک جزو مصحف تلاوت کرده باندرون تشریف برند، و در آنجا بمشقِ خط و امورے که مذکور شد، اشتغال نمایند، پس از آن نیز تا یکپاس شب نوعے که در صدر نگارش یافته بعمل آورند، و روز کوچ دو جزو و روز مقام سه جزو مصحف باید که تلاوت کرده شود،

و در حضر عبارت از ایامِ بودن در حضورِ اقدس است، روزے که اعلیٰ حضرت نشاط پیرائے شکار گردند، آن جوان بخت بلند اقبال تلاوتِ یک جزو قرآن بوقتِ دیگر انداخته بعد ادائے نمازِ بامداد پیش از طلوعِ آفتاب حاضری میل نموده، روانهٔ دربار شوند، و چون مردم در سواری مجری خواهند کرد، در تمامی مدتِ اقامتِ آن والا گهر از اردوے معلی خاص و عام خواهد بود، از دربار بدولت سرائے خود آمده استراحت نمایند، و بوقتِ معهود نمازِ ظهر پرداخته پس از آن بتقاضائے تلاوت یک جزو مصحف و خواندن و نوشتن مشغول گشته باندرون تشریف برند، و طعام نوش جان کرده، بنمازِ عصر قیام نمایند، و تا دو گهری بکمانداری و دیگر مراتب اشتغال داشته سه گهری یا دو گهری از روز مانده متوجه دربار شوند، و نمازِ مغرب و عشا در خدمتِ اعلیحضرت خوانده، همین که بیایند، یک گهری یا پیشتر از آن بغسلخانه نشسته و وظیفه و تلاوت بجا آورده، استراحت فرمایند و روزے که سواریِ شکار در میان نباشد، بعد از تناولِ ما حضر و تلاوتِ قرآن پیش از برآمدنِ حضرت بخاص و عام، بدربار رفته، باقی روزے را تا یکپاس شب بمطلبے

که نگاشته آمد، مصروف سازند، مجملاً باید، که اوقاتِ قدسی ساعات را مطابقِ ارشادِ قبلهٔ دین و دنیا گذرانیده
این معنی را موجبِ رضامندی و خلافِ آں را عیاذاً باللہ منه سببِ خلافِ رضامندیٔ خاطرِ مبارک تصور فرمایند،

۳
۱۷۳

ذرهٔ بے مقدار ابوالفتح وظائفِ عقیدت و اخلاص بجا آورده معروض میدارد، که اگرچه صاحب
قبلهٔ دین و دنیا در حضورِ پرنور ضوابط و قواعد که دستور العملِ سلاطین تواند بود، مفصل ارشاد فرموده اند،
لیکن حسب الامر والاقدر بر روے مزید احتیاط برخے ازاں مراتب ۤ مقدمات سمت تحریر می یابد،

روزِ مقام چار پنج گهری از روز گذشته بخاص و عام برآیند، و تا دو گهری اگر کارے روے ندهد
والا موافقِ کار نشسته باندروں تشریف ببرند، و بندهاے بادشاهی و ملازمانِ سرکارِ عالی را رخصت
نموده غسلخانه روز را موقوف دارند، اگر محمد طاهر یا قبا دبیگ وغیره متصدیاں سخنے باید گفت، لحظه در
خلوت بآنها پرداخته، باز بدروں رفته براے اداے نمازِ پیشین در خلوت برآیند و آخر روز یک گهری
مانده، غسلخانه کنند و بعد اداے نمازِ مغرب یک گهری دیگر نیز اگر مطلبے بمیاں نیاید نشسته برخیزند،
والا وقتے که ضرور باشد باید نشست، و نمازِ خفتن کرده برخاسته، و در غسلخانه غیر اهلِ خدمت از بندهاے
بادشاهی و سرکارِ عالی کسے نباید،

در روزِ کوچ اگر منزل دور باشد، بعد فراغ نمازِ بامداد سوار شده خاطرے را در راه صرف
نمایند، و اگر منزل نزدیک باشد ماحضر تناول کرده بابرکات بگذارند، و بسیار پگاه پیش از طلوعِ
آفتاب، بسیار دیر یکپاس روز بلند شده سوار نگردند که ایں صورت بے ضرورت مناسب نیست
و پس از وصولِ منزل اگر مقتضی باشد لمحه بخاص و عام میتواں نشست، والا بدستورِ مسطور آخر روز بغسلخانه
برآیند، و اگر بنشاطِ شکار اشتغال نمایند فوج را بجنتیاں براه راست رواں ساخته با مردم بارہ
به شکارگاه متوجه شوند، و اگر شکار نه باشد، فوج را توزک نموده بآهستگی و آرامیدگی قطعِ مسافت نمایند

وازملازمانِ سرکار غیر محمد طاہر واز بند ہاے بادشاہی تادو ہزاری ہیچ کس را نگذارند کہ از فوج پیش تواند آمد، مگر مثل وزیر بیگ وجلالا و ناظر کہ اگر چپ وراستِ آں والا گہر می رفتہ باشند قصورے ندارد، و ہمگی اہتمام مصروفِ آں باید ساخت، کہ باہر کدام ازیں جماعہ کہ پیش پیشِ فوج خواہند بود، زیادہ از دو خدمتگار نباشد، زیرا کہ باہجومِ توابع وپیش آمدنِ آنہا از فوج، انتظام ونسقِ فوج راجال نمی گذارد، ودر جمیع اوقات بقدر ضرور سخن چہ در روی دیوان وچہ سواری از چیلہ والتفات بجمیعے کہ قابلِ خطاب نباشد احتراز نمایند کہ ایں قسم چیزہا شکوہ وہیبت را زیاں دارد، ترتیبِ استادہ کردن ونشانیدنِ بندہاے بادشاہی وسرکارِ عالی ورخاص وعام غسلخانہ مطابقِ نقشہ کہ حسب الامرِ جلیل القدر درست شدہ مقرر دانستہ آں را محمد طاہر بنمایند، تا وارسیدہ خاطر نشان سازد،

دیگر امرِ والا بصدور پیوست کہ اگر مسودۂ عرضہ داشت کہ از نظرِ انور گذشتہ بود، بہ بیاض نرفتہ باشد، مقدمۂ اختیارِ ساعتِ ملازمتِ اقدس را نیز درآں مندرج باید ساخت و الا در عرضداشتے کہ از برہان پور بہ بارگاہِ خلافت خواہند نمود، البتہ داخل کنند تا پس ورودِ حکمِ والا تاریخِ ملازمت را در نظر داشتہ مرحلہ پیما گردند، میر ابو الفضل معموری را کہ از خدمتِ سراسر سعادتِ قبلۂ دو جہانی دستوری یافتہ، برا ے رخصت می آید، خلعتے مشتمل بر جامۂ بافتہ پوتہ دار عنایت فرمایند، ور وز پنجشنبہ ازیں منزل کوچ کردہ روز جمعہ مقام نمایند، وبعد ازاں تا برہان پور منزل بمنزل روانہ گشتہ در آنجا بقدر احتیاج اقامت ورزیدہ متوجہ مقصد شوند،

نشانِ خجستہ عنوان کہ در جواب عرضہ داشتِ ایں بمقدار بخطِ فرخندہ زینتِ نگارش یافتہ بود

صباحِ روز سہ شنبہ بوصولِ آں مباہی گشتہ تسلیمات بجا آوردہ بموجب فرمودہ، القابِ بعض امرا را بر افرادِ جداگانہ نگاشتہ ارسال داشتے[1]، زیادہ جرأت نہ نمود،

معروض میدارد کہ کاغذ جداگانہ نگاشتہ[1] کہ باعنایت نامۂ نواب والا گہر سلطان جیو بحضور پرنور

[1] یہ القاب کی صفات پر مشتمل ہیں اور ان سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہے اس سے ان کو خارج کر دیا گیا،

ارسال داشته بودند، ونشان خجسته عنوان که درجواب عرضه داشت این عقیدت آئین زینت نگارش یافته بود از نظرِ انور گذشته، مطالب واضح رائے خورشید ضیا قبلۂ دین ودنیا گردید، در بابِ مقدمۂ اختیارِ ساعتِ ملازمتِ اقدس بر زبانِ الہام بیاں گذشت، که مقصود از عرضه داشت نمودن بدرگاہِ آسماں جاہ آں بود که راہ بے وساطتِ غیرے واشود واحکام مطاعه درجوابِ آں بایشاں صادر گردد، والا معلوم است که وکیل نیز ایں قسم مقدمات را معروض می تواند داشت، اکنوں دریں وادی بوکیلِ دربارِ جہاں مدار امر خواہد شد؛

ونیز امرِ والا بصدور پیوست، که عرضداشتے که ببارگاہِ خلافت مینماید، بعد ازانکه سمتِ تحریر یابد مہر کرده ومرتب ساخته بحضورِ عالی بفرستند تا بنظرِ فرخنده اثر درآمده مصحوبِ ڈاک چوکیانِ سرکار مرسل شود؛ مقدمۂ دیگر که در کاغذِ جداگانه مذکور مندرج بود وقتے که از واقعه بمسامعِ علیه برسد پرداختِ آں خواہد شد، محمد طاہر اگر خواہد در شکار ہمراه باشد والا تکلیف[1] او را رفیق ساختن لازم نیست، فوج را باخود گرفته براہِ راست می رفته باشد، در بابِ کوچ روز جمعه امر شد که انچه بخاطرِ انورِ والا گہر رسیده صواب است، روزِ مسطور مقام نموده متوجه منزلِ پیش شوند، وروز پنجشنبه بست وچہارم شہر حال بمبارکه برہانپور را از فرِ قدومِ خود زینت بخشند،

صاحب مہرباں سلامت! چوں دریں ولا از تقریرِ ملاے ترکی بعرض رسید که چوں آں جواں بخت نامدار بخواندنِ ترکی رغبتے ندارند، او را ہمراه نه گرفته اند؛ امر شد که تعطل[2] در خواندنِ ترکی از ایشاں عجب نموده، ازانجا که در حضورِ اقدس پیش ازیں مکرر مذکورِ ترکی دانیٔ آں والا گہر شده وشاید دریں وقت نیز یادِ آں بفرمایند؛ دریں صورت اگر او را طلبند ودر اوقاتِ فرصت با او گفت وگوے ترکی بمیاں آورده تقریر وسواد را درست تر وروشن تر ازیں سازند، موافق مرضیٔ طبعِ والا خواہد بود؛

---

[1] س تکلیف، [2] ب تعطیل،

۴
۱۷۴

ذرۂ بے مقدار ابوالفتح مراسم اخلاص بجا آوردہ معروض میدارد، عرضداشت گرامی کہ در جواب نشانِ عنایت عنوان، بوساطتِ تازہ نہالِ بوستانِ اقبال نواب سلطان والا گہر بلند اختر بحضور پرنور مرسل بود، شبِ مبارکِ دوشنبہ درخلوت از نظر خجستہ اثر گذشت و از آنجا کہ در تمہیدِ عریضہ رعایتِ مراتب موافقِ داب و قاعدہ نشدہ و بعض الفاظِ "مرشد پرست و عقیدت کیش" کہ نگارشِ آں در عرائض مرضیِ طبعِ حق جوئی و حقیقت شناس نیست بقلم آمدہ و باآنکہ القاب بندہاے عمدۂ بادشاہی در عرائضے کہ بدرگاہِ معلّیٰ و بارگاہِ معانی بادشاہزادہا بنویسند مذکور نشود، سیّد علی را کہ حالت و رتبتِ او معلوم است "سیادت مرتبت، نجابت منزلت" ہرچہ بیاں واقع باشد نگاشتہ بودند، و عبارت اختتام مشتمل بود، بر کلمۂ مطلع کہ بسرادق واوتا در¹ بطے نداشت، چنانچہ بعد از رجوع بنقلِ عرضہ داشت ہویدا خواہد شد بنا براں بمقتضاے وفورِ رافت و مرحمت از راہِ ارشاد و تربیت بر زبانِ الہام بیاں رفت "ایں قسم سہوہا را² چہ حمل تواں کرد، عرائضے کہ بعد ازیں خواہند نمود، باید کہ تمہیدِ آں بدیں عنوان بودہ باشد کہ "بعد اداے مراسم اخلاص و ارادت یا پس از تقدیم وظائف بندگی و عقیدت بموقف عرض میرساند" و لفظ "پرستش و عبودیت" را کہ مخصوصِ حضرت کبریا است اصلا در ہیچ عرضداشت ننویسند و بجاے لفظ "کیش" اگر کلمۂ "آئین" مرقوم گردد، مناسب است" ما سعداللہ خاں را "خانِ سعادت نشان" و شایستہ خان و شاہ نواز خاں را "عمدۃ الملک" و علی مردان خاں را "امیرالامرا" یا "عضد الخلافہ" می نویسیم و جمعے کہ در رتبۂ ایشاں نباشند مجرد نامِ آنہا کافی است و ہرجا خطاب ضرور شود، "صاحب و قبلۂ دین و دنیا یا صاحب و قبلۂ حقیقی یا قبلۂ آمال و کعبۂ امانی" و امثال ایں عبارت کہ "زمینِ خدمت یا زمینِ عبودیت بلبِ ادب بوسیدہ ذرّہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال یا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند" احتراز نمایند و "امر را احکام" ننویسند کہ حکم خاصہ پیشگاہِ خلافت است و چوں بعد دریافتِ ملازمت سراسر سعادت مقدس شاید بتقریب برخے از مطالب ایشاں را حسب الحکم الارفع بحضور موفور السرور قبلۂ دوجہانی عرضہ داشت باید گردد

¹ ب: چہ چارہ ² س: در رتبۂ ایشان

یحتمل کہ آں عرائض از نظرِ انور اشرف بگذرد، و دریں صورت اگر در نوشتن احتیاط نرود و عبارت مطابق داب وقاعدہ نباشد، جاے انفعال است، در اوقاتِ فرصت بمطالعۂ کتب نیز علی الخصوص اکبر نامہ پرداختہ از مشقِ انشا غافل نہ گردند، و ہمگی جہد مصروفِ آں سازند، کہ تقریر و تحریر پاکیزہ و پسندیدہ شود، تا معانی الفاظ و ربطِ مناسبِ آں بواقعی خاطر نشان نہ گردد، در گفتن و نوشتن بکار نبرند، و ہرچہ بگویند، و بنویسند باید کہ فہمیدہ وسنجیدہ باشد،"

زیادہ جرأت حدِ خود نہ دیدہ بدعا ختم مینماید، امید کہ در سایۂ عنایت و تربیتِ قبلۂ جہانیان و کعبۂ عالمیاں بمراداتِ دینی و دنیوی و مقاصدِ صوری و معنوی فائز شوند،

۵
۱۷۵

ذرۂ بے مقدار ابوالفتح معروض میدارد، نشانِ گرامی کہ پس از مطالعۂ عرضداشتِ ایں عقیدت آئین زینتِ نگارش یافتہ بود، بوصولِ آں معزز گردیدہ، از نظرِ انور قبلہ و کعبۂ دوجہانی گذرانید و چوں درآں سامی صحیفہ بخلافِ سنت و ضابطہ بجاے "بسم اللہ" "اللہ اکبر جل جلالہ" نوشتہ شدہ بود، و ایں نشاں رابنشانِ والا وصفت فرمودہ "مہر شریف" را "مہرِ خاص" نگاشتہ بودند، بنابراں برزبانِ الہام بیانِ پیر و مرشدِ حقیقی گذشت کہ "مقصود از خواندنِ اکبر نامۂ شیخ ابوالفضل تتبع عباراتِ آں کتاب است، نہ اتباعِ مذہبِ مصنف، کہ از روے بدعت، اسلوبِ مسنون را تغیر دادہ و ہرگاہ ایشاں نشانِ خود را والا مہرِ خود را "خاص" بنویسند "نشانِ عالی" و "مہرِ مبارک" بچہ عنواں موصوف خواہند داشت" ما تا حال در عرائضے کہ بپارگاہِ خلافت می فرستیم و نوشتجاتے کہ بیقین میدانم کہ از نظرِ اقدس خواہد گذشت براے پاسِ مراسمِ ادب ہرگز ایں قسم کلمات ننوشتہ ایم، و نمی نویسیم، آں والا گہر چرا از رتبۂ خویش غافل گشتہ و در یکہفتۂ جدائی از خدمتِ باسعادت ما سررشتہ از دست دادہ، آداب را مرعی نمی دارند، کسے کہ خواہد ببامِ بلند برآید، اگر پایۂ عروج بکند آسانی بمقصد می رسد و اگر ارادہ نماید از نخستین پایہ دست طلبِ بام

برساند یقین که مطلب بفعل نیامده، درجاے خود میماند،

"پایہ پایہ رفت باید سوے بام"

درباب مقدمۂ ملاے ترکی خواں، زبانِ کرامت ترجمان چنیں ناطقہ پیرا گشت که "پیری و ناتوانی او عذر نمیشود و اگر باشد، عذرِ بے فراست، آں جواں بخت درحضر نیز او را معدوم انگاشته دریں یکسال که او نوکر است و مبلغہا در وجہ مواجب از سرکار نامدار یافته اصلا التفاتے بخواندنِ ترکی نداشتند وجه بجهت عالی از تعینِ معلمان کسبِ کمالاتِ ایشان است والا ایں همه ممنونیتِ آں مردم چرا بایستے کشید؟ هرگاه آں والاگهر قدرِ ایں عواطف ندانسته و فرصت را غنیمت نداشته، در تحصیل امورے که سببِ آراستگی و کمالِ نفسِ انسانیت و ابناے سلاطین را پیرایه خوشتر ازاں نیست، رغبت نه نمایند، مارا چه زیاں؟ الحال که به هوش آمده اند، و نیک را از بد می شناسند، در انچه بهبودِ ایشاں باشد خود کوتاهی نخواهند نمود، مابعد ازیں عبث بانجاعه چرا چیزے بدهیم."

خودے که نزد محمد محسن مانده بود، پیش ازیں بدو روز مصحوب یکے از سوارانِ تعین خدمتِ آں صاحبزادهٔ والاقدر روانه ساخته حسب الالتماس آں ہمہ شیخ زاده که بقبلۂ دین و دنیا مکرر بتبرک فرموده اند، بمقتضاے دفورِ رافت باعطرِ گرنه مرحمت شده خواهد رسید،

والتماس همراهیِ هوشدار تا برهان پور بناً براں که در منازلِ پایاں گهات نگار چنداں نیست درجۂ پذیرائی نیافت، او را تا سرحد بالاے گهات همراه برده، ازانجا رخصتِ معاودت باید داد، و دیگر از روے نهایت عاطفت و شفقت ارشاد فرمودند که "ورزشِ پوشیدنِ اسلحه را بتدریج بکمال باید رسانید و در هنگام برآوردنِ جبه جامه و فرود آوردنِ خود احتیاط بسیار بکار برده تا عرق سر و بدن خشک نشود اضطراب نباید نمود، که مبادا خدا نخواسته پیکرِ گرامی ازیں رهگذر آزار بیابد."

وازانجا که کاغذ نشانِ عنایت عنوان مقروض ناکرده و زبون بود و بسیار از بے دماغی نگارش

یافتہ بخطِ کاغذِ مکتوبی کہ بخدمتِ عظمۃ الدنیا مرقوم گردیدہ مناسبتے نداشت امر شد کہ "ہر چہ بنویسند دست نگاہداشتہ برکاغذے لایق می نوشتہ باشند و بے پروای حسنِ خط را برہم نزنند"

۱۷۶/۶

ذرّۂ بے مقدار ابوالفتح وظائفِ اخلاص وعقیدت از خلوصِ طویت بجا آوردہ معروض میدارد کہ نشانِ عنایت ترجمان سراسر نگاشتہ قلم خجستہ رقم و نوشتہ حسب الامر کہ بخط گرامی مزین بود، بوصولِ سعادت حصولِ آں معزز و مباہی گشتہ تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانید۔

عرضہ داشتے کہ بعد عبور از گھاٹ چاندہ بخدمتِ قدسی ارسال داشتہ بودند، با نشانِ سامی از نظرِ انور گذشت، پس از اطلاع بر مقدم ساختنِ جہاز کہ از روے نوشتۂ وکیل عمدۃ الملک شایستہ خاں در نشانِ والا اندراج یافتہ بود، فرمودند کہ "ایں قسم مطالب را بدونِ تحقیق کیفیتِ آں بایں عبارت کہ عجب است، از صاحب وقبلہ کہ چنیں چیزے فرمودہ باشند، مرقوم نمودن از آدابِ دانی دور است، بر تقدیرے کہ اعلام مثل ایں مقاصد کہ از عرائضِ وکیل نیز مذکورِ محفل عالی میشود، واحتیاج آں نیست کہ ایشاں بنگارشِ آں بپردازند لازم میدانستہ باشند بعنوانے بہتر ازیں میتواں نوشت، بالجملہ اگر در پیشگاہِ خلافت، ذکر ایں مقدمہ بمیاں آید، آں بلند اقبال بمسامعِ جلال برسانند کہ ایشاں جہازِ نوی در سورت بندر فرمائش نکردہ اند، جہازے کہ در عملِ مغلاں در تبیۂ تباہی ماندہ بدستِ زمیندار پرگنہ گگرالہ افتادہ بود، و بخالصہ شریفہ تعلق گرفتہ ثانی الحال بصاحب وقبلۂ جہانی مرحمت شدہ، چوں پیش ازیں چند گاہ آنرا با جہازِ سلامت رس از بندر تتہ بسورت آوردہ بودند و مرمت طلب بود، بموجب امرِ والا متصدیٔ انجامی خواست تعمیرِ ضروریٔ آں بپردازد، اگر ایں معنی مرضیٔ طبعِ مقدس نباشد، مرمتِ جہازِ مذکور کہ بیش از چند چوب صرف نخواہد شد، موقوف گردد۔

درباب آنچہ برکن السلطنت از حضورِ پرنورِ عالی عنایت فرمودہ اند، و بدونِ عرض در گرفتنِ

آں تامل دارند امر شد کہ "مقصود از اخفا، آں بود کہ خلوصِ عقیدت و یکرنگی آں عمدۃ الملک بدیں تقریبات بر بعض معانداں آشکار نشود، ہرگاہ چنیں مناسب دیدہ اند، مضائقہ نیست بعرضِ اقدس برسانند کہ صاحب عالمیان در مولائے فیلے با تلایہ مصحوب نواب سلطانجو برائے بندہ فرستادہ اند، یقین کہ حکمِ ارفع نافذ خواہد گشت کہ بگیرند"

یادداشتِ اضافہ ابراہیم بیگ را کہ درست شدہ بود، بحضور گرامی ارسال داشت، بخشیانِ رکاب نصرت انتساب وجہ اضافہ را از تاریخِ عرضِ مکرر با تنخواہ خواہند داد،

مقدمہ کہ در عرضہ داشت مندرج بود غالباً خاطر دریا مقاطر را خوش نیامدہ، باایں حقیر شرفِ خطاب بخشیدہ، بر زبانِ الہام بیان گذرانیدند کہ "ایشاں را از کجا معلوم شد کہ ما توجہے بپرداختِ مہمات نداریم، و کلفت و کدورتِ قضیہ نامرضیہ باقیست، نصیحت و موعظت بایں لفظ و معنی از ایشاں چہ گنجائش دارد، بر جہانیاں ہویداست کہ دریافت مراتبے کہ دانشِ خدا دادما احاطہ آں نمودہ کار ہمہ کس نیست"

تقریرے کہ داخلِ عرضہ داشت شدہ، ہرچند نظر بر رفعتِ پایۂ مخاطب، نوشتنِ آں مناسب نبود، چہ بمقابلۂ ولی نعمت نمی تواں خطاب کرد کہ ع

تو گر برہم زنی سودائے دل نازے زیاں دارد،

لیکن چوں قماشِ خوشی داشت مکرر بر زبان مبارک آوردہ، از خواندنِ آں خوش وقت گردیدند

نشانِ عاطفت عنوان کہ در جوابِ عرضہ داشتِ عمدۃ الملک پیرایۂ ورود گرفتہ پرتوِ وصول خواہد انداخت، عرایضے کہ دریں مدت ببارگاہ عالی مرسل گشتہ رسیدہ، و از نظرِ اکسیر اثر گذشتہ، در جواب اکثرے از آں نشانہا صادر شدہ سبب انتظار و جہ چہ خواہد بود، ظاہراً عرائضِ ایں کمترین نیز از نظرِ گرامی نمیگذرد، و الا حقیقت معلوم رائے منیر می شد،

کیفیت ادراکِ ملازمت باسعادتِ اقدس از عرضه داشتِ علی بیگ که غرّهٔ صفر روزِ
ملازمت نوشته بود معروضِ انجمنِ عالی گردیده نشاط افزاے خاطرِ عاطر شد و بغایت شگفتگی فرمودند،

صاحب و صاحبزادهٔ حقیقی سلامت! از آنجا که نواب تقدس نقاب بیگم صاحب جیو دریں
ایام عنایتِ تمامی ظاهر میسازند و راهِ ارسالِ مفاوضات مفتوح شده و عنایت نامه که دریں ولا
فرستاده اند، مشتمل است بر لطف و مهربانیٔ بے اندازه دربارهٔ آں بلند قدر رفیع مقدار، بنابراں
امرِ عالی بصدور پیوسته که "آں گرامی تبار فرخنده اطوار در خدمتِ ایشاں بادب بوده، نوعے سلوک
نمایند که موجبِ رضامندی و خوشنودی شود، و اظهارِ عقیدت و اخلاص بوجه اتم لازم دانسته، بسیار
پسندیده دریں مقام درآیند، و چوں ظنِ غالب آن است که اعلحضرت قرة العینِ سلطنت را تا دار الخلافه
همراه ببرند و دریں صورت البته ملازمتِ نواب روشن آرائی بیگم جیو دست خواهد داد، و صحبتِ ایں
دو بزرگ باهم قسمے نشسته احتیاط باید کرد که هیچ طرف از طرزِ اختلاط و گرمیٔ آں نامدار مکدر نشود، و
از آنجا که براے مصلحت، جانبِ نواب بیگم صاحب را رعایت نمودن بهمه باب اهم است، در
خدمتِ عمهٔ محترمه دیگر عذر خواهی خواهند نمود، و معذرت نیاوردنِ سوغات بجهتِ ایشاں بدیں
عنوان باید کرد که "چوں میدانستیم که در اجمیر باستانبوسِ اعلیٰ فائز گردیده مرخص خواهیم شد، بنابراں
ارمغان همراه نگرفتیم، الحال بخدمتِ قبلهٔ دین و دنیا معروض داشته ایم، متعاقب خواهد رسید"

خواجگی عنایت الله به حیله شاید تا سلخ شهرِ حال بخدمتِ سامی برسد، اشیاے که حوالهٔ او شده
(وصول) خواهند فرمود تا نوعے که قبل ازیں کمترینِ غلامان حسب الامرِ والا عرضداشت نموده،
بخدمتِ نواب علیه عالیه و محل فتحپوری و اکبرآبادی برسانند و احتیاط باید کرد که نواب علیه از
سوغاتِ ایں دو کس اطلاع نیابند،

انگشترِ الماس و جدهر بنسبت اگر تا حال رسیده باشد امر فرمایند که خبرِ وصولِ آں به بنده بنویسند

تا بعرضِ والا میرساند، آنچه بعد ملازمت و در مدتِ اقامت روے داده و خواهد داد ہر چند مفصل و مشرح در عرائض و نشانہا مندرج گردد، انسب خواہد بود،

سایۂ عنایت و مرحمت بر مفارقِ بندہاے بے ریا مستدام باد،

۱۶۷

ذرۂ بے مقدار ابوالفتح وظائفِ عقیدت از صفائی طویت بجا آورده معروض میدارد، کہ عرضداشت گرامی مشتمل بر اظہارِ کیفیتِ ادراکِ ملازمتِ اقدس و شرحِ عنایاتِ اعلحضرت کہ در بارۂ آں والا گہر بظہور رسیده با عنایت نامہ کہ نواب سلطان جیو و نشانے کہ براے سرفرازی ایں کمترین زینتِ نگارش یافتہ بود، شبِ جمعہ پانزدہم شہرِ حال از نظرِ خجستہ اثر گذشت، نشانِ عاطفت عنوان کہ در جوابِ عرضداشت بخطِ مبارک پیرایۂ تحریر گرفتہ، پرتو وصول خواہد انداخت، ایں حقیر در ارسالِ عرائض و عرضِ اخبارِ لازم الاختیار کوتاہی نہ نموده، شاید تا حال عرایضے کہ مصحوبِ جلوداران سرکار شریف و بدستِ داکچوکی فرستاده، بعزِ مطالعۂ سامی رسیده باشند،

چوں از مطاویٔ عرضہ داشتِ صاحب و قبلۂ دو جہانی کہ بوساطتِ آں نامدارِ عالی تبار از نظرِ اشرف گذشتہ و ایشاں چناں قرار گرفتہ اند، کہ "تاریخ تحریر بخطِ دیگرے نوشتہ شده" و اعلحضرت نیز تصدیقِ ایں معنی فرموده اند، بنا براں بر زبانِ الہام بیان گذشتہ کہ "ازاں سعادت مند جواں بخت بغایت بعید نمود، کہ با وجودِ آنکہ مکرر مسوداتِ عرائضِ درگاہ جہاں پناہ در حضورِ ایشاں بہ بیاض رفتہ و می دانند، کہ قلمِ دیگرے دراں محرم نیست، و خطِ قدسی نمط را می شناسند، ایں قسم چیزے در حضورِ پرنور ظاہر ساختہ اند، بر تقدیرے کہ اعلحضرت میفرمودند، کہ تاریخ بخطِ مبارک نمی ماند، بایستے آں تازہ نہالِ بوستانِ اقبال بمبالغہ معروض می داشتند کہ خطِ صاحب و قبلہ است، ہرگاہ سہ بند بخطِ خود نوشتہ باشند، ایں دو کلمہ چگونہ بخطِ غیرے خواہد بود؟" بالجملہ وقوعِ ایں مقدمہ پسندِ طبعِ مبارک نیفتاده عذرِ آں را کہ بخاطرِ سامی پرتو صواب

انداز و عرضه داشت نمودن لازم است،

دیگر معروض میدارد که دریں ولا بعرضِ عالی رسید کہ آں گرامی نسب نشانِ والا که دواز دہم محرم مکرم بنامِ نامیٔ ایشاں صادر شده بود، و دراں صحیفهٔ سعادت مندرج گردیده که بعض مقدمات که عبارت از مقدمهٔ نسبت است از نشانهاے که بمحمد طاهر ترتیب و صدور یافته معلوم خواهد شد، بعینه از نظرِ مقدس گذرانیده اند و اعلحضرت بجهتِ اطلاع براں مطالب نشانِ محمد طاهر را طلب فرموده اند، و او مصلحت در اظهارِ آں ندیده تغافل کرده و ثانی الحال که خاطر از انچه بر ظهرِ نشاں نوشته شده بود، بخوبی جمع نموده بدستِ ایشاں داده که بگذرانند، امرِ رفیع القدر بنفاذ پیوست که "نمودنِ نشانِ مذکور که اصلا مقدمه قابلِ عرض دراں مرقوم نگشته، بهیچ وجه مناسب نبود، هرگاه بر مضامینِ نشانِ محمد طاهر آگاه شده، و چگونگیٔ آں را دریافته، یقین می دانسته باشند، که ایں مطالب از اں قبیل نیست که آشکارا شود، نشانِ خود را که نمودنِ آں سببِ افشاے است، ظاهر ساختن لطفے نداشت معلوم نشد که آں کامگار بچه اندیشه تجویزِ ایں معنی نموده باشند، دریں مدتِ اندک ایں مقدار از تغادر اوضاع بر چه حمل تواں کرد."

صاحبزادهٔ دانش پژوده سلامت! الحق ایں مقدمه خوب واقع نشده، چه اگر نشان از نظرِ انور نمی گذشت، چنداں قصورے نداشت، مطالبِ نشانِ محمد طاهر که بر پشتِ آں قدسی صحیفه مرقوم بود بر تقدیرے که بعرضِ ارفع می رسید، خود می دانند که قبحِ آں در چه مرتبه بود، بارے بخیر گذشت، احتیاط دریں امور از واجبات است، اگر مقدماتِ مسطوره بر ظهرِ نشان علاج پذیر نبود، نمودنِ آں مشکل و اخفا ازاں دشوار می شد،

دیگر معروض میدارد که دریں ولا از عنایت نامهٔ نواب تقدس احتجاب بیگم صاحبه جیو که بقبله و کعبهٔ حقیقی نگاشته بودند، چنیں لائح گشت که آں گزیں ثمرهٔ دوحهٔ سلطنت تسلیماتِ همشیرهٔ کلان و والدهٔ ماجده و همشیرهٔ محترمهٔ ایشاں را بخدمتِ نواب بیگم صاحب جیو عرض نه کرده اند، و چوں ایشاں در

هنگامِ وداع تسلیماتِ خود را بتقریبِ آں والاگہر حواله نموده بودند، خیلے آزار کشیدند، و طبعِ والاے قبلۂ دین و دنیا را نیز این معنی خوش نیامده،

صاحبزاده بلند فطرت و انی خیرت سلامت! ہر چند آئینهٔ سینهٔ سعادت گنجینه از غبارِ کدورت و کینه نسبت بعزیزِ آں مصفا است. لیکن بیتوجہی و عدمِ التفات بمراتب که وجه ہمت اہلِ رسم و عادت است، دلیلِ آں میشود که چوں در باطن خواہش دیجلتے نیست از روے تعصب دریں جزئیات مضائقه می رود، خود بدولت انصاف دہند که اختلاطِ چنیں را کس چه نام کند، بحمد اللہ تعالیٰ که دانش و فرہنگِ آں نامدار بلند مقدار افزوں تر از انست که برکاکتِ ایں قسم چیزہا پے برند، اگر بعنوانِ شایسته توجیه ایں مقدمه و مقدمه نمودنِ نشان کرده آید، البته بخاطر خواہد بود،

کیفیتِ استفسارِ اعلیحضرت از مشروعیتِ چیرۂ بادله بافتِ دستارِ سرخ که آں عالی تبار بسته بودند، و جوابے که ایشاں عرض کرده اند، از مطاویِ نشانے که بنامِ ایں عقیدت کیش صادر شده بود، و مفصلاً از عرضداشتِ علیٰ بیگ که آخرِ روز پنجشنبه ہفتم شہر حال روانه نموده بوضوح پیوست، برزبانِ کرامت بیان گذشت، که ایں طور سخنے را که چندیں طرف و پہلو دارد مطائبه انگاشتن و تفصیلِ آں نه نگاشتن گنجایش نه داشت، لائق چناں بود، که ایں مقدمه را مشروح داخلِ عرضه داشت مینمودند که اعلیحضرت بعلماے حضور دریں باب چه فرمودند، که آہسته خطاب بآں گرامی نسب کرده، چه چیز برزبانِ مبارک آوردند، اظہارِ ایں که یکسال است تا ایں قسم دستار در برہان پور مشروع شده است و ایں روایت نیز پیش ازیں بیک سال دراں بلده بہم رسیده. و شاید بعد ازیں نامشروع شود" بنا بر بے دماغی و آزردگی است، که پس از مطالعۂ عرضداشت روے داده عجب است، که آں والاتبار پے بایں معنی نبرده ایں نوع مقدمه را سرسری دانسته اند، در حینے که از علماے حضور استفسار می رفت بایستے آں رفیع مقدار بجد عرض میکردند، که مشروع است و مسئله را ما بتما خواہیم نمود،

واز شیخ نظام که رفاقتِ او در گرامیٔ خدمت بهمیں مصلحت است، صورتِ آں را تحقیق نموده نوشته می بردند ومی نمودند، اکنوں نیز اگر فرصت از دست نرفته باشد، به شیخ مومی الیه بفرمایند، که مسئله را چنانچه در حضورِ عالی معروض داشته از کتبِ فتاوی برآورده، خاطر نشان سازد، مارا ایں گمان نبود، که ایشاں در امثالِ ایں مقدمات فروگذاشت خواهند نمود۔"

حقیقتِ وصولِ انگشترِ الماس بعرض رسیده، مادهٔ پیل و اشیاے پیش کش و سوغات تاریخ ماه شاید برسد، آنچه از مرگذرانیدنِ نشانِ والا از نظرِ اقدس بخاطرِ عاطر گذشته و بزبانِ مبارک جاری شده، تا کجا معروض تواں داشت، وجه ننوشتنِ عرائض بخدمتِ همشیرهٔ کلاں بیشتر باعثِ وحشت گردیده میفرمودند که "بر ما غیر از عنایت و التفاتِ ایشاں نسبت بآں بلند قدر چیزے ظاهر نشده، ازیں که ایشاں را رجوعے و مطلبے با همشیرهٔ کلاں خود نباشد، لازم نمی آید، که مکتوب ننویسند، ایں چه تعصبِ نفس است" وازیں گونه کلمات بسیار فرمودند، حق تعالیٰ آں سمی المکاں را باسترضاے خاطرِ ملکوت ناظرِ پیر و مرشدِ حقیقی موفق گرداناد،

۱۲۸

ذرهٔ بے مقدار ابوالفتح مراسمِ صدق و اخلاصِ عقیدت از صفائی طویت بجا آورده، معروض میدارد که دریں ولا از روزنامچهٔ وقائع حضورِ موفور السرور بعرضِ والا رسید، که در حینے که اعلیٰحضرت ظلِ الٰهی بدولت وسعادت از پیش دولت خانهٔ عالی عبور فرمودند، آں کامگار باستقبال برنیامده اند، و مجری نفرموده، بمراسم نثار و پیش کش نپرداخته،

امر رفیع القدر زینتِ صدور گرفت، که "وقوعِ ایں غفلت که مخالفِ رسم و عادت است، ازاں نامدار بغایت مستبعد نمود، بایستے بمجرد استماعِ ایں مژده از دولت خانه برآمده وظائفِ کورنش بتقدیم می رسانیدند، و کمر مرصع که عادل خاں براے آں مقدار فرستاده بازبگیر مرصع که در جواهرخانه

ایشاں موجود بود، پیش کش می نمودند، و بر تقدیرے کہ دراں زماں گذرانیدنِ اشیاے مذکورہ میسر نمی شد روزِ دیگر با خود بردہ حاضر می ساختند، با وجود ادعاے آداب دانی ایں فروگذاشت را بر چہ حمل تواں کرد، فکر باید نمود کہ ازیں ممر بخاطرِ مقدس چہ رسیدہ باشد۔"

و نیز از افرادِ واقعہ مذکورِ محفلِ قدسی گردید، کہ آں عالی نسب رفیع مقدار نشانے را کہ در جوابِ عرضداشتِ عمدۃ الملک شایستہ خاں پیرایۂ ورود گرفتہ بود واکردہ خواندہ اند، و چوں محمد طاہر دریں باب بعرض رسانیدہ، فرمودہ اند، کہ "او منافق است، نشاں را چرا باو باید داد" امر شد کہ بدونِ حکم مہرِ نشانِ والا برداشتن و یکے از عمدہاے دولت ابد مدت را کہ از پیش گاہِ عالی بپاسِ خاطرِ او مامور شدہ باشد، بدیں عنوان در مجلس یاد کردن از ایشاں لائق نبود، عجب است کہ بر چنیں جرأت و گستاخی اقدام نمودہ، از مآلِ آں غافل گشتہ اند، دریں چند روزہ محرومی از خدمتِ سراسر سعادت ایں مقدار تفاوت در اوضاع و اطوار چرا است، ہنوز ایشاں را آں پایہ و منزلت بہم نرسیدہ کہ از پیشِ خود ہر چہ خواہند بعمل آورند"،

صاحبزادہ دانش پژوہ عالی فطرت سلامت! ایں مقدمہ و مقدمۂ اظہار نسبت و مبالغہ در التماسِ منصب نوعے بر طبعِ مبارک گراں آمدہ کہ اگر کیفیتِ آں مشروح معروض گردد، البتہ شورش افزاے خاطرِ گرامی خواہد بود، بعد دریافتِ شرفِ ملازمت بعرض خواہد رسید، فی الواقع گنجائش نداشت کہ ایں نوع امور کہ قبحِ آں بر ہمہ کس آشکارہ است از ایشاں بظہور رسد، بالجملہ بندہ را آگاہ فرمایند کہ نشانے بخان مشار الیہ رسیدہ یا نہ امید کہ باسترضاے خاطرِ عاطرِ قبلۂ دو جہانی موفق بودہ، در سایۂ عنایتِ ایشاں بسعادات فائز شوند،

۹
۱۶۹

ذرۂ بے مقدار ابوالفتح وظائفِ اخلاص و عقیدت بجا آوردہ معروض می دارد، نشانِ عالیشان

کہ شب یکشنبہ نہم از پیشگاہِ سلطنت و اقبال مصحوبِ نظر بیگ چیلہ مرسل گشتہ یقین کہ تا حال پرتوِ وصول انداختہ باشد، و بر قدسی مضامینِ آں اطلاع بحصول پیوستہ دریں ولا بموجبِ امرِ پیر و مرشدِ حقیقی، ایں کمترین بندہا بعرضِ گرامی میرساند، کہ انچہ دراں صحیفۂ سعادت مندرج گردیدہ نظر بنامردی و جبن و بددلی و غفلت و بے پروائی قطب الملک است، چہ او را نوعے کہ نشان می دہند، و اظہر من الشمس است از شجاعت و مردی و غیرت و حمیت بہرہ نیست و بسیار نامرد و ترسندہ است، لیکن از آنجا کہ دریں وقت کیفیتِ اوضاع و اطوارِ او بسامعِ علیہ نرسیدہ و معلوم نیست کہ اکنوں ہرچہ آفت اصلی با جرأت و دلیری کہ بمقتضائے طینتِ او است در وجود آمدہ دیا) داعیۂ مردی و مردانگی از باطنش سر بزدہ، بنا براں اگر ایں نامدار کامگار بحقیقتِ کارِ او پے بردہ باشند موافقِ مضمونِ نشانِ والاشان عمل نمودہ بزودی فہمیدہ و سنجیدہ درآیند و محمد بیگ را چنانچہ امر شدہ با مردم توپخانہ و باقی جمعیت بر سرِ حویلیٔ او تعین نمودہ ہادی دادخاں و محمد طاہر را با فوجے بفرستند کہ راہ گریختن بقلعۂ گلکندہ بر و بگیرند و خود با تمامیِ بندہائے بادشاہی برائے پشت گرمیٔ محمد بیگ متوجہ شوند، تا مومی الیہ باستظہارِ آں کامگار نامدار از دل و جان بکوشد،

و اگر ظاہر شود کہ او از خوابِ غفلت بیدار گشتہ بہ بندوبستِ شہر قیام نمودہ و حرکۃ المذبوحی میکند دریں صورت تا وصولِ نصرت شمولِ موکبِ ظفر قریں افواج را از چار طرف بمحاصرۂ شہر معین ساختہ نگذارند، کہ او بدر تواند رفت،

و بر تقدیرِ اوّل پیش از درآمدن و فرستادنِ محمد بیگ بوساطتِ بندۂ فہمیدہ با دپیغام کنند کہ دریں چند گاہ کہ ما باینجا رسیدہ ایم، منتظر بودیم کہ شاید او توفیقِ ملازمت یافتہ بمراسمِ ضیافت و اقامت بپردازد و چوں او را توفیقِ ادراکِ ایں سعادت و شرف میسر نشد، ماخود بانجا تشریف می آوریم، و مقارنِ تبلیغِ ایں رسالت بے تحاشی بر سرِ او بروند، و اگر دست دہد گردنِ او را از بار سر سبک سازند،

باالجملہ عمدہ در تمشیت ایں مہم بعد مراعاتِ مراسمِ حزم و احتیاط، چستی و جلدی و سبک دستی است، پیداست کہ آں بلند قدر عالیمقدار نوعے کہ پاسِ ناموسِ دولت را درخورِ سزا باشد تبقدیم آں امر توجہ خواہند فرمود، و ارشادِ پیر و مرشدِ حقیقی را دستور العمل ساختہ وقت و قابو را مغتنم تصور خواہند نمود، زیادہ جرأت از حدِ ادب دور است،

۱۰
۱۸۰

بندۂ بے مقدار ابوالفتح مراسمِ اخلاص بجا آوردہ معروض میدارد، کہ مثالِ گرامی مصحوبِ خواجہ خسرو پرتوِ وصول انداختہ سرمایۂ سرفرازی گردید تسلیمات بجا آوردہ، بر قدسی مضامینِ آں صحیفۂ عزت و شرف آگہی یافت، حق تعالیٰ آں تازہ نہالِ بوستانِ سلطنت و اقبال را فراواں سال در سایۂ عنایت و تربیتِ پیر و مرشدِ حقیقی باعلیٰ مراتبِ دولت فائز کناد،

مسودۂ عرضداشت را با مسوداتِ دیگر بقدرِ دریافتِ ناقصِ خود ترتیب دادہ ارسال نمود، امید کہ بمطالعۂ گرامی درآمدہ پیرایۂ قبول بیابد، بر بندہ حسب الحکم عالی صورتِ وقائعِ حضورِ پرنور را متواتر بقدسی خدمت معروض خواہد داشت، دریں باب تاکیدِ بلیغ باو نمودہ،

حقیقتِ خواجہ سرائے مذکور را بعرضِ مبارک رسانید، و فرستادنِ او مستحسن افتاد، بشیخ عبدالقوی امر فرمودند، کہ موافقِ شرع فیصل دہد، و مومی الیہ خواجہ دردمند را قسم دادہ رخصت نمود، و قضیہ آخر شد، تفصیل را او بزبانے کہ دارد بعرض خواہد رسانید، نشانِ گرامی را چوں مرضی بنود، بنظرِ انور در نیاورد، زیادہ چہ عرض نماید،

سایۂ عنایت بر سرِ بندہائے با اخلاص مستدام باد،

۱۱
۱۸۱

ذرۂ بے مقدار ابوالفتح بعد ادائے مراسمِ عقیدت و اخلاص بموقفِ عرضِ عالی میرساند،

که عریضهٔ گرامی بوساطتِ این حقیر بنظرِ انور درآمده حکمِ اقدس زینتِ صدور گرفت که بتقدیمِ خدمت معروض دارد، که این اخبارِ کهنه پیش ازین بدو روز بمسامعِ جاه و جلال رسیده نگارشِ آن ما حصلی نداشت باید که جواب انچه بے مقدار حسب الحکمِ والا عرضداشت نموده بود، باکیفیتِ سوانحِ تازه که روی داده باشد معروض می داشتند، اکنون نیز هرچه بعد گذرانیدنِ عرائضِ آورده خسرو چیله واطلاع بر مقدماتے که از تحریر یومیه ظاهر شده بود، بر زبانِ الهام بیانِ اعلحضرت گذشته باشد قلمی نمایند»

درباب کدخدائی چنین ارشاد فرموده اند، ع

«در کارِ خیر حاجتِ هیچ استخاره نیست»

«اگر آن والاتبار، رفیع مقدار می خواسته باشند که این مقدمه بطمطراق و آئینے که باید، از قوت بفعل آید، صبیهٔ خانجهان و جعفرخان مناسب است واگر خواهش چنان باشد که از بناتِ او سادات مردم یکے را بگیرند، آن نیز باحسن وجہے صورت پذیر می تواند گشت، برین تقدیر کسے را که بنظر درآورده باشند بنویسند تا فهمیده اجازت فرموده شود، واگر تا حال انتخاب نرفته اختیارِ این کار را بتجویز رائے خورشید ضیا واگذاشته باشند، عرضه دارند، تا جاے لائقے بخاطر آورده شود، بهمه حال مارا مضائقه نیست بهر شقے که راضی باشند مبارک است»

دیگر حکم میشود که «بودنِ ایشان در شهر از مصلحت دور است بمجرد وصولِ این عریضه تعلقه تشریف برده در آنجا بسر برند، و ذوالفقارخان را بے توقف بحضورِ پرنور دستوری فرمایند تا بسعادتِ ملازمت رسیده باز رخصتِ معاودت بیابد، امید که این مراتب را بخاطرِ عاطر آورده خانِ مومی الیه را بدرگاه بفرستند وجوابِ مطالبِ عریضهٔ سابق را عرضداشت نموده درباب مقدمهٔ کدخدائی انچه بعد تامل وتدبر قرار بیابد لوالاخدمت معروض دارند»

زیاده دراز نفسی ننموده حصولِ مطالب و مآرب دارین از درگاهِ ایزدی مسئلت مینماید

۱۲/۱۸۲

ذرۂ بے مقدار ابوالفتح بعد تقدیم وظائفِ عقیدت و اخلاص معروض میدارد، کہ از ورودِ نشانِ مرحمت عنوان تارکِ افتخار ایں کمترین باوجِ فلکِ دوار رسید، عرضداشتے کہ بحضور پر نور مرسل بود، از نظرِ اطہر گذشت، والا منشورے کہ بخطِ مبارک در جوابِ آں قلمی شدہ پرتوِ وصول خواہد انداخت، نقلِ عریضہ کہ بخدمتِ اقدسِ اعلیحضرت نگارش یافتہ بمطالعۂ گرامی خواہد در آمد، بعد ازیں ہر چہ بدرگاہ نوشتہ شود، نقلِ آں بسامی خدمت مرسل خواہد گشت،

محمد شفیع منشی را کہ خالِ خانہ زاد آں صاحب است و محض بفرمودۂ عالی ترکِ نوکری جعفر خاں نمودہ و باندک تربیتِ والا آں قدر خدمت خواہد کرد، کہ بندہ سرخرو شود، و اورا ترقی رو دہد، بموجب امرِ عالی روانہ حضور موفور السرور نمودہ، در پیشِ خانِ مذکور یک اسپہ صد روپیہ وصولی می یافت، و اوقاتش بعسرت می گذشت، ایں عقیدت کیش امیدوار است کہ بمقتضائے قدر دانی و رابعنایتِ منصبے لائق سرافراز فرمایند، تا پاکیزہ و رنگین باخاطرِ جمع، سرگرم کسبِ آدابِ بندگی و ادائے مراسمِ بندگی و خدمتگذاری گردد، اسپے از سرکار مرحمت شود و خلعتے ضمیمۂ آں گردد، از ذرہ پروری دور نخواہد بود، اگرچہ خاطرِ اعلاجل مآثر از بندہ نوازی آں صاحب مہرباں بواقعی جمع است، لیکن از غایت محبتے کہ بااو دارد، فضولی کردہ بریں جسارت اقدام نمود،

رخصتی کہ بہ بندہ مرحمت شدہ بود، تا حال نرسید، امید کہ پرتوِ التفات دریغ نہ گردد، کہ ملبوس بکدرِ شدہ و دریں ایام تازہ پاکیزہ تر از سابق بعرصہ باید آمد محمد شفیع برادرِ خرد کہ حسن خطے و بقدر قابلیتے دارد، ہمراہ آوردہ اگر او نیز در سلکِ ملازمانِ سرکارِ فیض آثار منسلک گردد، باعث مزید سرفرازی است زیادہ چہ گستاخی نماید، سایۂ مرحمت بر مفارق بندہائے راسخ العقیدہ پایندہ باناد،

۱۳/۱۸۳

ذرّۂ بے مقدار ابوالفتح مراسمِ عقیدت واخلاص بجا آوردہ معروض میدارد کہ دو عرضداشتِ گرامی متواتر رسیدہ از نظرِ انورِ اطہر گذشت، مطالبِ معروضہ معلوم رائے خورشید ضیا والا گردید، حکمِ اشرف اقدس زینتِ صدور گرفت کہ ایں کمترین بقدسی خدمت عرضہ داشت کند کہ "سببِ ملازمت نمودنِ اسلام خاں بہادر چہ بود، ایں معنی بخواہشِ خانِ مذکور بوقوع آمدہ یا آں نونہالِ بوستانِ سلطنت و اقبال تجویز فرمودہ اند، از پیشگاہِ والا ہمیں قدر اجازت شدہ بود، کہ اگر خانِ مشارالیہ درخدمتِ عالیمقدار بدربار بیاید، واعلیحضرت بتقریبے اورا طلب فرمایند، بسعادتِ کورنش رسیدہ، ملازمت کند، امید کہ صورتِ ایں مقدمہ را نوعے کہ روئے دادہ باشد بایں بندۂ حقیر بنویسند، تا بعرضِ مقدس برسد"

برخاطرِ عاطر پوشیدہ نماند، کہ چوں پادشاہزادۂ خرد قدرِ تلطفات وعنایاتِ پیرو مرشدِ حقیقی ندانستہ زندگانی بقاعدہ نمی نمودند ودریں ایام تغیرِ تمام باوضاعِ ایشاں راہ یافتہ در دلاسائے مردم جد بلیغ مبذول می داشتند، ورجوعِ سپاہ روز بروز افزوں ترشدہ، حرکاتِ خارجِ دائرۂ ادب ازایشاں سرمی زد، چنانچہ جمعے از بندہائے بادشاہی کہ درسلکِ ملازمانِ ایں درگاہ منسلک گردیدہ بودند اغوا نمودہ ازراہ بردہ بمنصبہائے کلاں می فریفتند، وازنوکرانِ ایشاں گوناگوں تعدی وبیداد نسبت بسکنۂ اکبرآباد بظہور آمدہ بود کہ فتنۂ عظیم ازخامکاریہا برایشاں حادث شود، وامروز کہ بعد از مدتے بخدمتِ والا رسیدہ بودند، درالتماسِ رخصت یافتن بصوبِ پنجاب مبالغہ ازحد گذرانیدہ سعیِ تمام داشتند کہ دراں ساعت مرخص شدہ بداں جانب بشتابند، بنابراں بمصلحتِ وقت وصلاحِ دولت نمودہ ایشاں را نگاہ داشتند، وچوں موکبِ اقبال قریبِ متوجۂ شاہجہاں آباد است، ایشاں را نیز بہماں وضع تا آنجا ہمراہ بردہ، بعنوانے کہ باید درقلعہ خواہند گذاشت، ازآنجا کہ ایں واقعہ درحضورِ پرنورِ اعلیحضرت البتہ مذکور خواہد شد، اگر کیفیت وسببِ آں استکشاف نمایند ایں مراتب را بانچہ ازجور وتعدیِ ملازمانِ ایشاں براں والا تبار بعرض برسانند،

ایں کمترین را بخاطرِ فاتر می رسد، کہ بمجردِ اطلاع بر مضمونِ ایں عریضہ اگر عرضداشتے مشتمل بر تہنیت
ایں فتح بدرگاہِ آسمان جاہ فرستادہ شود، مناسب خواہد بود، زیادہ چہ گستاخی نماید،
نیرِ عظمت و اقبال از مطلعِ مکرمت و افضالِ ایزدِ متعال درخشاں باد،

۱۴
۱۸۴

ذرۂ بے مقدار ابوالفتح بعد اداے مراسمِ عقیدت و اخلاص معروض میدارد، کہ قبل ازیں حسب الالتماس
امارت و ایالت مرتبت ذوالفقار خاں حکمِ اقدسِ اعلیٰ بسیادت و نجابت پناہ اسلام خاں بہادر
صادر شدہ بود، کہ خانہاے حوالی و نواحیٔ قلعہ اکبرآباد را بجہتِ سکونتِ بندہاے تعینِ آنجا کہ بودنِ
آنہا نزدیک بقلعہ لازم است و بنا بر ضرور در جاے دور دست فرود آمدہ اند، مقرر نماید، چوں ایں
والا مجد ازعرضہ داشتِ خانِ مومی الیہ معروضِ محفلِ معلےٰ گردید، کہ منازلِ مزبورہ تاحال بتصرفِ
آں مردم در نیامدہ بدستورِ سابق در اماکن اند و ایں معنی از پاسِ شرائطِ حزم و احتیاط دور است، حکمِ ارفعِ
اعلیٰ پرتوِ نفاذ انداخت کہ ایں کمترین بسامی خدمت آں بلند قدر عالیمقدار عرضہ دارد، کہ وزارت مآب
ابوالقاسم دیوانِ سرکارِ نامدار را امر فرمایند، کہ بتحقیقِ منازلِ مسطورہ پرداختہ وارسد کہ آں حویلیہا نزولیست
یا مالکے دارد، بر تقدیرِ اول فراخورِ حال بہرکدام ازاں جماعۃ خانہ تعین باید کرد، و بر تقدیرِ ثانی از دو حال بیروں
نیست یا مالکان خود دراں حویلیہا سکونت دارند یا بکرایہ دادہ خواہند بود، در صورتِ نخستین وجہ قیمتِ
خانہ یا عیوض در صورتِ دوئیں کرایہ از سرکارِ فیض آثار مقرر باید نمود و خانہا را بملازمانِ درگاہ سپرد،
تا نزدیک بقلعہ بودہ گاہ بیگاہ حاضر باشند، امید کہ ہرچہ قرار یابد کمترین را براں آگہی بخشند تا بعرضِ
مقدس رسانند،

صاحب بندہ نواز مہربان سلامت! اگرچہ ایں داعی در ارسالِ عرائض متقاعد و مقصر است،
لیکن در پاسِ مراتبِ خیراندیشی و استدعاے ترقیاتِ صوری و معنوی و حصولِ سعاداتِ دنیوی و دینی

بکوتاہی از خود راضی نبودہ و نخواہد بود، ؎

زدستِ من چہ برآید بجز دعاے شما

عنایتِ ملبوسِ خاصہ کہ مصحوبِ وکیل، موجبِ سرفرازیِ ایں خوکردۂ الطافِ علیہ گردید، و تسلیمات بجا آوردہ بدعاے خیرِ نشاتین مواظب برگشت، از کلفتِ بیماری نتوانست دراں وقت شکرِ عنایتِ والا را بخدمتِ عالی زینتِ عرضہ داشت،

چوں ایں غلامِ قدیم الخدمت نظر بحقوقِ بندگیِ خود نمودہ بہ بسمیات کمترمی پردازد و پیر و مرشدِ حقیقی نیز ہمیں معنی را منظور فرمودہ، باوجود زلات و تقصیرات پرتوِ عنایتِ عمیم از حالِ ایں فدوی دریغ نمی دارند، امید کہ آں صاحبِ کریم الاخلاق نیز بندہاے صادق الاخلاص را بکوتاہیِ ظاہری بمعرضِ بازخواست درنیاوردہ، معاف می داشتہ باشند،

ذرہ پروریہاے کہ دربارۂ محمد شفیع منشی بظہور آمد، شکرِ آں را بکدام زبان ادا تواند نمود، اورا محض براے کسبِ آدابِ بندگی، در قدسی خدمت سپردہ، والا استعدادِ بندہا چہ خواہد بود، کہ پیرایۂ قبول بیابد، چوں ایں غلام را باوجود بے استعدادی و ہیچمدانی بمحض تفضل از خاک برگرفتہ بافلاک رسانیدہ اند، بیقین کہ ہرکس از برادرانِ ایں فدوی کہ بملازمتِ درگاہِ آسماں جاہ سرفراز شود استعدادِ او منظور خواہد بود، زیادہ جرأت ننمودہ،

طغراے سلطانی را کہ از نظرِ انور گذشتہ بزیورِ قبول محلی شدہ بود، بخدمتِ عالی فرستادہ، مجرئی طغرای نویس خواہد شد،

درسایۂ بلند پایۂ عواطفِ خدیوِ زمین و زماں پادشاہِ جہان و جہانیاں بکمالِ مراتبِ دولت و سلطنت فائز گردیدہ، باسترضاے خاطرِ ملکوت ناظرِ پیر و مرشدِ دارین موفق باشند، آمین،

بنام پادشاہزادہ محمد معظم بہادر

۱
۱۸۵

ذرّۂ[1] بے مقدار ابوالفتح مراسم اخلاص بجا آوردہ معروض میدارد، نشان گرامی کہ بعد از مدتے بسرافرازی این عقیدت آئین صادر شدہ بود، در اعز ازمنہ پرتو ورود انداختہ سرمایۂ مباہات گردید، بموجب اشارات قدسی بشارت مسودۂ عرضہ داشت را القبہ دریافت ناقص خود ترتیب دادہ بسامی خدمت ارسال داشتہ امید کہ بنظرِ قبول درآید، عرضہ داشتے کہ بخطِ نسخ بدرگاہِ معالی مرقوم شدہ درحینے کہ از نظرِ انور قبلہ و کعبۂ دوجہانی مدظلہ العالی میگذشت بندہ حاضر بود، تعریف حسن خدمت (خط) بسیار فرمودہ تحسین نمودند و عبارات عرائضے کہ بخدمتِ شاہزادۂ جوان بخت والاتبار بلند مقدار مشتمل بر سوانح و حقائق مرقوم میگردد بغایت استوار است و مکرر این غلام را مخاطب ساختہ میفرمایند، "کہ تقریر و تحریرِ فارسی ایشان درست تر از دیگران است و انشاء اللہ تعالیٰ ترقی بسیار خواہند نمود"، این اخلاص کیش نیز سررشتۂ عقیدت مندی را از دست نہ دادہ آنچہ سببِ خوشنودی و رضامندی پیر و مرشدِ حقیقی میداند ہمہ وقت بعرض رسانیدہ از خود بتقصیر راضی نمیشود، امیدوار است کہ گاہ گاہے بتقریبِ خدمات باصدار نشانہائے گرامی سربلندی میفرمایند باشند

صاحب زادۂ اقبال مند سلامت! چون توجہ قبلہ و کعبۂ دارین از روے بندہ نوازی مصروفِ آن است کہ کلبۂ فقیر کہ در ارکِ ظفرآباد عنایت شدہ مرتب گردد، و آقا بیگ کوتاہی بسیار نمودہ،

---

[1] اگرچہ اداب عالمگیری میں اس خط کو شہزادۂ اعظم کی طرف منسوب کیا گیا ہے، لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس وقت محمد معظم دکن کا صوبہ دار تھا اور غریب اعظم تو صرف ۶-۷ سال کا بچہ تھا۔

تاحال کارے نساختہ واین معنی بعرضِ مبارک رسیدہ بکترین حکم شد کہ بقدسی خدمت عرضداشت کنند بنابراں معروض میدارد، کہ مومی الیہ راتاکید فرمایند تابزودی آں خانہ راتعمیرے کہ باید موقوف ندارد و

ایامِ شریفِ عیدسعید بر آن ذات ملکی آیات خجستہ ومبارکباد، درسایۂ بلندپایۂ خدیوِزمین و زمان پیرومرشدِ جہانیاں بسعادتِ صوری ومعنوی فائزشوند،

ضمیمۂ اوّل

مکاتیبِ شاہجہاں بادشاہ

(الف)

بنام شہزادہ دارا شکوہ بہادر

(۱/۱۸۶)

"روز سیوم بعد از گفت و شنودِ بسیار خاطرِ مبارکِ حضرت جہاں پناہی برای احضار و احرازِ سعادتِ ملازمت اقدس و تحصیلِ دولتِ زمین بوسِ حضورِ پرنور و تکمیلِ مراسمِ استرضای و خوشنودیِ خاطرِ مقدس قرار گرفت بدین عزمِ صواب از منزلِ دلکشای باغ دیرہ بدولت و اقبال سوار شدند . . . . بمجرد توجہ والا کہ از دولت خانۂ معلی سوار شدہ عنانِ سمندِ اقبال سبک فرمودند شائستہ خاں امیرالامرا و شیخ میر از پیش رسیدہ معروض داشتند کہ تصمیمِ این عزیمت و تتمیمِ این ارادت از پیرایۂ تصدیقِ خردِ مصلحت شناس و زیورِ عقلِ صواب اندیش معرّاست، و خیر اندیشانِ تمام اخلاص و فدویانِ عقیدت کیش را از تصورِ این امرِ دور از کار جان در قالب نماندہ و ہمہ بمغاکِ تحیر و نشیبِ تفکر فرو نشستند، خدارا بر جانِ فدویانِ بی ریای خود ترحم فرمودہ از امضای این عزیمت مصلحت دشمن اجتناب و احتراز فرمایند . . . . در این اثنا کہ آنحضرت سمع مبارک بسخنانِ دولت سگالان داشتہ متردد بودند نامۂ (بحیلہ) سید نوماننے کہ بندگانِ اعلحضرت سلیمان مکان بخطِ مبارک بدارا شکوہ نوشتہ از روی کمالِ اعتماد و اہتمام بدو حوالہ فرمودہ بودند کہ اصلا احدی را بران راز وقوف ندادہ، خود را بعنوانِ بادِ بی گرداب بدار الخلافہ شاہجہاں آباد رسانیدہ جواب بیارد، از نظرِ کرامت اثر گذرانیدند خلاصۂ مضمون آنکہ[1]

"دارا شکوہ در شاہجہاں آباد ثباتِ قدم ورزد، کمی خزانہ و لشکر در آنجا نیست، زینہار از آنجا بیشتر نگذرد کہ تا بدولت ہم را درینجا فیصل میفرمائیم"

[1] منقول از ظفرنامہ عالمگیری،

(ب)

بنام شہزادہ محمد شجاع بہادر

۱/۱۸۷

"چوں آں فرزند ہمیشہ از کثرتِ خرچ و قلتِ دخل عرضہ داشت می نمود، و قبولِ ایں امر بمقتضائے کل امرٍ مرہونۃ باوقاتہا، در حیزِ تعویق می بود، الحال از روے کمال مرحمت صوبہ بہار را بر صوبہ عمدۂ بنگالہ و اودلیسہ افزود حسب الالتماسِ فرزند عالیقدر بختیار موید والاقتدار، از باطل تہی و از حق پر سلطان اورنگ زیب بہادر با قطاعِ آں فرزند اقبال مند، بختیار مقرر و مسلم داشتیم کہ از ابتدائے فصل ربیع یونت ئیل وکلائے خود را فرستادہ بجاگیرِ خود مسلم دانند، و وکلائے آں فرزند در تکثیرِ زراعت و عمارتِ ملک باید کہ نہایت سعی کردہ باشند و خود باید کہ مطلقاً از زرِ محل ارادہ طرفے نماید، و اگر داعیۂ دریافتِ ملازمتِ اعلحضرت ہجوم آوردہ باشد خود بعد از روزے چند طلب خواہیم نمود۔"

۱؎ منقول از تاریخ شاہ شجاع مصنفہ محمد معصوم۔ آگرہ پر قبضہ کرنے کے بعد اورنگ زیب نے شاہجہاں سے یہ خط لکھوایا تھا اس کے ساتھ ہی اپنا بھی ایک مصالحانہ خط بھیجا تھا، جو درج کیا جا چکا ہے۔

(ج)

بنام شہزادہ اورنگ زیب، در بہار،

۱
۱۸۸

دریں[1] وقت چناں بوقفِ عرض و افغانِ محفلِ عزّ و جلال رسید کہ آں فرزندانِ ارجمند آں دو سید[2] بیگناه را کہ مصدرِ انواعِ خدماتِ شایستہ و متصدّیٔ صدورِ اقسامِ اعمالِ نیکو بندگی گشتہ، بحکمِ کارفرمائی عقلِ ادب آموز و خرد ہوش افزا اطاعتِ حکم بجا آوردہ، روی ارادت بجنابِ خلافت آوردہ بودند، بتحریک و اغوای بعضے زیادہ سراں بتاراجِ نقد و جنسِ آنہا پرداختہ در قلعۂ دولت آباد محبوس ساختہ، مقید ساختنِ کسانے کہ وجوبِ اطاعتِ خداوندگارِ خود در اخیر وا میسان وصدورِ مخالفتِ او را بغی و عصیان شمردہ، در شاہراہِ اخلاص ثابت قدم و مستقیم باشند، از اخلاقِ پسندیدہ بغایت دور نمود، خردمندِ سعادت[3] یار آن است کہ عنانِ اختیار و خویشتن داری در جمیعِ احوال و اوقات خاصۂ ہنگامِ سلطانِ قوتِ قاہرۂ غضبی از دست نہ دادہ، مالکِ نفسِ خود تواند گشت، و تلخیٔ فرو گذاشت با آں مایہ مرارت در کامِ عفو از چاشنیٔ شہدِ انتقام لذیذ تر انگاشتہ مغلوبِ نفسِ امارۂ قہری نگردد، بلکیف دریں حالت کہ صورتِ عذرے ہم درمیاں بود گنجائش آں داشت کہ معذرتِ آنہا را خود پسند انگاشتہ خرسندی گشت و با انجامِ نقد و جنس پایۂ اعتبارِ آنہا فزودہ بکمالِ مہربانی رخصت می داد، نہ آنکہ بضبطِ اندوختۂ سالہا دراز آنہا پرداختہ حکمِ قیدی فرمود، اکنوں ہم اگر عفو را بر انتقام سبقت دادہ و از روے لطف مہراندوزی را بر کینہ توزی برگزینید و برای توسلِ عفو و صفح اگر ایں فرمان را وسیلۂ ایں کار و موجبِ رضامندیٔ طبعِ اشرف کہ وسیلۂ رستگاری ہر دو سرا است[4] خواہد بود

۱ منقول از عملِ صالح ۲ مراد از دو سید، میر حاجی و شاہنواز خاں، ۳ ن: سعادت یار آن است ۴ ن: ساز د خواہد بود

۲/۱۸۹

بابا سلّمہٗ، دلپسند حاصلِ عمر ہفت سالۂ من!!

چوں پیش ازیں بچندروز بحسبِ تقدیرِ الٰہی و تغیرِ سماوی ذاتِ اقدس و شخصِ مقدس را از انقلابِ آب و ہوا کہ در مخلص پور سرایت کردہ تکسیرِ بدنی عارض گشتہ بود، چنانچہ چندروز صاحبِ فراش بودیم بدیں جہت کہ در ممالکِ محروسہ ہرج و مرج رو دادہ بود، بمقتضائے مصلحت بجہتِ رفعِ فتنہ و فسادے کہ برخاست از دار الخلافت شاہجہان آباد براہ مستقر الخلافت اکبرآباد رسیدیم، کہ زبانِ ژاژخایاں بستہ شود، درین ولا چنیں بسامعِ حقایق مجامع رسید، کہ آں فرزندِ بجاں پیوند لشکرِ عظیم فراہم آوردہ روانۂ ایں صوب شدند ایں معنی باعثِ استغراقِ خاطر و ملالِ طبعِ اقدس گشت کہ باایں ہمہ اضطراب و ناشکیب آمدنِ آں فرزند با فواج گراں از چہ راہ است؟ اگر مطلبِ او دریافتِ ملازمت بود، بایستے اول عرضداشت میکردند، اگر شوقِ ملازمت دامنگیر شدہ، بعد از حصولِ جواب عازمِ حضورِ انور می شدند، و اگر داعیۂ تقسیم دیگر است، بعنایتِ الٰہی ما چاق و تندرست ایم، و در پیکرِ استخوانی تا حال ہیچ وجہ تفاوتے راہ نیافتہ و در کامرانی و کامروائی سلطنت اشتغال داریم، صلاح بقضائے این است کہ آں فرزندِ دلبند بمجردِ ورودِ مثالِ کرامت تمثال از ہر جا کہ رسیدہ باشند عطفِ عنان نمودہ باورنگ آباد مراجعت کنند، زیادہ عمر باد و ثمرہ آں۔"

۳/۱۹۰

چوں کوکبۂ جاہ و جلالِ آں فرخندہ کوکبِ برجِ اجلال را در نزدیکہائے دار الخلافت اتفاقِ نزول افتاد، و جز قرب وصول و وصالِ آں یوسفِ کنعانِ اقبال قبول کہ در مدتِ دوریٔ ضروری از ملازمتِ قبلۂ حقیقی و خدائے مجازیٔ خویشتن حرمان نصیب و بے شکیب بود، بنواحیٔ ایں مصرِ عزت رسیدہ، بحکمِ استیلائے شدتِ اشتیاق کہ لازمۂ بعد عہدِ فراق و مقتضائے قربِ وصال است، خاطرِ اشرف بے اختیار بدریافت

---

[1] منقول از نسخۂ قلمی انشائے فارسی مملوکہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال نمبر الیف ۵۰۶ [2] منقول از فیاض القوانین و عملِ صالح ج ۳ ص ۲۰ عمل صالح ج ۲ اقبول و اقبال۔

لقاے فرخندهٔ آں خجسته اطوار آرزومند است، باوجود غلبهٔ افراطِ محبتِ اشرف و استیلاے اقتضاے شدتِ شوق توقفِ آں قرة العینِ خلافت دریں نزدیکی بغیر از سختِ جانی و سست مهری، دیگر چه تصور نموده آید، اگر بکارگریٔ طلبِ صادق و از راهِ تعظیم و تکریم والدِ ماجد، پاے ارادت در رکابِ سعادت آورده، رهگراے وادیٔ آرزو گردد، از فیضِ ملاقاتِ ایں نیازمندِ درگاهِ الٰهی که دوباره زندگانی یافته از سرِ نو بعالمِ وجود آمده سعادت اندوز گشته، چهرهٔ شادمانی رالضیاے جاودانی برافروزد[1]، هرآئینه از دولتِ دوجهانی تمتع و برخورداری یافته کامیابِ مراداتِ صوری[2] و معنی خواهد گشت،

(ب)

چون[3] بمقتضاے مشیتِ[4] ایزد بیچون درمیانِ آں قرهٔ باصرهٔ سلطنت و جهانبانی و[5] غرهٔ ناصیهٔ عظمت و کامرانی شاهِ بلند اقبال صحبت بکدورت و ملال انجامید، آنچه در پردهٔ غیب و حجابِ تقدیر مستور بود[6] بر روے روز افتاد، از آنجاکه در[7] فرمانِ قضا و قدر و ارادهٔ خالقِ خیر و شر که، چون و چراے بشری[8] را مدخلے نیست، اغماض عین از آں مهماتِ نشائے[9] خودشناسی[10] و خداداني است، باظهار امرے که اکنوں انشراحِ خاطر و انبساطِ طبعِ اقدس بداں متعلق و منوط آمده، بذلِ توجهِ والا ناگزیر شرفِ وقوع پذیرفت،

غرض از تبئین ایں مقوله آنکه بتقاضاے باطن و تمناے خاطر بتماشاے جمالِ لقاے فرحت انتماے آں فرزندِ هوشمند بیدار خرد که چراغِ ضیاء و فروغ افزاے ایں دودمانِ دولت و اقبال است، بغایتے است که اندازهٔ[11] حوصلهٔ تقریر و بیان تحریر آں را برنمی تابد، خاصه که درة التاجِ خلافت و دارای درثمینِ فریدهٔ

---

1 ایضاً برفروزد 2 ایضاً صورت،

3 منقول از ظفرنامه عالمگیری، 4 ن: نیت 5 ن: و محذوف، 6 ن: مستور بود که بر روے، 7 ن: دو 8 ن: بشری راکه مدخلے نسخه. مگر بشری مدخلے. 9 ن: مهمات نشه، 10 ن: خردشناسی 11 ن: "اندازه" محذوف،

زینتِ اکلیلِ فرمان روائی را بنا بر سعیِ سابقۂ ازلی و ارادتِ لم یزلی سپس روزگار دراز و زمانِ طویل باین
همہ قربِ مکان و محال[1] قریب نزول اتفاق افتادہ و مارا چناں امراضِ متضادہ[2] و شدیدہ کہ رشتۂ امید توقف
دریں نشاۓ اہل سوز حوادث اندوز قطعاً مقصور و[3] منقطع بود، از شفاخانۂ عنایتِ حکیم علی الاطلاق بتقضاۓ
و لو مرضت فھو یشفین، شربتِ گواراۓ صحت کرامت وصول پذیرفتہ فی الحقیقہ حیاتِ تازہ و زندگیٔ دوبارہ
عطا گردید، التہاب[4] نیرانِ شوق و نوازعِ اشتیاق ما[5] علی نہایہ رسیدہ، بیقین کہ خواہشِ قلبی و آرزوۓ باطنی آں
فرزند نیک اختر و الا گہر دریں باب از تاب[6] غلیان[7] نشہ محبت و کیفیت طلب مانند[8] عزیز مصر بلقاۓ
بزرگ خواہد بود، چوں[9] زیادہ بریں حوصلۂ طاقت، بار[10] انتظار را بر نمی تابد، پسندیدۂ عالم استحسان آن است
کہ آں آداب دانِ خرد و رسم شناسِ عقل بزودی ہر چہ تمامتر مراسم راحت بر جراحت مترصد نہادہ، خاطر اقدس
را بمشاہدۂ جمالِ لقاۓ فرحت[11] افزاۓ خود فرحت آگین و مسرت آمود سازد، مصرعہ،

زود آئی دل تنگم را مونس جاں باش،

۱۹۱/۴

دریں[12] مدت آں فرزند ارجمند ہموارہ در صددِ تحصیل خرسندی و ہمہ جا در مقام اقامتِ مراسم رضامندی
ما شدہ، پیوستہ در پۓ تقدیم خدماتِ پسندیدہ بود[13]، چنانچہ در حصول مرضئ اشرف اصلا تقصیر از خود راضی
نگشتہ، اکنوں وجہ ایں ہمہ سوءِ ادب و ایں مایہ کم مہری نسبت بوالد[14] والا قدر کہ مستلزم بدیٔ دارین است،
و ایں ہمہ[15] دل گرانی و رنجشِ خاطر بے وجہ و بے سبب ظاہر نیست، و باآنکہ چشم داشتِ انواعِ رضاجوئی و اخلاص
پژوہی داشت، بے آنکہ مراسم عیادت و استفسارِ کوفتِ جسمانی ما بظہور[16] رسد، و رعایتِ حقوقِ تربیت بمیاں

[1] ق محال [2] ق مو محذوف [3] ق منقضی و مقصور [4] ق والتہاب [5] ق تا [6] ق تاب محذوف [7] ق غلیان، [8] ق مانند محذوف [9] ق چوں محذوف [10] ق بار [11] ق بہجت افزاۓ [12] منقول از ریاض القوانین و عمل صالح [13] عمل صالح بودہ۔ [14] ایضاً والا [15] ایضاً ہمہ محذوف [16] ایضاً باں ظہور رسیدہ،

آید[1]، متعجب است، کہ باعثِ این ہمہ نامہربانی وعلتِ این سرمایہ[2] گرانی درواقع چہ باشد، این معانی اگرچہ بنا برسعایتِ[3] اربابِ غرض وعناد وبتفریب وافسادِ اربابِ فتنہ وفساد رو دادہ، نزدیک است کہ از شیمۂ کریمۂ آں فرزند دور نما باشد،

چوں غرض پرستارانِ فتنہ انگیز کیفیتِ عنایت واشفاق والابلباسِ نامناسب وبدترین صورتے کہ ہرگز در خاطرِ اقدس خطور نکردہ، در نظرِ آں فرزندِ ارجمند جلوہ دادہ اند، اگر بنفسِ نفیس از ملازمتِ فیض تربیت استعداد یافتہ بوجوہِ معقولہ کیفیتِ حال رابفہمد ومعاملہ رابطرح انداختہ مرادِ دشمن کام نسازد، گنجائش دارد، چہ درین ضمن ہم گردِ کدورتے کہ برصفاخانۂ خاطرِ انورِ آں فرزند نشستہ بزلالِ لطفِ مقال وحسنِ بیان محو ساختہ می شود، وہم مطلبِ صحیح ماراکہ ناراستاں ہمدستاں[4] شدہ آں رامفسدہ نامیدہ بوجہ ناشائستہ خاطرنشان نمودہ اند، پرتوِ راستی بر ساحتِ ضمیرِ انور انداختہ رفعِ کلفت گردد،

(ب)

حضرت صاحبقرانی باز خلیل اللہ خاں وفاضل خان رانزدِ آں نوبادۂ ریاضِ خلافت وجہانداری فرستادہ فرمانے مزین بدستخطِ مبارک مصحوبِ آں دو خان سموالمکان صادر فرمودند، حاصل کلامِ بلاغت نظامِ خاقانِ گردوں اعلام آنکہ،

"[5]باوجود حقوقِ پرورش بناز ونعم وتربیت وتلقین وتعلیم تواز شاتِ بیکران وعنایاتِ بے پایاں اختصاص بخشیدن[6] وبمناصبِ بلند ومراتبِ ارجمند فائز گردانیدن باینہمہ حقوقِ ابوت اجتناب[7] از اں وسالاَ اَدِ اولی الامر کہ بفرمانِ شہنشاہِ علی الاطلاق اطاعت وامتثالِ حکم مالازم وواجب وکلامِ ربانی وکتابِ آسمانی بداں

[1] ایضاً آمد، [2] ایضاً این مایۂ سرگرامی [3] ایضاً اگرچہ ہنگامہ بابت [4] ایضاً ناراستاں وہمداستاں،

[5] منقول از ظفر نامۂ عالمگیری، [6] ت، "و" محذوف

[7] ت نار بوبیت، نسخہ دیگر بااین حق ابوت والوالامر کہ،

ناطق، ازاں فرزند سعادتمند که آراستهٔ خصوصیتهاے مزایاے حسنِ اعتقاد و مجموعهٔ دانش و بینش خداداد است[۱]، و پیوسته عمرِ گرامی را[۲] برضاجوئی و نیک نامی و حق شناسی و خدادانی صرف کرده بسیار بعید می نماید که قدرِ مهربانی و رتبهٔ[۳] شوق و خواهشِ خاطرِ اقدس[۴] را بدریافتِ دیدار فرحت آثار خویش ندانسته بنا بر اغوا و اضلالِ صاحبِ اغراضِ فاسدهٔ چند بیت،

دو دو شو ند از بد ماسغی رسند،	با دو شوند از بجیراغی رسند،

از احرازِ سعادتِ حضور باز ایستند، و بواسطهٔ دسکائی[۵] مشتے بے هنر و بدطینت مارا و دشمن کام بستند و خفتِ[۶] مارا و فرمان فرمایانِ جهاں و اهلِ روز تجویز کرده از وخامتِ عاقبت نیندیشید و براے دو روزه زندگی این سراے حادثه زاے شرمساری و خجالتِ ابد در پیشِ خدا و رسول بر خود هموار و آساں گیرد، زنهار اے فرزند بکارے جرأت منماے که آخر منتج ندامت و پشیمانی گردد، و ندامت سود نه دهد، مثنوی

اے خلف از راهِ مخالف بتاب | تیغ بیفگن[۷] که بهنم آفتاب
گر ز خود این نقش گرفتی بدست | سوے خدا بین و مشو خود پرست
ور ز بد آموز شد این ره پدید | گفتِ بد آموز نباید شنید
گرچه کنی دعوئ دانش، و لیک | نیک بدانم که ندانی تو نیک
چوں تو شب و روز ادب افزوں کنی | بے ادبی با چو منے چوں کنی،
گرچه جوانی همه فرزانگی است | این نه جوانی است که دیوانگی است
اے پسر ارچه ببری درخوری | لیک مکن با پدر این سرسری
بر سرِ خوان آے که هم[۸] توشهٔ | یادِ نمک کن که جگر گوشهٔ

[۱] ق ۔ را ۔ محذوف ، [۲] ن مرتبه [۳] ق خاطرِ اشرف

[۴] ن دسنگی و خفت، [۵] ق ۔ مفگن [۶] ق بوسه ۔ ق اند،

خونِ منی و دلِ من مہر جو ست | جوششِ بسیار مکن زیرپوست
گوش کن ایں گفت، مکن گفتِ کس | بشنو و بشنو سخن است و بس

۵
۱۹۲

(الف)

خدائے راست بزرگی و ملک بے انباز | بدیگرے کہ تو بینی بعاریت داد است
کلیدِ فتحِ اقالیم در خزائنِ اوست | کسے بقوتِ بازوے خویش نگشاد است
گراہلِ معرفتی دل بآخرت بندی | نہ در خزائنِ دنیا کہ محنت آباد است
جہاں برآب نہاد است، عاقلاں دانند | کہ روے آب نہ جاے قرار و بنیاد است

درانجاحِ حاجات و برآمدِ مراداتِ بخت مساعد و اقبال موافق بودہ در ہر وقت و ہر حال ادوارِ چرخ و انقلابِ لیل و نہار بکامِ آں فرزندِ ارجمند باد،

ازیں واقعۂ حیرت افزا کہ نصیب خلیفۂ زمین و زمان گردیدہ وایں مایۂ کدورت و الم کہ گردِ صفوتِ ضمیرِ منیرِ خدیوِ ہفت کشور گشتہ کار بجاے رسیدہ کہ فلک[۱] در ہیچ مرتبہ از مراتبِ آزار ہیچ وجہ کوتاہی نمی کند و اقبال در سرِ ہر بلیہ از دستیاری پا کشیدہ، از تقدیم پامردی دست بازمی دارد، لاجرم از افسردگی خراشِ سپہر بیدارو از حرکتِ ناہنجار و گردشِ بے روشِ روزگار دست از کار، و کار از دست رفتہ رخصتِ بیانِ آں نمی دہد، و مایۂ حزن و ملال و جذبۂ خواہشِ خاطرِ صفاپرور دلِ سنگینِ آں بے مہر را از جا در می آرد،

دریں مدتِ متمادیٔ خود، دقیقہ از دقائقِ ترکِ ادب و عدمِ حفظِ مراتب ازاں فرخندہ فرزند بظہور نیامدہ و جز تحصیلِ رضا و سعی در مرضیٔ والدِ بزرگوار خود امر دیگر از و بوقوع نہ پیوستہ، اکنوں کہ ما بتوفیقِ عنایتِ یزدانی از سلطنتِ صوری در گذشتہ بادشاہیٔ معنوی اختیار نمودہ ایم، و باعلامِ الٰہی از کیفیتِ زمانہ آگاہی یافتہ،

---

[۱] منقول از فیاض القوانین و عملِ صالح [۲] عملِ صالح بلکہ

درزاویۂ عزلت بپرستاریٔ حضرتِ باری تعالیٰ جلّ شانہ، درآمدہ ایم، رواے کارفرما نرداے کہ مدارِ رونق کارخانۂ خدائی برآن است، او بخود متعلق می شناسد، و نگاہداشتِ سررشتۂ نظامِ عالم کہ از عہدِ الست بعہدۂ تعہدِ ما بود، بہر کہ خواہد باشد، چہ بریں داشتہ کہ باقتضاے بداندیشیہاے غرض پرستان و کجروشہاے ناراستان بخیالِ محال و پندارِ دو ازکار ایں مکانِ ظاہر آباد، باطن خراب کہ کار و بارش فی الحقیقۃ خوابیست بیداری نما، و سرابیست آب سیما، از جا درآمدہ، خود را بدنام و ما را خفیف می سازد، و بخلافِ سعادت منشیہا بخاطر نمی آرد، کہ والد و والا قدرِ او چہ قدر تطاولِ کوتہ اندیشاں را گذرانیدہ، تحملِ جراحتہاے ایں شستہ درازدست بے ادب مینماید، ہر کہ اندک مایہ خرد و سلیقہ یاپ دارد، حقیقتِ ایں حقیقت براو چوں روز روشن است، کہ در دار المکافاتِ دنیا کارکنانِ قضا و قدر ہمہ وقت برسرِ کار بودہ، از احوالِ ماہ تا ماہی چنیں حرکتے کہ نہ بہنجار کنند، و از نفسے کہ نہ باندازہ زنندہ قیاس و شمار برمی دارند،

اے کہ وقتے نطفہ بودی در رحم — وقتِ دیگر طفل گشتی شیرخوار

مدتے بالا گرفتی تا بلوغ — سرو بالاے شدی سیمیں عذار

ہمچنیں تا مردِ نام آور شدی — فارسِ میدان و مردِ کارزار

آنچہ دیدی برقرارِ خود نماند — ویں چہ می بینی نماند برقرار

پیش ازاں کز دست بیرونت برد — گردشِ گیتی، زمامِ اختیار

شکرِ نعمت را نکو می کن کہ حق — دوست دارد بندگانِ حق گذار

باولی نعمت سلوکِ نیک کن — تا ہمہ کارت برآرد کردگار

ازیں روکہ دیرینہ آئینِ ایں کہن دہرِ بے بقا در آخر کار مقتضی تعجب[۳] است و برہم معہودِ ایں رباطِ بے ثبات، ہر عافیت را عاقبتِ برنج نوائب در عقب، عشرتش آمادۂ عسرت است و جمعیتش سرمایۂ

---

[۱] عمل صالح، جل محذوف، [۲] ایضاً نہ [۳] ایضاً تعب،

پریشانی وحسرت، اگر گزندے از چشم بدِ روزگار بایں مایہ آبرو وآں پایۂ اعتبار رسد وآسیب دست بردِ[ع] حوادث گیتی بایں دولت ومال وخواستۂ مکتسب وموروث درخورِ جمعیت حواس شرافت اساس بہ تشویش می گراید، ودر تشیید مبانیٔ ثباتِ قرار ونیروئی توکل ما فتور ووہن وسستی اعتقاد راہ می یابد،

ہمانا منظورِ نظرِ فیض اثر ازیں معانی اظہارِ مافی الضمیر واعلام قرار دادِ خاطرِ خطیر بر آنست کہ ظاہر بیناں پئے بباطن امر بردہ راہ گم نکنند، وہمگناں علی الخصوص آں فرزندِ سعادت مند از تقلباتِ لیل ونہار وگردشِ روزگار حسابے برداشتہ مغرور بکار کشائی اقبالِ ظاہر کہ فی الحقیقت اعتبار ووجودے ندارد، نگردد، بہمہ حال اگر نظرِ دوربیں بمنتہائے مطلب وسر انجام کار برگماشتہ بروفقِ احکام کتاب مستطاب آسمانی وسنت حضرت سید المرسلین وطریقۂ انیقۂ ائمۂ دینِ مبین عمل نمودہ اطاعتِ والدِ والا قدر کہ درحقیقت خداے مجازی ست درعدادِ عبادت واطاعت معبودِ حقیقی معدود داند عند اللہ ماجور وعند الناس مشکور خواہد بود،

(ب)

مالک الملک تعالیٰ شانہٗ کہ مملکتش از تغیر وزوال مصئون است کوکب اقبالِ فرزندِ برومند قوی طالع راجوں کوکبِ شرف[ت] فروغ بخش شبستانِ دولت وضیا افزاے ساحتِ جہاں داراد،

از لجبازیٔ سپہر نیرنگ ساز، وناسازیٔ روزگارِ شعبدہ باز امرے کہ اصلاً بحیطۂ تصور وحیز تعقل درنمی آید بعین الیقین مشاہدہ افتاد، آں فرزندِ اقبال مند طالع بلند بیکبارگی مہر فرزندی بریدہ بر آتشِ شوق کہ در کانونِ درون اقدس سمت التہاب پذیرفتہ نظرے نیفگندہ وچشم از حقوق ابوت وتربیت عمری پوشیدہ، مارا دشمن کام پسندیدہ، وایذار وآزار مارا کہ موجبِ بدنامیٔ دنیا وموروثِ ناکامیٔ عقبیٰ است سہل وآسان انگاشتہ از بازپرس روز شمار غافل وبے خبر افتادہ، امادر یوم یقوم الحساب ازیں جرأت ارتکاب حق شکنی چہ جواب خواہد داد،

[ل] منقول از ظفر نامۂ عالمگیری [ت] آں شرف محذوف، [ع] عمل صالح دست برد وحوادث،

پیش کہ گویم زخود ت شرم باد | گز پئے خونِ خودم اندر فتاد
بندہ کہ باشاہ بود کینہ جو | خلق چہ گویند تو ہم خود بگو
درز تو در قلبِ من آمد غبار | ہم تو شوی در رخِ حق شرمسار
باش بکامم کہ بکام تو ام | زندہ و نازندہ بنامِ تو ام
بہرِ خدا صورتِ خویشم نما | روے مگردان و بترس از خدا

لائق آن است کہ آں قرۂ باصرۂ دولت و دارای بر صف شکنی و کشور کشائی خود مغرور نبودہ تکیہ و اعتماد بر سازگاری زمانہ و رفاقتِ روزگار نکند، کہ چرخِ پر نیرنگ و جہانِ دو رنگ اصلاً اعتماد را نشاید و ازیں پیماں شکنِ بد عہد قطعاً وفا نیاید،

دریں صورت شایستۂ خرد آن است کاریکہ موجبِ وہن و فتورِ ایں دودمانِ عالیشان گردد، از ارتکاب آں اجتناب واجب شمردہ بحفظِ ناموسِ سلطنت چندیں سالۂ ما کہ طنطنۂ عظمت و شکوہ و مکنت و اقتدارِ ایں دولت در ساحتِ زمین و زمان پیچیدہ سائر فرماں روایانِ روے زمین ازاں شمارے می گرفتند کوشیدہ آنچہ از فرزندانِ قابل توقع باشد بظہور آرد، کہ نامِ نیک و رسمِ قابلیتِ آں نوبادۂ گلشنِ جاہ و جلال در صحیفۂ روزگار و صفحۂ لیل و نہار ثابت و پائدار ماند،

$\frac{6}{193}$

باباے من! بہادرمن!!

من چرا گریہ کنم از بدو سستیِ بخت
کہ بجز امرِ خدا برگ نجنبد ز درخت

سبحان اللہ! دیروز صاحبِ نہ لک سوار بودم و امروز بیک کوزۂ آب محتاج ام،

آفریں بر ہنود در ہر باب | مردہ را می دہند دائم آب

لہ ق "خود"

اے پسر تو عجب مسلمانی زندہ جانم باب نرسائی

اے فرزندِ کامگار بر اقبالِ دنیاے غدار مغرور مباش و خاکِ غفلت و تکبر بر سرِ عقل مپاش کہ دنیاے فانی تنگ ناے ظلمانی است و بیادِ حق بودن و بر خلق شفقت نمودن دولتِ جاودانی،

من آنچہ شرطِ نصیحت بود بتو گفتم

تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال[1]

---

[1] منقول از نسخہ انشاے فارسی نمبر ایف ۷۵ مملوکہ بنگال ایشیاٹک سوسائٹی، برطانوی عجائب خانہ کی کتاب نمبر ۱۰۰ مذکورہ میں بھی یہ خط اس طرح ہے :۔ اورنگ زیب نے اس کا جواب اسی خط کے حاشیہ پر لکھ کر واپس کر دیا تھا،

بابا ے من!

دیروز صاحبِ نہ لک سوار بودیم و امروز بہ یک آبدار محتاج، مثنوی

آفریں بر ہنود در ہر باب مردہ را می دہند دائم آب

اے پسر تو عجب مسلمانی زندہ جانم بہ آب ترسانی .

(د)
بنام شهزاده محمد مراد بخش بهادر

١
١٩٤

"چوں[1] آں فرزند مراسمِ رعایتِ ادب واندام را بباد نسیان وسیلاب فراموشی داده، انواع بدسلوکی وبے روشی که اصلاً بآئینِ حق شناسی وعقل نسبت نداشت پیش نهاده، مصدرِ کمال تقصیرات شده، دیده و دانسته چشم از لغزشهاے او پوشیده بمقامِ انتقام ناسپاسیهاے حق تربیتها ونوازش درنمی آئیم وسائر کوتاهیها وزلات اقدام را حواله بعفوِ معذرت آموز وحلم جرم سوز فرموده حکم می فرمائیم که بمجرد وصولِ ایں فرمانِ واجب الاطاعت والاذعان روانهٔ برار که در تیول انجاگیر او مرحمت شده گردد، ودر برابر برداشتِ ایں مایهٔ جرأت وبذلِ ایں گونه بگوناگوں سپاس گذاری قیام نموده دقیقهٔ از دقایقِ ایں مراتب مهمل ومعطل نه گذارد، واگر آمادهٔ حق شناسی نگشته، راهِ بغی وطغیان خواهد سپرد، واز فرموده تخلف وتجاوز نموده روانهٔ برار نخواهد گردید بحکم آنکه برادیبِ روزگار یعنی جهانبان واجب است که بے ادبانِ معامله فهم را بتادیب گوشمال آگاه ساخته برسرِ راه آورد، وچندے درزندانِ مکافات که دبستانِ آگاهی کودک منشانِ غنوده خرد است بپاداشِ کردارِ نابکار گرفتار دارد، وبسرِ انگشتِ تنبیه پنبهٔ غفلت از گوشِ آں سرمستِ بادهٔ نخوت وپندار برآورده بیدار وهوشیار سازد"

٢
١٩٥

"بادشاهی[2] کل هندوستان بطیبِ نفس وطوعِ ضمیر بآں فرزند سعادت پیوند حواله نموده ایم، باید که دریں باب بکمال آگاهی وبردباری تقدیم رسانیده مطلقاً ایں رازِ سربسته را بهیچ کس از نزدیک ودور ظاهر نسازد، وبعد از روزے چند برادر را وبرادرزاده را به بهانهٔ ضیافت بخانهٔ خود طلب داشته کار هردو بپایاں رساند، وخطبهٔ ملک باسم ولقبِ خویش مزین گرداند که من برضاے خاطر عهدهٔ ایں امرِ خطیر را بآں فرزند عقیدتمند سپرده ام، ایں کارِ عالی را از روے کمال آگاهی سرانجام بخشد"

[1] منقول از عمل صالح [2] منقول از تاریخ شاه شجاعی،

(۵)

بنام مهابت خان صوبه‌دارِ کابل

۱/۱۹۶

عمدۂ مخلصانِ عقیدت کیش مهابت خان بعنایت و توجهاتِ بادشاهانه مستظهر و مباهی بوده بداند که از ناسازگاریٔ روزگارِ غدار و شماتتِ خراسانیانِ بدکردار شنیده باشد، که چه قسم چشم زخم بایں دولتِ پائدار رسیده و بے سعادتانِ حرام خوار چه سلوکِ ناهنجار نموده، و می نمایند چوں فرزند مظلوم دارا شکوه بعد از شکست روانۂ لاهور شده، دریں وقت مخلص درست اعتقاد که نظر بر حطام بد فرجامِ دنیوی نینداخته جویاے نام و ننگ باشد، بغیر از آں خلف الصدقِ مهابت خان یعنی مهابت خان ثانی دریں جهانِ فانی نیست لهذا درد دل خود را بر روے کار و اظهار آورده چشم داشتِ تدارک دارم و آں این است وقتے که خراسانیاں بر جنت مکانی عرصه تنگ نموده، بے اختیار ساخته بودند، آں شیرِ بیشۂ وغا از کجا تا کجا طے منازل نموده آں غفران پناه از چنگلِ دیو ساراں برآورده روزے چند در اختیارِ خود داشته بر تختِ سلطنت و سریرِ خلافت استقلال بکمال از سرِ تو داده بود، و ایں نیازمندِ درگاهِ الٰهی را از زاویۂ خمول و وادیٔ محنت برآورده کامروا ساخت، بعد از قضیۂ آں رضوان منزلت بدار السلطنت آورده کامروا ساخت، الحال معامله از آں مشکل تر روے داده و شخصے که متکفلِ ایں امرِ خطیر تواند گردید، بجز آں امیرِ باتدبیر سراپا شجاعت دیگرے نیست،

دارا شکوه من بلاهور میرسد، از خزانه در لاهور کمی نیست، و آدم و اسپ در کابل وافر و مثلِ

---

۱. منقول از منتخب اللباب خافی خان جلد ۲ صـ۳۵-۳۴.

مهابت خاں کہ زمانہ از مہابت او در تزلزل و سردارے ہمچوں شاہجہاں منزوی باشد، غرابت دارد،
ہمیں کہ آں شیرِ بیشۂ تہوری با لشکرِ آراستہ عزیمت بکند و جلوریز بلاہور رسیدہ بمدد و رفاقت دارا شکوہ
بابا پرداختہ بمقابلہ و جزاے اعمال ہر دو نابرخوردار پردازد، و صاحبقران ثانی زندانی را برآورد، بہ بینید
کہ نامِ نیک بہ از گنجِ قارون و مناصب و مراتبِ دنیاے دوں چہ قدر حاصل خواہد شد، ع

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

و بفرزندِ ارجمند نوشتہ ام کہ خود را باو گذاشتہ بہبودِ حال و مآلِ خویش در اطاعتِ آں سپہ سالار
داند، و خلاصیِ من دریں شناسد،

مکرر نوشتہ میشود، کہ دنیا جاے سہل ناپائدار است و باہیچکس وفا نکردہ و نخواہد کرد، و نیک نامی
بر صفحۂ روزگار یادگار خواہد ماند، و مہابت خاں چگونہ خواہد پسندید کہ صاحبقرانِ ثانی زندانی در اقسامِ
بلا گرفتار باشد و شخصے کہ بدامِ تزویر عالمے را رام نمودہ بکامِ خود ساختہ بر تختِ خلافت کامرانی کند،
و بایں حال اگر آں عمدۃ الملک اغماض نماید، فرداے قیامت دستِ من و دامنِ او،

ضمیمۂ دوم

مکاتیب جہاں آرا بیگم

(الف)

بنام شہزادہ اورنگ زیب،

۱/۱۹۷

از انجا کہ[1] مرتبۂ ظلیتِ الٰہی نظر بعمومِ کائنات مقتضی پایۂ نگہبانی است، بر بادشاہانِ عظیم الشان کہ متحملانِ بارِ امانتِ خلافت اند، لازم است کہ نسبت بکافۂ برایا و عامۂ رعایا کہ ہمہ رمۂ حضرت پروردگار اند، دقیقہ از دقایقِ مراعات و رعایت طرفِ حمایتِ ایشان مہمل و معطل نگذاشتہ، درہمہ باب لوازمِ پاسبانی بجا آرند

الحمد للہ کہ اعلیحضرت عمومِ اوقاتِ فرخندہ ساعات شبان[2] روزی را بعد از ادای وظائف طاعات، باہتمامِ نظامِ ملک[3] وملت مصروف داشتہ، ہموارہ توجہ اشرف بمعموری و امنیتِ مملکت و رفاہیت خلائق مبذول دارند واز مبادیٔ احوالِ فرخندہ فال تا حال پیوستہ بر وفقِ احکامِ کتاب وسنتِ حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام[4] اطاعتِ طاعتِ حضرت رب العزت پیشہ نمودہ شیوہ کہ شبیہ یا مشتبہ بہ بے رونقی و بے طریقی باشد از ہیچ کس قبول ندارند علی الخصوص از فرزندانِ سعادتمند کہ آراستۂ مزایای ادب و اخلاق اند،

---

[1] منقول از فیاض القوانین و عمل صالح؛ [2] عمل صالح شبانروزی [3] ایضاً نظام الملک؛
[4] ایضاً علیہ الصلوٰۃ والسلام محذوف،

دریں وقت کہ بسبب وقوع ہرج و مرج کہ خاصیت ایام فترات و از لوازم ماہیت امثال این اوقات است، از زیادہ سری فتنہ پرستان دہن دستی بکشاد و سبب امور ولایت نزدیک و دور راہ یافتہ، ضرر کلی عاید حال رعایا و ضعفا گشتہ، تلافی و تدارک بے اندامی اشرار نابکار و ترمیم احوال دل‌خستگان و ستم رسیدہا منظور فیض اثر است، بگفتۂ نافرمودگان روزگار کہ نہ عقل آزمون کار ر دارند نہ خرد آموز گار[1] ہیچ فتنہ و فساد گشتن و ارتکاب بر افعال ناصواب نمودہ، در صدد[2] حرز جان و مال و ناموس سپاہی و رعیت کہ ہمگی مسلمانان پاکیزہ اعتقاد صاف دین اند، درآمدن و از ملاحظۂ صواب دید ہنگام و ایام اغماض عین نمودہ، تجہیز جیوش و جنود و تسویۂ صفوف مصاف با برادر کلان و ولی عہد بادشاہ جہان کہ در ظاہر و باطن مبارزت بقبلۂ کونین است پیش نہاد ہمت ساختن، از آئین حق پرستی و خدا شناسی و رسم و راہ سعادت کیشی و دور اندیشی بسیار بعید است، باید کہ آں برادر کامگار خود[3] را بوادی صدق ارادت و حسن اعتقاد نزدیک ساختہ و سر تا سر احکام را از تہ دل و جان بقبول تلقی نمودہ، در اظہار لوازم اخلاص و شرایط خلوص و یکرنگی ایستادگی نمایند، و از سوے فخامت بمقابلۂ ولی نعمت و بقتل رسیدن مسلمانان در ایام فیض نظام رمضان الذی انزل فیہ القرآن، احتراز واجب دانند، و در ہر مقام کہ رسیدہ باشند، توقف ورزیدہ بر مکنون ضمیر و مرکوز خاطر آگاہ سازند، کہ مطابق خواہش تشریف حقیقت بعرض اشرف رسانیدہ جمیع امور ساختہ و پرداختہ آید،

(ب)

دریں وقت محمد فاروق بخشی سرکار فیض آثار خورشید اوج عظمت و اقبال رونق افزاے سرا وقات جاہ و جلال نگین خاتم عز و تمکین و فخر نساے روے زمین پادشاہزادۂ جہان و جہانیان نواب بیگم صاحب بسط اللہ ظلال عصمتہا از دار الخلافہ رسیدہ و نامۂ آں بلقیس زمان، مریم دوران بنظر کیمیا اثر

---

[1] ایضاً خرد آموز ہیچ، [2] ایضاً صدر [3] ایضاً خود،

شاہ بخور در آورد، خلاصہ مضمون آں نامہ کرامت شمول آنکہ،

للہ الحمد والمنہ کہ ذات مقدس شاہنشاہ معدلت پژوہ دقیقہ رس اعنی حضرت ظل سبحانی منظور انظار عنایت ربانی صاحبقران ثانی از سائر عوارض و امراض جسمانی کہ لازم نشئہ بشریت و طبیعت انسانی است منزہ و مبرا است، و توجہ عالم آرا در باب رفاہیت برایا کہ ودائع بدائع الٰہی اند، بانیت ملک بوجہ اتم مبذول و بمقتضائے طبع نصفت آگین اشرف متنفسے را نمی پسندند کہ مصدر حرکتے و مظہر امرے کہ ملزم بے جمعیتی خلائق و متضمن ضرر و ضیر طوائف انام باشد گردد، خاصہ از ورلے نامدار و ابنائے کامگار سیما دریں ایام کہ خاطر مقدس بتدارک و تلافی وہن و فتورے کہ بسبب بیماری آں برگزیدہ انفس و آفاق بحال کافہ برایا و عامہ رعایا راہ یافتہ باقصی غایت متوجہ و متعلق است، التہاب نوائر فتنہ و فساد و اشتعال آتش کیں و دغا کہ مورث ویرانی بلاد و خرابی عباد است معاذ اللہ موجب مزید آزار خاطر ہمایوں و سبب کثرت حزن و ملال طبع مقدس خواہد بود، بتخصیص ظہور ایں نشئہ ناپسندیدہ و وقوع ایں امر نامرغوب از آں برادر ہوشمند بیدار مغز کہ آراستہ پیرائے لطیفہ و اخلاق کریمہ و صاحب آداب حمیدہ و طبع سلیمہ است بغایت زشت و نازیبا، لاجرم بنابر خیر طلبی ایں کلمہ چند کہ ہر آئینہ متضمن فوائد عظیمہ تبیر (؟) و تقدیس ساحت باطن و تصفیہ طریق معاد از خس و خاشاک امور ردیہ و شیون ذمیمہ است، حسن نگارش پذیرفت،

اگر غرض آں برادر والا گہر ازیں توجہ تہیج غبار فساد و عناد و التہاب نوائر حرب و قتال است، خود انصاف فرماید، کہ در برابر مرشد و قبلۂ حقیقی کہ رضا و خوشنودی خدائے عز و جل و رسول صلی اللہ علیہ وسلم رضامندی اوست، ہنگامۂ جنگ و جدال و حرب و قتال آراستن و بسفک دمائے بے گناہاں ہمت گماشتن و برروئے آنحضرت تیر و تفنگ انداختن بچہ مایہ پادشاہی آ[1]

[1] یہ دراصل خط ماسبق کا وہ خلاصہ ہے جو عاقل خاں رازی نے دیا ہے، منقول از ظفر نامۂ عالمگیری، ۲ ان صاحبقرانی۔

ثمرهٔ آن درین نشئه جز بدنامی و دران نشئه غیر بد سرانجامی نیست و اگر آرایش هنگامهٔ مخاصمه و مقاتله از بهر شاه بلند اقبال است نیز در آئین دین و خرد صواب گزین پسندیده نباشد، زیرا که برادر بزرگ شرعاً و عرفاً حکم پدر دارد، و این معنی را بامر ضیافت خاطر مقدس حضرت ظل الهی و تتبعات طبع والا شاهنشاهی متانت تمام تحقق است، بالجمله اجتناب غبار ایجاد ایقاد نوائر وغا و ترتیب اسباب رزم خونریزی و تصمیم عزیمت حرب و فتنه انگیزی از آن برادر هوشمند والاگهر که بمحامد اوضاع و محاسن اطوار و مکارم اخلاق موصوف و معروف جهان گشته و پیوسته در استرضای خاطر اقدس، خاقان تجربه منظور شهنشاه فرشته سیرت کوشید، بهیچ وجه با هیچ کس پسندیده نیست، چه توقف چند روزه درین دار بی ثبات و قرار و مستلذات ابله فریب این سرای مستعار که باعث ارتکاب چنین امور ناسنجیده و ناپسندیده باشد، ملامت نشئه ابد طراز ساحت سرای مخلد است،

مکن مکن که نکوگوهران چنین نکنند

مناسب آنکه آن برادر نامدار ازین امور ردیه و افعال شنیعه که منتج سوی خاتمت و ندامت و خامت عاقبت است، اجتناب لازم شمرده در استرضای خاطر قدسی مناظر شهنشاه دین پرور و خاقان معدلت گستر تا ممکن مقدور سعی نماید، و خوشنودی آنحضرت را از موجبات حصول سعادت دارین فرا گرفته از اقدام (؟) دم متابعان خادم النبیین در ماه مبارک رمضان محترز باشد و احکام مطاعه مرشد ولی نعمت و والی سلطنت و ولایت را بجان و دل امتثال نماید، که فی الحقیقه بمقتضای اولوالامر منکم امتثال امر شهنشاه حقیقی است و قدم در راه خلاف خلیفهٔ الهی سپردن مخالفت فرمان مالک الملک نمودن است،

و اگر مطلبی و غرضی غیر ازین مرکوز خاطر عزیز بوده باشد پس پسندیدهٔ عالم خرد آن است که در سرزمینی که مضرب خیام شده باشد، توقف اختیار کرده، هر مطلبی که مکنون خاطر گرامی است مرقوم گردانند، تا بعرض اقدس ارفع اعلی رسانیده مطالب خاطر عزیز و متمنیات طبع گرامی سرانجام داده آید، و در اسعاف و انجاح مقاصد و مآرب آن قرهٔ باصرهٔ سلطنت و جهانبانی سعی و اجتهاد وافی بتقدیم رسانیده شود،

(ب)

بنام راجہ بدھ پرکاش زمیندار سرمور[1]

۱/۱۹۸

زبدۃ الاماثل والاقران قابلِ مرحمت والاحسان راجہ بدہ پرکاش بالتفات امیدوار بودہ بداند عرضداشتے کہ دریں ولا باچند جانوروائی (ازا) حسب تفصیل مرقوم فرد جداگانہ بطریق پیشکش ارسالی داشتہ بود بوساطتِ باریافتگانِ آستانِ تقدس نشان رسیدہ از نظرِ مبارک گذشت وانچہ معروضداشتہ بود کہ سفارشِ اورا بخدمتِ حضرت خدیو زمین و زمان خداوندِ مکین و مکان، ذریعہ آرائش عالمیان نمودہ آید معلوم رائے عالم آرائے گردید، چوں حضرت سلاطین پناہ مبارکی در مستقر الخلافہ اکبرآباد تشریف دارند و مابدولت درینجا ایم بدیں وجہ تحصیل مطلب او در توقف ماند توجہ مارا شامل حالِ خود داند،

بتاریخ شانزدہم جمادی الثانی سنہ سیزدہ جلوسی،

۲/۱۹۹

زبدۃ الاماثل و الاقران لائق المرحمۃ والاحسان مطیع الاسلام راجہ بدہ پرکاش بعنایات و التفات سرافراز بودہ بداند عرضداشتے کہ دریں ولا با بلیلہ وانار ترش و ترسی و مرغِ زریں و نافہ، بآستانِ تقدس نشان ارسال داشتہ بود رسیدہ بوساطتِ تتق نشینانِ عظمت و جلال بنظرِ فیض اثر گذشت مرغِ زریں دیگر بہم رسانیدہ ارسال دارد، و از راہِ عنایت از پیشگاہِ فضل و کرم خلعت برائے او عطا شدہ پرتوِ وصول افگندہ سعادت اندوز خواہد گردانید التفاتِ مارا شامل حالِ خود داند،

تاریخ یازدہم شہر شوال سنہ چاردہ قلمی شدہ،

[1] یہ خطوط مسٹر ایچ اے روز نے رسالہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال میں شائع کرائے ہیں، منقول از جلد ۷ نمبر ۷ سلسلہ جدید جولائی ۱۹۱۱ء

۳
۲۰۰

زبدۃ الاماثل و الاقران لائق رحمت و احسان مطیع الاسلام راجہ بدھ پرکاش بعنایت و التفات امیدوار بودہ بداند، عرضداشتے کہ دریں ولا با نافہاے مشک و چنور بطریق پیشکش ارسال داشتہ بود رسیدہ بوساطت تتق نشینان سرادق عظمت و جاہ بنظر کیمیا اثر گذشت، و جہ پیشکش مذکور درجۂ پذیرائی یافت وانچہ حقیقت سوندھا وغیرہ تحویلداران خود و مال ضامن و حاضر ضامن شدن زمینداران پرگنہ ساڈھورا و باز گریزانیدن زمینداران مسطور آنہا را با متاع نقد و جنس واستدعا اینکہ دریں مادہ بروح اللہ خاں فوجدار میان دوآب و داؤد خاں فوجدار سہرند و علی اکبر امین فوجدار پرگنہ ساڈھورہ نشان عالیشان شرف صدور یابد معروض داشتہ بود (معلوم) رائے عالم آرا گردید معلوم باد کہ آں زبدۃ الاقران خطا کرد کہ باز آنہا را باعتماد ضامنی زمینداران پرگنہ مذکور نگاہداشت چوں ما دریں قسم معاملات پادشاہی دخل نمیکنیم و بکسے چیزے نمی نویسیم الحال او دریں باب عرضداشت بدرگاہ سلاطین پناہ ارسال دارد تا از حضور لامع النور بنام ہرکدام حکم صادر شود آنہا برطبق حکم والا زمینداران و تحویلداران او را بستہ با متاع نزد او بفرستند، تا آنکہ ایں حقیقت بعرض شرف اقدس اعلیٰ نرسد، روح اللہ وغیرہ ہرگز بستہ نخواہند فرستاد،

بتاریخ بست و یکم ربیع الثانی سنہ جلوس

۴
۲۰۱

اللہ اکبر

زبدۃ الاماثل و الاقران بدھ پرکاش بعنایت امیدوار بودہ بداند عرضداشتہاے متواتر کہ مع دو صندوق برف بجناب قدسیہ ارسال داشتہ بود رسیدہ از نظر علیہ گذشت کیفیت مبرہن رائے عالم آرائے گردید شما نوشتہ اید کہ سید شفیع و بہوری از ذخیرہ سرکار برآوردہ ارسال داشتہ اند و نوشتہ آنہا بما رسیدہ و برف ہم بسیار چرکیں و تلخ مطلقاً درو نبود ازیں بخاطر ما رسیدہ کہ شاید از یخدانہاے ما نباشد و زمینداران

گذرواں نوشته بود که من فرستاده ام والله اعلم و دیگر آنکه معروض داشته که بعرض مقدس معلی رسانیده، چناں شود که حق بحقدار برسد، مارا آنچه بایست کیفیت قبل ازیں بعرض حضرت رسانیدیم چنانچه حضرت مکرر بنجیبابل حکم فرمودند که حسب الحکم بنویسید که هر که تعدی و زیادتی خواهد کرد بجزاے کردار خود خواهد رسید، او ایں طور عرضداشت نموده و پیش احدی پادشاهی هم گفته که من بر کسے تعدی نکرده ام ایں حد از قدیم از آبا و اجداد من بوده اینها بتعدی گرفته بودند الحال که من قابو یافتم حدود خود گرفتم او ایں طور می گوید و شما ایں طور میگوئید تا که بادشاه امین نخواهند فرستاد، تحقیق نخواهند نمود و نفس الامر معلوم بندگان حضرت نخواهد شد که فوج تعین نمودن حکم خواهند فرمود، باز درایں اثنا که بسمت دکن و کابل لشکر میباید عجب است که طرف دیگر فوج روانه کنند صندوق سابق هم رسیده بود، هر سه صندوق سابق و حال رسیدند،

تحریراً فی التاریخ هفتم شهر جمادی الاول سنه ۲۱ قلمی شد۔

۵/۲۰۲

الله اکبر

زبدة الاماثل و الاقران لائق العنایت والاحسان راجه بده پرکاش بعنایت و التفات امیدوار بوده بدانند، عرضه داشته که مع نافهاے مشک و ڈالی انار دریں ولا ارسال نموده بود بوساطت باریابان حجاب سرادق عظمت و جلال رسیده از نظر فیض اثر ما گذشت، چوں از مشک اول بسیار محظوظیم از نجهت تاکید نموده می شود که مشک تقید بسیار نفرستید در گرفتن مشک مذکور احتیاط تمام نموده اصل آنرا ارسال می نموده باشید، عنایت مارا شامل حال خود دانید،

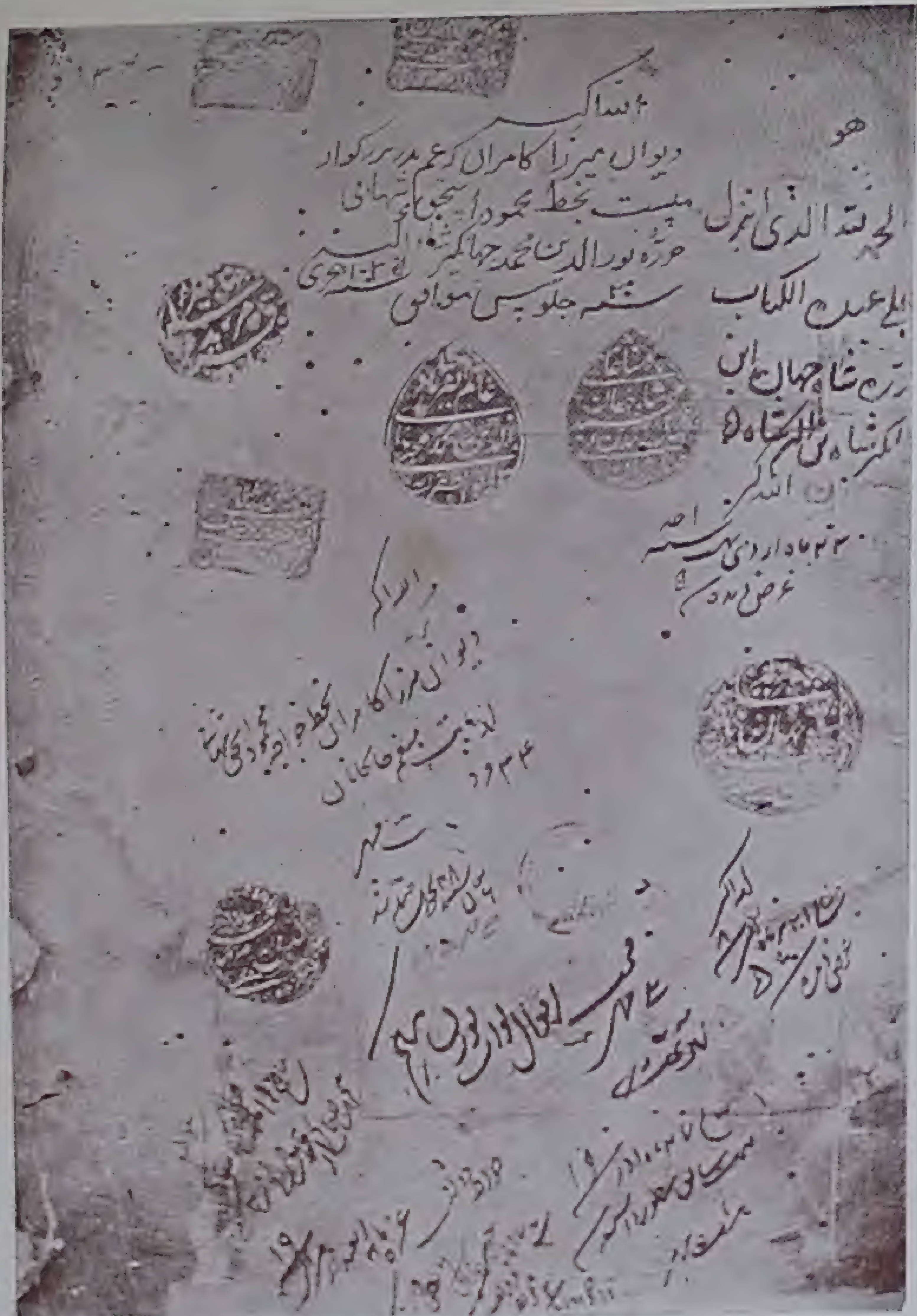
تحریراً فی التاریخ ۲۱ شهر رمضان سنه ۲۱ جلوس والا

۶/۲۰۳

زبدة الاماثل والاقران لائق العنایت و الاحسان راجه بده پرکاش بعنایت امیدوار

بوده بداند، عرضداشتے کہ مع پیشکش بازو شہد مرسول نموده بودید رسیده از نظر فیض اثر ما گذشت بازچوز بود
عرض کرده گرفتیم وشهد نیز پسند طبع اقتاد و دیگر از مفسدی و متمردی زمیندار سری نگر کہ معروض نموده بودید ہمیشہ
میان شما و او عناد میگذرد، و از بدبختی خود باز نمی آید خوب. گردید کہ ایں مقدمہ را بجناب مقدس معلی عرضداشت
نموده و حقیقت باریدن برف و کوتاہی نمودن عبدالرحمٰن داروغہ در گرد آوری برف و اجوره مزدوراں
کہ عرض نموده بودید معلوم رائے عالم آرا گردید بموی الیہ نشانِ عالیشان بتاکید تمام فرستاده شد کہ گرد
آوری برف بواقعی بکند و اجوره مزدوراں موافق قرارداد میرسانیده باشد، و اگر مثل سال گذشتہ کوتاہی خواہد
کرد، نتیجہ نیک نخواہد یافت،

تحریراً فی التاریخ بست و پنجم ماه محرم سنہ ۲۳



دیوان کامران کا پہلا صفحہ جس پر جہانگیر اور شاہجہاں کے ہاتھ کی تحریریں ہیں

هو الله

مثنوی سلطان ولد

بخط مبارک ایشان

راقمه محمد داراشکوه

۵

داراشکوہ کی دوسری تحریر



وصلی مرقومہ داراشکوہ

ضمیمۂ سوم

مکاتیبِ شاہ بلند اقبال شہزادہ داراشکوہ

(الف)

بنام شاہ دلربا[1]

یا اللہ ۲۰۴/۱ یا اللہ

اخلاصِ گوناگون و عشقِ فراوان و سجداتِ شکر و تسلیماتِ بندگی بدرگاہِ آں ذاتِ مقدسِ معلّٰی از جانبِ این بے جانب برسد و امید کہ قبول افتد، ایں بندۂ شرمندۂ خود را کہ بعنایت نامہ و شعرِ سربلند سرافراز ساختہ بودند رسید و کمالِ بہجت و سربلندی بخشید، ایں ذرہ چہ لائقِ آں کہ آں شاہِ محققان و عین الرحمٰن ایں را التبایند و در بارۂ ایں فقیر بفرمایند،

چوں تو گفتی بندۂ من | از عرش بگذرد خندۂ من
اے در صفتِ ذاتِ تو حیراں کہ و مہ | در جملہ جہاں خدمتِ درگاہِ تو بہ

اے شاہِ فقیراں ایں فقیر را ہمیشہ اشتیاقِ ملازمتِ آں حضرت در خاطر می باشد، تا کدام وقت ایں وصل رو بدہد و ایں تمنّا از بدر شود،

ہر کجا ایم دل مقیّدِ تست | خواہ در آگرہ ایم خواہ در لاہور

امید کہ ایں کمترینِ سگانِ درگاہِ خود را فراموش نکنند،

---

[1] داراشکوہ کے تمام خطوط جو شاہ دلربا اور شاہ محب اللہ الہ آبادی کے نام ہیں فیاض القوانین سے ماخوذ ہیں،

من کیستم اندر چہ شمارم چہ کسم[1]	تا ہم ہیٔ سگانت باشد ہوسم
در قافلہ کہ اوست دانم نرسم	ایں بسکہ رسد ز دور بانگ جرسم

۲
۲۰۵

یا اللہ، یا اللہ، یا حاضر، یا ناظر، از فانیٔ مطلق و نیست معدوم ہستیٔ موجود شاہ اولیاء بندگی و سلام بسیار بسیار برسد امید کہ از ہوا داران خود ایں ذرہ بے مقدار را دانند و از روشنیٔ نور خود ایں ذرہ را یاد آورد و نور تازہ و خوشیٔ بے اندازہ گاہ گاہ می بخشیدہ باشد، ولیکہ نیست دریاد حضرت تست و جان کہ نیست در طلب دیدار و وصلت است، العفو العفو ایں نیست را چہ قدرت کہ طلب وصل از اصل نماید ے

من کیستم اندر چہ شمارم چہ کسم

کرم و عشق ذات مبارک حضرت میان است کہ ذرہ را ہوا می آرد و از عشق می درخشاند، ہر کجا شمعے است پروانہ ایست و ہر جا معشوقے است با او دیوانہ ایست، اشتیاق ملازمت دپابوس از حد و نہایت بتحقیق زیادہ از ہر چہ بنویسد و بزبان آرد بودہ ہست و اگر میسر می بود سر را قدم ساختہ خود را بگان آن آستان در شاہاں می رساند، کیست کہ او دیدار خدا را نخواہد و کیست کہ آں وصل را نطلبد، اما معشوق تا کرا خواہد و میلش بکہ باشد، بیار معشوق صفتی و بے نیازی از عاشق خود فرمودند، یا کریم یا رحیم بیک تجلی و نظارہ از حضرت شما چہ می رفت کہ ایں جانب مردہ زندہ می شد و دلے تازگی می یافت، دیگر ہر چہ رضاے حضرت تست، عاشق راضی است، یا رضا یا رضا، دریں ایام ایں دو بیت گفتہ شدہ بود،

نادیدہ رخ تو در جفا ئیم،	لطفے بنما کہ بے نوا ئیم
بیگانہ چرا شدی تو از ما	ما د تو قدیم آشنائیم

۳
۳۰۶

بنام آنکہ بر ما مہربان است	بنام آنکہ او خود عین جان است

[1] اصل میں "چہ سگم" ہے

بنامِ آنکہ دل را دلبری کرد | بدلہا خو دبخود پیغمبری کرد،
بنامِ آنکہ او نامے ندارد | بہرنامے کہ خوانی سر برآرد
نظر کردن بدرویش نیم ساعت | ہمی ارزد ہزاراں سالہ طاعت

نیاز و سلام و دعاے بسیار از حد بے شمار بخدمتِ عارفِ ربّانی، محبوبِ سبحانی، مظہرِ رحمانی حضرت میاں صاحب برسد، آں ذاتِ مقدسِ معلی را ہمہ جا و ہمہ وقت حاضر و ناظر می داند، و می بیند، عنایت نامۂ عالی چوں آیۂ رحمت رسید و مشتاق تر ساخت، تعریفِ مریدِ تمام اخلاص سید صلابت خاں نوشتہ بودند، سعادتِ دارین او کہ مقبولِ اللہ تعالیٰ گشتہ و گناہِ برادر جودی از تہِ دل بخشیدہ شد، و بصلابت خاں گفتہ شد کہ جاے جودی و زمینداری او بہ برادر مقرر باشد، گناہِ یک بیگناہ چہ باشد کہ بخشیدہ نشود کہ بخشانیدۂ گناہاں تلقینِ آں زبدۂ عارفاں را می داند، ملک و صوبہ ہمہ ایشان است، ایں نیست، جز کوتوالی بیش نیست، ہرچہ خواہند بکنند و ہرچہ خواہند بفرمایند و ہرچہ بہر کہ خواہند بدہند، ہمہ از شماست! امیدوار است کہ ہمہ وقت ارشاد و نصیحت بایں مرید نادان میشدہ باشد و باعث سعادتِ کونین می داند،

من نیم بالتہ جاناں من نیم | عشق تو عاشق تو معشوق تو۔

رسالہ نفسیہ رسید و در خلوت مطالعہ کرد، بسیار مفید است،

۴/۲۰۷

هو الكل كاتبه

بنامِ آنکہ نامش عینِ ذاتست | وجودِ او منزہ از جہاتست
ہمہ وجہ و ہمہ سمع و ہمہ عین | ہمہ تنزیہ و پاکی و حیاتست

عنایت نامۂ نامی گرامی کہ بعد از عفوِ گناہِ ایں فقیرِ حقیر سراپا تقصیر مصحوبِ ابو نصر عنایت شدہ بود، در بہترینِ اوقات رسید، نہایت خوشحالی و دلجوئی رو دادہ،

نامۂ عفو ماست ایں نامہ　　　خاطرِ ما چرا نہ خوش گردد

در تعریفِ نامہ چہ تواند نوشت کہ ذاتِ صاحبِ نامہ منزہ است از وصف و تعریف اگرچہ تعریف کنندہ ہم غیر نیست، عیاذاً باللہ لفظِ غیر ہم غیرِ او نیست، عارف و معروف، شاہد و مشہود محب و محبوب، طالب و مطلوب جز یک ذات نیست، ہر کہ جز یک ذات است معدوم محض است، ؎

موجود بجز یکے نباشد ہرگز　　　باللہ کہ دریں شکے نباشد ہرگز

و ایں مقر است کہ معدوم ہرگز موجود نگردد و موجود ہرگز معدوم نگردد،

غیرتش غیر در جہاں نگذاشت　　　لاجرم عینِ جملہ اشیا شد

در چشمِ بینا حقا و ثم حقا کہ در ہر جزوے کل ظاہر و ہویدا است، و در ہر ذرۂ آفتابِ جہانتاب پیدا، و در ہر قطرہ بحرِ حقیقت جلوہ گر، و در ہر حرفے وجودِ سیاہی اظہر ہست، بہ نہایتش، چوں یک اسمِ شریفِ او ہو الباطن است، از چشمِ بعضے پنہاں شد، چوں یک اسمِ مقدسِ او ہو الظاہر در چشمِ بعضے ظاہر گشت،

گاہ پردہ بروے درگیرد،　　　گاہ بے پردہ روے بنماید

الحمد للہ الحمد اللہ کہ از برکتِ صحبتِ ایں طائفۂ شریفۂ مکرمۂ معظمہ از دلِ ایں فقیر اسلامِ مجازی برخاست و کفرِ حقیقی روے نمود و معنیٔ ایں رباعیٔ عارف نامی مولانا عبدالرحمٰن جامی ظاہر گشت ؎

در دیدہ عیاں تو بودۂ من غافل　　　در سینہ نہاں تو بودۂ من غافل

از جملہ جہاں نشانِ تو می جستم　　　خود جملہ جہان تو بودۂ من غافل

اکنوں قدرِ کفرِ حقیقی دانستم زنار پوش و بت پرست بلکہ خود پرست و دیر نشین گشتم،

مسلماں گر بدانستی کہ بت چیست　　　بدانستی کہ دیں در بت پرستی است

اگر کافر ز اسلامِ مجازی گشت بیزار (؟)　　　گرا کفرِ حقیقی شد پدیدار

درونِ ہر بتے جانیست پنہاں　　　بزیرِ کفر ایمانیست پنہاں

برسا زادہ وادم دل یک بار   مجرد گشتم از اقرار و انکار

۵
۲۰۸

هوالله حد. بنامِ آنکه در وحدت و یگانگی بے نظیر و بے شبیه و بے بدل است و بیچ کثرتے وحدتِ آں ذاتِ مقدس معلّی را که ہزاراں جانِ عاشقان و عارفاں فدائے او باد نتواند حجاب و پرده گشت، ظاہر و ہویدا است. باوجودِ ایں همه کثرت آں وحدت چوں عدد واحد در اعداد پاکی و شناباداں دیده را که بینا شده به بینائی او و آں گوش که شنوا گشته به شنوائی او و آں دل که از معرفتِ او فانی بهستئی باقی گشته،

دلِ صوفی صفائی باشد و بس   همه را پیشوائی باشد و بس

دلِ صوفی نه زاب و گل باشد   دلِ صوفی خدای باشد و بس

عاجزانِ گم کرده دل را چه مجال که ازیں قسم گفتگو درمیان آرند (و) دریں باب حرف مذکور نمایند، نهایتش چوں فکرِ ذاتِ مقدسِ آں صاحبانِ دل فرو میرود، باثرِ آں توجه دلِ بیدلاں را قوتے بهم می رسد و به برکتِ ایشاں بے اختیار ازیں همان قسم حرف سر میزند، چه لازمهٔ دلِ حضرتِ انسان است که در هر فکرے و ذکرے که فرو میرود دلِ بے اختیار در خواب باوجود غفلتِ دل همان فکر و ذکر می باشد واگر هذیان بگوید هم از همان قسم حرف از زبانش بر می آید، لهذا چوں همیشه در دل ایں بیچ اندیشه اهل دل میگذرد دلِ ایں بیدل بهمان برکت بطریقِ هذیان ایں چند کلمه گفتگو نموده، العفو، العفو،

ایں قطره را چه مجال که از دریا گوید اماں چوں قطره را امید دریا شدن نیست بے اختیار است که خود را بدریا بکشد و از دریا گفتگو نماید تا باشد که صفتِ بے نهایتیِ دریا را دریابد، چه قطره در اصل دریا بود. والاآں هم دریا هست، اما از نادانی و دوری خود قطره مانده و از بے نهایتی به نهایت رسیده، اما همان ساعت که دم از دریا زند بیک دریا شود که استعدادِ دریا شدن بر کمال دارد، بهر حال چوں پیشِ اهل قطره را دریا شدن در کمال آسانی است، امیدوار است که به برکتِ ایشاں اگر نقصانے در دریا شدنِ ایں قطره

مانده باشد بر طرف گردد و دریا بدریا شود،

چوں اشتیاق و شوقِ ملازمتِ آں فرید عصر بسیار و از حد بیرون است اگر قدم مبارک رنجه فرموده یک گام بشہرِ ما نہند از خود خلاص می یابیم د ہستی موہومی ما مبدل بہستی اصلی ایشاں میگردد و دل بآرزوئے خود می رسد و دیگر بہر روش رضا باشد ما راضی ایم که بے مطلباں را مطلب نمی باشد، والسّلام،

۶
۲۰۹

الله الله

بعد از سراپا نیازمندی و اشتیاق می رساند که عنایت نامهٔ گرامی مانند وحیٔ آسمانی پرتوِ نزول انداخت

آں را که وصلِ دوست بود آرزو یقین از نامه و پیام تسلی کجا شود،

بمشغولیٔ ظاہر و باطن که مامور بود انشاء اللہ تعالیٰ تقصیر نخواہد کرد، چوں ہم نکند بہتر و خوشتر ازیں چه کار خواہد بود، اخلاص ایں ہیچ نسبت بخاکِ آں زمین که محل و مکانِ آں بے مکان است از حد و نہایت گذشته و چرا ہم نگذرد، ؎

دلیکه عاشقِ صابر بود مگر سنگ است زعشق تا بصبوری ہزار فرسنگ است

میاںجیو سلامت! لطیفهٔ نفیسه که از زبانِ وحی ترجمانِ شما در باب از ترقی ماندنِ صوفیٔ کامل شنیده بود، از زبانِ خود کرده بحضرت پیر دستگیرِ خود نوشته بود، بسیار خوش کرده اند و در جواب بدستخطِ مبارک بایں مرید نوشته فرستاده بودند، دریں دو سه روز رسیده بود، بجنسه فرستاده که مطالعه فرموده، ایں شجرهٔ فقیر را باز در عنایت نامهٔ خود پیچیده بفرستند و در بابِ فانی شدنِ وجود بعد از بقا ہم انچه میاںجیو بایں نیست فہمانیده اند، خوب حالی و خاطر نشینِ ایں فقیر شده بتحقیق چنانکه فرموده اند،

(ب)

بنام شیخ محب اللہ الہ آبادیؒ

۱/۲۱۰

قل اللّٰهم ثبتهم اللّٰهم، جامعِ علوم ظاہری و باطنی، حاویٔ مراتبِ صوری و معنوی میاں شیخ محب اللہ را از محبِ فقرا دعا و سلام برسد، از گرفتنِ صوبہ الہ آباد بیشتر خوشحال از وجودِ شریف ایشان است ہر کارے و مہمے کہ دراں رفاہیتِ مومناں باشد بباقی بیگ امری نمودہ باشند، و اخلاصِ ایں جانب را بفقرا بدرجۂ اعلیٰ شناسند و امید کہ ایں چند سخن را جوابِ واضح بنویسند کہ حقیقتِ آنہا مفہوم شود،

۱- چیست اندریں راہ بدایت کار و نہایت کار، (۲) چیست کہ معنی قول سید الطائفہ در جواب "ماالنہایۃ" کہ فرمودہ "الرجوع الی البدایۃ" (۳) وکدام علم است کہ آنرا "حجابِ اکبر" گفتہ اند (۴) و انبیائے سابق را معرفت و توحید بود یا نبود، (۵) و ترقی را نہایت بود، یا نبود، (۶) "ظلوماً جہولاً" در مذمتِ انسان یا در مدح، (۷) و ہر گاہ معدوم شدنِ موجود محال باشد اشیا را چوں معدوم تواں گفت (۸) و تصور را اعتبار بود یا نبود، (۹) و شغلے باشد کہ بے اختیارِ شاغل صادر شود (۱۰) و نماز بے خطرہ کے میسر شود، (۱۱) انسان را استعدادِ شناختِ محض برابر بود یا نبود، (۱۲) از تربیت از ارواح معرفت حاصل گردد یا نہ (۱۳) و بے نہایت در دل چگونہ گنجد (۱۴) و طالب فانی گردد یا مطلوب، (۱۵) طالب را بعد از موت وصلِ مطلوب ممکن باشد یا نہ، (۱۶) و تفرقہ در دو عشق چیست؟

(ب)

جوابِ سوالاتِ مذکور از جانبِ شیخ مذکورؒ

سوال اوّل چیست اندریں راہ بدایتِ کار و نہایتِ کار،

جواب - بدایتِ کار رستن از اعتبار غیریت است و نہایتِ کار پیوستن باعتبارِ عینیت،

سوالِ دوم چیست، معنی آنکہ سید الطائفہ در جوابِ "ما النہایۃ" فرمود "الرجوع الی البدایۃ"

جواب - در آغاز برداشتنِ نظر از عین بتوہم غیر و در انجام پیوستن بجود بدریافتِ عین، وجہ دیگر سلوک بدایتِ ناسوت است کہ مقامِ عرش الرحمٰن است و غایتِ سلوک از عروج بنزول است کہ مرتبۂ ائمۂ دائرۂ عرفان است، ہمیں ناسوت است چہ عالم در رنگِ حرکتِ دوریست، ہماں نقطہ کہ نہایتِ دائرہ است بدایتِ اوست،

سوالِ سیوم کدام است کہ گفتہ اند "حجابِ اکبر"

جواب:-

علم گر بر دل زند یارے بود علم گر بر تن زند بارے بود

ہر علم کہ منفیٔ توہم دوئی است حجابِ اوست، بنظرِ دیگر ہر علم کہ تعلق بر نور تعینات بے ملاحظہ صاحبش یقین کہ حجابِ اکبر است و بیافتِ ایں نکتہ ہر علم کہ باشد حجاب است، بجہت آنکہ صفات حجابِ ذات است ازیں سبب کہ عارفاں در مقامِ ارشاد یطالباں در عبادت علم را مقید بقیدے نگرفتہ اند،

سوالِ چہارم - انبیاے سابق را معرفتِ توحید بود یا نبود،

جواب - پوشیدہ نماند کہ کمالِ معرفت کہ مذاقِ صوفیان است از لوازم مرتبۂ نبوت باشد معلوم نیست و جمیعِ انبیا را بایں مرتبہ از روے فضل بہرہ ور باشند، ہمہ لازم نہ، اما جمیع انبیاے سابق ازیں مرتبہ بہرہ تمام نداشتہ باشند، وایں ہم نہ، بلکہ بیقین دانستہ شدہ کہ نصیب عینِ ایشاں تجلّیِ ذات بے حجب صفات بود، غایۃ الامر اتباعِ ایشاں بمرتبۂ توحید رسیدہ اند، دیگر احوالِ انبیا، در قرآن مجید بر وجہ احسن مذکور است، از انجا بادرنی تامل بطریقِ اعلیٰ احوال بتفاوت ظاہر میشود، لیکن چوں شانِ انبیا مسدعی آن است کہ اسرار باشارہ میفرمایند کہ احکامِ فکر عامہ دریابد، بتصریح لائح نمی سازند، نظر بحالِ ذکی و غبی،

دگر بذاتِ بعضے گدایاں متوجہ شوند، نیک روشن میشود کہ ہیچ دورہ نبود کہ خالی از عارفِ کامل باشد،

سوال پنجم - ترقی را نہایت بود،

جواب - ع

اے برادر بے نہایت درگہے است   بر ہر آنچہ میرسی برروے مایست،

در مرتبۂ ذات بحت آنچنانکہ میدانی،

سوال ششم :- ظلوماً جہولاً در مذمتِ انسان است یا در مدح،

جواب :- در مقامِ ترحمِ انسان است،

سوال ہفتم، ہرگاہ معدوم شدنِ موجود محال باشد، اشیارا چوں معدوم تواں گفت،

جواب - بموجب کُلُّ شیٍٔ ھالکٌ اِلّا وجہہ اشیا معدوم است. باستعدادِ خویش موجود است، بوجہ کنایت از حقیقتِ مطلقہ است[1]،

سوال نہم :- شغلے بود کہ بے اختیارِ شاغل صادر شود،

جواب :- جانِ من: ہمہ ذی انفاس بشغلِ خویش مشغول اند، بے اختیار، امّا منصبِ عارف بہمیں واسطہ والا تر است کہ آگہی ازیں شغل بے کدوجہ تو دانستہ شاغل و ذاکر است.

سوال دہم - نمازِ بے خطرہ کے میسر شود

جواب - نمازِ بے خطرہ وقتے دست دہد، کہ رجا و امیدِ قلبی و قالبی کہ صفتِ مرأت است از قوتِ جاذبِ عشق بذاتِ ساذج برکندہ شود، و نہالِ ناامیدی بر ارض اللہ کہ دل باشد استقرار یابد، و چشمِ ظاہر و باطن بتماشائے امواجِ وحدت آں قدر محو شود، کہ علمِ ایں معنی ہم نماند و پس از اقامت بلسانِ حال گویا گردد ع

[1] اس کے بعد سوال ہشتم چاہیئے تھا، لیکن نہ سوال ہے اور نہ جواب،

دریا بوجودِ خویش موجے دارد — خس پندارد کہ ایں کشاکش با اوست

دیگر نمازِ بے خطرہ میسر گردد کہ از خطرۂ امواج تعیناتِ لجۂ وحدت نجات یابد، عزیزانے کہ نماز بے خطرہ مرادمی دانند، حاشا کہ نماز بے خطرہ باشد، آرے ایں قدرہست کہ حلاوت بہ تبدیلاتِ خطرہ بہم میرسد، زیرا کہ انک لعلیٰ خلقٍ عظیم، انچہ اشارہ می فرمایند وچہ دلالت مینمایند، اگر بنظرِ تحقیق ملاحظہ نمائی دریابی کہ نمازِ بے خطرہ است، از وجہ آنکہ صلوٰۃِ کاملہ معراجِ مومن فرمودہ اند، ہرچہ واسطۂ عروج است، خطرۂ ملکی است، ویک وجہ نمازِ بے خطرہ بعارف حاصل است، بمعرفت آنکہ جمیع خطرات را از مبدأ فیاض دانستہ وبس،

سوال یازدہم :- درانسان استعدادِ "شناختِ محض" برابر بود یا نہ؟

جواب :- اگر جمیع آراضی باستعدادِ بارانِ رحمت مستعدِ روئیدن نبات باشد پس درانسان ہم استعدادِ شناختِ محض برابر بود، ہرگاہ دراصولِ مفردہ تفاوت بودہ، درفروعِ مرکب بطریق اولیٰ، چنانچہ زبانِ حالِ مولوی بدیں معنی ناطق است ؎

ماہی از سر گندہ باشد نے زدم

فافہم فتامل،

سوال دوازدہم :- از تربیتِ روح معرفتِ تام حاصل گردد یا نہ؟

جواب :- از موحدِ محقق ایں استفسار پس عجب است، ہرگاہ انسان جامع باشد وچون تربیتِ حقیقی از ارواحِ خود می باید ارے تا بگردابِ وہم گرفتار است نمودات را غیر می یابد وفیضان را بداں منسوب می سازد،

سوال سیزدہم :- بے نہایت در دل چگونہ گنجد،

جواب :- دل را بمرتبہ بے نہایت است، فافہم واگر ایں معنی مستبعد می نماید پس از گنجیدن

بے نہایت بگذرد، خلاص؛

سوالِ چہاردہم - طالب فانی گردد یا مطلوب؟

جواب - جانِ من! ایں دو ہم از زحمتِ طلب بہم رسیدہ پس از حصولِ عرفان نفسِ ایں زحمت کہ برخاست زحمتِ اتحاد پیش آمد؛

اتحادِ یار با یاراں خوش است

سوالِ پانزدہم، طالب را بعد از موت وصلِ مطلوب ممکن باشد یا نہ؟

جواب - الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب، کاملِ ہرچہ فرمود رسیدہ فرمود، بلکہ کمالِ انساں بے موت ممکن نیست،

سوالِ شانزدہم، تفرقہ در درد و عشق چیست،

جواب، درو نردبانِ عشق است ~

ہرچہ در کائنات جزو و کل اند
در رہِ عشق طاقہائے پل اند

تم کلامہ،

۲
۲۱۱

جامعِ علومِ ظاہری و باطنی، حاویٔ مراتبِ صوری و معنوی، الفانی فی اللہ شیخ محب اللہ را از محبِ فقرا دعا و سلام برسد، مکتوبِ ایشاں کہ مشتمل جوابِ سوالہا و اظہارِ شکر و رضامندی از زمانہ خود بود رسید، از مطالعۂ آں مسرت و خوش وقتی روے داد، ہم مشربیٔ ایشاں معلومِ خاطر گردید، کجا است کسے کہ معتقدِ ایں مشرب بود یا از اہلِ ایں مشرب بود، چہ جاے آنکہ ایں مشرب را صاف دریافتہ باشد، بعضے از جوابِ ایشاں کہ مطابقِ خواہشِ ایں جانب بود، و بعضے را از ذوق و وجدانِ خود کہ موافقِ کتاب اللہ

سنّتِ رسول اللہ بود دریافت وآنکہ درجواب ہا ہمہ جا حوالہ بقول قدما کردہ بودند تحقیق دانند کہ نزد ایں فقیر وجدے کہ موافق نیفتد بقولِ خدا و رسول بسے بہتر آنست داست؛ از انچہ در کتابہا نوشتہ باشند، چہ مدتے کتبِ حالِ مشائخ مطالعہ میکرد، چوں اختلاف بسیار ظاہر شد، مطالعۂ کتب را بالکل متروک ساخت و بمطالعۂ دل کہ بحریست لامحدود و ازاں ہمیشہ گوہرہائے تازہ بروں می آید، پرداخت، ؎

مرا ہیچ کتابے دگر حوالہ مکن . . کہ من حقیقتِ خود را کتاب می دانم

انچہ ازاں بحر بیروں آوردہ بود ہیچ است کہ در سلکِ تحریر آوردہ نزدِ ایشاں بفرستد، تا انصاف بدہند اما چوں لباسِ ظاہر و ادبِ باطن تقاضائے آں نمیکرد و موقوف بر خواہش و اشارۂ ایشاں داشتہ اگر از انجانب اشارہ رود بتفصیل ظاہر نمودہ خواہد شد،

(ج)

بنام شہزادۂ اورنگ زیب

۱/۲۱۲

رقعہ سلطان داراشکوہ کہ در حالتِ قید بہ بادشاہ عالمگیر نوشتند[1]

بھائی صاحب من، بادشاہ من!

خیالِ بادشاہی، ہملا در دل نماندہ بشما و فرزندانِ شما مبارک، و فکرِ کشتن من بخاطرِ مبارک ناحق است، اگر یک حویلی قابلِ سکونت و کنیزکے از کنیزانِ مخصوص ما برائے خدمت عنایت شود، بگوشۂ عافیت در دعائے آں صاحب اشتغال نمایم؛

---

[1] منقول از نسخۂ قلمی متحف برطانیہ اور مٹیل ایڈیشن ۱۸۹۳ء و نسخہ رقعات عالمگیری مملوکہ کتب خانہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ ۳۷/۳۲۵، اورنگ زیب نے اسی رقعہ کی پشت پر قرآن کی ایک آیت لکھ کر واپس کر دیا تھا،

(۷)

بنام شہزادہ مراد بخش بہادر

۱/۲۱۳

"تا حال[1] ہیچ پسرے قصدِ پدر نکردہ و شما کہ قدم از جادۂ عقیدت و عبودیت بیروں گذاشتہ و سالکِ مسالکِ تخلف و انحراف شدہ در عالم و عالمیاں شورشِ فتنہ انداختہ اید، وقوعِ ایں معنی از پاسِ ادب و بندگی بعید نمودہ پس ثمرۂ آں غیر از ندامت و پشیمانی دیگر عائد نخواہد شد"

(۸)

بنام شہزادہ سلیمان شکوہ پسرِ خود

۱/۲۱۴

"در ملک گجرات محمد مراد بخش کمرِ مخالفت بر بستہ و لشکرِ عظیم فراہم آوردہ و بخیالِ باطل سر برارائے خلافت گردیدہ، عزم دارد کہ خود را بسارعت ہر چہ تمام تر در ینجا رسانیدہ سرِ شورش و فتنہ بر دارد، بنا برآں قرۃ العینِ سلطنت با سرع اوقات کارِ محمد شجاع بہر گونہ با تمام رسانیدہ، خود را بزودی در ینجا رساند کہ ہنگامِ آمدنِ آں مخالف را تنبیہ و تادیب رسانیدہ آید[2]"

---

[1] منقول از فتوحات عالمگیری مصنفہ ایشری داس گجراتی، [2] ایضاً،

ضمیمهٔ چهارم

مکاتیب شهزادهٔ محمد شجاع

(الف)

بنام شاهجهان بادشاه

۱/۲۱۵

سعادت صوری و معنوی بسجدات آستان خلافت آشیان که قبلهٔ دو جهانی و کعبهٔ آمال و امانی سلاطین هفت اقلیم است دانسته بوقت عرض ایستادهای حواشی سریر سلطنت مصیر می رساند که فرمان جهان مطاع عالم مطیع که بخط خاص همایون محلی بود و از هر سطر آن دریاے مرحمت و عطوفت جوش میزد، در بهترین وقتے شرف ورود بخشید، و تسلیمات غلامی بتقدیم رسانیده بوصول آن حرز کرامت و افضال تارک عز و مباهات را فرقدساے گردانید،

مرقوم خامهٔ قضا رقم بود که "تا این خدمت بفرزندے می خواهیم بفرمائیم که بودن خود را در بلخ و بدخشان بلکه در ماوراء النهر که سمرقند باشد تواند قرار داد"

قبلهٔ جهانیان سلامت اسعادت مند فرزندے که در راه رضاجوئی و بندگی مرید پرور خود سر موے تجاوز ننماید بلکه امتثال امر جلیل القدر و برآمد کار قبله گاه خود را سرمایهٔ سعادت و فتوحات دانسته از ته دل مراسم جد و کوشش بتقدیم رساند چه قسم بے توفیقی باشد که در کار و خدمت آنحضرت مصلحت و بر کاری سپرد و اغراض شوم فاسدهٔ خود را بنظر داشته باشد، این مرید رضاجوئی مزاج اقدس را ثمرهٔ حیات و حاصل زندگانی شمرده، پیوسته خواهش

له یه تمام خطوط فیاض القوانین سے منقول ہیں، ان میں سے بعض خطوط مسٹر ولیم اردن کے ایک ناکمل نسخہ نمبر ۱، ۲ میں بھی ہیں،

ظاہر و باطن را مصروف آں دارد کہ ہرچہ ازیں مرید واقع شود، مطابقِ احکام واجب الانقیاد والاکرام باشد، خاصہ دریں عزیمت میمنت قریں لوازمِ بندگی وجاں سپاری بطریقِ اتم بہ درجۂ ظہور رسد بعنایتِ بیغایت خداوندی واقبال گیتی کشائے شاہنشاہی ملکِ ماوراء النہر و بدخشاں کہ ملکِ موروثی ایں خاندانِ والامکان است داخلِ ممالکِ محروسہ شود، غایتہ سامانے کہ لازمِ ایں قسم یورشہائے معظم باشد بر خاطرِ ملکوت ناظر پوشیدہ نیست، وچہ احتیاج کہ درچنیں امور حرفے بعرضِ حجابِ عتبۂ علیہ رساند ہ

کہ شاہ خود روشِ بندہ پروری داند؛

۲
۲۱۶

تسلیماتِ مبارکبادِ نوروزِ جہاں افروز بتقدیم رسانیدہ و فزونیٔ عشرت و خورمیٔ (خرمیٔ)[۱] ذاتِ اقدس اعلیٰ کہ سلامت و خورسندیٔ مریدانِ عقیدت سرشت بلکہ حیات و فلاحِ عالمے بآں منوط و مربوط است از واہب العطایا مسئلت نمودہ، بموقفِ عرضِ ایستادہائے حواشیٔ سریرِ عرش نظیر میرساند، فرمانِ قضاجریانِ مرحمت تبیان کہ دربابِ خدمتِ او دیسہ بدستخطِ خاص ہمایوں کہ جانہائے آزادگاں بہر حرفِ آں خطِ بندگی دادہ، رقم یافتہ بود، در خوب تریں وقتے عزورود ارزانی داشت، بقدم سر شتافتہ مراسمِ استقبال بجا آوردہ، بوصولِ ایں مرحمتِ کبری جبہ سائیٔ آستاں سپاس گری گشت، وتارکِ سربلندی بآسماں سود، اضافۂ ہزار سوار کہ ازروئے بندہ نوازی مرحمت شدہ بود، موجبِ افزونیٔ فخر و مباہات گردید،

قبلۂ دوجہانی سلامت! احتمالِ قریب آں ہست کہ خبرِ تغیرِ صوبہ بشاہ نواز خاں رسیدہ باشد، ہرگاہ بعد از رسیدنِ خبرِ تغیر مدتے درآنجا باشد یقین کہ باعثِ دست اندازیٔ او درملک و خرابیٔ رعایا میگردد، چوں پیوستہ ایں مریدی خواہد کہ ملکِ بادشاہی از صدماتِ جور و بیداد و آسیبِ خرابی و برہمزدگی محروس ماند، مناسب آں میداند کہ خدمتِ صوبۂ مذکور از ابتدائے فصل ربیع تواشئے تیل (کذا)[۲] بایں مرید متعلق باشد

[۱] از دن بنیان بنیان،
[۲] تم - ربیع وئیل،

امیدوار است کہ فرمانِ جہان مطاع عالم مطیع بدیں مضمون کہ صوبۂ مذکور از ابتدائے فصل مذکور بگماشتگان
ایں غلام حوالہ نماید باسم شاہ نواز خاں عزِّ صدور یابد تا بزودی محالِ مذکورہ متعلق بحراستِ ایں مرید گردد و
دست اندازیٔ متغلبانِ بے انصاف از رقبۂ عجزۂ زیردست کوتاہ شود،

چوں حکم قضا نفاذ صادر شدہ کہ محمد زمان طہرانی را از دہاکہ طلب نمودہ بخدمتِ آں صوبہ تعین نماید بنابرآں
بمجرد رسیدنِ حکم محمد زماں مذکور را از آنجا طلب نمودہ حراستِ جہانگیر نگر را بدستور میر ابو القاسم مقرر ساخت
و بتازگی پانصد سوار دیگر تعین جہانگیر نگر نمود کہ از کومکیانِ میر ابو القاسم بودہ مراسم خدمتِ آں حدود بتقدیم رسانیدہ
باشند، و در بابِ سرانجام توارہ[1] بمیر مشار الیہ نوشتہ شد، سایۂ بادشاہ[2] عالم ابدی اتصال باد،

۳
۲۱۷

پیشانیٔ سعادت را بسجودِ آستانِ زمین آسماں کہ قبلۂ آمالِ جہان و جہانیان است نورانی ساختہ
و ایں معنی را توفیقاتِ واصلِ سعادت دانستہ بذروۂ عرضِ جبہ سایانِ سدۂ خلافت و فرمان پذیرانِ بارگاہ
سلطنت میرساند کہ فرمانِ جہان مطاع عالم مطیع کہ ہر سطرِ آں جوئے از بہشتِ رحمت و فیض بود،
سایۂ ورود برایں جاں نثار عقیدت کیش انداخت، و تارکِ سربلندی بدریافتِ ایں منشور کرامت و
انتقال بآسماں رسانید،

مرقوم کلکِ قضا امضا بود کہ آں فرزند ارادت مند فرونیٔ مواہب و نعمائے ما را بیش از اندازۂ شکر
و سپاس دانستہ بعجز اعتراف نمود، ہرگاہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام در ادائے شکر و سپاس[3] بجانب کبریائے
سبحانی جلت عظمتہ بعجز معترف گشت باعثِ قبول شکرِ او گردید، ایں مرید را چہ یارا کہ در مقابلۂ مواہب و نعمائے
قبلۂ دوجہانی بعرضِ شکر و سپاس قیام نماید، ایں معنی معلوم رائے جہاں آرا گردید، از آنجا کہ بادشاہِ علی الاطلاق
خلافت و نیابتِ خود را بما ارزانی داشتہ باشد و عنایاتِ بے غایاتِ ما را متشبہ باخلاق خود ساختہ و مظہرِ صفات

---

[1] م توارہ [2] م شاہ عالم [3] ن و سپاس محذوف،

جمال و نخوتِ جلالِ خود آفریده، ما نیز ازاں فرزند این معنی را پسندیدیم، و دعاے برخورداری در حقِ او
کردیم، و دانستیم کہ آں فرزند قدرِ عنایاتِ ما دانستہ بمقتضاے "لئن شکرتم لازیدنکم" آں ہزار سوار
اضافہ را کہ برآوردی بود دو اسپہ مرحمت فرمودیم، و تنخواہ ایں اضافہ را نیز از خریف یونت ئیل از اودیسہ
متصرف گردد، اگر در صوبۂ بنگالہ جاے باشد کہ بہ از اودیسہ باشد و خالصہ نباشد تنخواہ ایں اضافہ را کہ یک کرور
و شصت لک دام میشود، بگیرد"

قبلۂ دینی و دنیوی سلامت! ناصیۂ بندگی بزمین بوسِ ایں مرحمت نورانی و تارکِ افتخار بہ تسلیماتِ
ایں عنایت سربلند ساختہ گویاے شکرے کہ از احاطۂ دل و زباں بیرون است گردید و در معذرتِ شکرِ نعماے
خداوندِ حقیقی و خلاقِ مجازی مضمونِ ایں بیتِ حکیم ثنای (سنای؟) را مناسب دید،

گر کسے شکر او فزوں گوید — شکرِ توفیقِ شکر چوں گوید

بنامۂ مرید پروری نگارش یافتہ بود کہ "نشانے کہ دریں ولا بدستورِ اعظم اسلام خاں نوشتہ بود مشار الیہ
آں را از نظرِ اشرف گذرانید، در آں درج بود کہ تن و تنخواہ صوبۂ اودیسہ مقرر شدہ کہ محمد زماں از پیش خود باتفاق محمود
بیگ دیوانِ صوبہ سرانجام می نمودہ باشد، چوں قبلہ و کعبۂ حقیقی صوبۂ مذکور را بایں جاں نثار مرحمت فرمودہ اند یقین
کہ بازپرسِ نیک و بدآں نیز ازیں کمتریں خواہند فرمود، امیدوار است چنانچہ بعضے از حکامِ سابق تن و تنخواہ
را خود سربراہ می نمودند، الحال نیز مطابقِ آں بعمل آید و محمود بیگ دیوان نیز چنانچہ ملتفت خاں در حضور است
در حضور بودہ، مہماتِ مالی و ملکی معروض داشتہ فیصل می دادہ باشد، حکم میفرمائیم کہ صوبہ را باں مرید عنایت فرمائیم
چہ امکان دارد کہ تن و تنخواہ بدیگرے متعلق باشد خصوص صوبہ را کہ تن و تنخواہ آں بصاحب صوبہ تعلق داشتہ
باشد تن و تنخواہ و کل اختیارِ ایں صوبہ ہم مثلِ اختیارِ صوبۂ عمدۂ بنگالہ در قبضۂ اقتدارِ آں مریدِ ارادت پیوند گذاشتیم،
می باید کہ خود از ہر چیز خبر گرفتہ پرداختِ آں صوبہ بنوعے نماید کہ رو بآبادانی آرد"

تسلیماتِ بندگی ایں ذرہ نوازی بجا آوردہ، مورد عز و مباہاتِ بیکراں گردید، و نگارشِ ایں ارقام

فیض آغاز سعادت انجام را محض ارشاد و عین ہدایت انگاشتہ امید وار است کہ بموجبیکہ مامور گشتہ بے تفاوت بعمل آورد، دریں ولا مقرر نمودہ کہ یکبار محمود بیگ دیوان را بحضور طلب نمودہ از تقریر و تقطیر ایں ملک مطلع گردد، بہ یمن انفاس وحی اساس چناں کند کہ در اندک زمانے آں ملک کہ از حرص غرض دوستان انصاف دشمن دست زد خرابی و برہمزدگی شدہ بمعموری و آبادانی روآرد، و تدارک مافات بخوب ترین وجہے شود،

در باب استقلال بخشیدن محمد زماں کہ حسب الحکم بہ نیابت ایں غلام نامزد خدمت آں صوبہ شدہ مرقوم خامۂ گہربار شدہ بود بینش افروز بصیرت گشت،

قبلۂ دوجہانی سلامت! شخصے کہ نامزد خدمت شد اگر استقلال او دراں کار[1] از قرار داد واقع نباشد کارہائے ملکی و مالی نا منتظم و مہمل می ماند، و معاملات از نظم و نسق بیروں میرود، محمد زماں کہ بندۂ کار کردہ است و صاحب[2] و قبلۂ دوجہانی التماس ایں مرید[3] را در بارۂ او بشرف قبول رسانیدہ بایں خدمت عمدہ مقرر فرمودہ اند، چوں استقلال او دراں خدمت نباشد و حرف کسے کہ مبنی بر غرض باشد در باب او گوش کند، ہرگاہ ایں عقیدت کیش را دل و جاں مصروف آں باشد کہ ملک بادشاہی از صدمات ستم و تعدی کہ مستلزم خرابی و ویرانی است محروس ماند، و آثار رفاہیت و معموری روز بروز صفت تزاید گیرد در دلجوئی و تربیت کسے کہ بر جادۂ نیک اندیشی و خیر خواہی صاحب و رعیت ثابت قدم باشد، چگونہ اغماض و تغافل خواہد نمود،

دیگر حکم شدہ بود کہ بالفعل کہ آں مرید در اکبر نگر اقامت دارد، باید کہ آں ضلع را بتفصیل[4] سیر کند، از اکبر نگر بہ بردوان و از انجا بہ میدنی پور کہ سرحد اودیسہ است بر ود و از انجا از متصدیان اودیسہ ہر کرا

---

[1] نواب " دراں کار از قرار " محذوف [2] نواب " و " محذوف [3] نواب ایں مرید را و بشرف قبول "

[4] نواب تبفصل،

بخواہد بحضور طلب نمودہ، پرداختِ آں محال را خاطر خواہ نمودہ بجہان آباد واز آنجا بسا نگام و ہنگلی و مخصوص آباد سیر و شکار کناں با کبر نگر بیاید، دریں ضمن ہم سیر و شکار کہ خاطر آں فرزند از ضبط ملک بآں بیشتر راغب است بفعل می آید، و ہم بر حقیقتِ ملک کہ اطلاع برآں از لوازم است وقوف حاصل میگردد و ہم منافعِ کلی مترتب می شود"

قبلۂ جہانیاں سلامت! ہدتیست کہ ایں داعیہ را بخاطر فدویت گزیں جزم نمودہ کہ بہ بردوان رفتہ از حقیقتِ حالِ صوبہ اودیسہ و مضافاتِ آں قرار واقع مطلع شدہ، تنظیم مہماتِ آنجا بنوعے کہ پسندِ خاطر مقدس معلی باشد نماید، خدا شاہد است کہ در اشارۂ ایں امر غیب دانی و کراماتِ ذاتِ قدسی ملکات صورتِ ظہور گرفت، چنانچہ در عرائض کہ قبل ازیں روانۂ حضور تمام فیض سراسر سرور کردہ، بعرضِ ایں معنی مبادرت نمودہ، معروض کار گزاران بارگاہِ سلیمانی شدہ باشد، امیدوار است کہ دریں زودی بہ[1] امر والا کاربند شدہ، روانۂ آں حدود گردد، دیگر رقم یافتہ بود کہ ہمیں کہ محمد زمان پیشِ آں مرید برسد بز ودی رخصت اودیسہ نماید، بعد ازانکہ محمد زمان بہ صوبۂ مذکور برسد در بابِ میر حسن کہ قبل ازیں رفتہ چہ خواہد کرد، اگر او را در آنجا بگذارد باید کہ در اموری کہ تعلق بصوبہ داران است[2]، دخل نہ کند، و از صلاح وصواب دیدِ محمد زمان بیروں نرود، و بطریقِ کومکیاں در آنجا بودہ ہنگامِ سواری و کار ممد و معاون باشد کہ محمد نیز از اں فرزند است (لہٰذا) دریں صورت کہ بالتماسِ آں مرید بصوبہ داری اودیسہ مقرر گشتہ بیقین حاصل است کہ از تہ دل مخلصِ آں فرزند خواہد بود، ہر گاہ چنیں باشد او را مستقل باید ساخت کہ از عہدۂ خدمت برآید"

مرشد دستگیر سلامت! میر حسین را تا رسیدن محمد زمان فرستادہ بود کہ مردم را ازیں خبر کہ آں ملک بخبر گیری ایں مرید مقرر شدہ اعلام نماید، تا دستِ تطاول و تحکم متعدیاں کوتاہ گردد، و ہیچکس پائے از دائرۂ حق و حساب بیروں نگذارد، و ہر گاہ محمد زمان برسد، میر حسین با جمعیت کہ باو تعین آں حدود داشت داخل کومکیانِ محمد زمان

---

[1] نواب "بہ" محذوف [2] نواب "است" محذوف

بوده و در کارهاے صوبه داری مطلقاً دخل ننماید، و معاملات پرگناتِ جاگیرِ این نصیرے دفقیرے) نیز کلهم (ام
به صوابدید و صلاحِ محمد زمان باشد و آنچه دریں باب مرقومِ قلمِ ارشاد رقم مرقوم شده این همه را قبل ازیں از طرف
خود داخل عرائض نموده بود، بعرضِ معلّی رسیده باشد، دریں معنی نیز کرامات و خارق عادات ازاں مرشد بحق
بمنصهٔ ظهور جلوه نموده خلافت صوری و معنوی آستانبوسِ درگاهِ آسماں ارتفاع باد،

۴
۲۱۸

اکسیرِ سعادتمندیٔ دارین از زمیں بوسِ آستانِ خلافت مکان که مرجعِ مراداتِ زمینیان و
آسمانیان است برگرفته بموقفِ عرض بساط بوسانِ محفلِ فیض می رساند، دریں زماں چنیں مسموع
شده که صفی میرزاے عراق از قزوین بمشهد آمده و سیادش را بطریقهٔ منقلابا جمعے از لشکریانِ خویش از خود
بفرح روانه نموده، ازیں حرکت چناں معلوم می باشد که آں تباه اندیش ارادهٔ فاسدے بخاطر راه داده
میخواهد که اسبابِ زماں زدگیٔ خود سرانجام دهد،

قبلهٔ حقیقی سلامت! وقت آن است که بازارِ سعادتمندیٔ جاں نثارانِ عقیدت سرشت که عمرها
در آرزوے آں بودند از سرنو گرمی پذیرد و هنگامهٔ بے اخلاصانِ مصلحت بیں غرض پرست که برآمد کارِ
صاحب و قبله گاهِ خود طفیلی اغراضِ فاسده خود می دانند از رونق باز ماند، سربازانِ صاحب پرست را هنگام
آن) است که دریں یورشِ میمنت قرین جانفشانی نموده، بزندگیِ جاوید برسند، و خیراندیشانِ ایں دولت
دینِ نقدِ اخلاص را بر محکِ خدمت کشیده کامل عیارِ دنیا و آخرت شوند، بر جمیع سایه نشینانِ مرحمت
ظلِ الٰهی واجب است که بیش از طاقت و تواں دریں خدمت مراسمِ جاں سپاری و دلاوری بتقدیم رسانند
خاصهٔ جمعے که بمزید عاطفت و عنایتِ شاهنشاهی بفزونیِ عزّ و اعتبار دارند، باید که صد سر را امروز فدای یکے
جانفشانی نموده یکے از هزاراں حقوقِ عنایت و مرحمت از گردنِ خود ها دا نمایند و بوسیلهٔ ایں خدمت
سربلندِ دین و دنیا شوند، ایں جانسپارِ عقیدت کیش بمجردِ رسیدنِ ایں خبر که هنوز صورتِ تحقیق نه گرفته میخواست که

بقدم سرشتافته سعادت اندوزِ ملازمت گردد، و دریں خدمت جہدے کہ بر ذمۂ مریدانِ ناموس دوست است حتی المقدور بجا آورد، لیکن چوں ایں حدود بحراستِ ایں مرید متعلق است، ایں ملک را خالی گذاشتہ روانۂ تحصیلِ آں سعادت شدن از لوازمِ فرمان پذیری دور دانستہ، توقف نمودہ، امیدوار است کہ بشرطِ صدق ایں خبر حکمے در بابِ طلبِ ایں مرید صادر شود کہ زود از زود خود را بسعادتِ پائے بوس معزز سازد،

آفتابِ عالمتاب جہانداری پایندہ و تابندہ باد،

$\frac{5}{219}$

جبہ سائی آستانِ خلافت آشیان سلطنت مکاں را پیرایۂ سربلندیٔ دنیا و آخرت دانستہ بعرض فرمان پذیرانِ بارگاہ گردوں اشتباہ میرساند کہ فرمانِ مرحمت نشان عنایت عنوان کہ نگاشتۂ خامۂ مرید نوازی بود در بہترین ساعتے ورود ارزانی داشت. سجداتِ بندگی بتقدیم نمودہ بدر یافتِ ایں منشورِ کرامت افضال سر بلند گردید، مرقومِ کلک درسلک بود کہ "چہار اسپ خاصہ، یکے نادر "لعل بے بہا" نام کہ ایں اسپ دریں مدت بایں مرید مرحمت نشدہ، بایک اسپ عراقی و دو ترکی مصحوب جعفر فرستادیم و ما بمبارکی روانۂ دار السلطنت لاہور گردیم چند روز در آنجا بودہ متوجہ کشمیر بے نظیر می شویم"

قبلہ و کعبۂ دینی و دنیوی سلامت! اگرچہ سپاسِ عواطف و مکرمتِ مرشدِ بحق و بادشاہِ مطلق مثل شکر و سپاسِ نعمائے الٰہی لا تعد و لا تحصی است، ؎

اگرچہ خامہ یکے با ہزار بر گوید، چہ حد کہ شکرِ خداوندگار بر گوید

لیکن بقدرِ طاقت و تواں در مراسمِ سپاسِ ایں عنایتِ نمایاں و مرحمتِ بیکراں کوشیدہ سجدات و تسلیمات تبقدیم رسانید نگارش یافتہ بود کہ "چوں بہ سبب نا سازی ہوائے راج محل آں فدوی التماس نمودہ بود کہ یک پرگنہ کہ متصل گدہی باشد در صوبہ پٹنہ عنایت شود کہ در برسات آنجا بودہ باشد اگر آں فدوی بخواستہ باشد عوض صوبہ بنگالہ واددیسہ صوبۂ پٹنہ و غیرہ رہتاس باو عنایت فرمائیم تا بہ یک پرگنہ چہ رسد"۔

لہ نواب تقدیم،

صاحب و قبلۂ حقیقی سلامت! چوں خانہ زاداں دریں ملک بوجہ[1] آمدہ اند و از ناسازیٔ آب و ہوائے اینجا در ایامِ صغر و ہنگامِ رضاع ہر روز بکوفت و بلائے گرفتار می باشند، بنا براں معروض داشتہ بود کہ اگر تپنہ بایں مریدِ ازلی اعتقاد مرحمت می شد، خانہ زاداں در ایامِ برسات کہ موسمِ ہجومِ بیماری ہائے غیر متناہی (اینجا) است در آنجا اقامت نمایند، اگرچہ جمیع وقائع و سوانح بمقتضائے مشیتِ سبحانہ و تعالیٰ و آنچہ شدنی است ہمہ جا از مکمنِ قوت بفعل می آید لیکن از روئے ظاہر بسبب ناگواراندگیٔ آب و ہوائے اینجا چناں ظاہر میشود کہ اگر دریں ہنگام خانہ زاداں دراں حدود باشند، احتمال دارد کہ از "داو" و "کہاج" کہ متاعِ روئے دکانِ آب و ہوائے ایں ملک است خلاص باشند و از عمر ایں قدر روزی مند شوند کہ یکبارگی بر آستانِ حضور رسیدہ لذتِ عمر و ثمرۂ زندگانی از آستاں بوسِ والا برگیرد،

دیگر امر جلیل القدر شدہ کہ "اورنگ زیب بہادر انتظامِ صوبہ دکن را موافق مرضیِ خاطرِ مقدس نکردہ" باں غلام بندگی سرشت امر می کنیم کہ اگر ہر چہار صوبہ دکن را میخواستہ باشد و تواند آباداں ساخت باو مرحمت فرمائیم۔

قبلۂ عالمیاں سلامت! سعادتِ دینی و دنیوی نصیب بندہ ایست کہ بندگی خدائے صوری و خلاقِ مجازی را سرمایہ بہبود دنیا و آخرتِ خود شناسد و محروم کسے کہ در خدمات و کار ہائے قبلہ و کعبۂ خود اغراضِ فاسدۂ خود را منظورِ نظر داشتہ برخلافِ مرضیٔ بندہ ہائے آں درگاہ عمل نماید، الحمد للہ و المنہ کہ حقیقتِ ہر صوبہ و خدمتِ آنکس کہ بحراستِ آں معمور است، از خاطرِ نہفتہ ناظرِ فیض مظاہر پوشیدہ نیست، تا ایں نصیری بایں حدود رسیدہ بنوعے کہ در ضبط و ربط و نظم و نسقِ ایں ملک کوشیدہ اگر بواقعی بعرض بار یافتہائے درگاہ میرسید امیدوار بود کہ صوبۂ تپنہ را ہم مرحمت میفرمودند، زمیندار مورنگ کچار وغیرہ ذلک کہ ہیچ یک از حکامِ سابق پیشکش نداده بودند، مکرر وکلائے خود را معہ عرائضِ مشتمل بر دولتخواہی و اطاعت فرستادہ طریقۂ بندگی و انقیاد مسلوک می دارند و چند زنجیرِ فیل بطریقِ پیشکش فرستادند کہ چوں بنظرِ قدسی اثر بگذرد،

---

[1] نواب وقائع،

امیدوار است کہ بشرفِ قبولِ باریافتگانِ درگاہ ممتاز گردد،

چوں معموریٔ بلاد و آسودگیٔ کافۂ عباد را از مرضیاتِ خاطرِ مقدسِ حضرتِ شاہنشاہی میدانند،
دریں مدت بمعموری و آبادانیٔ ایں ہر دو صوبہ بنوعے اہتمام و جہد نمود کہ روز بروز آثارِ آں آشکار امیگردد،
صوبہ اودیسہ کہ از ستمِ حکامِ پیشیں خراب بود، دریں ولا رو بآبادانی گذاشتہ، بنا بریں تسلیماتِ غلامی
بجا آوردہ بعرض میرساند کہ چوں در بابِ آبادانی و تنظیم و تنسیقِ ایں ہر دو صوبہ بقدرِ امکان سعی نمودہ اگر تتنہ
ہم بایں جاں نثار مرحمت می شد، خانزادانِ خورد سال را آنجا گذاشتہ در خبرداریٔ ایں صوبہا سعیٔ مشکور
بتقدیم میرسانید و از[1] عہدۂ جوابِ نیک و بدِ ایں ملک برمی آید، دریں صورت ہم خانہ زادانِ صغیر از لطمات
و صدماتِ بیماریہاے متضادہ کہ شمارِ آں از تعداد بیرون است اخلاص می بودند، و ہم بعنایتِ الٰہی و
اقبالِ جہاں کشاے شاہنشاہی ربط و ضبطِ ایں سہ صوبہ مطابقِ مرضیٔ کارگذاران خلاف صورت سرانجام
میگرفت، اگر سرموے ازیں کہ معروض داشتہ تہاون و تقصیر می نمود از عہدۂ جواب برمی آمد و اگر بخاطر
ملکوت ناظر رسد کہ ضبط و نسقِ ہر سہ صوبہ بار[2]ے متعذر است و یک حاکم بتنظیمِ ایں ممالک نتواند پرداخت
پس امیدوار است کہ عوضِ صوبہ اودیسہ تتنہ مرحمت شود،

من نگویم کہ لطف و احساں کن
بندہ ام ہرچہ بایدت آں کن

سایۂ جہاں پروری ممدود باد،

---

[1] نواب «از» محذوف،

[2] تم ہر سہ صوبہ از یک کس متعذر، نواب «بارہ»

(ب)

بنام ملا محمود جونپوری

۱
۲۲۵

افادت وافاضت پناه فضائل وکمالات دستگاه ملا محمود بعنایت بے غایت خسروانی، ممتاز گشته بداند که چوں بیامن برکاتِ الٰہی خاطرِ فیض مآثرِ ما ہمواره متوجه آن است که اربابِ علم وحکمت و اصحابِ دین وملت از ملتزمانِ محفلِ فیض منزل بوده، دقایقِ علمی وحکمی رالموقفِ[1] عرض می رسانیده باشند وانچه برضمیرِ الہام پذیرِ ماکه آئینه صورِ غیبی وگنجینه اسرارِ لاریبی است پرتو انداخته باشد، باآنجماعت[2] مینفرموده باشیم تاکارہا بروفقِ احکامِ الٰہی وسنتِ نبوی بعمل می آمده باشد، بنابراں از روے مہربانی یادِ آں دانش آگاه حقائق انتباه نموده طلب فرموده ایم که به بدرقهٔ الطافِ سلطانی طریقِ سعادت پیموده خود را بشرفِ حضورِ تمام فیض سراسر سعادت معزز گرداند، بعدازاں که شرف اندوزِ ملازمت گردد وچندے فیضِ ظاہر و باطن از حضورِ معلی برگیرد، اگر خواہد بوطن معاودت نماید، اورا مشمولِ عنایات وموردِ توجہات فرموده رخصتِ انصراف ارزانی خواہیم داد واگر خواہش بودن دریں آستان سلطنت آشیاں داشته باشد، بنوعے که باطمینانِ دل دذوق خاطر گذراند، در بابِ او توجه مبذول خواہیم داشت، باید که بمجردِ وصولِ این منشورِ کرامت وافضال بے توقف ودغدغه روانهٔ عتبه بوس گردد، ودر عهده شناسد،

---

[1] نواب "الموجب"،

[2] نواب "باجمع"،

ضمیمۂ پنجم

مکاتیب شہزادہ مرادبخش بہادر

(الف)

بنام شاہجہاں بادشاہ

۱
۲۲۱

کمترینِ مریدانِ مرشد پرست تقبیلِ عتبۂ فلک رتبۂ خلافت و تقدیم تسلیمات اخلاص آیاتِ تہنیت که سنتِ سنیۂ حلقہ بگوشانِ ارادت و منتظمانِ سلسلۂ عبودیت است بموقفِ عرضِ واقفانِ حواشیٔ بساطِ فیض انبساطِ جاہ و جلال و طائفانِ حریمِ کعبۂ دولت و اقبال میرساند که دریں روز مسعود بخت افروز که زمین و زمان را سرمایۂ میمنت و فرخندگی و معمورۂ جہاں را پیرایۂ معموری و پایندگی است، بدستورِ مستفیضانِ حضور مورد النور و بہجت اندوزانِ حسن سعادت و سرور لوازمِ مبارکباد و نثار بجا آوردہ سر بفلک میسائد و بدابِ محرومان دوری گزیں که دعاے الغائب اسرع اجابته درشانِ آنہاست سجدہاے تضرع بدرگاہِ ایزد جہاں آفریں بردہ، زبانِ اخلاص طراز را بدعاہاے نیاز می آراید، امید که ایں مقبولِ والا جنابِ کبریاے الٰہی و آں پذیراے بارگاہِ پادشاہی شواد،

آفتابِ خلافت و جہانداری و عالم پروری پیوستہ از مطلعِ دوام و بقا طالع باد،

۲
۲۲۲

کمترین مریدانِ فدوی بعد از گذارش بسجداتِ عبودیت و تسلیماتِ تہنیت بموقفِ عرضِ سعادت اندوزانِ دولت گزین حضور مورد النور لازم السرور انور اقدس اعلیٰ میرساند که آدابِ تہنیت

لہ مراد کے بھی تقریباً تمام خطوط فیاض القوانین ہی سے منقول ہیں، البتہ جہاں کسی دوسری کتاب سے لیے گئے ہیں وہاں اسکا حوالہ دیدیا گیا ہے۔

بمبارکبادی که دریں روز شادی افروز و ساعت فیض اضاعت که خلاصهٔ نتایج حرکات سپهر دوار و غایت مقصود آمد و شد لیل و نهار همایون تواند بود، آداب مریدان فدویت شعار و وظیفهٔ بندهاے اخلاص گذار است بجا آورده، و جبین نیاز بر جناب مقدس کبریاے واداراے آسمان و زمین تعالیٰ شانه گذاشته ازدیاد و استمرار دولت ابد قرین و روز افزونی اقبال جهان پیراے کشورستان حضرت شاهنشاهی را مسئلت و استدعا مینماید، امید که بعز اجابت مقرون گشته روز بروز سایهٔ چتر خلافت و فرمانروائی بر عرصهٔ عالم گسترده، و مقالید امور چار سوے دنیا بقبضهٔ اقتدار مجاهدان اقبال . لا بسپرده باد،

۳ / ۲۴۳

چون دریں مدت شهرت چنان یافته که تخت سلطنت و وسادهٔ دولت از جلوس فیض مانوس جهان خالیست و مذکور است که سلطان دارا شکوه یکے را که بصورت قدسی طینت بادشاه جهان شباهتے تمام دارد، گاهے از دریچه یا غرفه بر آورده بمردم مینماید، و آں صورت بے معنی سلام مردم میگیرد، ولاجرم خاطرها از استماع ایں اراجیف کثیف کمال وحشت و نگرانی دارد، و طاقتها طاق گشته از روے فرط بے اختیاری عنان گسل بایں طرف آمدیم و همگی همت بران مقصود گشته که تا یکبارگی بدار الخلافه العلیه نیائیم و پادشاه جهان را بکوری اعدا بچشم خود نه بینیم و ایں گره سربسته بانامل تحقیق نکشائیم، و ایں دیدهٔ محروم را بانوار دیدار نورانی نسازیم بهیچ طرفے معاودت ننمائیم، الکنوں استدعا از الطاف بے غایت آں است، که آمدن بحضور معلی و ادراک سعادت بے منتها ماذون و مامور فرمایند، که بقدم اخلاص طے ایں راه نموده بکورنش مقدس مشرف شویم، و بادشاه جهان را بنوعیکه می خواهیم، ملازمت نموده خاطر ازیں وساوس جانفرسا و اخبار شکیب ربا واپرداخته مسرور گردیم بعد از ادراک ملازمت و دفع هرگونه ملامت حسب الحکم ملکے که بجز است ما بندگان مفوض است بطیب نفس و طوع ضمیر روانه شویم،

لے منقول از تاریخ شجاعی مصنفهٔ معصوم۔ یہ خط مراد نے اپنے اور اورنگ زیب کی طرف سے اس خط کے جواب میں لکھا ہے جو شاہجہاں نے اس لئے لکھا ہے کہ وہ جہاں تک پہنچے ہیں وہاں سے واپس ہوجائیں،

۴/۲۲۴

عرضداشت کمترین مریدانِ مرشد پرست بعد از تقدیم آدابِ عبودیت و پرستاری (د) لوازم ارادتِ جان سپاری بموقفِ عرض باریافتهاے حضورِ انور اقدس اشرف اعلیٰ میرساند که ایں مرید فدوی هماں بندهٔ سراپا اخلاص و مرید همگی اطاعت و ضراعت است، و بر طریقهٔ قدیم خود که ارادت و مرشد پرستی و فرمانبرداری است، ثابت و مستقیم بوده، سواے بندگی و پرستاری و رضا جوئی پیر و مرشدِ حقیقی امرے دیگر پیش نهادِ خاطرِ اخلاص سرشت هرگز نداشته و ندارد و نخواهد داشت، لیکن از اینجا که آدمی مرکب از سهو و نسیان است بمقتضاے خبرِ وحشت اثر مصورِ مصدرِ بهم تقصیرات و جرائم عظیم شده، در پیش ارادت و عقیدتِ خویش خجل؛ و از عفو و کرمِ حضرتِ ظلّ الٰهی عذرخواه است،

چون دادابهائی جیو در ایامِ عارضهٔ مزاجِ مقدس مصدرِ اداے چندیں که همه مخالفِ طرزِ پسندیدهٔ حضرتِ اعلیٰ بود گشته، راه هاے نوشتجاتِ وکلا و آمد و رفتِ اخبارِ دربارِ جهان مدار مسدود ساخته عالم را بشورش درآوردند و با برادراں، خصوصاً بایں مریدِ بدسلوکی که باوجودِ ذاتِ مقدسِ مبارک امکان نداشت پیش گرفته نگذاشتند که عرائضِ کمترین مریداں که پیهم بدرگاهِ آسماں جاه ارسال داشته بود، بنظرِ اشرف اقدس اعلیٰ درآید تا بجواب چه رسد، بجهتِ دفعِ مظنهٔ رفتنِ خود با یراں که دادابهائی جیو از دربارِ خوشتن استادهاے بارگاهِ خلافت اعلیٰ و سائر اهلِ عالم نموده بودند، مرتکبِ بعضے امور گردید، بعد از تحقیق و تفتیشِ بسیارے که حقیقتِ حال بظهور پیوست و خواست که جبینِ ارادت بر آستانِ قدسی نشان که کعبهٔ مریداں است سوده، خود را از آلودگیهاے گناهاں پاک سازد و از رهگذرِ کمئ آب راهِ جالور و اجمیر را گذاشته از راهِ مالوه احرامِ بارگاهِ مقدس بسته، نزدیکِ باوجین رسید، دراں نواحی با برادرِ والاقدر بهائی اورنگ زیب بهادر که لازمِ دریافتِ کورنشِ حضورِ مقدسِ معلی اند اتفاق دست داد، و برداشتنِ راجه جسونت سنگه که سنگِ راهِ ایں سعادتِ عظمیٰ گشته، بشدت تمام مانع بود ضرور گردید، روئداد آنچه روئداد، چنانچه تفصیلِ آں از عرضداشت

بھائی معروض مستعدانِ حضورِ انورِ اقدس خواہد گشت،

مہرِ سپہرِ سلطنت واقبال ہموارہ تابان وفیض رساں باد،

۵
۲۲۵

کمترین مریدانِ مرشد پرست بعد تقدیم مراسم عبودیت ولوازم پرستندگی وجہاں جہاں افتقار وافتخار و انکسار وشکستگی بموقفِ عرضِ باریافتہاے درگاہِ کیواں جاہ میرساند کہ اگرچہ جرایم وخطاہاے ایں بندۂ شرمسار کہ از رہگذرِ اشتہارِ مقدماتِ بے اصل ودور از کار ونارسیدنِ اخبارِ واقعی از دربارِ سپہر مدار ونامہربانی ہاے دادا بھائی جیو کہ در پے عزت وخفتِ ایں مریدِ مرشد پرست شدہ بودند پاسِ عزت را زیادہ از جان وزندگی مستعار خود دانستہ، در پیشگاہِ خلافت بوقوع آمدہ، افزوں تر از آن است کہ بوادیٔ استشفاعِ آں درآید، واز غایتِ خجالت وانفعال روے عذر خواہی واستغفار ندارد، وازیں جا است کہ تاحال دریں باب بدرگاہِ آسماں جاہ عرضداشت نکردہ، لیکن چوں دریں ولا از مطاویٔ نشانِ نوابِ قدسی الالقاب فلک احتجاب علیہ عالیہ کہ بادشاہزادۂ جہان وجہانیاں برادرِ بزرگوار مصحوب محمد فاروق تخشی سرکارِ علیہ صادر شدہ بوضوح پیدا گردید کہ ہنوز ابوابِ عفو وبخشائش بر روے بندہاے سراسر تقصیر مسدود نشدہ، بنا براں جبین بر زمینِ اعتذار سودہ باعالم عالم ندامت وپشیمانی از گناہانِ کبیرہ ومعاصی عظیمۂ خویش استغفار مینماید، امیدوار است کہ چوں ایزد تعالیٰ وتقدس جرایدِ ذنوب واثامِ بندہاے مذنب معترف بمعصیت را از آیاتِ مغفرتِ خود می شوید وعیوبِ آنہارا بذیلِ ستاریٔ خویش می پوشد، اعلحضرت خلافت منزلت کہ سایۂ رحمتِ آفریدگار اند رقمِ عفو بر صفحاتِ اعمالِ نکوہیدہ وحرکاتِ ناپسندیدۂ ایں مرید وبندۂ شرمسار گنہگار کشیدہ، از سرِ تقصیراتِ ایں مریدِ مجرمِ معترف بگناہ در گذرند کہ ایں سراپا مجرم وخجالت وسراسر خجلت وندامت را جز عنایت ومرحمتِ پیر ومرشدِ حقیقی خطابخش پوزش پذیر پناہے ودستگیرے نیست، ودر بابِ ایں عاصی تائب نادم ہرچہ حکمِ اقدس وارفع شرف[1] نفاذ یابد کاربند گردیدہ، ازیں شرمساری برآید،

[1] نواب: شرف ونفاذ،

آفتاب خلافت وجہانبانی تا انجام دو نیلی سپہر فیض رسان عالم وعالمیان وجہان وجہانیان باد،

نہم ربیع الاول سنہ ۲۹ (سنہ ۳۱)

---

[1] میرا خیال ہے کہ یہ تاریخ بالکل غلط ہے کیونکہ محمد فاروق، اورنگ زیب کے پاس اس وقت پہنچتا ہے جبکہ وہ مراد سے مل چکتا ہے، دونوں کی ملاقات ۱۲ر رجب سنہ ۱۰۶۸ھ (۱۴ اپریل سنہ ۱۶۵۸ء) کو ہوتی ہے دوسرے دن دھرمات کی لڑائی ہے اور محمد فاروق اس جنگ کے بعد جواب لیجاتا ہے، اور مراد بھی ایک خط اورنگ زیب کے علم میں لکھتا ہے، اس لیے یہ خط اس نے پوشیدہ طور سے فاروق کو دیا تھا اور اس سے اس کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ ایک طرف اورنگ زیب کو بھی خوش رکھے اور دوسری طرف شاہجہاں کے سامنے بھی اپنی معصومیت کا اظہار کرے، یہ دورنگی قابل لحاظ ہے، کہ اس سے مراد کی تلون مزاجی یا دورخی حکمت عملی پر روشنی پڑتی ہے،

(ب)

بنام جہاں آرا بیگم

۱
۲۲۶

مخلص تمام شوق بعد از گذارشِ آدابِ اخلاص و اظہارِ مراتبِ آرزومندی بموقف عرض میرساند که در منزلِ دوراہہ که انتظارِ آمدنِ برادرِ والاگہر بھائی اورنگ زیب بہادر می کشیده به و ر و دِ دو نشانِ رحمت عنوان که مصحوبِ معتمدانِ لائق العنایۃ والاحسان خسرو بیگ و محمد سعید شرفِ صدور یافته بود بہجتِ تمام و انبساطِ کلی اندوخت و تسلیماتِ عنایتِ مادہ فیل و سپرہا وغیره بجا آورد،

دویم شهر صفر ختم بالخیر و الظفر بھائی جیو بآں منزل تشریف آوردند، دو سه کروه باستقبال رفته ایشاں را دریافت سیوم و چہارمِ ماہِ مذکور مقام کرده، از روے اتحاد و یگانگی صحبت داشته شد،

چوں خلوصِ اخلاص و وفورِ عقیدتے که ہر دو طرف را در خدمتِ آں صاحب مہربان والاقدر متحقق است، فی مابین جہت جامع بود، ہنگامهٔ محبت و صداقت گرمی تمام پذیرفت، اخلاصِ بھائی در خدمت سراسر سعادتِ سامی بیش از پیش دیده شد، امید که بناے ایں دوستی و یگانگیہا روز بروز استحکامِ تازه پذیرد، وحقیقتِ مفصل از تقریرِ معتمدِ لائق المرحمۃ خسرو بیگ که دریں چند روز روانهٔ حضورِ گرامی خواہد گردید، بعرض خواہد رسید،

الله تعالیٰ سایهٔ عاطفت ممدود و مخلد داراد،

از قرار بتاریخ پانزدہم ربیع الاوّل (۲۶ / ۱۰۶۳ھ)

(ج)

بنام شهزادهٔ دارا شکوه

[1] ۲۲۷

زہے خلف الصدق سعادتمند که پدرِ عالی قدر را که به توجهات و تفضلاتِ آنحضرت کامروائی سلطنت باشد بقید در آورده برادرِ بجان برابر را بسانِ دشمنِ جانی کمر بجان ستانی بربسته، بے نام و نشان سازد، و سوائش بر علانیه این است، که این همه علاماتِ سعادتِ جاودانی است، و چون استخلاص پدرِ والاقدر، بر ذمتِ ماہم مآرب است، بنا علیه پنبهٔ غفلت از گوش برآورده و سامان و سرانجام تیار نموده آمادهٔ جنگ باشید، و مارا عنقریب بر جناحِ استعجال رسیده دانید،

---

[1] منقول از فتوحاتِ عالمگیری مصنفه الیشری داس ورق ۲۲ ب نسخهٔ مملوکه عجائب خانه برطانیه نمبر اڈیشنل ۲۳۸۸۴،

(۲)

بنام شهزاده محمد شجاع بهادر

۱/۲۲۸

مخلص راسخ العقیده بعد از تقدیمِ آداب اخلاص و عقیدت مندیهاے مخلصانِ بے ریا بموقفِ عرض میرساند که اخبارِ دربار و سعیٔ اہلِ دربار در اخفاے آں از غایتِ ظهور مستغنی از اظهار است، لهذا عنانِ قلم ازاں سو منعطف ساخته و بعریضهٔ مجملے که سابق مصحوبِ جلوداراں ارسال داشته بود اکتفا کرده بتفصیل و استفسارِ ضروریات و بایستهاے وقت می پردازد، امید که دارندهٔ را بسرعتِ تمام با جوابِ منقح رخصتِ معاودت فرمایند که وقت تابِ توقف و تاخیر ندارد،

صاحب مهربانِ من! از خلوصِ اخلاصِ خود و وفورِ عنایتِ خاصِ آں صاحبِ والاقدر و دیگر خصوصیات اتفاق و اتحاد و یکجهتی و یگانگی چه عرض نماید، امیدوار است که امروز ثمره و نتیجهٔ آں بعرصه بروز آمده، چنانچه مکنونِ خاطر و مخزونِ ضمیر است بر عالمیاں ظاهر و باهر و هویدا گردد،

الحمد لله والمنه که مخلص برانچه در خدمت سامی قرار داده بتوفیقِ الٰهی ثبات و استقامت تمام داشته بامدار علیه دربار دیگر و کرده بالکل برهم زده، انتظارِ امر و اشارهٔ گرامی می برد، نمیداند قرار دادِ خاطرِ والا همان است یا بطرزِ دیگر شده، اگر همان دستور است پس صلاحِ دولت و مقتضاے وقت چه دیده اند، اگر چه وقت و کے و بچه روش از مستقرهاے خود حرکت باید درهمین زودی خواهد شد یا بعد از چند روز دیگر که دریں زودیست بسم الله حاضریم و اگر پس از چند روز دیگر مقرر گشته سبب توقف چیست، بعقیدهٔ مخلص وقت همین است مخالف را فرصت بخود پرداختن و استقلال گرفتن نباید داد، هنوز که او برجاے خود استقامت نیافته و عساکر نزدیک

و دور نظر به بدسلوکی و جبلی او و بدیهای او داشته متردد خاطر و دودله اند و روی توجه آنها بطرفهای دیگر نگران و پریشان بوده بجان و دل با و نگرویده و نساخته اند، برداشتن او آسان تر از این است که این اراده بعد از چندے روز بفعل آید که تا آں وقت امالهٔ خاطرهای رمیده و گردآوری دلهای نامطمئن نموده و جمعیتهای متفرقه را فراہم آورده استقلال و تسلط دیگر خواهد بهم رسانید،

اگرچه ازانجا که وجه همت و قبلهٔ مقصود ترویج دینِ محمدی و مطابقتِ شرع احمدی است بعنایتِ الٰہی و تائیدِ حضرتِ رسالت پناهی علیه افضل الصلوٰة واکمل التحیات استیصالِ او بهمه وقت آسان خواهد بود، اما بحسبِ ظاہر این وقت بقابوتر است، بهر حال مخلص از صواب دید و فرمودهٔ آں صاحب بیرون نیست و اقتدا برای انور خواهد نمود،

نهایت این قدر لازم است که ما هر سه کس را از جاهای خود آنچنان حرکت باید کرد که روز بروز و منزل بمنزل مسافتِ منزلِ مطلوب از ما هر سه کس مساوی و برابر بوده از هیچ جانب در راه رفتن سستی و جلدی و بهیچ وجه کمی و زیادتی واقع نه شود، تا در یک روز و یک وقت باتفاق بر سر یله برسیم، درین صورت امیدوار است که از تاریخے که آں هر دو صاحب والاقدر که از سر یله نسبت به مخلص بسیار دور دست واقع شده اند، برای حرکت از جاهای خود مقرر سازند مخلص را خبردار ساخته اصلا از آں ساعت تجویزِ تخلف ننمایند، که موافقِ آں عازمِ آں صوب گردد،

دیگر آنکه اگر احیاناً مخالف بمقتضای فریب کاریهای خود بملایمت و مدارا پیش آمده بزرگ داشتنِ خود را خواهش نموده چیزے بنویسد، صاحب در برابرِ آں چه جواب خواهند نوشت و گفت، مخلص را نیز ازاں آگاه سازند، و نوشته چه قسم خواهد بود، بهمین دستورِ معمولِ قدیم که بر عرضداشت و دیگر آدابِ آں داشته باشند یا طرزے تازه اختیار خواهند فرمود، درین مراتب هر چه در پیشگاهِ راهِ صواب نمای والاقرار یابد مخلص را هم ازاں مطلع باید ساخت تا در خورِ آں بکار برد،

و دیگر از جملهٔ قرارداد ها یکی این بود که اگر مخالف با یکی ازین کس به پیچد می باید، دوی دیگر مدد و اعانت او بکنند، اگر احیاناً هم چنین واقع شود، صورت امداد یکدیگر چه خواهد بود، بدو ر دست چگونه می تواند رسید، دیگر آنکه در باب مردم محل چه کند، و در کجا و بچه قدر جمعیت بگذارد، و بهترین قلعهٔ متعلقهٔ مخلص جونه گره است، اما از احمد آباد بغایت دور است، اگر بآنجا ابغر شد، مردم شهر و ملک همه بیدل و نا امید می شوند، در احمد آباد باید گذاشت یا نه،

دیگر بعد ازین وضع نشست و برخاست و سکوکات شه دیگر اوضاع بهمین طرز حال خواهد بود یا تغیر خواهد یافت،

دیگر درین روزها لازم است که یک معتمد مخلص در خدمت صاحب بوده عرائض را گذرانیده جواب میفرستاده باشد، و بودن معتمدی از آن صاحب هم در پیش مخلص نیز ضرور، اما فکر آمد و رفت قاصدان و نوشتجات باید کرد، که از راههای متعارف و معمول نمی تواند آمد، و داکچوکیان هم نمی توان نشاند، فکر براصل باید کرد، که در رسیدن نوشتجات توقف واقع نشود، اگر راه حیدرآباد چنانچه باید معمول و جاری باشد، بهتر است چون مخالف میخواست راه آمد و رفت کسان مخلص و بهائی اورنگ زیب مسدود باشد، چنانچه بمتصدیان سورت درین باب بسیار نوشته بود و آن نوشتها بجنس بدست کسان مخلص در آمد، و بندر مذکور را از مضافات این صوبه بوده بنا بر آن فوج آراسته بجهت گرفتن آنجا فرستاده شهر را بتصرف در آورده قلعه را محاصره نموده مورچالها را نزدیک رسانیده اند، انشاء الله تعالی، درین دو سه روز قلعه هم مفتوح خواهد شد، بلکه تا روز تحریر این عرضداشت شده باشد، سایهٔ عاطفت ممدود باد،

۲
۲۲۹

مخلص صادق العقیده بعد از تقدیم آداب اخلاص و لوازم اختصاص بموقف عرض میرساند که حقایق احوال این حدود و از عرائض سابق که مفصل و متواتر ارسال داشته معلوم رای صواب نمای گرامی شده باشد

الحمد للہ والمنۃ کہ قلعہ و شہر بندر مبارک سورت از روے غلبہ و استیلاے تمام مفتوح و مسخر ساختہ تا بسر حد دکن بتصرف در آوردہ شد، از استماعِ خبر گرفتنِ پٹنہ و متصرف شدنِ آں ملک خاطر اخلاص سرشت آں قدر محظوظ و خوش وقت گشتہ کہ زیادہ براں متصور نباشد، مبارکباد باشد، اللہ تعالیٰ روز بروز فتح و نصرت قرینِ روزگار سعادت آثار گرامی گرداناد، امید کہ بہمیں طرز کہ از انجا متوجہ شدہ اند، روز بروز پیش آمدہ اطراف و جوانبِ راہ را از دستِ غنیم مستخلص کناں عازمِ مطلب عالی باشند،

دوازدہم شہر جمادی الاولیٰ بھائی سلطان اورنگ زیب از اورنگ آباد روانۂ مالوہ شدہ اند، دوم شہر جمادی الثانیہ کہ تا آں وقت بھائی جیو بکنارِ نربدہ خواہند رسید، مخلص ازیں طرف بانصوب برآمدہ باتفاق غنیم راکہ بانجا آمدہ است بہ عنایت الٰہی برداشتہ روے توجہ باکبر آباد آوردہ خواہد شد، امید کلی است کہ ازاں طرف آں صاحب قبلہ و ازیں جانب ماہر دو برادر بمنزل مقصود رسیدہ غنیم را حسب المدعا مستاصل می سازیم بعنایت الٰہی کار چنانچہ باید ساختہ شدہ ہمیں مقصودی باید کہ عزیمتہاے مصمم بودہ در راہ توقف و اہمال واقع نہ شود، چوں روداد ہا مکرر بتفصیل عرضداشت نمودہ بتکرار آں نمی پردازد، امید کہ فرستادہاے سابق مخلص را زود تر رخصت فرمایند، از قرار بتاریخ سیوم جمادی الثانیہ رسیدہ سیوم جمادی الاولیٰ؟ سنہ ۱۰۶۸ھ

۳
۲۳۰

مخلصِ صافی عقیدت بعد از تقدیم لوازمِ اخلاص مندی دعا گذاری بموقفِ عرض میرساند کہ دوم شہر جمادی الآخر بعزیمتِ معہود از شہر احمد آباد برآمدہ، متوجہ استیصالِ معاندانِ دین و دولت گردید و درہمیں منزل عنایت نامۂ سامی پرتو وصول افگند باعثِ استظہار گشت، نگارش یافتہ کہ تمامی صوبہ بہار را در تصرف آوردہ از پٹنہ روانہ پیش شدیم، آں برادر بسیار توقف کردہ، سبب درنگ معلوم نمی شود، صاحب و قبلۂ من! اما از گرفتنِ صورت (سورت) فارغ شدہ، ہمیشہ مستعد برآمدن در راہِ مطلب گرفتن است، بموجب نوشتجاتِ صاحب مہربان بھائی اورنگ زیب کہ اضطراب نباید کرد، و فہمیدہ برآید،

تاحال توقف رو نداده، چوں در چوار یکدگر واقع شده و باہم اتفاق داریم، بخلاف صلاح ایشاں عمل کردن مناسب نبود، الحال کہ ایشاں از اورنگ آباد برآمده اند و محتمل کہ از آنجا نیز روانۂ مالوه شده باشند، مخلص از برہانپور عازم مطلب گردیده،

و مقرر گشتہ کہ از آنطرف بہائی جیو و ازیں طرف مخلص با اُوجین در آمده راجہ جسونت سنگھ را کہ با جمیعے در آنجا نشستہ برداشتہ روانۂ اکبرآباد شویم، انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ازیں کار فارغ شده، راہِ مطلب گرفتہ میشود امید کہ آں صاحب والا قدر فوجِ مقابل را برہم زده خیلے راه بقصد نزدیک شده خواہند بود، ما ہمراہ بزرگ در راہم باں حدود رسیده دانند،

نوشتجات بسیار دیر تر میرسد و ہر چند سعیٔ فراواں بکار رفتہ پیہم فرستاده می شود، اما طولِ بعدِ مسافت و ناامنیٔ راہہا را چہ باید کرد، سایۂ رأفت ممدود باد،

از قرار تاریخ دوازدہم شہر جمادی الثانیہ سنہ (۳۲ / ۱۰۶۸)

۴ / ۲۳۱

مخلصِ آرزومند بعد از گذارشِ آدابِ اخلاص و اختصاص بموقفِ عرض میرساند کہ بورودِ عنایت نامۂ نامی سامی مسرتِ تمام اندوخت و ازیں آمدن کہ بسیار بوقت و دلخواهِ دوستاں واقع شده، بغایت محظوظ و مستظہر گردید، از درگاهِ الٰہی امیدوار است کہ ایں عزیمت منتج بنتیجہ ہائے عمده گردد،

مخلص دوم شہر جمادی الاخری از احمدآباد برآمده از راہِ مالوه عازمِ مطلب است، انشاء اللہ تعالیٰ باتفاقِ صاحب مہربان بہائی اورنگ زیب بہادر فوجِ ملحد را کہ با اُوجین آمده برداشتہ و تنبیہ نمایاں نموده از ہماں راه روانۂ اکبرآباد خواہد گشت، تا آں وقت آنصاحب نیز خاطر از فوج او جمع ساختہ متوجہ خواہند شد از آنجا تا اکبرآباد آں قدرے مسافت نیست کہ بوقت نتواند رسید، ہر گاه آں صاحب باں حدود نزدیک بشوند، ازیں جانب بہر طریق خود را شریک خواہد ساخت، ظلکم ممدود باد،

بتاریخ نوزدہم جمادی الاخری از مندسور (سنہ ۱۰۶۸ھ)

۵/۲۳۲

مخلص سراپا شوق و راستی بعد از گذارش آداب اخلاص و آرزومندی بموقف عرض میرساند که عنایت نامۂ سامی گرامی که ہژدہم شہر جمادی الثانیہ که مخلص از احمدآباد برآمده روانۂ اکبرآباد گشته بود بدیده تو وصول افگنده، شگون فتح و نیک انجامی گردید، از اینکه تمام صوبۂ بہار بتصرف درآمده و آن قبله گاه بآنجا داخل شده بعزیمت نیست و نابود ساختن فرستاده‌های معاند دین و دنیا متوجه پیش شدند، ابتهاج فراوان اندوخته باعث استظهار دولتخواهان گشت مبارک کہا باشد یقین که تا حال چنانچه بر السنه و افواه مذکور و مشهور است، افواج غنیم را شکست نمایان داده، بفتح و نصرت عازم اکبرآباد شده باشند،

رفتن مخلص بنابر آن خلاف واقع است، و سبب توقف جز انتظار توجه آن صاحب والاقدر بصوب مطلب امرے دیگر نبود، الحال عنقریب انشاء الله تعالی بنواحی اکبرآباد رسیده وانند برگشتن افواج غنیم که باین طرف تعین شده بود، از نوشته و کیل معلوم رائے انور و الا شده خواهد بود،

ایام شفقت و مهربانی همیشه بماناد،

۶/۲۳۳

مخلص تمام شوق بعد از اداے مراسم معهود مخلصان عقیدت کیش بموقف عرض میرساند که عنایت نامۂ نامی سامی که بیست و دوم شہر ربیع الاول رقم زدۂ کلک عطوفت سلک شده بود در روز شنبه ہژدہم شہر جمادی الاخری که بموجب عهد و پیمان فیما بین بعزم قلع و قمع محمد بے دین از راه مالوه روانۂ اکبرآباد گشته داخل سرحد مالوه شده بود در رسید و از استحکام و درستی عهد و پیمان معهود خاطر را اطمینان تمام بحصول پیوست،

خاطر مهربان گرامی از اینجانب مجموع بوده باشد که بموجب قرارداد اول کسے که بالطبع برهم زده و برده از روے کار برداشته مخلص است، چنانچه در همان ایام قلعه و بندر مبارک سورت با جمیع مضافات بند

مذکور مفتوح و مسخر ساختہ و بند و بست صوبہ گجرات را از قرار واقع نمودہ عازم اکبرآباد است، چوں فرستادہ ہائے ملحد دکہ، راجہ جسونت سنگھ و جمعے دیگر باشند آمدہ باوجین نشستہ اند و رائے برادر والاقدر کامگار بہائی اورنگ زیب بہادر براں قرار یافتہ کہ اولاً باتفاق مشار الیہ را برداشتہ قدم پیشتر باید گذاشت، بنابراں از احمدآباد راہ اوجین اختیار نمودہ شد، و دریں آمدن اکثرے از محال متعلقہ مالوہ کہ سر راہ و اطراف آں واقع شدہ بتصرف در آمد، انشاء اللہ دریں پنج و شش روز کار راجہ ملحد پرست را خاطر خواہ ساختہ روانہ اکبرآباد میشود، امید کہ آں صاحب والا قدر از ہر جاکہ رسیدہ باشند بسرعت تمام متوجہ مطلب شوند کہ مخلص دریں نزدیکی انشاء اللہ تعالیٰ بآنجامی رسد، باقی حقائق از عرائض سابق کہ مکرر بتفصیل نوشتہ معروض رائے سامی شدہ باشد،

۲۳۴/۷

مخلص آرزومند بعد از تقدیم آداب اخلاص و نیازمندی بموقف عرض میرساند کہ روز دوشنبہ یازدہم شہر رجب المرجب در منزل دوحد در عین انتظار عنایت نامہ نامی سامی پرتو وصول افگندہ جمعیت بخشید و از خبر فتح و ظفر از تقریر حاملان معلوم گشتہ بہجت تمام حاصل گشت، وقوع واقعہ ناگزیر حضرت اعلیٰ دیر یست کہ مخلص را متحقق و متیقن شدہ نہایت (؟) بہائی اورنگ زیب ہنوز در تردد اند، مخلص نظر بعہد و پیمان فیما بین و بنا بر قرب جوار کارہا را بر ایشاں معروض داشتہ حرکت و سکون و دیگر امور باشارت ایشاں واگذاشتہ بود، چنانکہ از طرفین مقرر گشتہ کہ ایشاں از برہانپور و مخلص از احمدآباد در یک تاریخ و یک روز کہ دوم شہر جمادی الاخری باشد برآمدہ باتفاق بمالوہ برسیم و افواج ملحد را برداشتہ متوجہ اکبرآباد شویم، مخلص در ہماں ساعت برآمدہ داخل مالوہ گردید، و از ایشاں خبرے نیست، نمی داند از برہانپور برآمدہ اند یا مانعے روندادہ، بہر حال چوں غنیم روبرو نشستہ استعداد جنگ مینماید توقف و انتظار مناسب نیست، از کرم الٰہی و امداد حضرت رسالت پناہی امیدوار است کہ دریں دو سہ روز تنہا لشکر کفار فجار را انشاء اللہ تعالیٰ بطرزے کہ باید و اہل عالم بپسندند مقتول و منہزم گردانیدہ مظفر و منصور شود و مالوہ را بتصرف در آوردہ بعد از فراغ ایں کار ہر قسم خبرے کہ از آں صاحب والا قدر برسد

عمل خواهد نمود، (از قرار تاریخ بست[1] و پنجم (پانزدهم؟) شهر رجب المرجب سنه احد)

۹
۲۳۵

مخلص عقیدت سرشت بعد از گذارش آداب اخلاص بموقف عرض میرساند که حقیقت برآمدن مخلص از احمد آباد و برادر والاقدر بهائی اورنگ زیب بهادر از برهان پور از عریضهٔ سابق معلوم شده باشد، بعد ازان آنچه روی داده این است که روز پنجشنبه بست و یکم شهر رجب المرجب در دیپالپور با برادر والاقدر یکجا شده ملاقات نمودیم، جسونت سنگه با سی هزار سوار از سادات و راجپوت و افغان و مغل و غیرهم از غایت غرور و خیرگی با اسباب و اشیاے پرمال و بساتی از اجین برآمده، دو سه چهار کروهی ازانجا در جاسے بسیار قلب که هر چهار طرفش تا بزیر جمجمه گرد آمده بود دائره نموده نشست، و روز جمعه فوجها آراسته تکیه بعنایت الهی و امداد حضرت رسالت پناهی و اصحاب عظام و آل قدسی نژاد آن سرور کائنات علیه الصلوٰة والسلام نموده از دست راست مخلص و از دست چپ بهائی جیو متوجه جنگ و دفع غنیم لئیم شدیم، بعد از فراغ از جنگ توپخانه و آتش بازی بندهاے جانسپار اسپ انداختند و مخلص نیز در پے آنها درآمده، سرگرم قتال و جدال میداشت از طرفین داد مردی و مردانگی داده فتح و ظفر نصیب این جانب گردیده راجه مذکور و قاسم خان نیم جانی بپاے فرار بدر بردند و مکند سنگه هادا و استخار خان و دیال داس جهاله و رتن راتهور و ارجن گور و غیره که تفصیل اسامی بعد ازان معلوم خواهد شد کشته گشتند و دیبی سنگه بوندیله امان طلبیده داخل دولتخواهان گشت و پنج و شش هزار کس بقتل رسیدند و خزینه و دفینه و فیل و اسپ و شتر و خیمه و توپخانه بسیارے بدست درآمد،

بعنایت الهی اینچنین فتح که درین صد سال کسے یاد ندارد، روزی شد، شکر این عنایت الهی که درین وقت شامل حال ما گردیده طاقت بشری از اداے آن عاجز و قاصر است انشاء الله تعالی بعد ازین راست باکبرآباد و دهلی میرود، می باید آن صاحب قبله هم زودتر متوجه آن طرف شوند که باتفاق ملحد را از بیخ و بن برانداخته شود

[1] آخری تاریخ یقیناً غلط ہے، کیونکہ اورنگ زیب مراد سے ۲۱ رجب کو ملتا ہے اور ۲۲ کو دھرمات کی لڑائی ہو چکی ہے۔

۹
۲۳۶

مخلص راسخ الاعتقاد بعد از تقدیم مراسم اخلاص و لوازم اختصاص بموقف عرض میرساند که نشان عالی که بعد از مدتها نامزد مخلص شده بود، پرتو وصول افگنده باعث استظهار و ابتهاج خاطر گردید و از آنچه از توجه رایات عالیات بایں سمت و رسیدن تا بونگیر مرقوم فرموده بودند انواع مسرت و بهجت حاصل گشت، چون حقیقت اتفاق در رفاقت برادر والاقدر بهائی محمد اورنگ زیب بهادر و فتح یافتن بر ملحد و شکست خوردن آں مردود و تصرف در آمدن اکبرآباد سابق مفصل نوشته معروض داشته و یقین که بنظر عالی در آمده باشد به تکرار آں پرداخته نشد، بستم ایں ماه برادر والاقدر داخل شهر اکبرآباد شده در حویلی ملحد فرود آمدند، مخلص بجهت جمع بودن مردم و آسودگی در رفاهیت لشکر داخل شهر نشده، در باغ دیره بودن خود قرار داد، امید که آنچه بعد از شنیدن مژده فتح بخاطر انور رسیده باشد، بمخلص صمیمی اعلام فرمایند تا برقرار داد خاطر مبارک آں صاحب مهربان اطلاع حاصل نماید،

ایام شفقت و مهربانی دایم باد،

(۵)

بنام شهزادهٔ اورنگ زیب بهادر

۱
۲۳۷

مخلصِ راسخ العقیده بعد از گذارشِ آدابِ اخلاص و مراسمِ نیاز بموقفِ عرض میرساند که از خبرِ وحشت اثرِ استیلاے ضعفِ مزاجِ مقدس مبارکِ حضرت پیر و مرشدِ حقیقی آن قدر آزرده خاطر و محزون است که بگفتگو در نیاید، جز دعاے صحت و سلامتِ خیریتِ ذاتِ قدسی سمات که واسطهٔ نظامِ جهان و آرامِ جهانیان است علاجِ دیگر از دست بر نمی آید، الله تعالیٰ دعاے سحری و نیاز هاے نیم شبی را که ناشی از خلوصِ صدقِ ارادت ست قرینِ اجابت گردانیده، عالم و اهلِ آن را امنیت و آرامے تازه بخشاد،

صاحبِ والاقدر مخلص پرورِ من! چون درین وقت اظهار و استفسارِ بعضے مقدماتِ ناگزیر طریقهٔ اتحاد و اتفاق و یک جهتی بود، معتمدِ مزاج دان محمد رضا را با جریده بخدمتِ والا فرستاده آنچه بایست با و گفته شد یقین در خلوتِ خاص بمعروض داشتنِ آن مامور خواهد گردید، و در خورِ مصلحتِ وقت و تنگیِ فرصت در اسرعِ اوقات بجوابِ سرفراز گشته بزودی دستوریِ مراجعت خواهد یافت، تا بمقتضاے فرموده راه رفته و مترصدِ اشارهٔ دیگر بوده باشد، چون حالِ عریضهٔ اخلاص معتمد و زبان دانست اکتفا بتقریرش نموده، مقید بنگاشتنِ ضروریاتِ دیگر نشد، سایهٔ عاطفت ممدود باد،

۲
۲۳۸

مخلصِ تمام شوق بعد از گذارشِ آدابِ اخلاص و آرزومندی معروض میدارد که از نوشتهٔ وکیلِ دربارِ معلی ظاهر شد که مهمِ بیجاپور بصلح انجامید و یک کرور روپیه بر عادل خان مقرر گردید، ازین معنی بغایت خوش وقت گشته امیدوار است که خاطر از آن طرف بالکل جمع نموده عنقریب بفتح و فیروزی بقربِ جوار

مراجعت خواہند فرمود،

صاحب مہربانِ من! از اخبار تازہ چہ نویسد کہ معلوم راے گرامی نباشد، دریں ایام ہرج و مرج توقع چناں بود کہ آں صاحب والاقدر از ارادہاے خاطر والا کہ بمقتضاے وقت وضع جدید روزگار بہم رسیدہ باشد مطلع ساختہ، بانچہ مخلص را بایستے کرد اشارہ می فرمودند یقین کہ کثرت مشاغل ہم و ہجوم معاملات مشتے ازیں تفقد و مہربانی ضروری باز داشتہ خواہد بود، والا دریں وقت دریاد آوری بہا ساہلت گنجایش ندارد،

ہر چند چیزے کہ شایستۂ اعتماد و باشد نمیرسد اما باجمال ظاہر شد کہ آنطرف استقلال و تسلط تامی کہ نداشت، یافتہ حل و عقد امور حضور اقدس بقبضۂ اقتدار خواہد آورد، ازینجاست کہ کیفیت حالات از قرار واقع معلوم نمی شود، نشانہاے کہ بوکیل برادر والاقدر عالیمقدار بھائی شاہ شجاع بہادر و بوکیل اینجانب دادہ کہ کسے در راہ مزاحم عرائض آنہا نشود، دلیل ایں معنی است نقل آں نشاں را کہ وکیل فرستادہ بود، بجنس ارسال داشتہ شد،

چوں اخبار و استخبار ناگزیر عہد و پیمان دست کہ فیما بین مستحکم و موکد گردیدہ امید کہ از یں عالم و از عالم دیگر ہر چہ باں صاحب رسیدہ باشد نیز اعلام فرمایند، تا بر طبق آں بخود پرداختہ شود. متعاقب معتمد فہمیدہ را روانۂ خدمت سامی ساختہ مفصل تر معروض خواہد داشت،

دو کلمہ مجملے از ہمیں باب بخدمت صاحب قبلہ بھائی جیو نیز نوشتہ مصحوب ہمیں جلوداران سرکار رعالی خود فرستادہ آنہا را رخصت بنگالہ نمایند و متصدیان بفرمایند کہ دستک را باینہا بدہند کہ بے مزاحمت کسے توانند بآنجا رسید،

سایہ ممدود باد زاقرار بتاریخ بست و یکم شہر محرم الحرام (سنہ ۳۱ ۱۰۶۸ھ)

۳
۲۳۹

برادر اخلاصمند بعد از تقدیم مراسم نیازمندی معروض میدارد کہ از استماع تضیۂ مکروہ بھائی جیو

جو آنقدر آزار کشیده که بشرح راست نیاید و اگر مجملے ازاں بنگارد بتازگی ملال انگیزِ خاطرِ مهربانگی می گردد، دریں وادی بهترین گفتنیها و کردنیها، همان گفتگوے متعارف و معهودِ اہلِ زبان است که رضا به قضاے الٰهی باید داد و بصبر و شکیبائی متمسک باید شد که خلافِ آن هرچه واقع شود بخلافِ مرضیاتِ خداوندِ جہاں آفرین است چوں آں بهائے صاحب مغلوبِ بیماریٔ معهودِ خود بودند تا حال ایں خبرِ وحشت اثر از ایشاں پنهاں داشته شده بود که باعثِ ازدیادِ آں مرض خواهد شد، لهٰذا دریں باب بخدمتِ آں صاحبِ مهربان هم خبرے نوشته نشد، درینولا گفته شد چه نویسد که ازیں معنی آزار و بے تابیٔ ایشاں در چه مرتبه بود، در اهلاکِ خود تقصیر نکرده بودند، اما خداے تعالی نگهدار است آخر جز صبر چه می توانند کرد،

ایامِ شفقت و مهربانی بماناد، (از قرار بتاریخ بست و دوم رجب[1] (صفر؟) سنه ۳۱ ھ

۴
۲۴۰

مخلص تمام شوق آداب مخلصانه و مراسمِ آرزومندانه بجا آورده معروض میدارد، اگرچه دیریست که مشاهدهٔ وضعِ جدیدِ دربار و بے انتظامیٔ معاملاتِ ایں در وقوعِ واقعهٔ ناگزیر تردد ے نمانده، اما بتازگی از نوشتجاتِ مهاجنان و از تقاریرِ کسانِ معتمدِ مخلص که آنها را بجهتِ اطلاع بر حقیقتِ حال فرستاده بود بیقین گردانید، اما چوں اتفاقِ ما هر سه برادر باهم از اسبابِ قویهٔ شکست و برهم زدگیٔ مخالف خصوصاً وقتے که دو کس در جوارِ یکدیگر باشیم و در صورتِ نگاهداشتِ بندرِ سورت هم برو بغایت متعذر بلکه محال، بنابراں او چندے دیگر هم ایں معنی مخفی نمانده داشته بجهتِ برهم زدنِ قربِ جوار مکر و حیلهاے فراواں خواهد انگیخت که شاید ایں صوبه را از مخلص تواند گرفت، و دریں باب احکام و فرامینِ کاذبه بسیارے را اختراع خواهد نمود، چنانچه روزِ تحریرِ ایں عریضه خبر رسیده که از زبانِ

[1] یہ خط اورنگ زیب کی حرمِ محترمہ کی وفات کے متعلق ہے جو اواخرِ محرم میں واقع ہوئی تھی، ۲۱ رجب کو مراد اورنگ زیب سے ملاقات کرتا ہے، پس یہ خط ۲۲ رجب کا نہیں ہو سکتا،

مقدس بخلیل اللہ خان نوشته که اگر راضی باشی صوبهٔ احمد آباد را تبو بدهیم، و ترا و پسران و برادران و برادر زاده‌های ترا اضافهٔ معتد به میکنم، و از بنده‌های درگاه هر کرا بخواهی همراه مینمایم و سوای این مددهای دیگر می کنم»،

مخلص ازین آگهی در پی استعداد و سرانجام است که هرگاه مشخص شود که کسی را باین صوبه فرستاده بیشتر رفته هرچه باید کرد بکند، اگر آنصاحب مهربان نیز ازان طرف متوجه شوند بهتر، والا مخلص بهیچ وجه درین باب توقف بخود قرار نمی تواند داد و سوای این مراتب در ضمن اخفای این مقدمه کارها برای خود می تواند ساخت، ازانجمله آنکه تغیر منگیر از بهائی جیو و برار ازان صاحب و محال مالوه ازین مخلص شهرت داده میخواهد، خود بگیرد و این احکام را بنام نامی حضرت اعلی بسته نوشتهای حسب الحکم از نواب علیه و جعفر خان نویسانیده جابجا فرستاده یا بعد ازین بفرستد، ازانجا که مالوه از احمد آباد دور است، می تواند جاگیرهای آنجا را تبصرف در آورد که مخلص درینوقت باین جزئیات مقید شدن و لشکرها را متفرق ساختن مصلحت نمی داند اما ارادهٔ منگیر و برار که داخل صوبهای آن هر دو صاحب والا قدر است خیالی است باطل،

صاحب مهربان من! قبل ازین معروض داشته بود که از نوشتهٔ وکیل ظاهر گشته که مخالف بالفعل ارادهٔ تعرض و پیچش بحال برادران ندارد و از روی ملائمت و مدار تکلیف نگاهداشت بزرگی و کلانی خود خواهد نمود، لیکن باور نمی توان کرد، درینولا ظاهرا مقرر کرده که پسر کلان را با میرزا راجه جی سنگه و جمعی دیگر مردم بجانب دکن و صلابت خان و قاسم خان و غیرهما را بصوب احمد آباد تعین نماید، بر تقدیر صدق انسب بصلاح دولت واقرب بجمعیت چنان مینماید که بتائید و توفیق الهی فرستادهای او را نباید گذاشت که بسرحدهای ما در آیند و پیش قدمی نموده درهمان سرزمین او جواب دندان شکن باید داد، مخلص بالکل با او یکرو کرده، این عزم را بخود مصمم ساخته، در پی سرانجام و سامان است، با رای صواب نمای انور صاحب که پیشوای مخلص است چه فرمایند، امید که آگاه سازند،

صاحب من! درین ایام بر نوشتجات وکلا اصلا اعتماد نباید کرد، آنها در معنی مقید اند و محکوم، در کار خود بهتر ازین باید جنبید،

سایهٔ عاطفت ممدود باد (بست و سیوم صفر ۱۰۶۸ سنه ۳۱)

۵/۲۴۱

مخلص عقیدت کیش آدابِ اخلاص و لوازمِ نیاز بجا آورده (بموقف) عرض میرساند که از اوضاعِ مجدد روزگار سوانح تازه در بارهٔ علی چه نویسد که مفصل تر از آنچه تواند نوشت معروضِ رای انور والاشده خواهد بود، ملخص آنکه اگرچه راهِ آمد و رفتِ نوشتجات را بسته نمی گذارند که خبرے از قرار واقع به بیرونها رسد، واحدے بحقیقتِ نفس الامر پے برد، اما این قدر بیقین پیوسته که طرفِ ثانی را استقلال و اختیارے که نبود بهم رسیده، کلیدِ بست وکشادهای کارِ حضورِ مقدس بدست آورده است، نشانهاے که بوکلاے آں صاحبِ مهربان و مخلص داده اند که کسے در راه متعرضِ عرائضِ آنها نشود، دلیلے است قوی، بر کمالِ تسلط و تمام استیلا، اگر تفصیل این معنی معلومِ آن صاحبِ والاقدر شده باشد مخلص را هم مطلع گردانند و از هر فکرے که درین صورت بخاطرِ مبارک رسیده وقرار دادے که درین طرز پیش نهادِ همت گرامی شده باشد نیز خبردار سازند تا بر طبقِ آن عمل نماید؛

از آنجا که عهد و قول فیمابین بهمیں موکد گردیده که تا رایهاے هر سه برادر متفق و یکے نشود هیچ کارے را پیش نباید گرفت، یکدیگر را از ارادههاے باطن و پوشیدهاے ضمیرِ خود زود تر آگاهی دادن ناگزیرِ وقت و فرضِ اتحاد است مخلص از خود چه نگارد، که ارادهٔ مخلص فرع و تابعِ ارادهاے آنصاحبِ عالی مقدار است، هرچه مامور شود بران عمل خواهد کرد، بیقین حاصل است که تاحال آن صاحب مهربان هم درین باب ارشادے که بمخلص باید کرد، نوشته روانهٔ این حدود ننموده باشند، چون راههاے امنیتے ندارد، معتمدِ فهیده را فرستاده نشد بعد ازین بچند روز انشاء الله العزیز از همان راهے که جلوداران رفته اند یکے را فرستاده، بتفصیلِ حقائق و مطالب خواهد پرداخت، امید که جوابِ این عریضه بزودی مرحمت نموده آنها را رخصت فرمایند، (از قرار تاریخ هفتم شهر ربیع الاول سنه الیه ۱۰۶۸ سنه ۳۱)

۶/۲۴۲

صاحب والاقدر مہربان من! بعد از تقدیم مراسم اخلاص مندی معروض میدارد که بورود عنایت نامۂ گرامی مستظہر گردید از کیفیت محاصرۂ سورت و وجہ توقف استفسار فرمودہ بودند بجہت صرفۂ مردم یورش کردہ نمی شود، واگرنہ روز اول گرفتہ می شد، مدار بر مورچالہا است، اینہم از خندق گذشتہ بقلعہ رسیدہ است چوں قلعہ دراصل بغایت متین و استوار بود و دریں چند روز کہ بسبب تشخیص خبر انتظار کشیدہ شد اندرونیاں سامان بیشتر و استحکام بہتر کردند چندگاہ کار بتعویق افتاد، الحال کار بسیار نزدیک رسید انشاء اللہ تعالی عنقریب مفتوح خواہد شد، خاطر مہربان گرامی ازینطرف جمع باشد،

حقیقت رفتن محمد زادہ با جمعے بصوب پٹنہ بوجہے کہ قلمی شدہ وکیل ہم نوشتہ بود، ہرچہ از دستش بیاید بکند وہر چند زودتر بکند برائے ماہا بہتر است بہایت،

دریں وقت اگر آنصاحب عالیمقدار ازانطرف و مخلص ازیں سو حرکت نمودہ اور انذ بذب می ساختیم بمعہود و موعود فیما بین انسب بود مخلص را سوائے اجازت آں صاحب مہربان مانعے نیست بہرحال در جمیع امور اقتدار برائے صواب نمائے گرامی دارد، واز رسیدن نوشتہ جات بنگالہ و اطلاع بر حقیقت حال آنجا خاطر راکہ بسیار نگران ایں معنی بود، اطمینان تمام حاصل گشت، امید از درگاہ جل شانہ آنست کہ چنانچہ در ابتدائے حال معہود از ہر سہ ساعت بفعل آمدہ بہمیں نہج انجام رسیدہ کار حسب المدعا صورت پذیرد،

ہر چند آں صاحب والاقدر از اورنگ آباد بطرف برہانپور بصوب مالوہ زودتر متوجہ شوند ہم بمصلحت وقت وہم بوفائے عہد اقرب است،

بمجرد رسیدن عنایت نامہ پنجہزار سوار مصلح و مسلح ، و کمکل رخصت نمودہ شد کہ رفتہ در وادی واتی وارہ نشینند کہ ایں آوازہ ہم از اسباب تردد خاطر مخالف می تواند بود، بعد از فتح سورت کہ دریں زودی میشود خود نیز بانجانب برآمد منتظر اشارۂ سامی خواہد بود، از احمد آباد و تا بسرحد دکن بہر نچگردہ و و دو کس داکچوکی نشاندہ شدہ

بعد ازیں از طرفین خبرہا بلا توقف خواہد رسید و وکیلِ دائمی نیز متعاقب ایں عریضہ روانۂ خدمتِ گرامی میسازد،
چوں یقین میدانند کہ ایرانیان بے تحریک، حرکت نمودہ انتقام گذشتہ خواہند کشید اضطراب و
بدایت ازیں طرف مناسب نمی نماید، از کرم الٰہی امید تمام است کہ مددہاے نمایاں از غیب برسد، کمرِ ہمت
بر باید بست، سایۂ شفقت ہمیشہ بماناد،

بعد از تحریرِ نوشتجاتِ سردارانِ لشکرِ سورت رسیدہ کہ روزِ یکشنبہ بست و چہارم شہر ربیع الاوّل نقبہا را
آتش دادہ چہل گز دیوارِ شیر حاجی را کہ استحکامِ قلعہ دراں است پرانیدہ، شیر حاجی را بتصرف در آوردند یقین
کہ تا امروز کہ ابست و ہفتم است ارکِ قلعہ ہم کہ اندک جاے داشت بتصرف در آمدہ باشد، الحمد للہ کہ ازیں
کار نیز خاطر جمع گردید، (از قرار بتاریخ صدر رسنزا الیہ ۱۱۷۰ھ)

۷
۲۴۳

مخلص مشتاق بعد از گذارشِ آدابِ خلوص اخلاص نگارشِ لوازمِ اختصاص معروض می دارد،
کہ روح اللہ رسیدہ مقدماتِ قلمی و زبانی کہ حوالہ شدہ بود رسانیدہ و خاطرِ اخلاص سرشت مہربانی پژدہ
را ازاں استظہار و فرحتے تازہ بحصول پیوست، ہمہ مطالب را جوابہا منقح و مفصل نگاشتہ بخدمتِ سامی ارسال
داشتہ شد، بعضے ازاں را کہ جواب طلب است، زود تر جوابِ تسلی فرمایند،

آنچہ اندراج یافتہ کہ چوں تا حال خبرِ وقوعِ قضیۂ ناگزیر بمانہ رسیدہ بلکہ آثارِ صحت ظاہر میشود از جاے
خود حرکت کردن و باظہارِ بعضے مراتب پرداختن مناسب نمی نماید، اگر آں برادر نیز بعد از تحقیق اخبار افواج سورت
می فرستادند، و دریں کار تعجیل نمیرفت بہتر بود،

در واقع نظر بنوشتجاتِ وکیل چنیں بایستے کہ مرقوم فرمودہ اند اما دریں ایام بر اینہا اعتماد نیست کہ
از تقاریرِ جاسوسانِ معتمد بیقین پیوستہ کہ در اواسطِ شہر ذی الحجہ حضرت راہنگام موعود رسیدہ و وکلاے بالا

برادراں بمعنی نظر بند اند که ملحد جمعے را گماشته که در حضر و سفر بر دو رِ خانهٔ آنها می باشند، و مقرر نموده که اخبار و سوانح آنجا را مطابق گفتهٔ میر صالح برادر روشن قلم منشی بما به نویسد و ملحد خود تقلید خطِ اقدس را بمرتبهٔ کمال رسانیده بر فرامین دستخط خود میکند، از انجمله فرمانے است که دریں ولا به مخلص رسیده،

و بفرضِ محال اگر شهرت دادهاے نفس الامر بیان واقع باشد فوتِ اختیار و عدمِ استقلال حضرت اعلیٰ یقینی و قطعی است، خواه بسببِ اشتداد و غلبهٔ مرضِ مزمن خواه تسلط و استیلاے ملحد، که وجودش بدترین بیماریهاے ... دولت است بهر دو تقدیر انتظار جز بردنِ وقت و قابو را از دست دادن و بگفتگوے اربابِ عناد بازی ... دن و اطاعتِ او ... طبیعت بر نمی تابد، کردن است، اگر ایں معنی را بخود می توانست قرار داد در ابتداے شورش که او از ... صداقت درآمده و ... خلوت طلب داشته مقرر ساخته بود، که او را با معتمدے از خود بایں جانب فرستاده طرزِ یکجهتی را بعهد و پیمان موکد و موید گرداند (یا) صوبهٔ گجرات، مالوه و جاهاے دیگر را منضم کرده بمخلص واگذارند، اگرچه دریں ضمن هم غرضهاے اینبانه داشته از نیکویان عهد وارکان محبت راستان دکه، از امکان احتمال اختلال و تزلزل بری خالی یری غافل است، بایستے ایں طور را که براے خوابانیدن مخالف و ضبط و پرداخت احوال خود بهترین طرزها است اختیار نمود، اما از آنجا که صورتے از اطاعت و اتفاق با او و اختلاف با برادران والا مقدار داشت، ابا مخلص آورده دریں او حرفهاے صداقت آئین جواب هاے صریح و درشت داده شد،

سببِ تغیر و تبدلِ جاگیر مالوه که ازاں استفسار رفته همین است، بنا بر ایں امور و مقدمات، پرده از روے کار برداشته یکبارگی یکرو گردانید امید از درگاهِ حضرت ولی التوفیق جل شانه، چنان است که چنانچه سرگروه بانجام رسد و بریں قرار داد کمال ثبت و رسوخِ تمام دارد،

الحمد لله علی التوفیق اخبارِ تازه از عرائضِ وکیل معلوم راے صواب نماے گرامی شده خواهد بود، که ملحد زاده را با میرزا راجه جے سنگه وغیره، بصوبه پتنه روانه ساخته و فرمانے مشتمل بر تغیر صوبهٔ گجرات و تنخواه

جاگیر این جانب در برابر باین طرف فرستاده، نمی داند گرامی برادر والامقدار بهائی جیو در چه فکر باشند، مخلص خود حال
فرمان را تا حال نگاه داشته اصلا بعرض جواب نشده، بعد از فتح قلعه سورت که انشاء الله تعالی درین زودی
خواهد شد، جواب در خور قرار داد خویش گفته، او را از اراده خود (و) تلبیس ابلیسانه او که باعتقاد خود دیگرے باں
پے برده خبردار و آگاه خواهد ساخت، و بخود مصمم کرده که هرگاه جمعے از آنطرف روانه این حدود شوند خود از سرحد
گجرات پیشتر رفته بتائید الٰهی سزاے آمدن آنچنان در کنار آنها بگذارد که دیگر این خیال فاسد بخاطرش نگذرد،
و کسے را مجال اقدام برین معنی نبوده باشد، این است قرار داد خاطر مخلص که از آن استفسار فرموده بودند،
ملخص همه این مقدمات آنکه قرار و مدار کار خود را بر محاربه و جنگ گذاشته همه جا مستعد و آماده کارزار
است، و سواے این فکر دیگر نمی گردد و پیرامون خاطر نمی گذرد، و اگر انتظار آں صاحب والاقدر مانع نمی بود تا حال
خود را باں نواحی میرسانید هنوز هم خواهان اشارتست، فراخور این عزیمت متین و هرچه از امداد و تدبیر و ارشاد بخاطر
مهر مآثر آنصاحب مهربان برسد بعمل آورند، و آنچه بمخلص باید فرمود بفرمایند،

صاحب والاقدر سلامت! پیش ازین بجهت نگاهداشت اهل و عیال مردم قلعه جوناگده بخاطر آورده بود،
چون از احمد آباد بغایت دور دست است، درین ولا جمعے بمرمت و آباد ساختن قلعه چاپانیر که بادنی مرمت آباد و
طیار میشود، فرستاده جهد تمام دارد که زود تر بیاقت سکونت مردم بهم رساند، دیرے است که از احمد آباد تا سورت
ڈاک چوکی نشسته، الحال از سورت تا به سرحد دکن هم نشانده شد (از قرار تاریخ بست و هشتم ربیع الاول سنه ثلثین
واحد (سنه ٣١ / ١٠٦٤)

٨ / ٢٤٤

برادر اخلاصمند حقیقی بعد از گذارش آداب اخلاص و اشتیاق معروض میدارد که محمد باقی و قاصدان صاحب
و قبله بهائی بهم رسیدند، بورود عنایت نامجات سامی گرامی که مصحوب آنها صادر یافته بود، بمسرت بر مسرت و جمعیت
بر جمعیت افزود، آنچه از تقریر و تحریر گرامی مفهوم شده که در وقوع آں واقع هنوز تردد دارند بخود معقول نمی تواں کرد،

یقین کہ در اظہار ایں تردد زبانی مصلحتے معتد بہ منظورِ نظر دور بین انصاف خواہد بود، بہرحال چوں ہرچہ بعد از یقینِ ایں معنی بایستے کرد بفعل آمدہ برگشتن ازاں صورت امکان ندارد، وجز استقامت و ثابت قدمی دریں وادی امرے دیگر توقع نداشتہ باشند روزے کہ افواج مخالف بیاید حقیقتِ کار ظاہر خواہد شد،

شکر کہ بسورت رفتہ بود بالکل ازاں کار فراغ حاصل کردہ، مراجعت نمودہ، عرضداشت در جوابِ نامۂ والا بھائی جیو مصحوبِ قاصدانِ ایشاں فرستادہ شد،

سایۂ عاطفت ممدود باد، (بتاریخ دہم شہر ربیع الاوّل[1] (الثانی؟) سنہ الیہ (۳۱ رسیہ ۱۲۶۱))

۹
۲۴۵

برادرِ مہجور مشتاق آدابِ اخلاصمندی و اشتیاق بجا آوردہ معروض میدارد کہ حقایقِ روئداد ہائے سابق مثلِ فتحِ سورت وغیرہ سابق مکرر بخطِ متعارف و مرموز عرضداشت نمودہ یقین کہ بمطالعِ گرامی در آمدہ باشد دریں ولا عنایت نامہائے صاحب و قبلہ بھائی جیو بہماں مضمون کہ بانصاحب مہربان نوشتہ بودند، بہم رسیدہ الحمد للہ والمنہ کہ درستیٔ عزم و ثبات قدمیٔ ایشاں بر سہو و بمرتبۂ کمال است،

صاحب من، اکرر معروض داشتہ کہ مخلص را بدلائلِ عقلی و نقلی ظہور ارادۂ الٰہی متضمن و مبرہن گردید، ہیچ وجہ شک و گمان گرد پیرامونِ آں صاحب و الاقدر دریں وادی مترددِ خاطر بودہ کارہائے ضروریٔ آں وقت را موقوف تشخیص جزمی دانند و ہر چند روز میگزرد، مخالف قوت و استقلالِ دیگر میگیرد، بنا بریں بخاطر میرسد کہ بجہتِ عیادت نواب علیہ کہ در اکبرآباد بیمار شدہ بودند آں صاحب و مخلص از صوبجات خود رفتہ برویم و بھائی جیو ہم بخواستند بیایند، نمی دانند آخر بچہ سبب نیامدند، ہرگاہ بدیدنِ ایشاں رفتہ باشیم در کوفتِ پیر و مرشدِ حقیقی چرا نرویم، می باید ہمیں معنی را کہ حضرت اعلیٰ آزار صعبے کشیدہ رو بہ بہی آوردہ اند بدیدنِ ایشاں میرویم شہرت دادہ باتفاق ماہر سہ برادر با جمعیت آراستہ روانۂ مقصد شویم،

دریں ضمن دو فائدہ است، اگر آنچہ یقینیٔ مخلص شدہ، راست است، از ارادۂ الٰہی چارہ نیست،

[1] ربیع الاوّل یقیناً غلط ہے کہ ہمارے پاس ۲۷ ربیع الاوّل تک کے خطوط موجود ہیں، کہ سورت کا قلعہ اب تک فتح نہیں ہوا ہے اور اس خط میں فتح قلعہ اور مراجعت لشکر کا حال درج ہے، اس لئے یہ خط ربیع الثانی کا ہے،

این قدر یقین حاصل ست که حضرت اعلیٰ را مطلق اختیار نمانده و آن حضرت را الحمد اللہ بقید خویش در آورده است که افواج بر سر بهائی جیو شاه شجاع رفته و در پے برہم زدن ما ہا است. بمحض رفتن بہر نہجے که رو دہد آں ملحد را از میان برداشته و حضرت اعلیٰ را از دستِ او بر می آریم، بہر حال عازمِ مقصد شدن اولی است، اگر ایں طرز پسندِ خاطر افتد صاحب و قبلہ بهائی جیو را ہم دریں باب متفق ساخته در یک ساعت و یک وقت از جا ہائے خود روانهٔ مطلب باید شد که انشاء اللہ تعالیٰ کار حسب المدعا صورت خواہد یافت باقی امر از آں صاحب است،

(از قرار تاریخ چهارم ربیع الثانی سنہ الیہ (۱۰۶۸ / ۳۱ سنہ))

۱۰/۲۴۶

صاحب عالیمقدار مهربان من! البعد از پرانیدن شیر حاجی قلعہ سورت را که سابق معروض داشته چوں تمام خویشان و برادرانِ قلعدار با جمعِ کثیر بباد فنا رفتند قلعه دار عاجز گشته و جز امان طلبی علاج دیگر ندیده امان خواسته قلعه را تسلیم کسانِ مخلص نمود، نظر بسیادتش کرده جان بخشی نموده شد الحمد للہ و المنه که بقرب زور و زبردستی قلعه را مفتوح گردیده بتصرف در آمد، الحال ایں فتحِ اول را شگونِ خجسته انجامی کار ہائے عمده دانسته از ہر چه زود تر بمطلبِ اصلی باید پرداخت که خاطرِ مخلص از ہر طرف بالکل جمعیت پذیرفته انشکر که مشغول آنجا بود دریں زودی بحضور میرسد، منتظرِ اشاره و اجازتِ آنصاحب مهربان است ہر چه بفرمایند بعمل آورد، چوں میدانست که خاطرِ مهر آگین بجهت فتح سورت بسیار متعلق خواہد بود، بنابراں بمجرد رسیدن خبر از روئے عجلت مجملے نوشته روانه نموده شد، بعد ازاں کیفیتِ گرفتنِ قلعه را بتفصیل خواہد معروض داشت،

(از قرار تاریخ ہژدہم شهر ربیع الثانی سنہ الیہ (۱۰۶۸ / ۳۱ سنہ))

۱۱/۲۴۷

برادرِ عقیدتمند مراسم اخلاص و اشتیاق بجا آورده معروض میدارد که عنایت نامه سامی نامی

کہ مصحوب ملازم مخلص صادر فرمودہ بودند، نوزدہم شہر ربیع الثانی پرتو وصول انداخت، و از مقید ساختن معظم خان
کہ وجودش درآں دیار صورت فتنہ و فساد بود صنوف مسرت و جمعیت روے آورد، شائستگی اینکار مصلحت
وقت زیادہ برآنست کہ دریں مختصر توانہ گنجید، بدیں تبین کہ از تائیدات الٰہی بایں معنی ملہم شدہ اند بعد
ازیں توقف در اورنگ آباد بہیچ وجہ صلاح دولت نیست، ہر چند شتاب تر متوجہ برہان پور و بیشتر شوند
کار و مدعا بہتر ساختہ میشود، سایۂ عاطفت ممدود باد،

۱۲
۲۴۸

صاحب مہربان من: نگارش یافتہ کہ از قرار داد خود مفصل معروض دارد کہ بکدام سمت و جہت
و بچہ قصد و ارادہ بچہ تاریخ از جاے خود حرکت خواہند نمود،

صاحب والاقدر من: تا تعین افواج بانطرف شنیدہ بر داشتن آنہا برہمہ ارادہا مقدم و مرجح است
تا خاطر ازیں کار جمعیت پذیرد بمطلب دیگر نمی تواں پرداخت، بالفعل سہ ساعت کہ پنجم و یازدہم شہر جمادی الاول
و دویم شہر جمادی الثانیہ باشد قرار دادہ، انتظار جاسوسان معتبر کہ از مدتے بجہت تحقیق احوال افواج غنیم
رفتہ اند دارد، بعد از رسیدن خبر راست و قیمتی ہر ساعت ازاں ساعتہا کہ مناسب باشد اختیار کردہ بجد مت
خواہد نوشت، چوں تا حال مشخص نگشتہ کہ فرستادہاے از کدام راہ بگجرات خواہند آمد، اگر کلہم از راہ مالوہ
بیایند پس براے مخلص بہترین راہ ہاے، راہ راست و دو حد است، انشاء اللہ تعالیٰ از دو حد گذشتہ
بعنایت الٰہی غنیم را نیست و نابود می سازد، اگر درآں وقت رسیدن آنصاحب اتفاق افتد نور علیٰ نور،
کفار فجار را ما بین اوجین و دوحد، از انطرف آنصاحب و ازیں جانب مخلص درمیاں گرفتہ آنچناں شلاق
می توانیم زد کہ متنفسے از مخذولاں جاں بر نشود و اگر از راہ اجمیر بیاورند، بیاوری توفیق ایزدی بدانتی داد
رسیدہ آنہارا معدوم و منہزم می گرداند، و اگر از ہر دو راہ بیایند از ہر طرفے کہ اول برسد کار او را

لہ یہ مکتوب خط مرموز میں ہے:

ساخته بطرفِ دیگر متوجه خواهد شد، واگر دو فوج از هر دو راه باتفاق در یک روز و یکبار یج بسر حدهاے گجرات
برسند، اوّل فوجے را که از راهِ اجمیر جاید بر داشته، انشاء اللہ تعالیٰ بجانب دو حد میرود، لهذا آں قدر جمعیت
از مردم قدیم و خوب بدو حد فرستاد که بر تقدیر مذکور تا آں وقت که مخلص از نیست و نابود ساختنِ آمدگانِ راهِ اجمیر
فارغ شود آنها را تواند در آں جنگلِ انبوه و کوهستان پر نشیب و فراز سرگردان داشت و معطل ساخت، از قرار
دادِ خاطر و عزم مصمم چنین است تا بتوفیق الٰہی و نیز نگهاے تقدیر چه صورت رهنمونی کند و اگر چند گاه در آمدنِ آنها
توقفے واقع شود، باتفاق آں صاحب بهر جانب که باید خواهد بر آمد،

و آنچه قلمی گشته که به مالوه دو راه است، یکے از سور گذشته بگذر اکبر پور و یکے از [illegible] مند سور باید آمد معلوم
نشد که راهِ دو حد که بهترین و نزدیک ترین راه هاست گذاشته راه دور و دراز را بچه سبب مرقوم ساخته اند،
امید که از یں سبب اعلام فرمایند،

مندرج فرموده بودند که ظن بلکه یقین که حضرت صحت و ارند، از شنیدنِ خبر معظم خان خود بدگمن خواهند شد
بعقیدهٔ مخلص حضرت در میاں نیست (نیستند؟) واگر بفرضِ محال هستند جز نامے بیش نیست، بهر حال
معامله یکرو شد، وکار از اصلاح گذشت، چوں نیتِ امداد و اعانتِ دین محمدی است صلی اللہ علیه و آله وسلم
بیقین میدانیم که فتح و نصرت غیبی و جنودِ الٰہی با ماست، خاصه وقتے که هم متفق باشیم، مصرعه

دو دل یک شود بشکند کوه را

هرگاه آں صاحب مهربان معظم خان را مقید ساخته یکرو کرده اند، ایں مقولها پیرامونِ خاطر راه نباید
داد، در سامان و استعدادِ شکستن غنیم و بر انداختنِ مخالف باید بود، هر که خواهد باشد، و هر که خواهد بیاید، عقلاً و شرعاً
حفظِ خود و دفع شر ضروری است،

صاحبِ والا قدر قبل از یں در بابِ تحریکِ ایرانیاں ایما فرموده بودند، دریں ولا ظاهراً خبر واقعه
ناگزیر آنجا رسیده ایلچی عمدهٔ معتبرے را با سوغات نزدِ مخلص فرستاده اند، دریں چند روز خواهد رسید،

هر قسم و هر عنوان که ارشاد فرمایند، در آن باب نوشته شود (از قرار تاریخ صدر سنه الیه) (سنه ۱۰۶۶ھ)

۱۳/۲۴۹

برادرِ تمام اخلاص بعد از شرحِ مراتبِ حسن اخلاص و درستی عقیدت معروض میدارد، که عنایت نامجاتِ سامی گرامی بتواتر و توالی شرفِ وصول ارزانی داشته، از اخبارِ دربارِ بے انتظام و بے مدار که از دیر باز نمی رسد آگاه ساخته آناً فاناً شکرِ عنایت و مهربانی هائے بے پایانِ آں صاحب تمام شفقت و مهربانی را بر ذمهٔ اخلاص واجب و لازم میگرداند، ظاهر میشود که ملحد سر رشتهٔ کار را گم کرده، گاہے به بنگاله جی رود و گاه با حمد آباد می آید، از شنیدنِ خبرِ ضمیر جلیه یقین که بیشتر بے دست و پاگشته عقلے که ندارد از دست خواهد داد تا خلف او به بنگاله رفته بوجه کرد که فرستادهاے اینجانب بکنند، دینِ محمد قویست، انشاء الله تعالیٰ ازیں جا رفتن است دیر داشتنِ او یکے خواهد بود، خاطرِ گرامی ازیں طرف جمع باشد، بموجبے که مکرر عرضداشت نموده همان روز که آں صاحب از برهان پور متوجه مالوه شوند، مخلص ازینجانب کوچ نموده نزدیک بهم سرحد مالوه خواهم رسید امید که، بهمان ساعتے که قرار داده اند بمبارکی جازم مطلب شوند، ایامِ شفقت بماناد،

۱۴/۲۵۰

الحمد لله والمنه که قلعهٔ سورت مفتوح گشته و بندوبستِ ایں ملک از قرار واقع صورت یافته مستعد آمد و آمادهٔ جواب و برداشتنِ فرستادهاے ملحد است، بست و چهارم شهر حال لشکرِ منصوره از سورت با حمد آباد خواهد رسید، پنجم جمادی الاول مخلص خود بیروں آمده، انتظارِ آنها خواهد کشید، چوں معلوم نیست از کدام راه بیایند جهتِ توجه خود را مشخص نمی تواند کرد، بهایت غالب این است که فوجے که مخلص ایں جانب باشد میباید از راهِ اجمیر با حمد آباد بیاید، لهذا مقرر نموده که خود با تمامی جمعیت سرِ راه اجمیر را گرفته بنشیند، بالفعل دو هزار سوار مستعد و آماده فرستاده شد که بیشتر در نواحی سیت پور و بهانی پور بوده باشند و از

له یه مکتوب "خطِ رموز" میں ہے،

روے احتیاط چہار پنجہزار سوار خوب دیگر را بسرداری یکے از مردم قدیم بطرف و و حد کہ درمیان احمدآباد و

مالوہ است رخصت نمودہ کہ از اں راہ خبردار باشند، اما بہترین صورتہاے دفع و تنبیہ غنیم آن است کہ بموجب

معہود آنصاحب مہربان خود از آنجانب در آمدہ فوجے را کہ بمالوہ بیاید بارادہ کہ آمدہ باشد، بر دارند، و مخلص

ازیں طرف آمدگان راہ اجمیر را بعنایت الٰہی برداشتہ از راہ مندسور خود را بمالوہ برساند و باتفاق روانہ

مطلب گشتہ در استیصالِ ملحد کوشش نمائیم، اما دریں وقت رفتن مخلص بمالوہ بجہت بدست آوردنِ خانجہان

و خزانہ و راہِ اجمیر را بامید جمعے گذاشتن خلافِ مصلحت و صلاحِ دولت مینماید، ایامِ عاطفت ہمیشہ بماناد،

١٥ / ٢٥١

صاحبِ[1] والاقدر من! (مقتضائے یکجہتی) و یکرنگی از معہوداتِ فیمابین آنست کہ ہرگاہ ملحد بیکے از

برادراں بہ پیچد، دیگراں امداد بکنند، دریں وقت او افواج را بطرفِ گرامی برادر عالی قدر فرستادہ، چوں امداد

دیگر صورت ندارد، میباید از جاہاے خود حرکت نمودہ مخالف را دو دلہ ساختہ ایفاے موعود نمائیم، مخلص

خود مستعد و حاضر است، بہرچہ اشارہ شود، عمل نماید، ایماے در تحریک اہل ایراں، و توران شدہ نفرت

واکرو گیہاے ماسبق آنہا را محرکے است کافی، آنہا قابو را از دست نخواہند داد، (از قرار بتاریخ بست

و دویم شہر ربیع الثانی سنہ الیہ (۱۱۶۸ھ؍۳۱)

١٦ / ٢٥٢

برادر اخلاصمند مشتاق بعد از گذارشِ آدابِ راستی و درستیٔ عقیدت و اخلاص معروض میدارد

کہ آنچہ بمعتمدِ لائق المرحمۃ والتربیہ اللہ یار بیگ فرمودہ بودند، ہمہ را از روے فہمیدگی بطرزے کہ شایستۂ

محرمانِ مزاجدان باشد مذکور ساختہ و ہمہ را جواب منقح گفتہ روانۂ گرامی خدمت نمود، منازلِ راہ ہاے

مالوہ را نوشتہ باو سپردہ شد، بہرحال مخلص مستعد و آمادۂ کار است، امید کہ آں صاحب والاقدر بسعی

[1] یہ مکتوب بھی "خطام موز" میں ہے،

کہ مقرر ساختہ اند بارادۂ تسخیرِ مالوہ وتنبیہ افواجِ ملحد متوجہ شوند، واز تاریخے کہ برائے برآمدنِ خود از برہان پور اختیار نمایند اینجانب راہم مطلع سازند تا درآں ساعت مخلص ازیں جانب از راہِ مورا سہ ومندسور کہ بہترینِ راہ ہاست رفتہ عازمِ اوجین شود، انشاء اللہ تعالیٰ تا رسیدنِ آنصاحب بہ زبدہ مخلص نیز بنواحیٔ اوجین خواہد رسید، از مراتبِ اخلاص وشکرِ مہربانیہائے آں صاحب مہربان کہ دریں روزہا نسبت بخود مشاہدہ مینماید چہ معروض دارد کہ رائے انور گواہِ حال است (از قرار بتاریخ چہارم شہر جمادی اول سنہ الیہ (۳۱ ۱۰۶۸ھ)

۱۷
۲۵۳

برادرِ سراپا شوق بعد از گذارشِ لوازمِ اخلاص وآرزومندی معروض میدارد کہ روزِ تحریر پنجم حال جاسوساں از اوجین خبر آوردند کہ صاحب وقبلہ بھائی آمدہ بنارس را متصرف گشتند، لہذا رئیس الملاحدہ مہابت خاں را کہ بہ گوالیار رسیدہ بود (و) قاسم را از کھوگرہ کہ نزدیک بدو راہہ است برگردانیدہ طلبید، و راجہ جسونت بانگ پات کہ در سوادِ اوجین واقع است رسیدہ وشائستہ خاں روانہ اکبر آباد شدہ، راجہ مذکور زیادہ از سہ چہار ہزار سوار ہمراہ ندارد، وقت آن است کہ آنصاحب مہربان بزودی زود از برہان پور روانۂ مالوہ شوند وتاریخ برآمدنِ مخلص بنویسند کہ درہماں تاریخ ازینجا کوچ نماید ومخلص پیش خانہ را برآوردہ انتظارِ گرامی وارد تا بموجب آں عمل کند، سایۂ عاطفت ورافت ممدود باد،

(از قرار بتاریخ صدر پنجم جمادی الاول ۲۱ ۱۰۶۸ھ)

۱۸
۲۵۴

برادرِ تمام اخلاص خیر اندیش بعد از ادائے لوازمِ اشتیاق وآرزومندی معروض میدارد کہ عنایت نامجاتِ سامی گرامی پرتوِ وصول افگندہ، بر حقائق وسوانح دربارِ علی وغیرہ اطلاع حاصل گشت، شکرِ مہربانیہائے آں صاحبِ والا قدر را نہایتے نیست کہ باداۓ شکرِ آں پردازد، از خبرِ گرفتنِ صاحب وقبلہ بھائی عجیب

راتینه راآں قدر مسرت وخوشحالی روئداد که بشرح درنیاید، هرچند ایں مقدمات درجنب اراده که پیش نهادِ خاطر است چه نماید اما ازآنجا که کمر شکنیهاے اعدا وتقویتِ دل افزائی اولیاے دولتست، هر قدر امثال ایں امور عزیز ومغتنم داشته آید گنجایش دارد،

چوں از تقریر جاسوسانِ معتمد ظاهر گشته که راجه جسونت سنگه وغیره باجمعیت قلیلے می آیند وازیں جمله جمعے بطرفِ گجرات هم خواهند آمد امید که آنصاحبِ مهربان بساعتیکه قرار داده متوجه مالوه شده فرستادهاے ملحد رانیست ونابود گردانند، واز تاریخے که بجهتِ برآمدن از برهان پور مقرر گردد آگاه سازند که درهماں تاریخ مخلص نیز از راه موراسه ومندسور که بهترین طرق است روانه اجین گردد، اگرچنانچه برافواهِ مذکور میشود فوجے از مخالف ارادهٔ آمدن داشته باشد او را بعنایتِ الٰهی از پیش برداشته بمالوه میرسد، ازیں راه که نزدیک است آنصاحب تارسیدن بکنار نربده مخلص هم بنواحیٔ اوجین خواهد رسید،

وآنچه از احوالِ دربار قلمی فرموده بودند معلوم شد، امیدوار است که بتائیدِ الٰهی وامدادِ آں صاحب مهربان انتقام ایں امور بوجه احسن کشیده شود، هرچه عوض دارد گله ندارد، اما از شکرِ عنایت ومخلص نوازیهاے آں مشفقِ مهربان که دریں ایام دربارهٔ ایں مخلص راست درست واقع میشود قاصر است، الله تعالی سالهاے بسیار سلامت دارد، (از قرار تاریخ صدر سنه الیه)

(۹)

بنام امراء و ملازمان شاہجہاں بادشاہ

(۱) عمدة الملک جعفر خاں

۲۵۵/۱

جعفر خاں بالقابہ بعنایتِ ما مستظہر و مستبشر بودہ بداند کہ نہ ماہ شدہ کہ عرائضِ آں عمدة الملک نرسیدہ و ایں معنی خلافِ متوقع است، چوں بندگانِ حضرت پیر و مرشدِ حقیقی آں خان عظیم الشان را حکم جہاں مطاع مقدس فرمودہ بودند، کہ حسب الحکم اقدس و اعلیٰ مطالب و مدعیات را بایں جانب می نوشتہ باشند، باینہمہ دریں مدت نہ سپے ہم نوشتجات میفرستادند، اگر بجہتہ بعضے امور کہ بوقوع آمدہ ننوشتہ اند، حقیقتِ معاملہ چنیں است کہ ما ہماں بندہ سراپا اخلاص و مرید ہمگی اطاعت و ضراعت ایم، در طریقۂ قدیم خود کہ ارادت و مرشد پرستی، و فرمانبرداری است ثابت و مستقیم بودہ، سوائے بندگی و پرستاری و رضاجوئی حضرت پیر و مرشدِ حقیقی امرے دیگر پیشِ نہادِ خاطرِ اخلاص سرشت، ہرگز نداشتیم و نداریم و نخواہیم داشت، از انجا کہ آدمی مرکب از سہو و نسیان است، بمقتضائے خبرِ وحشت اثر مصدرِ تقصیرات و جرائم شدہ در پیشِ ارادت و عقیدت خویش خجل، از صفحِ کرمِ حضرتِ ظل الٰہی عفو خواہیم،

چوں از وادِ الہٰی ہیوہ در ایامِ عارضۂ مزاجِ مقدس ادائے چندے کہ ہمہ مخالفِ سنّتِ سنیہ و طریقۂ مرضیۂ حضرت اعلیٰ بود، بوقوع آمدہ، راہِ نوشتجاتِ وکلا و آمد و رفتِ اخبارِ دربارِ جہاں مدارِ مطلق مسدود گشتہ، عالم شورشِ فراواں پذیرفت، و با برادراں خصوصاً با ما سلوکے کہ باوجود ذاتِ مقدس مبارک

امکان نداشت پیش گرفتہ نگذاشتہ کہ عرائض ما کہ بہم بدرگاہِ آسماں جاہ فرستادہ بودیم، بنظرِ اشرفِ انور اقدس اعلیٰ درآید، بجہتِ دفعِ مظنہا کہ بسببِ قربِ بندر و دریا دادابھائی را بہم رسیدہ خاطر نشین ایستادہائے بارگاہِ خلافت اعلیٰ و سائر اہلِ عالم نمودہ بودند، بعضے چیزہا بفعل آمد، بعد از تحقیق و تفتیش بسیارے کہ حقیقتِ حال بظہور پیوست، خواستیم کہ جبینِ ارادت بر آستانِ قدسی نشان کہ کعبۂ مریدان است، سودہ خود را از آلودگیہائے گناہان پاک سازیم و از رہگذرِ کمیِ آب راہِ جالور و اجمیر گذاشتہ از راہ مالوہ احرامِ درگاہِ مقدس بستہ نزدیک باوجین رسیدیم، دراں نواحی با برادرِ والا قدر بھائی اورنگ زیب بہادر کہ عازمِ دریافتِ کورنشِ حضورِ اقدس معلیٰ اند اتفاقِ ملاقات دست داد، و با اتفاق بارادۂ عتبہ بوسیِ درگاہِ سلاطین پناہ روانہ گشتہ، امیدواریم کہ عنقریب آن سعادتِ عظمیٰ روزی شود، و دیدنِ آں جمدۃ الملکی نیز دست بہم دہد، ہرچہ باید، بالمشافہ گفتہ خواہد شد،

چوں دریں وقت کہ بایستے عرائضِ ما بدرگاہِ والا برسد، اہلِ دربار نگذاشتند کہ بنظرِ مقدس درآید، الحال خود روئے آں نماندہ نہایتہً اظہارِ حقیقتِ حالِ خود را ضرور دانستہ بآں جمدۃ الملکی نوشتہ شد۔ ع

کرم اوست عذر خواہِ ہمہ[1]،

[1] اس کے بعد مندرجہ ذیل عبارت ہے، جو شاید خواجہ شہباز یا مرشد پرست خاں کے نام کے خط کی تکرار ہے کہ دہی سورت کو فتح کرنے کے لیے بھیجے گئے تھے،

بست و نہم شہرِ صفر بہ اکبرآباد داخل خواہد شد و فوجِ بھائی شاہ شجاع ہم بہ پٹنہ رسیدہ امید کہ آں فدوی ایں قلعہ مفتوح ساختہ بحضور برسد کہ دیگر کارہا در پیش است آں ملحدِ بیدینِ مونگیر را از بھائی شجاع و برادر از بھائی اورنگ زیب و جاگیرہائے مارا از مالوہ تغیر کردہ خود گرفتہ مایۂ ادبارِ خود را فراہم می آورد، و در فکرِ فرستادنِ افواجِ آں جانب پٹنہ و دکن و احمدآباد است،

۲/۲۵۶

مستشار الدولۃ الکبری، موتمن السلطنۃ العظمی زبدۂ امرائے رفیع الشان، عمدۂ خوانین بلند مکان، موردِ مراحم بے پایان، مہبطِ الطافِ فراوان، خانِ عظیم الشان، جمدۃ الملکی جعفر خاں بعنایات و توجہات ما مستبشر بودہ بدانند، عریضہ کہ حسب الحکم جہاں مطاعِ اعلیٰ نگارش یافتہ بود، مصحوب جلو داران رسید، مضامینِ آں سمت وضوح گرفت، و بر قدسی احکام اطلاع حاصل گشت،

پوشیدہ نماند کہ حقوقِ نعمت و تربیتِ اعلیٰحضرت بر ذمۂ مریداں چنانچہ بر زبانِ الہام بیانِ پیر دستگیر گذشتہ فزوں تر از آنست کہ از عہدۂ شکرِ ہزار یک آں بیروں تواند آمد، و کدام بے سعادت خواہد بود کہ چشم از الطاف و مراحمِ بے پایانِ قبلہ و کعبۂ حقیقی و خدائے مجازی پوشیدہ عارِ عصیان و کفران اختیار کند و خطا از صواب باز نشناختہ رضائے خاطرِ ملکوت ناظر نجوید، و راہِ عدوان بپوید، سببِ ظہورِ ذلاتے کہ از روے اضطرار بعد اشتہارِ سوانح وحشت آثار و عدم اخبار واقعی از دربارِ جہاں مدار و آشکارا گردیدنِ بے التفاتی و نامہربانیِ برادرِ بزرگوار کہ تغیر صوبہ گجرات و تعینِ مہاراجہ جسونت سنگھ با خلاصہ افواج از نتائج آنست، بوقوع آمدہ بود، قبل ازیں بدرگاہِ جہاں پناہ عرضداشت نمودہ امیدوار بودیم کہ چوں ایزد تعالیٰ و تقدس بطالعِ مریداں و بندگانِ ذاتِ مقدسِ اعلیحضرت را صحت کامل و شفائے عاجل بخشیدہ، شاید صورتِ نیرنگ سازیٔ دادا بھائی جیو کہ نقشِ برادراں را در آئینۂ خیال نمی تواند دید، و دریں مدت چہا کہ نکردہ اند، و نمی کنند در مرأت ضمیرِ منیر پرتو اندازد، و این دو مریدان بیکس را کہ جز عنایت و مرحمت آنحضرت پناہے ندارند از شرِ ایشاں صیانت نمایند و دلاسیے و جائیکہ ببعض تفضل عطا فرمودہ اند بحال داشتہ افواج را از تعرض و مزاحمت مانع آیند، لیکن از آنجا کہ جواب صادر

بقیہ حاشیہ صـ۳۷۷) انشاء اللہ تعالیٰ بکرم الٰہی و بتوجہات حضرت رسالت پناہ ذاتش عنقریب مخذول و منکوب گشتہ بجہنم واصل خواہد شد، عنایت خاص الخاصِ ما را بخود زیادہ از حد و عدد دانند،

نشد و اسبابِ وحشت روز بروز آمادہ تر گشتہ استماعِ سرگذشت بیک برادر و آنچہ در آں طرف از مکر و تزویر و غیرہ سانح شدہ حیرت بر حیرت افزود. و لاجرم حفظِ نفس و پاسِ عرض و ناموس را کہ عقلاً و شرعاً واجب است لازم دانستہ و چارۂ کارِ خود را دراکِ سعادتِ ملازمت و الامحصر انگاشتہ در حوالیِ چین بپادشاہزادۂ جہانیاں کہ ایشاں نیز بقصدِ دریافتِ ایں عطیۂ عظمیٰ باں مرز و بوم رسیدہ بودند ملحق شدیم تا باتفاقِ آں مشفق مہربان کہ ہمگی ہمتِ ایشاں بر دولتخواہی و رضاجوئی پیر و مرشدِ حقیقی مصروف است باستلامِ آستانِ خلافت سرفرازی یافتہ جبینِ انکسار بزمینِ اعتذار بسائیم و عذرِ تقصیراتِ کردہ و ناکردہ در خدمتِ مرشدِ خطابخش پوزش پذیر کہ مرید نوازی و بندہ پروری از شیمِ مرضیۂ آنحضرت است نمائیم و بر دانائے سرائرِ ضمائر آشکار است کہ مقصود و مطمحِ نظر جز ایں نیست و حاشا کہ اندیشۂ خلافت مرضی مقدس پیرامنِ متخیلۂ مریدانِ صافی طویت بگذرد،

چوں خاطر از مہربانیہائے والا بھائی جیو بہیچ وجہ اطمینان ندارد چہ یقین معلوم است کہ تا ممکن و مقدور باشد ترکِ شیوۂ جدال نخواہند نمود، اگر از میامنِ توجہاتِ اعلیحضرت کہ مرشد کامل و ادب آموزِ عقلِ کل اند، خاطرِ متوحشِ ایں مرید جمع شود و از فیض زمین بوسیٔ اقدس کہ منتہائے امانی و امال است بہرہ مند و کامیاب گردیدہ بعد ازیں مطابقِ حکمِ گیتی مطاع بعمل خواہد آورد، رفاقتِ برادرِ مہرباں کہ ایشاں نسبت بایں جانب نہ امروزی است و صفاتے کہ بدیشاں منسوب داشتہ دست آویزِ تحذیرِ شفقت و توہم ساختہ اند، وصف الحال دیگران است، و از ایشاں غیر آثارِ رافت و عاطفت بظہور نیامدہ چرا از دست دادہ شود، سلوکے کہ ہمہ وقت از جانبین بفعل می آمد اکنوں نیز معمول است و مراتبِ بزرگی و خوردی بہماں آئین مرعی و منظور، الحمد للہ ایں مریدِ اعلیحضرت بیمن شاگردی و تربیت پیر و دستگیر سود از زیان و دوست از دشمن باز میتواند شناخت و از ہیچ کس بازی نمی خورد،

آں عمدۃ الملک کہ رکنِ رکینِ ایں دولتِ ابد پیوند و از دولتخواہانِ بارگاہِ خلافت اند در ایں

مراتب غور نمودہ کیفیتِ عجز و نیاز مندی و حقیقتِ ارادۂ ما را بعرضِ اشرف اقدس برسانند و بزبانِ صدق و اخلاص و خیر اندیشی التماس کنند کہ "حکمِ رخصتِ ادراکِ ملازمتِ والا صادر شود، و داد ابھائی جیو را معقول سازند کہ گردِ ستیز و پرخاش بے موقع نگردیدہ از مآلِ حالِ قتال و جدال غفلت نورزند، و در بدنامی خود و مریدانِ صادق العقیدہ بیش ازین نکوشند، و تہیۂ اسبابِ شماتتِ اعدا نپردازند تا آنچہ مقصودِ مریدان است بر عالمیان آشکار شدہ غبارِ آشوب فرو نشنید، و آتشِ فتنہ بالا نگیرد"، و عنایتِ بے غایتِ ما را در بارۂ خود بمرتبۂ اعلیٰ دانند،

ششم شہر رمضان المبارک (۱۰۶۷ھ) قلمی شد،

(۲)

شائستہ خان المخاطب بخان جہان

۱/۲۵۷

عمدۃ الملک خان جہان بالقابہ بخصوص عنایاتِ بے پایان و بوفور توجہاتِ بیکرانِ ما مسرور و مبتہج بودہ بدانند کہ چوں دریں قسم ہرج و مرج آن زبدۂ امرائے والا شان درانجا تنہا واقع شدہ اند و یقین میدانم کہ میلانِ خاطر بآن طرف ندارند، از غایتِ توجہ و عنایتے کہ از قدیم نسبت بآن خالوے تمام اخلاص داریم، خاطرِ والا پیوستہ باخبارِ احوال متعلق میباشد، لہذا جلوداران را فرستادہ شد، میباید احوالِ خود و سوانحِ آن دیار را چہ تواں نوشت، معروض دارند و اگر از ارادۂ باطنِ خویش نیز ظاہر سازند، دور از اخلاص کہ متوقع است نخواہد بود، با ما کہ کمال عنایت داشتہ بالطبع خواہانِ خیریت و بہبودِ آن خان والا شانیم، اظہارِ ایں مقدمات خلافِ مصلحت نمی تواند بود و بموجب کہ سابق عرضداشت نمودہ بودند، بمتصدیانِ مالوہ حکم لازم الاتباع بصدور پیوست کہ یکہزار سوار از خوب نگاہ دارند و نظر بآدم و اسپ خوب داشتہ مقید بجلوخانہ ...... نباشند و عنایات و توجہات خاصہ

ما را در بارهٔ خود بمرتبه اتم و وافی دانند،

۲ / ۲۵۸

عمدة الملک خان جهان بعنایات توجهات والا مسرور و مستظهر بوده بدانند، آنچه از روی نوشتهٔ همشیرهٔ خود نوشته مصحوب قاصدان و جلوداران فرستاده بودند معلوم شد، عقیدهٔ ما همان است که سابق مفصل قلمی شد، اینها همه ساختگی و فریب است بر عالمیان ظاهر و هویداست که تا حضرت پیر و مرشد حقیقی بر سر ما سایه گستر بودند، با وجود کمال بے توجهی و بے عنایتی آنحضرت که نسبت بما داشتند بر جادهٔ اطاعت و مرشد پرستی مستقیم بوده هرگز مرتکب خلاف مرضی آنحضرت نشدیم و برادر کلان را نیز بزرگ و کلان خود دانسته پیوسته در مقام اخلاص و فرمان پذیری بودیم، چنانچه در اوائل بیماری حضرت بمقتضائے اخلاصِ قدیم مکرر عرضداشتها مشتمل بر حسنِ عقیدت و یکجهتی بخدمتِ ایشان فرستاده کار و بار و اختیارِ خود را بایشان سپردیم، و در برابر اظهار این مراتب، مهربانی که از آنجانب واقع شد این بود که جاگیرهاے مالوه را که حضرت پیر و مرشد نظر بکم حاصلیهاے صوبهٔ گجرات بما مرحمت فرموده بودند تغیر کرده خود متصرف شدند، و تنخواهِ نقدی را که بر خزانهٔ سورت بود نیز منع کردند و وقتے که بدستور همیشه کسان ما جهت نقدی بسورت رفتند قلعه دار دروازهاے قلعه را کشیده در برابر توپ و تفنگ سر می داد، همدرین اثنا نوشتهٔ پسر قلعدار که از دربار به پدر خود نوشته بود، بدستِ کسانِ ما در آمده و از آنجا ظاهر شد که حضرت پیر و مرشد جهانیان را واقعهٔ ناگزیر پیش آمده، منع تنخواهِ نقدی از جانبِ برادرِ کلانست، چون بجهت بندوبست این صوبه بر متمرد و مفسد جمعیت زیادتی نگاه داشته شده بود و نقد مالوه از دست بر آمده بالضرور سورت و مضافات آنرا در عوضِ جاگیرهاے مالوه متصرف شدیم، دیگر مهربانی که برادر کلان در بارهٔ ما فرمودند این است که میخواهند این صوبه را از ما بگیرند و صوبهٔ برار که شاه بیگ خان مسلوک در آنجا بوده است، بما دهند، حاشا و کلا که این تجویز حضرت اعلی

باشد، ہرگاه در ایام بے توجہی کمال بے عنایتی آں قسم جاہا را نامزد بہانہ فرموده بودند، الحال چہ گنجایش دارد، بہرحال ما دریں ملک کہ عنایت فرموده حضرت اعلیٰ است نشستہ ایم، اگر ما را بحال خود بگذارند ما ہم با کسے کارے نداریم و اگر متعرض و مزاحم حال میشوند، درآں وقت ہرچہ از دست ما برآید خواہیم کرد، ہرگاه حال ایں باشد و یقین ما چنانست مطلبے کہ خان عظیم الشان بموجب اند، چہ قسم صورت می بندد، انچہ اراده الٰہی است خواہد شد،

از قرار بتاریخ ششم صفر ۳۱ سنہ (۱۰۶۸ھ / ۱۶۵۸ء)

(۳)

راجہ جسونت سنگھ

۱/۲۵۹

دوست حقیقی مخلص خاص یکرنگ من مہاراجہ جسونت سنگھ بعنایات بے غایات مسرور و مبتہج بوده بدانند کہ بمقتضائے عہد و قول کہ درمیان ما و آں مہاراجہ بدست معتمد مزاجداں خواجہ شہباز بموجب نوشتہ ہم کہ از و گرفتہ بودند در خاطر خواہد بود، مقرر گشتہ یقین حاصل است کہ دریں وقت شریک و رفیق ما خواہند بود و بآں عہد وفا خواہند کرد، بلکہ بہمیں اراده بہر بہانہ خود را از در بیروں کشیده باین حدود آمده اند کہ پیش ما بیایند، می باید بسبب آں و اراده خاطر خود از قرار واقع عرضداشت نمایند تا در خور آں بعمل درآید، اگر خود را از ما و ما را از خود دانستہ بجہت وفا و عہد معہودی آمده اند، مبارک است بیایند کہ شریک دولت ما ہستند و خواہند بود، و اگر بگفتار اہل دربار باراده دیگر آمده اند آنچناں بنویسند کہ مطابق آں فکر کرده شود، بہرحال ما ہر سہ برادر متفق و یکدل گشتہ با جمیع اہل دربار یکرو کرده مستعد و طیاریم ہر اراده و اندازی کہ داشتہ باشند در خور آں پیش آمده سلوک را موافق ہماں خواہیم کرد، و عنایت ما را نسبت بخود بسیار دانند،

۲
۲۶۰

معلوم دوست حقیقی مخلص راست و درست تحقیقی راجه جسونت سنگه بوده باشد که قبل ازیں فرمانِ عالی شان صادر شده بود، تا حال جواب نفرستادند یقین که نرسیده باشد بر حال اوّل مقرر نموده بودیم که از راهِ اوجین بفتح و فیروزی متوجه اکبرآباد شویم، چو آں مهاراجه بآنجا آمدند و سیهای قدیم برهم بخورد و فسخِ آں عزیمت نموده براه جالور و اجمیر عازمِ مطلب گشته ایم در انچه صلاحِ دولت دانند بمقتضاے اخلاص قدیم عرضداشت نمایند که مطابقِ آں بعمل آید و در فکرِ ایں باشند که بندگانِ حضرت اعلیٰ در قیدِ حیات اند که ایں شهرت محض بجهت فریب و دغاے ما برادران است می باید بزودی از زود جواب معروض دارند و عنایات بے غایت ما را در بارهٔ خود بیش از بیش دانسته ما را از خود و خود را از ما دانند که عهد و قول همان است که درمیانِ ما و شما مقرر و موکد گردیده،

بتاریخ سیوم شهر جمادی الاخری ایں فرمانِ عالیشان جهان مطاع قلمی شد

(۴)

مخلص خاںؔ

۱
۲۶۱

مخلص خاں خیراندیش، وفاکیش تمام اخلاص خاں عظیم الشانِ من بعافیت باشند از عنایات باطنی خود که در بارهٔ آں مخلص یکرنگ داریم چه نویسیم که اظهارِ آں دریں وقت مناسب نیست بهر حال نمی دانیم که درچه فکر اند و از هر سه طرف میلانِ خاطر بکدام طرف بیشتر است چوں ما با اصلاً جدائی نیست هر جا که باشند در حقیقت رفیقِ ما خواهند بود، ما خود بجمعیت آراسته و سامان شایسته که دریں سه سال دریں ملک نشسته فراهم آورده ایم، مستعد و آماده ایم، اگر میل رفاقت ما دارند بسم الله بما برسید یا ما بشما، هرچه مصلحت دانند بنویسند که بعمل آید، بعد از حصول مطلب عظمی انشاء الله العزیز الکریم تریک

غالب دولت ما آں خلاصۂ امرائے رفیع القدر خواہند بود، از انجا کہ دریں ہنگام راہہا چناں است کہ میدانند تبرکات فرستادہ نشد عنایات و توجہات ما زیادہ ازاں نیست کہ بشرح و بیان درآید،

دہم شہر صفر ۱۰۶۹ھ (۱۶۵۸ء) قلمی شد،

(۵)

افتخار خاں

۱/۲۶۲

افتخار خاں بداند کہ بموجب عہد ارادت و بندگی کہ ہنگام رفتن رایاتِ ظفر آیات بشاہجہان آباد ما بین اکبرآباد، و متھرا، در خدمت سراسر سعادتِ اقدسِ ما بستہ بود ثابت و مستقیم بودہ خود را از ما داند و بمقتضائے قرار دادِ خود کہ در ایام فتور ہر جا کہ مواکبِ معلّٰی مقدس باشد خود را برساند عمل نمودہ با دراکِ سعادتِ کورنشِ والا شتابد کہ باعثِ انواعِ ترقی و کلانئی آں خانِ سعادت نشان خواہد بود،

از انجا کہ ما ہر سہ برادر باہم متفق و یکدل و یکرو گشتہ ہمتِ حصولِ مطلبِ اعلٰی بستہ ایم، و دریں ضمن مقصدِ اصلی رواجِ دینِ محمدیست یقین حاصل کہ فتح و ظفر نصیب اولیاے دولتِ ماست، وقت دریافتِ شرفِ حضورِ پرنور ہمین است کہ اردوے ظفر قرین نزدیک رسیدہ و عنایتِ ما را دربارۂ خود بمرتبۂ اعلٰی شناسد،

(۶)

نصیری خاں

۱/۲۶۳

امارت و ایالت پناہ، موردِ مراحم نمایاں نصیری خاں بداند کہ بمقتضائے عہد و قول کہ در

خدمتِ اولیائے دولتِ قاہرہ بستہ بود - قبل ازیں مکرر فرامینِ مطاعہ صادر شدہ کہ می باید در ینوقت ایفائے آں نمودہ بخدمت سراسر سعادتِ اقدس برسد کہ شمولِ مراحم و نوازشِ بادشاہانہ خواہد گردید جوابے نرسیدہ یقین کہ فرامین نرسیدہ خواہد بود،

دریں ولا از شیخ محمد امین ظاہر شد کہ آنخانِ سعادت نشان بہ طریقہ معہود خود مستقیم بودہ ارادۂ بندگی درگاہ آسماں جاہ دارند لیکن ازآنجا کہ چوں از خدمت صاحب و الاقدر بھائی جیو بے رخصت آمدہ متوہم است و بے اطمینانِ خاطر ازاں طرف نمیتواند آمد، بنابراں از خدمتِ بھائی جیو تقصیرات آں خانِ سعادت نشان را بخشانیدہ و عہد گرفتہ شد کہ از کردہائے او را اصلاً بخاطر نیاوردہ انچہ لازمۂ عنایت و بندہ نوازی است بفعل آورند، می باید ہم از طرف عنایتِ ما و ہم از طرف بھائی جیو من جمیع الوجوہ، مطمئن و مجموع خاطر بودہ بمجرد ورودِ ایں فرمانِ عالیشان، عازمِ ملازمتِ فیض صحبت خاص مقدس گردد، کہ بعنایت و نوازشِ بے کراں سرفرازی یافتہ بمنصبِ عمدہ و جاگیرہائے قدیم سربلند خواہد گردید،

بست و پنجم شہر رجب در سنہ احد (۱۰۶۸ھ / ۱۶۵۸ء)

(۷)

یکے از امرا

۲۶۴/۱

حکم لازم الاتباع واجب الاذعان و الاموکد بعد قول خدا و رسول خدا صادر میشود کہ "فلاں" بعدازاں کہ خدماتِ عمدہ کہ تعہد نمودہ از قرار واقع کہ بتقدیم رسانند و حقِ اخلاص و لازمۂ فدویت و دولتخواہی را چنانچہ باید بخدمت لازم السعادت ثابت و محقق گردانند در ہر باب ہر چہ التماس نمائید درجۂ پذیرائی یافتہ بانواعِ عنایت و اصنافِ رعایت دیگر کہ دریں مدت نسبت بآں امارت پناہ

واقع شدہ باشد، ممتاز و سرفراز فرمائیم و پیوستہ آں حکم والا از زینتِ استمرار و دوامِ استقلال بخشیدہ بخلاف آں عمل نمائیم، لہذا بہ پنجۂ خاصِ مبارک مزین محلی ساختہ شدہ، بتاریخ ہفدہم جمادی الاخریٰ سنہ ۱ (۱۰۶۸ھ ۱۶۵۸ء)

(ذ)

بنامِ ملازمانِ خود؛

(۱)

خواجہ شہباز

۱/۲۶۵

مخلصِ شجاعت نشان فدوئ خاص مزاجدان خواجہ شہباز بعنایت بادشاہانہ سربلند بودہ بداند، کہ چوں تقدیر حضرت ایزد سبحانہ و تعالیٰ چنیں بود، کہ بزودی جلوس میمنت مانوس ما بعرصہ ظہور آمدہ خلائق مرفہ و آسودہ شوند، منجمان بعرض رسانیدند، کہ اتفاق جمیع اہل نجوم باین است، کہ روز مبارک جمعہ کہ روز عید حضرت رسالت پناہ صلوات اللہ علیہ وسلم است و ببرکتِ این روز عید حضرت رسالت مبارک اہل سما و ارض جشنہا کردہ بہ "عید محمدی" ملقب ساختہ اند، یازدہ گھری روز برآمدہ باید کہ پایۂ تخت دولت و سریر مبارکی بگذارند، کہ این چنیں ساعت بسالہا بدست نمی آید، بنابراں تفولِ کلام الٰہی نمود بعد از حکم در روز مبارک جمعہ یازدہ گھری روز برآمدہ کہ روز سالگرہ مبارک ہم ہماں بود، بہ تختِ دولت و سعادت بمبارکی و فیروزی نشستیم و شکر رسمِ الٰہی را بجا آوردہ عالمے را مستبشر و مسرور ساختیم اللہ تعالیٰ بتوجہ حضرت این جلوس مبارک را دبر فرزندانِ ما و بہ بندہاے ما و تمام عالمیاں مبارک و میمون گرداناد، و بحرمتِ النبی و آلہ الامجاد، و این جشن مبارک بنابر بعض مصلحتہا و بجہت خبر رسیدن احوالِ برادران متفق در آرامگاہ و این جلوس واقع شدہ چندیے از معتمدان قدردانی حکم باریافتنِ آں مجلس خاص شدہ

بعد ازاں بخاص و عام آمدیم و بندہا را بعنایت منصبہا سرفراز ساختیم، جاے آں فدوی بسیار پیدا بود، اما از آنجا کہ عنایت خاص بہ آں مخلص یکرنگ داریم، او را در خدمت اقدس اشرف حاضر تصور فرمودہ آں فدوی را بہ منصب سہ ہزاری ذات دو ہزار سوار سربلند ساختیم مبارک باشد، انشاء اللہ تعالیٰ ما بار دیگر بانواعِ مراحم و اقسامِ عنایت ممتاز خواہیم فرمود، و سروپاے خاصہ ایں جشن و الا را بجہت آں سعادت نشان فرستادہ شد، انشاء اللہ تعالیٰ بزودی مظفر و منصور بملازمت والا مشرف شدہ در جشن کلان دیگر کہ برعلانیہ خواہد شد، و خطبہ و سکہ بنام مبارک اقدس ما خواندہ و زدہ خواہد شد، آنفدوی سرخ رو، حاضر باشد، انشاء اللہ العزیز جزاِ ایں جشن مبارک را بسیادت و نقابت پناہ مخلص خاص با اخلاص میر ابوالقاسم رسانیدہ از دیگراں مخفی دارد، و بجہت میر سروپائے خاصہ فرستادہ بمنصب دو ہزار و پانصدی ذات و ہزار سوار سرافراز ساختہ باز بدیگر مراحم ہم ممتاز خواہیم ساخت، ایں عنایت بمیر ہم مبارک باشد، بست و دوم شہر صفر ۱۰۶۸ھ، (۱۶۵۸ء)

۲
۲۶۶

مخلص شجاعت نشان فدوی مراجدانِ خاص خواجہ شہباز بعنایت بادشاہانہ ما مفتخر بودہ بداند کہ امروز روز شنبہ نہم شہر ربیع الاول است، یک پہر و یک گھری روز برآمدہ در خاص و عام بدولت و سعادت بر تختِ دولت بہ مبارکی نشستہ و خطبہ و سکہ بنام نامی مبارک ما مشرف شد، اللہ تعالیٰ بتوجہات حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم و آلہٖ ایں جلوس میمنت لزوم را بر ما و فرزندانِ ما و بندگانِ ما مبارک و گرداند، دریں جشن عظیم الشان کہ چشم روزگار ندیدہ جمیع بندہا را بقدرِ مراتب و حالت بانواعِ عنایت سرافراز ساختیم، و آں فدوی خود را در آں مجلسِ عظمیٰ بسیار یاد فرمودیم، علم و نقارہ بجہت آں مخلص جدا نمودہ می خواستیم، کہ با ہر خطابے کہ اختیار بکنند، در فرمان عالیشان مندرج نمودہ مرحمت فرمائیم، چوں نوشتہ او رسید، کہ بعد از فتح و ملازمت باین عنایت سربلند سازند بموجب

التماس آں فدوی در ساحت سعد خانی وعلم ونقارہ عنایت نمودہ پیش خود نگاہداشتہ ایم، اگر بگوئید الحال بفرستیم، والا روزے کہ انشاء اللہ تعالیٰ مظفر ومنصور ملازمت خواہد نمود، عنایت فرمائیم، ہر قسم معروض میدارد، بدرجۂ قبول خواہم رسید، وسروپائے خاصہ ایں جشن مبارک رابدست حاضر جلو بجہت آں فدوی فرستادہ شد، اگرچہ آں مخلص راحاجت تاکید نیست اما چوں خواہان آمدن او در خدمت اشرف ایم تاکید میفرمائیم، کہ بزودی قلعہ رامفتوح سازد، وحقیقت قلعہ ومورچلہا رامفصل زبانی حاضر جلو گفتہ بفرستد، کہ معلوم شود، کہ تاکے ایں قلعہ بتصرف خواہد درآمد، باید کہ بمجرد رسیدن ایں فرمان شادیانہ بادشاہی را بآواز بلند بنوازد، وخطبۂ کہ درینجا خواندہ شدہ ونقلش راپیش آں فدوی فرستادہ شد، درمساجد بگوید کہ بخوانند وتمام عالم را بایں نوید سرافراز سازد وعنایت اشرف رانجود درمرتبۂ کمال داند، شب دوہم نوشتہ شد (ربیع الاوّل ۱۰۶۸ھ) ۱۶۵۸ء

(۹)

مرشد پرست خاں

۱
۳۶۷

مرید شجاعت نشان مخلص مزاجداں مرشد پرست خاں فتح جنگ بعنایت بادشاہانہ ما سربلند بودہ بداند کہ نامہ بھائی اورنگ زیب کہ دریں دلا آمدہ بود نقل آں را بایں فرمان الاشان فرستادہ شد، حقیقت معلوم آں فدوی خواہد گشت، بلکہ شنیدہ میشود کہ آں ملحد بے دولت قاسم خاں و دلاور خاں پسر بہادر خاں وروپ سنگھ راتھور وسید مظفر وسید نجابت پسران شجاعت خاں را با جمعے کثیرے مقرر کردہ روانۂ ایں طرف نماید، وچشم دوست ودشمن نگران فتح سورت است کہ بہ سند کم بندہاے فدوئی ما می توانند گرفت یا نہ نمی دانیم آں مخلص درچہ کار است وچہ فکر کردہ کہ ہیچ خبر واقعی نویسد، کہ آں قلعہ رامیتواند گرفت یا نہ، وچہ قسم خواہد گرفت، ہر نقشے کہ کرد، خود آں قلعہ را

بدبخت خبردار شده باطل کرد، و مارا کارہاے عمدہ در پیش است و آمدۂ این معاملہ چہ خواہد شد،

بالفعل خود صفدر خاں را با چہار ہزار سوار فرد از رخصت می کنم کہ در سر حد رفتہ، بنشیند، و زمینداران آں نواحی را استمال ساختہ از خود بکند، بلکہ قابو یافتہ تنبیہ قرار واقعی زمیندار ملعون سروہی را کہ بے اعتدالی او از حد گذشتہ کردہ، او را از ملکش زدہ بدر کند، و از سر حد آمدن غنیم خبردار باشد، انشاء اللہ در اوائل ماہ ربیع الثانی ماہم پیش خانہ بآنطرف برآوردہ می خواہیم، بعزم شکار برآئیم، گاہبہ و غیرہ اکثر زمینداران بسعادت بندگی رسید، و چندے کہ ماندہ اند ہم پے در پے می آیند و بانواع عنایت سرافراز میشوند،

علی قلی خاں را فرستادیم، کہ رفتہ قلعہ جانپانیر را بجہت بودن بسائی ہاے مردم ملاحظہ کردہ انچہ درین وقت تواند کرد، کردہ بحضور بیاید،

زمیندار جام تاحال نیامدہ، بسلطان نیاز خاں و تہور خاں حکم شدہ کہ شہرت تنبیہ او راداده بارہ آں طرف او حرکت بکنند کہ ملاحظہ کردہ بحضور بیاید، ازیں قسم مقدمات خود الحمد للہ ہمہ خوب شدہ، سرانجام مقہور کردن لشکر ملحد بعنایت الہی شدہ و میشود، انچہ نگرانی تمام است و خاطر متفکر است از معاملۂ فتح سورت است کہ بہیچ وجہ خبر خوش قرار واقعی از آں سمت نمیرسد، توپہاے کہ از جوناگدہ، امانت خاں فرستادہ می بایست کہ حال بسورت رسیدہ بود، نمی دانیم در راہ چہ واقع شدہ کہ تاحال نرسیدہ، بغیر اینکہ ہر نقبے کہ رسیدہ باشد آنرا پرانیدہ یورش بکنند و قلعہ را فتح نمایند، چندے را کہ اجل موعودہ شدہ باشد سعادت آنہا کہ بکار صاحب و قبلہ خود آمدہ سرخ روئی دنیا و آخرت بہم رسانیدہ باشند،

دیگر آں فدوی داند قضیۂ زمین برسر زمین کارے باید کرد کہ قلعہ مفتوح شود و خاطر ازیں نگرانی برآید، پنج شش توپ کلاں از جوناگدہ روانہ شدہ یقین کہ رسیدہ باشد آنہا را یکی بقلعہ باندازد

امید کلی است که دیوارِ قلعہ منہدم گشتہ راہِ یورش پیدا خواہد شد، امید داریم کہ اللہ تعالیٰ شرمِ بیت برآ
کردن ما را نگاہ داشتہ فتح و نصرت آں فدوی کند،

شبِ سہ شنبہ بست و ششم ربیع الاوّل تحریر یافت،

بشرح دستخط خاص، سپاہ پناہ مخلص خاں سید مصطفیٰ بعنایاتِ شرف سربلند باشد،
باید کہ بوجہے کہ دریں فرمان حکم شدہ بعمل آورد،

۲
۲۶۸

مرید خاص شجاعت نشان مخلص فدوی مزاج دان یکرنگ مرشد پرست خاں فتح جنگ
بعنایات بادشاہانہ امتیاز بودہ بداند، کہ عرضداشت مبارکبادِ فتحِ سورت با کلید آں قلعہ کہ فرستادہ
بود دیگہر از روز شنبہ سیوم شہر ربیع الاوّل برآمدہ در خاص و عام بنظر اشرف گذشت، بدست مبارکباد
گرفتہ شکرِ عنایتِ الٰہی بجا آوردہ شادیانۂ فتح نواختہ شد و آفریں و تحسین و رحمت باد از حد بیش انعمہ
مریدانِ شجاعت نشان را دادیم للہ الحمد کہ سرخروئی دنیا و آخرت گشتہ اوّل خدمتے کہ در ابتدائے
دولتِ خداداد و جلوس مبارکِ ما کسے کہ کرد آں فدوئی مرشد پرست جانباز بود، انشاء اللہ تعالیٰ
درخورِ ایں خدمات و جانسپاریہا بمراتب بلند و مدارج ارجمند روز بروز رسیدہ نتایج ایں نیکو خدمتیہا
پیوستہ شاملِ حالِ آں فدوی خواہد بود، امیدواریم کہ ہمیشہ فتوحات عظیم نصیبِ آں فدوی
می شدہ باشد، از روے عنایات تمام و تیمناً جمدھر خاصہ مینہ کاری با پھول کتارہ کہ دریں روز مبارک
در کمر اشرف بود، مصحوبِ محمد مراد حاملِ ایں فرمان بجہت آں فدوی عنایت نمودہ فرستادہ شد،
دیگر عنایت در روز ملازمت بفعل خواہد آمد،

انچہ از برآمدنِ قلعہ دار و آمدنِ او پیش آں فدوی و خرچی و بار بردار دادہ رخصت دادن
نوشتہ بود، معلوم شد کہ قولِ جاں بخشی دادن و خرچی وغیرہ سرانجام او کردن خوب بود مستحسن

افتاد، اما رخصت بے آنکه بملازمت اشرف بیارد، بدنماست قولِ شما قول ماست، هرگاه مثل آن عمده قولِ جان بخشی که در معنی قول مبارکِ ماست داده باشد، دیگر چه گنجائش دارد که قلعه دار این همه بخاطر بیارد و این راهم قول داده ایم، که بعد از ملازمت بدو سه روز بهر طرف که خواهد و راه که داند برود، بدرقه همراه داده بسلامت مرخص می سازیم بیقین که تا رسیدن این فرمان بجاے نرفته باشد، مرد معقولے را فرستاده او را دلاسا نموده همراه بیارد که در باب او آنچه آں فدوی التماس خواهد نمود، بعمل خواهیم آورد، و اگر آں فدوی او را قول این داده باشد که ترا از همیں راه رخصت خواهم کرد، پس ما را با او کارهاے عمده باید نمود و قولِ او قولِ ماست، خیر هم چنیں باشد بجهنم برود، اما آں بے شعور را باید فهمانید که آں راه را خود بهائی اورنگ زیب وا زند، ترا خواهند گذاشت که بروی؟ بهر حال اگر همراهِ خود آں قلعه دار را می آورد، خوب بود، دیگر او داند،

للّٰه الحمد که قلعه خرد بعنایت الٰهی بضربِ شمشیر گرفت، دیگر چوں ملک و قلعه نوی بتصرف در آمد، و همسایه خوبی ندارد باید که خزانه ایلچیِ روم و توپهاے را با جمعیت خوب با اسپاں وغیره روانه حضور سازد، و خود آں قدر که ضرور داند، و خاطر خوب جمع شود در آنجا بوده روانه ملازمت والا شود که تا حال خود خاطر جمع از همه طرفها است و بکرم الٰهی آں ملحد را یا وری نشده که فوجے را که باین سمت تواند فرستاد، می باید که از همه جهت چنانچه مکرر نوشته خاطر خود را بتانی جمع نموده روانه ملازمت والا شود،

آں اسپاں را که بکار ما نمی آید، خوب کرد که بکس گفت که بجهت صاحب خود اتبیاع نماید، در باب توپهاے جوناگده بموجبے که نوشته بود مردماں سربراه باگاو اں وغیره سرانجام نموده فرستادیم، باید که توپها را زود روانه نماید، توپ خورد (خرد؟) بجهت جنگ صفی اقلاً صد دو صد خود بیارد که بسیار بکار خواهد آمد، بشرطیکه از توپهاے قلعه دست نه کند، قلعه را استحکامے خوب بدهد،

وعنایت اشرف را بخود در مرتبهٔ کمال داند،

آخر روز شنبه تحریر یافت،

دیگر آں فدوی معلوم بوده باشد که متعاقب ایں فرمان یکی از بندهاے بابعضی سوغات و نامه مشتمل بر خبر جلوس مبارک و فتح سورت پیش حضرت شاه بولایت میفرستیم، باید بزودی یک دو فرنگی، خوب تیار کرده نگاه دارد، وهمیں که ایں کس رسد بلا تاخیر باید که بجهاز نشسته روانه شود، دریں باب تاکید تمام داند و باینها تاکید سرکار بکند،

۳
۲۶۹

مرید شجاعت نشان مخلص فدوی مزاجدان بیکرنگ مرشد پرست خاں فتح جنگ بعنایات بادشاهانه امیدوار بوده بداند که دریں ولا متواتر و متوالی خبر رسید که آں ملحد بے دین بتاریخ بست و سیوم شهر ربیع الاوّل و فوج عمده روانه نموده یکے بسرداری راجه جسونت سنگھ بطرف اوجین پیش برادر بھائی اورنگ زیب ویک فوج بسرداریٔ مهابت خاں و قاسم خاں وغیره از راهِ اجمیر باحمدآباد، غرض بسیار خوب واقع شده نقل خطِ بھائی اورنگ زیب فرستاده شد، انشاء الله تعالیٰ بتوجهات حضرت رسالت پناهی عنقریب لشکرِ آں کافرِ ظالم نیست و نابود خواهد شد الحال وقتِ توقف آں فدوی نیست بمجرد وروِد ایں فرمان کوچ بر کوچ روانه شده بست و چهارم بملازمت اشرف برسد و ساعت چهارم جمادی الاوّل را اختیار نکند که دور است همیں که آں فدوی ملازمت نموده بعزم درست باهم بساعتِ سعد روانه میشویم، بست ویکروز شده که از اکبرآباد لشکر آمده، دیگر زیاده ازیں بودن در شهر لائق نیست، توپ وغیره مصالحِ جنگ انچه مناسب داند باخود بیارد، و سید میر را هم پیش خود بطلبد که الحال وقت متفرق ساختنِ لشکر نیست، باتفاق باید فوج غنیم ملحد را بر داشت، باید که بسرعت تمام بیاید و دریں باب تاکید تمام داند،

روز شنبہ چہار دہم (ربیع الثانی ۱۰۶۸ھ) (جنوری ۱۶۵۸ء) تحریر یافت،

دیگر حکم میفرمائیم کہ ہمہ کارہا بجہت کمیٔ زر معطل است باید کہ خزانہ بسرعت ہر چہ تمامتر مصحوب بدیع بحضور پرنور بفرستد، اگر ہمہ تواند زود فرستاد، پنج شش لکھ روپیہ بر شترہا بار کردہ بزودی زود بفرستد کہ زر کم ماندہ، ہر چند کارہا زود شود، بہتر است،

(ح)

متفرقات

(۱) سید جعفر صاحب سجادہ گجرات

۱/۲۷

سیادت و نقابت پناہ، حقائق و معارف آگاہ، سلالۂ خاندان مشائخ عظام، سید عزیز القدر ذوالاحترام، سید جعفر بعنایت توجہات بادشاہانہ مخصوص بودہ بدانند کہ بست و یکم رجب المرجب در دیبالپور با برادر والاقدر، کامگار، نامدار، بھائی اورنگ زیب یکجا شدہ ملاقات نمودیم، و روز جمعہ بست و دوم بدفع غنیم کہ با پنجاہ شصت ہزار سوار و توپخانہ و فیل بسیارے از غایت غرور راز اوجین بر آمدہ، در چہار کروہی شہر زمین بسیار گود، ز ہر چہار طرفش نالۂ آب بزحمت داشت دائرہ نمودہ بر دور لشکر مورچہا ساختہ بود، متوجہ شدیم، بعد از رو برو شدن جنگ عظیم کہ در مدت صد سال در ہندوستان واقع نشدہ بود، روداد جوانان جانسپار از طرفین حملہائے شیرانہ آوردہ داد مردی و مردانگی دادند، راجپوتیہ تہور و جان فشانئ زیادہ بر انچہ از آنہا متوقع بود بعمل آوردہ در حلال نمکی و جان سپاری ہیچ وجہ کوتاہی نہ کردند، و بے صرفہ خود را بباد فنا می دادند، اما از آنجا کہ عنایت الٰہی و تائید حضرت رسالت پناہی شامل حال اولیائے دولت ابد پیوند ما ست سعی ہائے کفار فجار کارے نساختہ، آخر کار جسونت سنگھ و قاسم خاں خود ہا زخم کاری برداشتہ و بسیارے از سرداران کلان لشکر خود را بکشتن دادہ با چندے بپائے فرار نیم جانے بدر بردند

مال و متاع و اسپ و فیل و شتر و خیمہ و توپخانہ وغیرہ تمام آنچہ او و ہمراہیانِ او داشتند ہمہ را در صحرا، گذاشتہ عار و بے ناموسئی تمام برائے خود و اسلاف و اخلافِ خود اندوختند، قریب پنج شش ہزار کس نامی و روشناس غنیم بقتل رسید، از انجملہ اکثرے سردارانِ عمدہ بودند، و معرکۂ برد و تلاش مرتبۂ گرم گردید، کہ ما بجہت پشت گرمی و دلدہی دلاورانِ اخلاص منش و دلیرانِ فدویت شعار از جائے خود پیش آمدہ با ہراول و برتغار یکجا شدیم، و از دستِ مبارک خیلے ترددات نمایان بوقوع آمدہ، الحمد للہ حمداً کثیرا کہ اینچنین فتح عظیم و ظفر نمایاں، بمحض فضل و کرمِ الٰہی نصیبِ روزگار گردید شکر ایں موہبت عظمیٰ و دولتِ کبریٰ بر ما و بر جملہ مخلصانِ ما واجب و لازم است، نہایۃ طاقت و قدرتِ انسانی باداے آں وفا نمی نماید،

بعد از فتح سہ روز در اوجین توقف فرمودہ، عازم اکبرآباد شدہ ایم، امید چنان است کہ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب مظفر و منصور شویم، میباید پیوستہ بباطنِ آبا و اجداد خود متوجہ بودہ باشند و متوقعم کہ چنانچہ دریں فتح کہ بعنایتِ الٰہی و توجہاتِ بزرگانِ آں سلالۂ دودمانِ عز و علا نصیب ما شدہ، متوجہ بودند، دیگر در فتح ہم ایں توجہ داشتہ بدعا و اورادِ مستجابہ مشغول باشند،

(۲) شیواجی بھوسلہ

۱
۲۷۱

موردِ عواطفِ نمایاں لائق العنایت و الاحسان عمدۃ الامثال سیواجی بھوسلہ مستمال و امیدوار عنایتِ سلطانی گشتہ بداند، عرضہ داشتے کہ از روئے کمالِ ارادت و عقیدت ارسال داشتہ بود، از نظرِ عالی متعالی گذشت، در بابِ آمدنِ خود بحضور پر نور و التماس صدور نشان طلب مشتمل بر قول معروض داشتہ بود، وظیفہ حسن اخلاص آن است کہ اول وکیلِ معتبرِ خود را کہ محلِ اعتماد بودہ باشد،

بدرگاہ بفرستد، تا بر مطالب و مدعیاتِ آن عمدۃ الاشباہ اطلاع یافتہ نشانِ استمالت تبیان بہ پنجۂ مبارک و مشتمل بر عنایاتِ موفورہ بفرستیم، خاطر بہمہ ابواب جمع داشتہ بزودی وکیل اعتمادی خود روانہ سازد، و گوناگون عنایتِ سلطانی را شاملِ حالِ خود شناسد،

تحریراً فی تاریخ دہم شہر ربیع الاوّل سنہ ۲۲ جلوس ہمایون مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و نہ ہجری

(۱۴ مارچ سنہ ۱۶۴۹ء)

برسالت کمترین بندہاے فدوی عبد اللطیف،

۲
۲۷۲

امارت و ایالت پناہ، شہامت و بسالت دستگاہ، عمدۂ نیکو خواہاں خلاصۂ عقیدتمندانِ باخلاص، مہبطِ عنایاتِ کاملہ سیواجی بھوسلہ بعنایتِ بیغایتِ سلطانی شرفِ افتخار و عزِ استظہار یافتہ بداند، کہ چون از روے نہایت لطف و کرم قلمِ عفو بر جرائم و تقصیراتِ پدرِ آن زبدۃ الاماثل و الاعیان کشیدہ شد و ابوابِ بخشش و عنایت برروے صدقِ ارادت و اخلاصِ او مفتوح گردیدہ، وقت آنست کہ بمساعدتِ بخت و موافقتِ طالعِ نیک با پدر و اقوامِ خود بعزمِ استلام عتبۂ علیہ و سدۂ سنیہ روانہ حضور پرنور گردد، کہ بعد از ادراکِ ایں سعادت بمنصبِ پنج ہزاری پنجہزار سوار و انعامات و تفقدات لائقہ بین الاماثل سرفراز و ممتاز خواہد گردید و پدرِ او بہمہ منصبِ سابق شرفِ افتخار خواہد یافت، از برادران و اقوامِ او نیز ہر کس دریں سعادت ہمراہی او نمودہ بآستاں بوسی سرفراز شود، در سلکِ بندہا منتظم خواہد گردید، خاطر بہمہ ابواب جمع داشتہ ایں نشانِ عنایت عنوان را کہ مزین منقش پنجۂ مبارک گردیدہ حرزِ بازوے معاہدات و ارادتِ خود ساختہ غاشیۂ طاعت و بندگی بر دوشِ جان گذارد و عنایتِ گوناگون را شاملِ حالِ خود شناسد،

تحریراً فی تاریخ پانزدہم شہر شعبان المعظم سنہ ۲۳ جلوس میمنت مانوس مطابق سنہ ہزار و

بنجاہ ونہ ہجری (۱۴ - اگست ۱۶۴۹ء)

برسالۂ کمترین بندہہاے فدوی . . . . عبداللطیف .

۳
۲۷۳

مورد عواطفِ نمایاں لائق العنایت والاحسان عمدۃ الامثال سیواجی بھوسلہ بعنایتِ بیغایتِ سلطانی سرافراز گشتہ بداند، عرضہ داشتے کہ بدستِ راگھو پنڈت، از روے کمال اخلاص فرستادہ بود از نظرِ انور گذشت و باعثِ وفورِ توجہاتِ سلطانی گردید، درباب خدمت دیسمکھائی پرگنہ جنیر و احمد نگر معروض داشتہ بود، ازین ممر خاطر جمع داشتہ باشد، کہ چون بدربار سپہر آثار برسیم ایں مطلب صورتِ انجاح خواہد یافت، لائق آنست کہ وکیلِ خود را گرزود بفرستد، کہ مدعیات آں عمدۃ الاشباہ را انچہ خواہد ازو پرسند، بعرض برساند، تا در انصرامِ مہماتِ او تعللے واقع نشود، باید کہ در مزید اخلاص و عقیدت کوشیدہ خود را معاف ندارد، و عنایتِ سلطانی را شاملِ حالِ خود شناسد،

تحریراً فی تاریخ بنجم شہر ذی الحجہ سنہ بست و سہ جلوس ہیمنت مانوس مطابق سنہ ہزار و پنجاہ و نہ ہجری (۳۰ نومبر ۱۶۴۹ء)

برسالۂ کمترین بندہہاے فدوی . . . عبداللطیف ،

(۳) ساہوجی بھوسلہ

۱
۲۷۴

امارت و ایالت پناہ، شہامت و بسالت دستگاہ، عمدۂ نیکو خواہانِ خاص، خلاصۂ عقیدتمندان باخلاص، مہبطِ عنایاتِ کاملہ ساہوجی بھوسلہ بعنایتِ بے غایتِ سلطانی سرفراز گشتہ بداند، عرضہ داشتے کہ سیواجی پسرِ آں عمدۃ الامثال دریں ولا فرستادہ بود، از نظرِ انور گذشت

چوں مشتمل بر حسنِ ارادت و بندگی بود، باعثِ وفورِ توجہاتِ سلطانی گردید، درباب عفو جرائم واستخلاص پدرِ خود معروض داشتہ بود، ازانجا کہ رایاتِ فیروزی ایاتِ جہانبانی مانجیر و خوبی بصوبِ درگاہِ معلی متوجہ اند، آں اخلاص کیش را نوید توجہِ خاطرِ والا و عنایتِ بے منتہاے سلطانی مستمال و مستبشر گردانیدہ امر میفرمائیم، کہ خاطرِ ارادت گزیں را بہمہ ابواب جمع داشتہ باشد، کہ بعد از رسیدن بدریا بہ سپہر آثار جمع مطالب و مدعیاتِ او را بعرضِ مقدس رسانیدہ بانجاح مقرون خواہم گردانید، طریقہ بندگی و اعتقاد درست آنست کہ وکیلِ معتمدِ خود را بفرستد، کہ مصحوب او فرمانِ جہانمطاع مشحون بر قول و مزین بہ پنجہ مبارک شرفِ صدور یابد، سنبھاجیو وغیرہ پسرانِ آں عمدۃ الاشباہ نیز توجہ والا نجات یافتہ بہماں منصبِ سابق و عنایاتِ گوناگوں سرافرازی خواہد یافت، در حسنِ اخلاص و رسوخِ بندگی کہ باعثِ حصولِ جمع مدعیات و ملتمسات است، کوشیدہ خاطر جمع دارد، و از راہ کمالِ عنایت و بندہ نوازی خلعتِ سراپا سعادت فرستادہ شدہ، بورودِ مسعودِ آں مستعد خواہد گردید، و عنایتِ سلطانی را شاملِ حالِ خود شناسد،

تحریراً فی تاریخ پنجم شہر ذیقعدہ سنہ ۲۳ جلوس ہماں، (۳۱ راکتوبر سنہ ۱۶۷۹ء)

برسالۂ کمترین بندہاے فدوی .... عبداللطیف،

جلد اول رقعاتِ عالمگیر بپایاں رسید،

گرفته
سید مهدی الرضوی

تصحیح تغلیط

صفحه	خط	غلط	صحیح
۲	۱	جعفر نهری	جعفر نهرودی
۲۴	۲/۱۷	شرست	سرشت
〃	〃	بعناعت	بعنایت
۲۹	۷/۲۲	بقدم اطاعت	بقدم اطاعت پیش آمده اورا می‌بینید
۳۱	۸/۲۳	پانزدهم	یازدهم
۴۰	۲/۲۶	وافی خبر دار	وافی خبر، در
۱۰۰	۷/۵۵	لعطیه	بعطیه
۱۲۱	۱۲/۶۸	دولت آباد و در سیر	دولت آباد و اسیر
۱۲۴	۱۳/۶۹	کرناتک با وجود	کرناتک که با وجود
〃	〃	عدالت مرتب	عدالت مرتبت
۱۲۵	〃	او در رجهٔ	او درجهٔ
۱۳۰	۱۶/۷۳	سایهٔ او کشیده	سایهٔ او کوشیده
۱۴۶	۱/۸۴	پرتوِ صواب	پرتوِ صواب
۱۷۵	۱۲/۹۸	بنال برال	بنا برال
۲۴۷	۲۴/۱۵۶	۲۴/۲۵۶	۲۴/۱۵۶
۲۸۳	۷/۱۷۷	است و و این	است، و این
۲۹۸	۳/۱۹۰	۳/۱۹۸	۳/۱۹۰